جنتی زیور

عبدُالمصطفےٰ اعظمی

Marfat.com

Marfat.com

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا،
جنت میں جنتیوں کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے

جنّتی زیور

اسلامی مسائل و خصائل کا خزانہ

تالیف

حضرت شیخ الحدیث
علّامہ عبدالمُصطفٰے اعظمی مُجددی مدظلہ

ناشر

شبّیر برادرز ۴۰۔بی اُردو بازار لاہور
فون
۷۲۴۶۰۰۶

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : ———— جنتی زیور

مصنف : ———— علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی مدظلہ

مطبع : ———— ایم اشفاق پریس لاہور

ناشر : ———— شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

کتابت : ———— محمد نعیم کیلانی

قیمت : ———— ۱۰۰/ روپے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدظلہ

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبد المصطفےٰ صاحب اعظمی مجددی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ وجلال اور فضل وکمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہلِ سنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت، ماہر درسیات، ساحر البیان اور ایک خصوصی طرزِ تحریر کے موجد وکامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک وبیرون ملک میں "جامع الصفات" مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہوکر عوام وخاص سے خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "جنتی زیور" آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لیے تصنیف فرمائی ہے جس کو میں بغور پڑھ کر اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول

اور بے حد مفید ہیں اور بحمدہٖ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل اور بہترین آداب و خصائل کے ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات کا لاجواب مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزاء عطا فرمائے اور برادرانِ اہلِ سنت و خواتین ملت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے آمین، بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

جلال الدین احمد امجدی
خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف
ضلع بستی
۲۵ رذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

سببِ تالیف

مسلمان عورتوں کی آزاد خیالی سے مسلم معاشرہ کی تباہی و بدحالی دیکھ کر بار بار دل کڑھتا اور جلتا تھا۔ اس لیے ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان عورتوں کی صلاح و فلاح اور ان کی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں کی اصلاح کے لیے ایک کتاب لکھ دوں مگر افسوس کہ کثرتِ کار و ہجوم افکار کے میدانِ محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے مخلص مرید مولوی اعجاز حسین صاحب قادری مالک اعجاز بکڈپو ہوڑہ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے متعلق ضروری معلومات کی جامع ہو تاکہ وہ مسلمان بچیوں کے تعلیمی کورس میں داخل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جہیز میں دی جا سکے اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قدردانوں نے بھی زبانی اور قلمی طور پر تقاضوں کا ایسا طومار باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظرانداز نہ کر سکا۔ حد ہو گئی کہ سب سے آخر میں ضلع بستی کے سیٹھ الحاج ملا محمد حنیف یار علوی جن کا بمبئی کے علم دوست و دیندار سیٹھوں میں شمار ہے انھوں نے بریلی شریف میں میرے روبرو بیٹھ کر برجستہ یہ کہہ دیا کہ آپ نے ہمارے لڑکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہ سن کر مجھے بے حد تاثر ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو عورتوں اور مردوں دونوں کی اصلاح کے لیے ذریعہ ہدایت اور مجھ گنہ گار کے لیے سامان آخرت بن جائے چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ صرف چند ماہ کی قلیل مدت میں قسم قسم کے گلہائے مضامین کو چن چن کر مسائل و خصائل کا ایک خوبصورت دستہ "جنتی زیور" کے نام سے ناظرین کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔

Marfat.com

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس عنوانوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ معاملات ۲۔ اخلاقیات ۳۔ رسومات ۴۔ ایمانیات ۵۔ عبادات ۶۔ اسلامیات ۷۔ تذکرہ صالحات ۸۔ متفرق ہدایات ۹۔ عملیات ۱۰۔ میلاد و نعت

اور بحمدہ تعالیٰ ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایات اور اسلامی مسائل و خصائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے اس لیے ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور امت مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لیے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمتِ دین کو شرفِ قبول سے سرفراز فرمائے آمین

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف و عزیز القدر مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی تصحیح میں حصّہ لے کر میرے بار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا۔ فَجَزَاهُمَا اللّٰه تعالیٰ احسن الجزاء وھو حسبی و نعم الوکیل وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

عبد المصطفٰے الاعظمی عفی عنہ

گھوسی، شوال ۱۳۹۹ھ

انتساب

میری اہلیہ صالحہ خاتون کے نام

جو ۴۳ برس سے نہایت وفاداری کے
ساتھ میری خدمت کر رہی ہیں۔ میرے
بچوں کو پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے
علمی و دینی خدمتوں کے لیے خانگی
فکروں سے آزاد کر دیا۔ ان کے لیے
میری دعا ہے کہ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عبد المصطفٰے الاعظمی عفی عنہ
۶ر شوال سنہ ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
۱- معاملات	
عورت کیا ہے ؟	۲۳
عورت اسلام سے پہلے	۲۴
عورت اسلام کے بعد	۲۶
عورت کی زندگی کے چار دور	۲۸
عورت کا بچپن	۲۸
عورت جب بالغ ہو جائے	۲۹
عورت شادی کے بعد	۳۱
نکاح	۳۱
شوہر کے حقوق	۳۲
شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا	۳۴
بہترین بیوی کی پہچان	۴۳
بہترین بہو وہ ہے	۴۳
ساس بہو کا جھگڑا	۴۴
ساس کے فرائض	۴۶
بہو کے فرائض	۴۶
بیٹے کے فرائض	۴۷
بیوی کے حقوق	۴۷

عنوان	صفحہ
مسلمان عورتوں کا پردہ	۵۷
پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں	۵۸
کن لوگوں سے پردہ فرض ہے	۵۹
بہترین شوہر کی شان	۶۰
بہترین شوہر وہ ہے	۶۱
عورت ماں بننے کے بعد	۶۱
بچوں کے حقوق	۶۲
اولاد کی پرورش کا طریقہ	۶۴
ماں باپ کے حقوق	۶۷
رشتہ داروں کے حقوق	۶۹
پڑوسیوں کے حقوق	۷۱
عام مسلمانوں کے حقوق	۷۲
انسانی حقوق	۷۳
جانوروں کے حقوق	۷۴
راستوں کے حقوق	۷۵
حقوق ادا کر دیا معاف کرا لو	۷۶
۲- اخلاقیات	۷۸
چند بری عادتیں	۷۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غُصّہ	۷۸	بدگمانی	۹۵
غصّہ کب بُرا اور کب اچھا	۷۹	کان کا کچا ہونا	۹۶
غصّہ کا علاج	۷۹	ریاکاری	۹۶
حسد	۸۰	تعریف پسندی	۹۷
حسد کا علاج	۸۰	چند اچھی عادتیں	۹۸
لالچ	۸۱	حلم	۹۸
لالچ کا علاج	۸۲	تواضع و انکساری	۹۹
کنجوسی	۸۲	عفو و درگزر	۱۰۰
بخل کا علاج	۸۳	صبر و شکر	۱۰۰
تکبّر	۸۴	قناعت	۱۰۱
گھمنڈ کا علاج	۸۵	رحم و شفقت	۱۰۱
چغلی	۸۵	خوش اخلاقی	۱۰۲
غیبت	۸۶	حیاء	۱۰۳
کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے	۸۸	صفائی ستھرائی	۱۰۳
بہتان	۸۹	سادگی	۱۰۴
جھوٹ	۹۰	سخاوت	۱۰۴
کب اور کونسا جھوٹ جائز ہے ؟	۹۰	شیریں کلامی	۱۰۴
عیب جوئی	۹۱	گناہوں کا بیان	۱۰۵
گالی گلوچ	۹۱	گناہِ کبیرہ کس کو کہتے ہیں ؟	۱۰۵
فضول بکواس	۹۲	گناہِ کبیرہ کون کون ہیں ؟	۱۰۵
ناشکری	۹۳	گناہوں سے دنیاوی نقصان	۱۰۶
جھگڑا تکرار	۹۴	عبادتوں کے دنیاوی نقصان	۱۰۷
کاہلی	۹۴		
ضد	۹۵	❖ ❖	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
۳ - رسومات	۱۰۹
مسلمانوں کی رسموں کا بیان	۱۰۹
چند بری رسمیں	۱۱۳
جہیز	۱۱۵
تہواروں کی رسمیں	۱۱۵
مہینوں اور دنوں کی نحوست	۱۱۶
محرم کی رسمیں	۱۱۷
محرم میں کیا کرنا چاہیے	۱۱۸
شب عاشورا کی نفل نماز	۱۱۹
عاشورا کا روزہ	۱۱۹
مجالس محرم	۱۱۹
فاتحہ	۱۲۰
محرم کا کھچڑا	۱۲۰
شب برات کا حلوہ	۱۲۱
۴ - ایمانیات	۱۲۳
چھ کلمے	۱۲۴
ایمان مجمل	۱۲۵
ایمان مفصل	۱۲۵
اللہ تعالیٰ	۱۲۶
نبی و رسول	۱۲۸
صحابی	۱۳۴
فرشتوں کا بیان	۱۳۴
جن کا بیان	۱۳۵
آسمانی کتابیں	۱۳۶
تقدیر کا بیان	۱۳۶
عالم برزخ	۱۳۷
قیامت کا بیان	۱۳۹
ضروری ہدایات	۱۴۲
کفر کی باتیں	۱۴۳
ولایت کا بیان	۱۴۷
پیری مریدی	۱۴۹
۵ - عبادات	۱۵۰
مسائل کی چند اصطلاحیں	۱۵۰
فرض	۱۵۰
واجب	۱۵۱
سنت مؤکدہ	۱۵۱
سنت غیر مؤکدہ	۱۵۱
مستحب	۱۵۱
مباح	۱۵۱
حرام	۱۵۲
مکروہ تحریمی	۱۵۲
اساءت	۱۵۲
مکروہ تنزیہی	۱۵۲
خلاف اولیٰ	۱۵۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نماز	۱۵۲
شرائط نماز	۱۵۳
پاکی کے مسائل	۱۵۴
وضو کا طریقہ	۱۵۴
وضو کے فرائض	۱۵۶
وضو کی سنتیں	۱۵۷
وضو کے مستحبات	۱۵۷
وضو کے مکروہات	۱۵۸
وضو توڑنے والی چیزیں	۱۵۹
غسل کے مسائل	۱۶۱
غسل کا طریقہ	۱۶۲
ضروری تنبیہ	۱۶۳
کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے	۱۶۳
تیمم کا بیان	۱۶۵
تیمم کا طریقہ	۱۶۶
تیمم کے فرائض	۱۶۶
تیمم کی سنتیں	۱۶۶
استنجا کا بیان	۱۶۸
پانی کا بیان	۱۶۸
کِن کِن پانیوں سے وضو جائز ہے؟	۱۶۸
کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟	۱۶۸
جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۱۷۲
کنوئیں کے مسائل	۱۷۳

عنوان	صفحہ
نجاستوں کا بیان	۱۷۵
حیض و نفاس اور جنابت کا بیان	۱۷۸
حیض و نفاس کے احکام	۱۸۰
استحاضہ کے احکام	۱۸۲
جنب کے احکام	۱۸۲
معذور کا بیان	۱۸۳
نماز کے وقتوں کا بیان	۱۸۴
فجر کا وقت	۱۸۴
ظہر کا وقت	۱۸۵
فائدہ	۱۸۵
عصر کا وقت	۱۸۵
مغرب کا وقت	۱۸۵
عشاء کا وقت	۱۸۶
نمازِ وتر کا وقت	۱۸۶
مکروہ وقتوں کا بیان	۱۸۶
اذان کا بیان	۱۸۸
اذان کا طریقہ	۱۹۰
اذان کا جواب	۱۹۰
صلاۃ پڑھنا	۱۹۱
اقامت	۱۹۱
استقبالِ قبلہ کے مسائل	۱۹۲
رکعتوں کی تعداد اور نیت	۱۹۴
نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۹۸
نماز میں عورتوں کے چند مسائل	۲۰۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
افعالِ نماز کی قسمیں	۲۰۱	نمازِ تہجد	۲۲۱
فرائضِ نماز	۲۰۱	صلوٰۃ التسبیح	۲۲۲
نماز کے واجبات	۲۰۲	نماز حاجت	۲۲۳
نماز کی سنتیں	۲۰۳	نماز صلوٰۃ الاسرار	۲۲۴
نماز کے مستحبات	۲۰۵	نماز استخارہ	۲۲۴
نماز کے بعد کی ذکر و دعا	۲۰۵	تراویح کا بیان	۲۲۵
ایک مسنون وظیفہ	۲۰۶	نمازوں کی قضا	۲۲۶
جماعت و امامت کا بیان	۲۰۶	جُمعہ کا بیان	۲۲۸
وتر کی نماز	۲۰۸	نمازِ عیدین کا بیان	۲۲۹
دعائے قنوت	۲۰۸	نماز عیدین کا طریقہ	۲۳۰
سجدہ سہو کا بیان	۲۰۹	تکبیر تشریق	۲۳۱
نماز فاسد کرنے والی چیزیں	۲۱۰	قربانی کا بیان	۲۳۲
نماز کے مکروہات	۲۱۱	قربانی کا طریقہ	۲۳۲
نماز توڑ دینے کا عذر	۲۱۳	عقیقہ کا بیان	۲۳۳
بیمار کی نماز کا بیان	۲۱۳	گہن کا بیان	۲۳۴
مسافر کی نماز کا بیان	۲۱۴	میت کے متعلقات	۲۳۵
سجدہ تلاوت کا بیان	۲۱۵	میت کے نہلانے کا طریقہ	۲۳۵
قرأت کا بیان	۲۱۶	کفن کا بیان	۲۳۶
نماز کے باہر تلاوت کا بیان	۲۱۷	جنازہ لے چلنے کا بیان	۲۳۷
احکامِ مسجد کا بیان	۲۱۸	نمازِ جنازہ کی ترکیب	۲۳۸
سنتوں اور نفلوں کا بیان	۲۲۰	قبر پہ تلقین	۲۳۹
نمازِ تحیۃ الوضوء	۲۲۱	زیارتِ قبور	۲۴۰
نمازِ اشراق	۲۲۱	زکوٰۃ	۲۴۲
نمازِ چاشت	۲۲۱	زیورات کی زکوٰۃ	۲۴۳

عنوان	صفحہ
عشر کا بیان	۲۴۴
زکوٰۃ کا مال کن کو دیا جائے ؟	۲۴۵
کن کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے ؟	۲۴۵
قابلِ توجہ تنبیہ	۲۴۶
صدقہ فطر کا بیان	۲۴۷
سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں ؟	۲۴۸
صدقہ کرنے کی فضیلت	۲۴۹
روزہ	۲۵۱
چاند دیکھنے کا بیان	۲۵۳
روزہ توڑنے والی چیزیں	۲۵۵
جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۲۵۶
روزہ کے مکروہات	۲۵۶
روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ	۲۵۷
کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟	۲۵۷
چند نفلی روزوں کی فضیلت	۲۵۷
اعتکاف	۲۵۹
حج	۲۶۱
حج واجب ہونے کی شرطیں	۲۶۱
وجوبِ ادا کے شرائط	۲۶۲
صحت ادا کی شرطیں	۲۶۳
حج کے فرائض	۲۶۳
حج کے واجبات	۲۶۳
حج کی سنتیں	۲۶۵
ضروری تنبیہ	۲۶۵
سفرِ حج و زیارت کے آداب	۲۶۶
حاجی گھر سے نکلتے وقت	۲۶۸
حاجی بمبئی میں	۲۶۹
حاجی جہاز میں	۲۷۰
حاجی جدہ میں	۲۷۰
احرام	۲۷۱
ضروری ہدایت	۲۷۱
طوافِ کعبہ مکرمہ	۲۷۲
مقامِ ابراہیم کی دعا	۲۷۴
دعاء ملتزم	۲۷۵
دعاءِ زمزم	۲۷۵
صفا و مروہ کی سعی	۲۷۵
منیٰ کی روانگی	۲۷۶
میدانِ عرفات میں	۲۷۷
رات بھر مزدلفہ میں	۲۷۸
مکہ کی چند زیارت گاہیں	۲۷۹
مکہ مکرمہ سے روانگی	۲۸۰
حاضری دربارِ مدینہ	۲۸۰
مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں	۲۸۲
مدینہ منورہ کی چند مسجدیں	۲۸۷
دربارِ اقدس سے واپسی	۲۹۰
۶۔ اسلامیات	۲۹۱
کھانے کا طریقہ	۲۹۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پینے کا سلیقہ	۲۹۳	لہو ولعب کا بیان	۳۳۲
سونے کے آداب	۲۹۴	علم دین کی فضیلت	۳۳۴
لباس کا بیان	۲۹۵	حلال روزی کمانے کا بیان	۳۳۵
زینت کا بیان	۲۹۷	ضروری تنبیہ	۳۳۶
متفرق مسائل	۲۹۹	پیری مریدی کیلیے ہدایات	۳۳۸
چلنے کے آداب	۳۰۲	مرید کو کس طرح رہنا چاہیے ؟	۳۴۰
آدابِ مجلس کا بیان	۳۰۳	خیر و برکت والی مجلسیں	۳۴۳
مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا	۳۰۵	میلاد شریف	۳۴۳
زبان کی حفاظت	۳۰۵	رجبی شریف	۳۴۴
مکان میں جانیکی اجازت لینا	۳۰۶	گیارہویں شریف	۳۴۴
سلام کے مسائل	۳۰۷	سیرتِ پاک کے اجلاس	۳۴۵
مصافحہ ومعانقہ وبوسہ وقیام	۳۱۲	حلقہ ذکر	۳۴۵
بوسہ کی قسمیں	۳۱۴	عرس بزرگانِ دین	۳۴۵
چھینک کی جماہی	۳۱۵	ایصالِ ثواب	۳۴۶
خرید وفروخت کے چند مسائل	۳۱۶	تیجہ کی فاتحہ	۳۴۸
نشہ والی چیزوں کا بیان	۳۲۱	چالیسویں اور برسی کی فاتحہ	۳۴۸
بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا	۳۲۲	شبِ برات کی فاتحہ	۳۴۸
تصویروں کا بیان	۳۲۲	کونڈوں کی فاتحہ	۳۴۸
بیوہ عورتوں کا نکاح	۳۲۳	فاتحہ کا طریقہ	۳۴۹
بیماری اور علاج کا بیان	۳۲۵	**۷۔ تذکرہ صالحات**	۳۵۱
بیمار پرسی	۳۲۵		
قرآن کی تلاوت کا ثواب	۳۲۷	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۳۵۲
قرآنِ مجید اور کتابوں کے آداب	۳۲۹	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	۳۵۴
مسجد اور قبلہ کے آداب	۳۳۰	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۵۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۳۵۷
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۵۸
حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا	۳۶۰
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۶۱
حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ	۳۶۴
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۳۶۵
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	۳۶۵
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۳۶۷
حضرت زینب رضی اللہ عنہا	۳۶۸
حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۰
حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا	۳۷۰
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۳۷۱
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۲
حضرت انصاریہ رضی اللہ عنہا	۳۷۳
حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا	۳۷۳
حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۵
حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا	۳۷۶
حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۷
حضرت اُمِّ عبیس رضی اللہ عنہا	۳۷۷
حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا	۳۷۷
حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۸
حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا	۳۸۰
حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا	۳۸۱
حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا	۳۸۳

عنوان	صفحہ
حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا	۳۸۴
حضرت اُمِّ الفضل رضی اللہ عنہا	۳۸۵
حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا	۳۸۵
حضرت اُمِّ سلیط رضی اللہ عنہا	۳۸۶
حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا	۳۸۷
حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	۳۸۷
حضرت اُمِّ رومان رضی اللہ عنہا	۳۸۸
حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا	۳۸۹
حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا	۳۸۹
حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا	۳۸۹
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا	۳۹۲
حضرت اُمِّ خالد رضی اللہ عنہا	۳۹۳
حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا	۳۹۴
حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا	۳۹۵
حضرت شفاء رضی اللہ عنہا	۳۹۵
حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا	۳۹۶
حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا	۳۹۶
حضرت اُمِّ شریک رضی اللہ عنہا	۳۹۷
حضرت اُمِّ سائب رضی اللہ عنہا	۳۹۷
حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا	۳۹۸
حضرت خنساء رضی اللہ عنہا	۳۹۹
حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا	۴۰۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	۴۰۱	سلیقہ اور آرام کی باتیں	۴۱۶
حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا	۴۰۱	کار آمد تدبیریں	۴۲۲
حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا	۴۰۲	کیڑے مکوڑوں کو بھگانا	۴۲۴
حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رضی اللہ عنہا	۴۰۳	زمانہ حمل کی تدبیریں	۴۲۵
حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ عنہا	۴۰۳	زچہ کی تدبیروں کا بیان	۴۲۶
حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ عنہا	۴۰۴	بچوں کی احتیاط اور تدابیر	۴۲۷
۸۔ متفرق ہدایات	۴۰۶	**۹۔ عملیات**	۴۲۹
دستکاری اور پیشوں کا بیان	۴۰۶	اعمال اور دعاؤں کے شرائط	۴۳۰
بعض نبیوں کی دستکاری	۴۰۷	وظائف کے ضروری آداب	۴۳۱
بعض آسان دستکاریاں	۴۰۸	سفلی و رحمانی عملیات	۴۳۲
نہ تکلیف دو نہ تکلیف اٹھاؤ	۴۱۱	موکلاتی عملیات سے بچو	۴۳۳
آداب سفر	۴۱۱	خواص بسم اللہ	۴۳۳
اللہ و رسول کا محب یا محبوب کون؟	۴۱۲	ہر طرح کی حاجت روائی	۴۳۳
مسلمانوں کے عیوب چھپاؤ	۴۱۲	دشمنی دور ہو جائے	۴۳۴
دل کی سختی کا علاج	۴۱۲	ہر درد و مرض دور ہو جائے	۴۳۴
بوڑھوں کی تعظیم کرو	۴۱۳	چور اور اچانک موت سے حفاظت	۴۳۵
بہترین گھر اور بدترین گھر	۴۱۳	حاجتوں کیلیے بسم اللہ اور نماز	۴۳۵
غرور اور گھمنڈ کی برائی	۴۱۳	اولاد زندہ رہے گی	۴۳۵
بڑھیا عورتوں کی خدمت	۴۱۴	زہر کا اثر نہ ہو	۴۳۵
لڑکیوں کی پرورش	۴۱۴	بخار سے شفاء	۴۳۵
ماں باپ کی خدمت	۴۱۵	تپ لرزہ سے شفاء	۴۳۶
بیٹیاں جہنم سے پردہ بنیں گی	۴۱۵	بازار میں نقصان نہ ہو	۴۳۶
انسان کی تیس غلطیاں	۴۱۶	آسیب دور ہو جائے	۴۳۶

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خطرہ میں پڑ جانے کے وقت	۴۳۶	خواص سورۂ توبہ	۴۴۵
ہر آفت سے امان	۴۳۷	خواص سورۂ یونس	۴۴۵
دفع آسیب وردِ سحر	۴۳۷	خواص سورۂ ہود	۴۴۶
ظالم اور شیطان سے پناہ	۴۳۸	خواص سورۂ یوسف	۴۴۶
دعاء انس رضی اللہ عنہ	۴۳۹	خواص سورۂ رعد	۴۴۶
ہر مرض سے شفاء	۴۴۰	خواص سورۂ ابراہیم	۴۴۶
حرز ابودجانہ	۴۴۰	خواص سورۂ حجر	۴۴۶
خفقان کا تعویذ	۴۴۲	خواص سورۂ نحل	۴۴۶
خواص سورۃ فاتحہ	۴۴۲	خواص سورۂ بنی اسرائیل	۴۴۷
روزی کی فراوانی	۴۴۲	خواص سورۂ کہف	۴۴۷
مکان سے جن بھاگ جائے	۴۴۲	خواص سورۂ مریم	۴۴۷
شفاء امراض	۴۴۲	خواص سورۂ طٰہٰ	۴۴۷
بیماری اور آفت دفع ہو	۴۴۳	خواص سورۂ انبیاء	۴۴۷
خواص سورہ بقرہ	۴۴۳	خواص سورۂ حج	۴۴۷
شیطان بھاگ جائے	۴۴۳	خواص سورۂ مومنون	۴۴۷
بڑی برکت	۴۴۳	خواص سورۂ نور	۴۴۷
خواص آیۃ الکرسی	۴۴۳	خواص سورۂ فرقان	۴۴۸
تمھیں کوئی نہ دیکھ سکے	۴۴۴	خواص سورۂ شعراء	۴۴۸
خواص سورۂ آلِ عمران	۴۴۵	خواص سورۂ نمل	۴۴۸
خواص سورہ نساء	۴۴۵	خواص سورۂ قصص	۴۴۸
خواص سورۂ مائدہ	۴۴۵	خواص سورۂ عنکبوت	۴۴۸
خواص سورۂ انعام	۴۴۵	خواص سورۂ روم	۴۴۸
خواص سورۂ اعراف	۴۴۵	خواص سورۂ لقمان	۴۴۸
خواص سورۂ انفال	۴۴۵	خواص سورہ سجدہ	۴۴۸

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خواص سُورۂ احزاب	۴۴۸	خواص سُورۂ حدید	۴۵۲
خواص سُورۂ سبا	۴۴۸	خواص سُورۂ مجادلہ	۴۵۲
خواص سُورۂ فاطر	۴۴۹	خواص سُورۂ حشر	۴۵۲
خواص سُورۂ یٰسٓ	۴۴۹	خواص سُورۂ ممتحنہ	۴۵۲
خواص سُورۂ الصافات	۴۴۹	خواص سُورۂ صف	۴۵۲
خواص سُورۂ صٓ	۴۵۰	خواص سُورۂ جمعہ	۴۵۳
خواص سُورۂ زمر	۴۵۰	خواص سُورۂ منافقون	۴۵۳
خواص سُورۂ مومن	۴۵۰	خواص سُورۂ طلاق	۴۵۳
خواص سُورۂ حمٓ سجدہ	۴۵۰	خواص سُورۂ تحریم	۴۵۳
خواص سُورۂ شوریٰ	۴۵۰	خواص سُورۂ ملک	۴۵۳
خواص سُورۂ زخرف	۴۵۰	خواص سُورۂ نٓ	۴۵۳
خواص سُورۂ دخان	۴۵۰	خواص سُورۂ حاقہ	۴۵۳
خواص سُورۂ جاثیہ	۴۵۰	خواص سُورۂ معارج	۴۵۳
خواص سُورۂ احقاف	۴۵۰	خواص سُورۂ نوح	۴۵۳
خواص سُورۂ محمد	۴۵۰	خواص سُورۂ جن	۴۵۳
خواص سُورۂ فتح	۴۵۱	خواص سُورۂ مزمل	۴۵۴
خواص سُورۂ حجرات	۴۵۱	خواص سُورۂ مدثر	۴۵۴
خواص سُورۂ قٓ	۴۵۱	خواص سُورۂ قیامہ	۴۵۴
خواص سُورۂ ذاریات	۴۵۱	خواص سُورۂ دہر	۴۵۴
خواص سُورۂ طور	۴۵۱	خواص سُورۂ مرسلات	۴۵۴
خواص سُورۂ نجم	۴۵۱	خواص سُورۂ نباء	۴۵۴
خواص سُورۂ قمر	۴۵۱	خواص سُورۂ والنازعات	۴۵۴
خواص سُورۂ الرحمٰن	۴۵۱	خواص سُورۂ عبس	۴۵۴
خواص سُورۂ واقعہ	۴۵۱	خواص سُورۂ تکویر	۴۵۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
خواص سورۂ انفطار	۴۵۴
خواص سورۂ تطفیف	۴۵۵
خواص سورۂ انشقاق	۴۵۵
خواص سورۂ بروج	۴۵۵
خواص سورہ طارق	۴۵۵
خواص سورۂ اعلیٰ	۴۵۵
خواص سورۂ غاشیہ	۴۵۵
خواص سورۂ فجر	۴۵۵
خواص سورۂ بلد	۴۵۵
خواص سورۂ والشمس	۴۵۵
خواص سورۂ واللیل	۴۵۵
خواص سورۂ والضحیٰ	۴۵۵
خواص سورۂ الم نشرح	۴۵۶
خواص سورۂ والتین	۴۵۶
خواص سورۂ اقراء	۴۵۶
خواص سورۂ قدر	۴۵۶
خواص سورۂ بیّنہ	۴۵۶
خواص سورۂ زلزال	۴۵۶
خواص سورۂ والعادیات	۴۵۶
خواص سورۂ القارعہ	۴۵۷
خواص سورۂ تکاثر	۴۵۷
خواص سورۂ والعصر	۴۵۷
خواص سورۂ الہمزہ	۴۵۷
خواص سورۂ فیل	۴۵۷
خواص سورۂ قریش	۴۵۷
خواص سورۂ ماعون	۴۵۷
خواص سورۂ الکوثر	۴۵۷
خواص سورۂ کافرون	۴۵۷
خواص سورہ نصر، تبت	۴۵۸
خواص سورۂ اخلاص	۴۵۸
خواص سورۂ فلق، والناس	۴۵۸
دوسرے مختلف عملیات	۴۵۹
دماغ کی کمزوری	۴۵۹
نظر کا کمزور ہونا	۴۵۹
زبان میں لکنت	۴۵۹
اختلاجِ قلب	۴۵۹
دردِ شکم	۴۵۹
تلی بڑھ جانا	۴۵۹
ناف ٹل جانا	۴۵۹
بخار	۴۶۰
پھوڑا پھنسی	۴۶۰
گھر سے سانپ بھگانا	۴۶۰
باؤلے کتے کا کاٹ لینا	۴۶۰
بانجھ ہونا	۴۶۰
حمل گرنا	۴۶۱
پیدائش کا درد	۴۶۱
بچہ زندہ نہ رہنا	۴۶۱
بچوں کو نظر لگنا رونا چونکنا	۴۶۱

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
		۴۶۲	ہیضہ اور سرد بائی امراض
۴۶۹	**۱۰۔ میلاد و نعت**	۴۶۲	چیچک کا گنڈہ
۴۶۹	میلادِ منظوم	۴۶۲	دودھ کم ہونا
۴۷۰	میلاد شریف	۴۶۲	جادو ٹونا کے لیے
۴۷۸	گنجینۂ نعت	۴۶۲	ایامِ ماہواری کی کمی
۵۰۴	ترانۂ نماز	۴۶۳	ایامِ ماہواری کی زیادتی
۵۰۴	شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ	۴۶۳	غائب کو واپس بلانا
۵۰۵	شجرۂ قادریہ رضویہ	۴۶۳	غریبی دُور ہونے کے لیے
۵۰۷	فاتحۂ سلسلہ	۴۶۴	بچوں کا زیادہ ہونا
۵۰۸	پنج گنج قادری	۴۶۴	دردِ سر کے لیے
۵۰۸	مناجات	۴۶۴	دردِ سر آدھا سیسی
		۴۶۴	چند مفید دعائیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

اے خداوندِ جہاں ! اے خالق لیل و نہار
ہو نہیں سکتی تری حمد و ثنا ہے بے شمار

تو دو عالم کا حقیقی مالک و مختار ہے
ذرے ذرے پر ترا چلتا ہے حکم و اقتدار

تو نے بخشی ہے فلک کے چاند تاروں کو چمک
تیری قدرت سے گل و غنچہ پہ آتا ہے نکھار

رحمتِ عالم کے دامانِ کرم کا واسطہ
بخش دے میرے گناہوں کو ہوں نادم ، شرمسار

کھول دے میری دعاؤں کے لیے بابِ قبول
عرض کرتا ہوں ترے آگے بچشمِ اشکبار

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت

روضۂ پُرنور پہ ہم کو بلائیں یا رسولؐ
پھر وہاں سے عمر بھر واپس نہ آئیں یا رسولؐ

منظرِ طیبہ بنا دیتا ہے دل کو بے قرار
یاد آتی ہیں مدینہ کی فضائیں یا رسولؐ

گلستانِ زندگی نذرِ خزاں ہونے لگا
بھیج دو باغِ مدینہ کی ہوائیں یا رسولؐ

گنبدِ خضراء کو دیکھیں دشت و صحرا میں پھریں
تیری آغوشِ کرم میں مسکرائیں یا رسولؐ

آپ کے دربارِ اقدس میں ہزاروں کی طرح
ہم بھی آکر داستانِ غم سنائیں یا رسولؐ

Marfat.com

①

مُعاملات

معاملات نہ ہوں گر درست انسان کے
تو جانور سے بھی بدتر ہے آدمی کی حیات

عورت کیا ہے؟

عورت : خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت : دنیا کی آبادکاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے

عورت : مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔

عورت : دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔

عورت : آدم علیہ السلام و حضرت حوّا کے سوا تمام انسانوں کی "ماں" ہے اس لیے وہ سب کے لیے قابلِ احترام ہے۔

عورت : عورت کا وجود انسانی تمدّن کے لیے بے حد ضروری ہے اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت : بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔ ماں بن کر اپنی اولاد سے محبّت کرتی ہے۔ اس لیے عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک "تاج محل" ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا۔ دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وقعت ہی نہیں تھی۔ مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک "کھلونا" تھیں۔ عورتیں دن رات مردوں کی قسم قسم کی خدمت کرتی تھیں اور طرح طرح کے کاموں سے یہاں تک کہ دوسروں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں۔ مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان، ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی قتل بھی کر ڈالتے تھے۔ عرب کے لوگ لڑکیوں کو دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے۔ اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے بھی مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی، بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا۔ وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں۔ اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے آنچل میں اونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں

Marfat.com

اوران کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں ۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدت ختم ہو گئی ہے ۔ اسی طرح کی دوسری بھی طرح طرح کی خراب اور تکلیف دہ رسمیں تھیں جو غریب عورتوں کے لیے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھُٹ گھُٹ کر اور رو رو کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں اور ہندوستان میں تو بیوہ عورتوں کے ساتھ ایسے ایسے دردناک ظالمانہ سلوک کیے جاتے تھے کہ جن کو سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے ۔ ہندو دھرم میں ہر عورت کے لیے فرض تھا کہ وہ زندگی بھر قسم قسم کی خدمت کر کے "پتی پوجا" (شوہر کی پوُجا) کرتی رہے اور شوہر کی موت کے بعد اس کی "چِتا" کی آگ کے شعلوں پر زندہ لیٹ کر "ستی" ہو جائے ۔ یعنی شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ عورت بھی جل کر راکھ ہو جائے ۔ غرض پوری دنیا میں بے رحم اور ظالم مرد عورتوں پر ایسے ایسے ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے تھے کہ ان ظلموں کی داستان سن کر ایک دردمند انسان کے سینے میں رنج وغم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے ۔ ان مظلوم اور بے کس عورتوں کی مجبوری اور لاچاری کا یہ عالم تھا کہ سماج میں نہ ان عورتوں کے کوئی حقوق تھے نہ ان کی مظلومیت پر داد و فریاد کے لیے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا ۔ ہزاروں برس تک یہ ظلم وستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی ، بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مرہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسوؤں کو پونچھنے والا دور دور تک نظر نہیں آتا تھا ۔ نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دکھ درد کی فریاد کو سننے والا تھا ۔ نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لیے بال برابر بھی رحم وکرم کا کوئی جذبہ تھا ۔ عورتوں کے اس حالِ زار پر انسانیت رنج وغم سے بے چین اور بے قرار تھی ۔ مگر اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ رحمتِ خداوندی کا انتظار کرے کہ ارحم الراحمین غیب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرما دے کہ اچانک ساری دنیا میں ایک انوکھا انقلاب نمودار ہو جائے اور لاچار عورتوں کا سارا دکھ درد دور ہو کر ان کا بیڑہ پار ہو جائے چنانچہ رحمۃ للعالمین کی رحمت کا آفتاب جب طلوع ہو گیا تو ساری دنیا نے اچانک یہ

Marfat.com

محسوس کیا کہ ؎

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

عورت اسلام کے بعد

جب ہمارے رسولِ رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے "دینِ اسلام" لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورت کی قسمت کا ستارا چمک اٹھا اور اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم وستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند ہو گیا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہو گئے اور ان کے حقوق دلانے کے لیے اسلامی قانون کی ماتحتی میں عدالتیں قائم ہو گئیں، عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے۔ چنانچہ عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں اپنی جائیدادوں کی مالک بنا دی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہروں کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ غرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل وخوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرما دیا کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ

اللہ نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے بیویاں پیدا کر دیں تاکہ تمھیں ان سے تسکین حاصل ہو اور اس نے تمھارے درمیان محبت وشفقت پیدا کر دی۔

اب کوئی مرد بلاوجہ نہ عورتوں کو مارپیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے، نہ ان کے کوئی مال واسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد مذہبی

Marfat.com

طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور ہے چنانچہ خداوند قدوس نے قرآنِ مجید میں فرمایا کہ:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۂ بقرہ رکوع ۲۸)	عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ۔

اور مردوں کے لیے یہ فرمان جاری فرمادیا کہ:۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورہ نساء رکوع ۳)	اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

تمام دنیا دیکھ لے کہ دینِ اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت اگرچہ مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنادیا ہے تاکہ نظامِ خانہ داری میں اگر کوئی بڑی مشکل آن پڑے تو مرد اپنی خداداد طاقت وصلاحیت سے اس مشکل کو حل کر دے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر واجب کر دیے ہیں۔ وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیے ہیں۔ اس لیے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کرکے اپنی اجتماعی زندگی کو شادمانی و مسرت کی جنت بنادیں اور نفاق وشقاق اور لڑائی جھگڑوں کے جہنم سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جائیں۔

عورتوں کو درجات و مراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دینا۔ یہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ احسانِ عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کی شکرگزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہوسکتیں۔ سبحان اللہ تمام دنیا کے محسنِ اعظم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کا کیا کہنا؟ ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ماویٰ ضعیفوں کا ملجیٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

Marfat.com

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے راستہ میں یوں تو بہت سے موڑ آتے ہیں مگر اس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) عورت کا بچپن (۲) عورت بالغ ہونے کے بعد

(۳) عورت بیوی بن جانیکے بعد (۴) عورت ماں بن جانے کے بعد

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کرکے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوش حال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز و مالا مال ہو جائے۔

(۱) عورت کا بچپن

عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جبتک وہ نابالغ بچی رہتی ہے شریعت کی طرف سے نہ اس کی طرف کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کھاتی پیتی، پہنتی، اوڑھتی اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ ناطہ والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بستگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تاکہ وہ ہر قسم کی فکروں اور رنجوں سے فارغ البال اور ہر وقت خوش و خرم اور خوش حال رہے جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ و رسول کا نام سنائیں پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں۔ جب وہ کچھ اور زیادہ سمجھ دار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقے سکھائیں۔ اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں

Marfat.com

بتائیں اور اچھی اچھی باتوں کا شوق اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔ جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں جب کچھ اور زیادہ ہوشیار ہو جائے تو اس کی پاکی و ناپاکی، وضو و غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریاتِ دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں اور برتن دھونے کھانے پینے، سینے پرونے اور چھوٹے موٹے گھریلو کاموں کا ہنر بتائیں اور عملی طور پر اس سے یہ سب کام لیتے رہیں اور اس کی کاہلی اور بے پروائی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عورتوں اور بدچلن گھرانوں کے لوگوں سے میل جول پر پابندی لگا دیں اور ان لوگوں کی صحبت سے بچاتے رہیں۔ عاشقانہ اشعار اور گیتوں اور عاشقی معشوقی کے مضامین کی کتابوں سے، گانے بجانے اور کھیل تماشوں سے دور رکھیں تاکہ بچیوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن خراب نہ ہو جائیں۔ جب تک بچی بالغ نہ ہو جائے ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے۔ اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گناہ گار ہوں گے۔

(۲) عورت جب بالغ ہو جائے

جب عورت بالغ ہو گئی تو اللہ و رسول (جل جلالہٗ، و صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہو گئی۔ اب اس پر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہو گئی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم و خدمت بجا لائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں بہنوں اور دوسرے عزیز و اقارب سے پیار و محبت کرے پڑوسیوں اور رشتہ ناطے کے تمام چھوٹوں بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرے، اچھی اچھی عادتیں سیکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے

اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی ڈھانچے میں ڈھال کر سچی پکی پابندِ شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے کہ شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباہ کرنا اور اپنا گھر سنبھالنا چاہیے وہ اپنی ماں اور بڑی بوڑھی عورتوں سے پوچھ پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سدھارے اور سنوارے کہ نہ شریعت میں گنہ گار ٹھہرے نہ برادری و سماج میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، سونے جاگنے، بات چیت غرض ہر کام ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اٹھائے مگر گھر والوں کو راحت و آرام پہنچائے بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا اِدھر اُدھر جائے۔ غرض ہر کام، ہر بات میں ماں کی اجازت اور رضامندی کو اپنے لیے ضروری سمجھے، کھانے پینے سینے پرونے، اپنے بدن اور اپنے کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تاکہ شادی کے بعد اپنی سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور میکہ والوں اور سسرال والوں کے دونوں گھروں کی چہیتی اور پیاری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال اور دھیان رکھے۔ غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے، تاک جھانک اور ہنسی مذاق سے انتہائی پرہیز کرے۔ عاشقانہ اشعار، اخلاق کو خراب کرنے والی کتابیں اور رسائل و اخبارات کو ہرگز نہ دیکھے۔ بدکردار اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے۔ کھیل تماشوں سے دُور رہے اور مذہبی کتابیں خصوصاً سیرت المصطفیٰ و سیرت رسول عربی، تمہید ایمان اور میلاد شریف کی کتابیں مثلاً زینۃ المیلاد وغیرہ علمائے اہلسنت کی کتابیں پڑھتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نفلی عبادتیں بھی کرتی رہے مثلاً تلاوت قرآن و تسبیح فاطمہ و میلاد شریف پڑھتی پڑھاتی رہے اور گیارہویں شریف و بارہویں شریف و محرم شریف وغیرہ کی

Marfat.com

نیاز و فاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہرگز ہرگز ان کی بات نہ سنے اور اہلِ سنت وجماعت کے عقائد و اعمال پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

(۳) عورت شادی کے بعد

نکاح

جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ کو لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں۔ رشتہ کی تلاش میں خاص طور سے اس بات کا دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بدمذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے بلکہ دیندار اور پابندِ شریعت اور مذہب اہلِ سنت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لیے منتخب کریں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں

(۱) دولتمندی (۲) خاندانی شرافت (۳) خوبصورتی (۴) دینداری

لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مقدم سمجھو (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۶۷ مجتبائی)

اولاد کی تمنا اور اپنی ذات کو بدکاری کی نیت سے بچانے کے لیئے نکاح کرنا سنت اور بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ۔ (پارہ ۱۸، رکوع ۱۰)

یعنی تم لوگ بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک چلن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دو۔

حدیث شریف میں ہے کہ توراۃ شریف میں لکھا ہے کہ ______ "جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی بدکاری کے گناہ میں پڑ گئی تو اس کا گناہ لڑکی والے کے سر پر بھی ہوگا" (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۷۱ مجتبائی)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی امداد اپنے ذمہ کرم پر لی ہے (۱) وہ غلام جو

Marfat.com

اپنے آقا سے آزاد ہونے کے لیے کسی قدر رقم ادا کرنے کا عہد کرے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی نیت رکھتا ہو (۲) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (۳) وہ نکاح کرنے والا یا نکاح کرنے والی جو نکاح کے ذریعہ حرام کاری سے بچنا چاہتا ہو''۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۶۷ مجتبائی)

عورت جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے مگر شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اور ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں وہ تمام حقوق و فرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے۔ اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آجاتا ہے جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لیے بہت ہی بڑا فریضہ ہے یاد رکھو کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نہ ادا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سانپ بچھو اس کو ڈستے رہیں گے اور وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہے گی۔ اس لیے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرماں برداری و خدمت گذاری کرتی رہے۔

شوہر کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔ اس لیے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے۔ یاد رکھو کہ اپنے شوہر کو راضی اور خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بہت بڑا گناہ ہے ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اگر میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں''۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۱ مجتبائی)

Marfat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ـــــــ "جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ مرتے وقت اسکا شوہر اس سے خوش ہو وہ عورت جنّت میں جائیگی"

ـــــــ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی کام کیلئے بلائے تو وہ عورت اگرچہ چولہے کے پاس بیٹھی ہو اس کو لازم ہے کہ وہ اٹھ کر شوہر کے پاس چلی آئے"

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضروری کام میں مشغول ہو مگر شوہر کے بلانے پر سب کاموں کو چھوڑ کر شوہر کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ "اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ پیلے رنگ کے پہاڑ کو کالے رنگ کا بنا دے اور کالے رنگ کے پہاڑ کو سفید بنا دے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجا لانا چاہیئے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۳ مجتبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل اور دشوار سے دشوار کام کا بھی اگر شوہر حکم دے تب بھی عورت کو شوہر کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کے ہر حکم کی فرمانبرداری کے لیے اپنی طاقت بھر کمر بستہ رہنا چاہیے ـــــــ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ـــــــ جب شوہر بیوی کو اپنے بچھونے پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کر دے اور اس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو رہے تو رات بھر خدا کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۰ مجتبائی)

پیاری بہنو! ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ شوہر کا بڑا حق ہے اور ہر عورت پر اپنے شوہر کا حق ادا کرنا فرض ہے۔ شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے نیچے لکھے ہوئے یہ چند حقوق بہت زیادہ قابلِ لحاظ ہیں۔

(۱) عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ اپنے رشتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔

(۲) شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال و سامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی

Marfat.com

چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔

(۳) شوہر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین ہے۔ اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کردیا تو عورت پرامانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۴) عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

(۵) بچوں کی نگہداشت، ان کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لیے بہت بڑا فریضہ ہے۔

(۶) عورت کو لازم ہے کہ مکان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ پھوہڑ، میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے تاکہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہوجائے ——— حدیث شریف میں ہے کہ " بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اپنے بناؤ سنگار اور اپنی اداؤں سے شوہر کا دل خوش کردے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو وہ اس کی قسم کو پوری کردے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے"۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۶۸ مجتبائی)

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ

یاد رکھو کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک ایسا مضبوط تعلق ہے کہ ساری عمر اسی بندھن میں رہ کر زندگی بسر کرنی ہے۔ اگر میاں بیوی میں پورا پورا اتحاد اور ملاپ رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدا نہ کرے میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا اور جھگڑے تکرار کی نوبت آگئی تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے اور دونوں عمر بھر گھٹن اور جلن کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اس زمانے میں میاں بیوی کے جھگڑوں کا فساد اس قدر زیادہ پھیل گیا ہے کہ ہزاروں مرد اور ہزاروں عورتیں اس بلا میں گرفتار ہیں اور مسلمانوں کے ہزاروں گھر اس اختلاف کی آگ میں جل رہے ہیں اور میاں بیوی دونوں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر دن رات موت کی

دعائیں مانگا کرتے ہیں اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر چند ایسی نصیحتیں لکھ دیں کہ اگر مرد و عورت ان پر عمل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑوں سے مسلم معاشرہ پاک ہو جائیگا اور مسلمانوں کا ہر گھر امن و سکون اور آرام و راحت کی جنت بن جائیگا۔

(۱) ہر عورت شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے اوپر یہ لازم کر لے کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ہاتھ میں لیے رہے اور اس کے اشاروں پر چلتی رہے اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو یا رات بھر جاگتی ہوئی پنکھا جھلتی رہو تو عورت کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ تھوڑی تکلیف اٹھا کر اور صبر کر کے اس حکم پر بھی عمل کرے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے حکم کی نافرمانی نہ کرے۔

(۲) عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ اس کے شوہر کو کیا کیا چیزیں اور کون کون سی باتیں ناپسند ہیں اور وہ کن کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے، پہننے اوڑھنے اور بات چیت میں اس کی عادت اور اس کا ذوق کیا اور کیسا ہے؟ خوب اچھی طرح شوہر کا مزاج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے خواہ شوہر کی مرضی کے لیے عورت وہی کام کرے جو شوہر کے مزاج کے مطابق ہو۔ ہرگز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف کوئی بات نہ کرے نہ کوئی کام۔

(۳) عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی جلی کٹی باتیں نہ سنائے نہ کبھی اس کے سامنے غصہ میں چلا چلا کر بولے نہ اس کی باتوں کا کڑوا تیکھا جواب دے نہ کبھی اس کو طعنہ مارے نہ کوسنے دے نہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے، نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل و صورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کے دل کو ٹھیس لگے اور خواہ مخواہ اس کو سن کر برا لگے اس قسم کی باتوں سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت ہونے لگتی ہے جس کا انجام جھگڑے لڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلاق کی نوبت آ جاتی ہے یا بیوی

Marfat.com

اپنے میکہ میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی بھاوجوں کے طعنے سن سن کر کوفت اور گھٹن کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے اور میکہ اور سسرال والوں کے دونوں خاندانوں میں بھی اسی طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے کہ کبھی کورٹ کچہری کی نوبت آجاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقدمات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور دونوں خاندان لڑ بھڑ کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

(۴) عورت کو چاہیے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ اپنا گھر سمجھ کر ہنسی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی زیور یا کپڑا یا سامان پسند آجائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لا سکے تو کبھی ہرگز ہرگز شوہر سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ کرے، نہ غصہ سے منہ پھلائے نہ طعنہ مارے نہ افسوس ظاہر کرے بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے ہاں اگر شوہر خود ہی پوچھے کہ میں تمہارے لیے کیا لاؤں تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کرے اور جب شوہر کوئی چیز لائے تو وہ پسند آئے یا نہ آئے۔ مگر عورت کو ہمیشہ یہی چاہیے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے ایسا کرنے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا۔ اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا۔ اور اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر جھگڑے لڑائی کا بازار گرم ہو جائے گا اور میاں بیوی کی شادمانی و مسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔

(۵) عورت پر لازم ہے کہ اپنے شوہر کی صورت و سیرت پر نہ طعنہ مارے نہ کبھی شوہر کی تحقیر اور اس کی ناشکری کرے اور ہرگز ہرگز کبھی بھول کر بھی اس قسم کی جلی کٹی بولیاں نہ بولے کہ ہائے اللہ! میں کبھی اس گھر میں سکھی نہیں رہی۔ ہائے ہائے میری تو ساری عمر مصیبت ہی میں کٹی۔ اس اجڑے گھر میں آکر میں نے کیا دیکھا۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں

Marfat.com

جھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں بیاہ دیا مجھ نگوڑی کو اس گھر میں کبھی آرام نصیب نہیں ہوا ہائے میں کس بکھیڑا اور دلدر سے بیاہی گئی اس گھر میں تو ہمیشہ اُلّو ہی بولتا رہا۔ اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں سے شوہر کی دل شکنی یقینی طور پر ہو گی جو میاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر چھری پھیر دینے کے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں کو سن سن کر عورت سے بیزار ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اٹھ کھڑا ہو گا کہ میاں بیوی کے خوش گوار تعلقات کی ناؤ ڈوب جائے گی جس پر تمام عمر پچھتانا پڑے گا مگر افسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعنے اور کوسنے دیتی ہی رہتی ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرتی ہی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو بکثرت دیکھا یہ سن کر صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں بکثرت جہنم میں نظر آئیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بری خصلتوں کی وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی رہتی ہیں۔ دوسری یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو۔ لیکن اگر کبھی ایک ذرا سی کمی تمھاری طرف سے دیکھ لیں گی تو یہی کہیں گی کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۹)

۶۔ بیوی کو لازم ہے کہ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے، بات چیت میں ہر حالت میں شوہر کے سامنے باادب رہے اور اس کے اعزاز و اکرام کا خیال رکھے۔ شوہر جب کبھی بھی باہر سے گھر میں آئے تو عورت کو چاہیے کہ سب کام چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور شوہر کی طرف متوجہ ہو جائے اس کی مزاج پرسی کرے اور فوراً ہی اس کے آرام و راحت کا انتظام کر دے اور اس کے ساتھ دلجوئی کی باتیں کرے اور ہرگز ہرگز ایسی کوئی بات نہ سنائے نہ کوئی ایسا سوال کرے جس سے شوہر کا دل دُکھے۔

۷۔ اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آجائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہرگز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ بڑھ جائے

اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ میں بھر کر بُرا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ خود روٹھ کر اور گال پھلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر جسطرح وہ مانے اسے منا لے اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جب بھی عورت کو تن کر اور منہ بگاڑ کر بیٹھ رہنا نہیں چاہیے بلکہ شوہر کے ساتھ عاجزی اور انکساری ظاہر کر کے شوہر کو خوش کر لینا چاہیے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا ہے اس کا مرتبہ بہت بلند ہے اپنے شوہر سے معافی تلافی کرنے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لیے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کر لے۔

(۸) عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے کیونکہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہروں کو چڑ پیدا ہو جاتی ہے اور شوہروں پر غیرت سوار ہو جایا کرتی ہے کہ میری بیوی ہو کر مجھ پر حکومت جتاتی ہے اور میری آمدنی خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے اس چڑ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کے کہیں آنے جانے پر روک ٹوک نہ کرے نہ شوہر کے چال چلن پر شبہ اور بدگمانی کرے کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں فساد و خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۹) جب تک ساس اور سسر زندہ ہیں عورت کے لیے ضروری ہے کہ ان دونوں کی بھی تابعداری اور خدمت گزاری کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے ورنہ یاد رکھو کہ شوہر ان دونوں کا بیٹا ہے اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چاپ چڑھا دی تو یقیناً شوہر عورت سے ناراض ہو جائیگا اور میاں بیوی کے باہمی تعلقات تہس نہس ہو جائیں گے۔ اسی طرح اپنے جیٹھوں، دیوروں اور نندوں، بھاوجوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برتے اور ان سبھوں کی دلجوئی میں لگی رہے اور کبھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے ورنہ دھیان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے

تعلقات کی خرابی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کو سسرال میں ساس اور خسر سے الگ تھلگ رہنے کی ہرگز کبھی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ مل جل کر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔ کیونکہ ساس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی یہی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پالا پوسا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑھاپے میں ہم کو بیٹے اور اس کی دلہن سے سہارا اور آرام ملے گا لیکن دلہن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ سے الگ تھلگ ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دلہن کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھنجھلاہٹ پیدا ہو گی۔ اس لیے گھر میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور قسم قسم کے فتنہ و فساد شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ جاتی ہے اور پھر پورے گھر والوں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ ساس اور خسر کی زندگی بھر ہرگز ہرگز کبھی عورت کو الگ رہنے کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اگر ساس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے الگ کر دیں تو پھر الگ رہنے میں کوئی حرج نہیں لیکن الگ رہنے کی صورت میں بھی الفت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

(۱۰) عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز میکہ میں آکر چغلی نہ کھائے کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں کی شکایت میکہ میں آکر ماں باپ سے کرنی یہ بہت ہی خراب اور بُری بات ہے سسرال والوں کو عورت کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابلِ نفرت ہو جاتی ہے اور پھر میاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔

(۱۱) عورت کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے بدن اور اپنے کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا

Marfat.com

خیال رکھے۔ میلی کچیلی اور پھوہڑ نہ بنی رہے بلکہ اپنے شوہر کی مرضی اور مزاج کے مطابق بناؤ سنگار بھی کرتی رہے۔ کم سے کم ہاتھ پاؤں میں مہندی، کنگھی چوٹی، سرمے کاجل وغیرہ کا اہتمام کرتی رہے۔ بال بکھرے اور میلے کچیلے چڑیل بنی نہ پھرے کہ عورت کا پھوہڑ پن عام طور پر شوہروں کی نفرت کا باعث ہوا کرتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ شوہر عورت کے پھوہڑ پن کی وجہ سے متنفر ہو جائے اور دوسری عورتوں کی طرف تاک جھانک شروع کر دے تو پھر عورت کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور پھر اس کو عمر بھر رونے دھونے اور سر پیٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ جائے گا۔

(۱۲) عورت کے لیے یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے کہ جب تک شوہر اور ساس اور خسر وغیرہ نہ کھا پی لیں خود نہ کھائے بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے اخیر میں کھائے۔ عورت کی اس ادا سے شوہر اور اس کے سب گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر و منزلت اور محبت بڑھ جائیگی۔

(۱۳) عورت کو چاہیے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکہ والوں کی بہت زیادہ تعریف اور بڑائی نہ بیان کرتی رہے کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ہماری بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی ہے۔ اس لیے سسرال والے بھڑک کر بہو کی بے قدری اور اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

(۱۴) گھر کے اندر ساس نندیں یا جیٹھانی دیورانی یا کوئی دوسری دو عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں اور بلا وجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں ہو رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

(۱۵) عورت کو یہ بھی چاہیے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کا کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی وہ کام کرنے لگے۔ اس سے ساس اور نندوں کے دل میں یہ اثر

Marfat.com

پیدا ہوگا کہ وہ عورت کو اپنا غمگسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھنے لگیں گی جس سے خود بخود ساس نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی خصوصًا ساس خسر اور نندوں کی بیماری کے وقت عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمار داری میں حصّہ لینا چاہیے کہ ایسی باتوں سے ساس، خسر، نندوں بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبہ محبت پیدا ہو جاتا ہے اور عورت سارے گھر کی نظروں میں وفادار و خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

(۱۶) عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لیے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام کاج خود کر لیا کرے۔ اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم ہے۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ کنوئیں سے پانی بھر کر اپنی مقدس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں۔ خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے۔ اسی طرح امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لیے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لیے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

(۱۷) ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے اس لیے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیا اور خدا نہ کرے اس کا قرض ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائیگا

Marfat.com

اور میاں بیوی دونوں کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔ اس لیے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

(۱۸) عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ میں آگ بگولا ہو کر الٹ پلٹ شروع کر دیتی ہے یہ بہت بری عادت ہے لیکن میکہ میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لیے میکہ میں تو ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ساس خسر اور شوہر سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں سے کون ایسا ہے جو عورت کے ناز اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس لیے سسرال میں عورت کی ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ اور چڑچڑاپن عورت کے لیے بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے کہ پورے سسرال والے عورت کی ان خراب عادتوں کی وجہ سے عورت سے بالکل ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور عورت سب کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جاتی ہے۔

(۱۹) عموماً سسرال کا ماحول میکہ کے ماحول سے الگ تھلگ ہوتا ہے اور سب نئے نئے لوگوں سے عورت کا واسطہ پڑتا ہے اس لیے سچ پوچھو تو سسرال ہر عورت کے لیے ایک امتحان گاہ ہے جہاں اس کی ہر حرکت و سکون پر نظر رکھی جائے گی اور اس کے ہر عمل پر تنقید کی جائے گی۔ نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ساس نندوں سے کبھی کبھی خیالات میں ٹکراؤ بھی ہوگا اور اس موقع پر بعض وقت ساس اور نندوں کی طرف سے جلی کٹی اور طعنوں، کوسنوں کی کڑوی کڑوی باتیں بھی سننی پڑیں گی ایسے موقعوں پر صبر اور خاموشی عورت کی بہترین ڈھال ہے عورت کو چاہیے کہ ساس اور نندوں کو ہمیشہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتی رہے اور ان کے طعنوں کوسنوں پر صبر کرکے بالکل ہی جواب نہ دے اور چپ سادھ لے یہ بہترین طریقہ عمل ہے ایسا کرتے رہنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساس اور نندیں خود ہی شرمندہ ہو کر اپنی حرکتوں سے باز آجائیں گی۔

Marfat.com

(۲۰) عورت کو سسرال میں خاص طور پر بات چیت میں اس چیز کا دھیان رکھنا چاہیے کہ نہ تو اتنی زیادہ بات چیت کرے جو سسرال والوں اور پڑوسیوں کو ناگوار گزرے اور نہ اتنی کم بات کرے کہ منت و خوشامد کے بعد بھی کچھ نہ بولے اسلیے کہ یہ غرور و گھمنڈ کی علامت ہے جو کچھ بولے سوچ سمجھ کر بولے اور اتنی نرم اور پیار بھرے لہجوں میں بات کرے کہ کسی کو ناگوار نہ گزرے اور کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے کسی کے دل پر بھی ٹھیس لگے تاکہ عورت سسرال والوں اور رشتہ ناطہ والوں اور پڑوسیوں سب کی نظروں میں ہر دلعزیز بنی رہے۔

بہترین بیوی کی پہچان

اوپر لکھی ہوئی ہدایتوں کے مطابق سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین بیوی کون ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ:-

بہترین بیوی وہ ہے!

۱۔ جو اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اپنا فرض منصبی سمجھے۔

۲۔ جو اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔

۳۔ جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی رہے

۴۔ جو خود تکلیف اٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہے۔

۵۔ جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

۶۔ جو اپنے شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے۔ نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔

۷۔ جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

۸۔ جو شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت و نگہبانی کرتی رہے۔

۹۔ جو اپنے شوہر کی مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔

۱۰۔ جو اپنے شوہر کی زیادتی اور ظلم پر ہمیشہ صبر کرتی رہے۔

Marfat.com

۱۱۔ جو میکہ اور سسرال دونوں گھروں میں ہر دلعزیز اور باعزت ہو!

۱۲۔ جو پڑوسیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت و مروّت کا برتاؤ کرے اور سب اس کی خوبیوں کے مداح ہوں۔

۱۳۔ جو مذہب کی پابند اور دیندار ہو اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتی ہو۔

۱۴۔ جو سسرال والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے۔

۱۵۔ جو سب گھر والوں کو کھلا پلا کر سب سے آخر میں خود کھائے پیئے۔

ساس بہو کا جھگڑا

ہمارے ہندوستانی سماج کا یہ ایک بہت قابلِ افسوس اور دردناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس بہو کی لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی لڑائیوں یہاں تک کہ عالمی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا مگر ساس بہو کی جنگِ عظیم یہ ایک ایسی منحوس لڑائی ہے کہ تقریباً ہر گھر اس لڑائی کا میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔

کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ماں کتنے لاڈ پیار سے اپنے بیٹوں کو پالتی ہے اور جب لڑکے جوان ہو جاتے ہیں تو لڑکوں کی ماں اپنے بیٹوں کی شادی اور ان کا سہرا دیکھنے کے لیے سب سے زیادہ بےچین اور بےقرار رہتی ہے اور گھر گھر کا چکر لگا کر اپنے بیٹے کی دلہن تلاش کرتی پھرتی ہے یہاں تک کہ بڑے پیار اور چاہ سے بیٹے کی شادی رچاتی ہے اور اپنے بیٹے کی شادی کا سہرا دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔ مگر جب غریب دلہن اپنا میکہ چھوڑ کر اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور رشتہ ناطہ والوں سے جدا ہو کر اپنی سسرال میں قدم رکھتی ہے تو ایک دم ساس اپنی بہو کی حریف بن کر اپنی بہو سے لڑنے لگتی ہے اور ساس بہو کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور بےچارہ شوہر ماں اور بیوی کی لڑائی کے چکی کے دو پاٹوں کے درمیان کچلنے اور پسنے لگتا ہے۔ غریب شوہر ایک طرف ماں کے احسانوں کے بوجھ سے دبا ہوا اور دوسری طرف بیوی کی محبت میں جکڑا ہوا ماں اور بیوی کی لڑائی کا منظر دیکھ دیکھ کر کوفت کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اس کے لیے بڑی مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں اپنی ماں کی حمایت

Marfat.com

کرتا ہے تو بیوی کے رونے دھونے اور اس کے طعنوں اور میکہ چلی جانے کی دھمکیوں سے اس کا بھیجہ کھولنے لگتا ہے اور اگر بیوی کی پاسداری میں ایک لفظ بول دیتا ہے تو ماں اپنی چیخ و پکار اور کوسنوں سے سارا گھر سر پر اٹھا لیتی ہے اور ساری برادری میں "عورت کا مرید"، "زن پرست"، "بیوی کا غلمٹا" کہلانے لگتا ہے اور ایسے گرم گرم اور دل خراش طعنے سنتا ہے کہ رنج و غم سے اس کے سینے میں دل پھٹنے لگتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور شوہر تینوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے لیکن میرا برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس کا ہوا کرتا ہے حالانکہ ہر ساس پہلے خود بھی بہو رہ چکی ہوتی ہے مگر وہ اپنے بہو بن کر رہنے کا زمانہ بالکل بھول جاتی ہے اور اپنی بہو سے ضرور لڑائی کرتی ہے اور اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی سو فیصدی بیٹے کا تعلق ماں ہی سے ہوا کرتا ہے۔ بیٹا اپنی ساری کمائی اور جو سامان بھی لاتا ہے وہ اپنی ماں ہی کے ہاتھ میں دیتا ہے اور ہر چیز ماں ہی سے طلب کر کے استعمال کرتا ہے اور دن رات میں سینکڑوں مرتبہ اماں، اماں کہہ کر بات بات میں ماں کو پکارتا ہے اس سے ماں کا کلیجہ خوشی سے پھول کر سوپ بھر کا ہو جایا کرتا ہے اور ماں اس خیال میں مگن رہتی ہے کہ میں گھر کی مالکن ہوں اور میرا بیٹا میرا فرمانبردار ہے۔ لیکن شادی کے بعد جب بیٹے کی محبت بیوی کی طرف رُخ کر لیتی ہے اور بیٹا کچھ نہ کچھ اپنی بیوی کو دینے اور کچھ نہ کچھ اس سے مانگ کر لینے لگتا ہے تو ماں کو فطری طور پر ایک بہت بڑا جھٹکا لگتا ہے کہ میرا بیٹا میں نے اس کو پال پوس کر بڑا کیا اب یہ مجھ کو نظر انداز کر کے اپنی بیوی کے قبضہ میں چلا گیا۔ اب اماں اماں پکارنے کی بجائے بیگم بیگم پکارا کرتا ہے۔ اپنی کمائی مجھے دیتا تھا۔ اب بیوی کے ہاتھ سے ہر چیز لیا کرتا ہے۔ اب میں گھر کی مالکن نہیں رہی۔ اس خیال سے ماں پر ایک جھلاہٹ سوار ہو جاتی ہے اور وہ بہو کو جذبۂ حسد میں اپنی حریف اور مدمقابل بنا کر اس سے لڑائی جھگڑا کرنے لگتی ہے اور بہو میں طرح طرح کے عیب نکالنے لگتی ہے اور قسم قسم کے طعنے اور کوسنے دینا شروع کر دیتی ہے۔ بہو شروع شروع میں تو یہ خیال کر کے کہ یہ میرے شوہر کی ماں ہے کچھ دنوں تک چپ رہتی ہے مگر جب ساس حد سے

زیادہ بہو کے گلے میں انگلی ڈالنے لگتی ہے تو بہو کو بھی پہلے تو نفرت کی متلی آنے لگتی ہے پھر وہ بھی ایک دم سینہ تان کر ساس کے آگے طعنوں اور کوسنوں کی قے کرنے لگتی ہے اور پھر معاملہ بڑھتے بڑھتے دونوں طرف سے تڑ کی بہ تڑ کی سوال وجواب کا تبادلہ ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ گالیوں کی بمباری شروع ہو جاتی ہے پھر بڑھتے بڑھتے اس جنگ کے شعلے ساس اور بہو کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور دونوں خاندانوں میں بھی جنگِ عظیم شروع ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمہ کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس جنگ کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں، تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے اس جنگ کا خاتمہ یقینی ہے۔ ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ ان کو بغور پڑھو۔

ساس کے فرائض

ہر ساس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے اگر بہو سے اس کی کمسنی یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کوسنے دینے کی بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کو کام کا صحیح طریقہ اور ڈھنگ سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور ناتجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر میں آئی ہے۔ اس کے لیے یہ گھر نیا اور اس کا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا اور اس کے آنسو پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس ہر ساس یہ سمجھ لے اور ٹھان لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ بہو خواہ مجھے کچھ بھی سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی تو پھر سمجھ لو کہ ساس بہو کا جھگڑا آدھے سے زیادہ ختم ہو گیا۔

بہو کے فرائض

ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعظیم اور اس کی فرماں برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی کے ساتھ سن لے اور ہرگز ہرگز

Marfat.com

خبردار خبردار کبھی ساس کو پلٹ کر الٹا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے اسی طرح اپنے خسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لیے لازم سمجھے اور ساس خسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیورانیوں اور جیٹھانیوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں انھی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی دلہن گھر میں آجائے تو حسب دستور اپنی دلہن سے خوب خوب پیار و محبت کرے لیکن ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کی خدمت و اطاعت میں ہرگز ہرگز بال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھ سے کرتا رہے اور اپنی دلہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لیے ہرگز ہرگز نہ کوئی کام کرے نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لیے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرزِ عمل سے ساس کے دل کو سکون و اطمینان رہے گا کہ اب بھی گھر کی مالکہ میں ہی ہوں اور بیٹا بہو دونوں میرے فرمانبردار ہیں پھر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی جو لڑکے شادی کے بعد اپنی ماں سے لاپرواہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دلہن کو گھر کی مالکہ بنا لیا کرتے ہیں عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں ان گھروں میں ساس بہو کی لڑائیوں کی نوبت ہی نہیں آتی اس لیے بیحد ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال و لحاظ رکھیں۔ خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن و سکون کی بہشت بنا دے (آمین)

بیوی کے حقوق اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر لازم فرمائے ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیے ہیں جن کا ادا کرنا مردوں پر فرض ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی عورتوں کے مردوں کے اوپر اسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر اچھے برتاؤ کے ساتھ، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا ہے کہ "تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں"۔
(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۰ مجتبائی)

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ "میں تم لوگوں کو عورتوں کے بارمیں وصیت کرتا ہوں لہٰذا تم لوگ میری وصیت کو قبول کرو" (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۰ مجتبائی)

اور ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ "کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض و نفرت نہ رکھے کیونکہ اگر عورت کی کوئی عادت بُری معلوم ہوتی ہو تو اس کی کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی"
(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۸۰ مجتبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ کسی عورت کی تمام عادتیں خراب ہی ہوں بلکہ اس میں کچھ اچھی کچھ بُری ہر قسم کی عادتیں ہوں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت کی صرف خراب عادتوں ہی کو نہ دیکھتا رہے بلکہ خراب عادتوں سے نظر پھیر کر اس کی اچھی عادتوں کو بھی دیکھا کرے بہر حال اللہ و رسول نے عورتوں کے کچھ حقوق مردوں کے اوپر لازم قرار دے دیے ہیں لہٰذا ہر مرد پر ضروری ہے کہ نیچے لکھی ہوئی ہدایتوں پر عمل کرتا رہے ورنہ خدا کے دربار میں بہت بڑا گنہ گار اور برادری اور سماج کی نظروں میں یہ ہر جگہ ذلیل و خوار ہوگا۔

۱۔ ہر شوہر کے اوپر اس کی بیوی کا یہ حق فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کھانے پہننے اور رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق اور اپنی طاقت بھر انتظام کرے اور ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ یہ اللہ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور یہ اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور تمام عزیز و اقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میری زندگی کے دُکھ سکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے اسلیے اسکی زندگی کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے یاد رکھو کہ جو مرد اپنی لاپرواہی سے اپنی بیویوں کے نان و نفقہ اور اخراجات زندگی کا انتظام نہیں کرتے وہ بہت بڑے گنہگار حقوق العباد میں گرفتار اور قہر قہار و عذاب نار کے سزاوار ہیں۔

۲۔ عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر اس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے، شریعت میں اسکی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونا ہی چاہیے کہ عورت کی خواہش پوری

Marfat.com

ہو جایا کرے اور وہ اِدھر اُدھر تاک جھانک نہ کرے جو مرد شادی کر کے بیویوں سے
الگ تھلگ رہتے ہیں اور عورت کے ساتھ اس کے بستر کا حق نہیں ادا کرتے وہ
حق العباد یعنی بیوی کے حق میں گرفتار اور بہت بڑے گنہگار ہیں اگر خدا نہ کرے
شوہر کسی مجبوری سے اپنی عورت کے اس حق کو نہ ادا کر سکے تو شوہر پر لازم ہے کہ
عورت سے اس کا اس حق کو معاف کرا لے۔ بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے
اس بارے میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بہت زیادہ
عبرت خیز و نصیحت آمیز ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین رات کو رعایا کی خبر گیری کیلیے
شہر مدینہ میں گشت کر رہے تھے اچانک ایک مکان سے دردناک اشعار پڑھنے کی آواز
سنی، آپ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے تو ایک عورت یہ شعر بڑے ہی
دردناک لہجہ میں پڑھ رہی تھی کہ ؎

فَوَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
لَزُحْزِحَ مِنْ هٰذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهٗ

(یعنی خدا کی قسم اگر خدا کے عذابوں کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چارپائی
کے کنارے جنبش میں ہوتے)

امیر المومنین نے صبح کو تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ
میں عرصہ دراز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اس کو یاد کر کے رنج و غم میں یہ شعر
پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المؤمنین کے دل پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ فوراً ہی آپ نے تمام
سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی سے
جدا نہ رہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹۵)

۲۔ عورت کو بلا کسی بڑے قصور کے کبھی ہرگز ہرگز نہ مارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے جس طرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے پھر دوسرے
وقت اس سے صحبت بھی کرے (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۸۰ مجتبائی)

ہاں البتہ اگر عورت کوئی بڑا قصور کر بیٹھے تو بدلہ لینے یا دکھ دینے کیلیے نہیں بلکہ عورت کی

Marfat.com

اصلاح اور تنبیہ کی نیت سے شوہر اس کو مار سکتا ہے مگر مارنے میں اس کا پوری طرح دھیان رہے کہ اس کو شدید چوٹ یا زخم نہ پہنچے (قرآنِ مجید)

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر سزا دے سکتا ہے اور وہ چار باتیں یہ ہیں۔

۱۔ شوہر اپنی بیوی کو بناؤ سنگار اور صفائی ستھرائی کا حکم دے لیکن پھر بھی وہ پھوہڑ اور میلی کچیلی بنی رہے۔

۲۔ شوہر صحبت کرنے کی خواہش کرے اور بیوی بلا کسی عذر شرعی منع کرے

۳۔ عورت حیض اور جنابت سے غسل نہ کرتی ہو۔

۴۔ بلا وجہ نماز ترک کرتی ہو۔

ان چاروں صورتوں میں شوہر کو چاہیے کہ پہلے بیوی کو سمجھائے اگر مان جائے تو بہتر ہے ورنہ ڈرائے دھمکائے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو اس شرط کے ساتھ مارنے کی اجازت ہے کہ منہ پر نہ مارے اور ایسی سخت مار نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا بدن پر زخم ہو جائے۔

۴۔ میاں بیوی کی خوشگوار زندگی بسر ہونے کیلیے جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اسی طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لیے وبالِ جان ہو جاتی ہے اس لیے مرد کو لازم ہے کہ عورت کی سیرت و صورت پر طعنہ نہ مارے اور عورت کے میکہ والوں پر بھی طعنہ زنی اور نکتہ چینی نہ کرے۔ نہ عورت کے ماں باپ اور عزیز و اقارب کو عورت کے سامنے بُرا بھلا کہے کیونکہ ان باتوں سے عورت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان نا چاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جلن اور گھٹن سے تلخ بلکہ عذابِ جان بن جاتی ہے۔

Marfat.com

۵۔ مرد کو چاہیے کہ خبردار۔ خبردار کبھی بھی اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اُس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے ورنہ بیوی کو فوراً ہی بدگمانی اور یہ شبہ ہو جائے گا کہ شاید میرے شوہر کا اس عورت سے کوئی سانٹھ گانٹھ ہے یا کم سے کم قلبی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کانٹا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کے لیے بھی صبر و قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو! کہ جس طرح کوئی شوہر اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ساز باز ہو اسی طرح کوئی عورت بھی ہرگز ہرگز کبھی اس بات کی تاب نہیں لا سکتی کہ اس کے شوہر کا کسی دوسری عورت سے تعلق ہو۔ بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت احتیاط رکھے ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کر دے گا۔

۶۔ مرد بلاشبہ عورت پر حاکم ہے۔ لہٰذا مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی پر اپنا حکم چلائے مگر پھر مرد کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اُس کو انتہائی ناپسند ہو۔ کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کر دے گی۔ مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش مزاجی کی زندگی میں کچھ نہ کچھ تلخی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

۷۔ مرد کو چاہیے کہ عورت کی غلطیوں پر اصلاح کے لیے روک ٹوک کرتا رہے۔ کبھی سختی اور غصہ کے انداز میں اور کبھی محبت اور پیار اور ہنسی خوشی کے ساتھ بھی بات چیت کرے جو مرد ہر وقت اپنی مونچھ میں ڈنڈا باندھے پھرتے ہیں۔ یا سوائے ڈانٹ پھٹکار اور مار پیٹ کے اپنی بیوی سے کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے۔ تو ان کی بیویاں شوہروں کی محبت سے مایوس ہو کر ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ اور جو لوگ ہر وقت بیویوں کا ناز اٹھاتے رہتے ہیں اور بیوی لاکھوں غلطیاں کرے مگر پھر بھی بھیگی بلی کی طرح اس کے سامنے میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی بیویاں گستاخ اور

Marfat.com

شوخ ہو کر شوہروں کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہتی ہیں۔اس لیے شوہروں کو چاہیے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول پر عمل کریں کہ ؎

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است

یعنی سختی اور نرمی دونوں اپنے اپنے موقعے پر بہت اچھی چیز ہیں جیسے فصد کھولنے والا کہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھ دیتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیئے کہ نہ بہت ہی کڑوا بنے نہ بہت ہی میٹھا۔بلکہ سختی اور نرمی موقعہ۔موقعہ سے دونوں پر عمل کرتا رہے۔

۸۔ شوہر کو یہ بھی چاہیئے کہ سفر میں جاتے وقت اپنی بیوی سے انتہائی پیار و محبت کے ساتھ ہنسی خوشی سے ملاقات کر کے مکان سے نکلے اور سفر سے واپس ہو کر کچھ نہ کچھ سامان بیوی کے لیے ضرور لائے۔کچھ نہ ہو تو کچھ کھٹا میٹھا ہی لیتا آئے اور بیوی سے یہ کہے کہ یہ خاص تمہارے ہی لیے میں لایا ہوں۔شوہر کی اس ادا سے عورت کا دل بڑھ جائے گا اور وہ اس خیال سے بہت ہی خوش اور مگن رہے گی کہ میرے شوہر کو مجھ سے ایسی محبت ہے کہ وہ میری نظروں سے غائب رہنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھتا ہے اور اس کو میرا خیال لگا رہتا ہے۔ظاہر ہے کہ اس سے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کسی قدر زیادہ محبت کرنے لگے گی۔

۹۔ عورت اگر اپنے میکہ سے کوئی چیز لا کر یا خود بنا کر پیش کرے۔تو مرد کو چاہئے کہ اگرچہ وہ چیز بالکل ہی گھٹیا درجے کی ہو۔مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تاکہ عورت کا دل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔خبردار خبردار عورت کے پیش کیے ہوئے تحفوں کو کبھی ہرگز ہرگز نہ ٹھکرائے۔نہ ان کو حقیر بتائے نہ ان میں عیب نکالے۔ورنہ عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا شیشہ تو جوڑا جا سکتا ہے مگر ٹوٹا ہوا دل بڑی مشکل سے جڑتا ہے اور جس طرح شیشہ جڑ جانے کے بعد بھی اس کا داغ نہیں مٹتا اسی طرح

Marfat.com

ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے پھر بھی دل میں داغ دھبہ باقی ہی رہ جاتا ہے۔

۱۰۔ عورت اگر بیمار ہو جائے تو شوہر کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ عورت کی غم خواری اور تیمار داری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر نقش بٹھادے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی۔ اور وہ بھی شوہر کی خدمت گزاری میں اپنی جان لڑادے گی۔

۱۱۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کردے تاکہ بیوی اپنی حیثیت کو پہچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے اور وہ نہایت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محافظ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا بیوی پر اعتماد کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ دار خیال کرے گی اور شوہر کو بڑی حد تک گھریلو بکھیڑوں سے نجات مل جائے گی اور سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہوگی!

۱۲۔ عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے بستر کی راز والی باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے۔ بلکہ اس کو راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے۔ پھر اس کے پردہ کی باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اپنی بیوی کو دوسروں کی نگاہوں میں رسوا کرے۔ (مسلم جلد ا ص۴۶۴)

۱۳۔ شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میلے کچیلے گندے کپڑوں میں نہ آئے بلکہ بدن اور لباس و بستر وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے۔ کیوں کہ شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے۔ اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچیلا نہ رہے۔ لہذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات کا

Marfat.com

احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچیلا بنا رہے اور اس کے بال اُلجھے رہیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

۱۴- عورت کا اس کے شوہر پر یہ بھی حق ہے کہ شوہر عورت کی نفاست اور بناؤ سنگار کا سامان یعنی صابون، تیل کنگھی، مہندی، خوشبو وغیرہ فراہم کرتا رہے۔ تاکہ عورت اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے۔ اور بناؤ سنگار کے ساتھ رہے۔

۱۵- شوہر کو چاہیے کہ معمولی معمولی بے بنیاد باتوں پر اپنی بیوی کی طرف سے بدگمانی نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں ہمیشہ احتیاط اور سمجھداری سے کام لے۔ یاد رکھو کہ معمولی شبہات کی بنا پر بیوی کے اوپر الزام لگانا یا بدگمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیوی کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ دیہاتی کی بات سُن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ کہ سرخ اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا۔ اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا۔ اس لیے سرخ اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ کا ہوا ہو۔ اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو کھینچ کر اپنے رنگ کا بنا لیا ہو۔ اور یہ بچہ اس کا ہم شکل ہو گیا۔ (بخاری جلد ۲ صـ۹۹)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ محض اتنی سی بات پر کہ بچہ اپنے باپ کا ہم شکل نہیں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دیہاتی کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے اس بچے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محض شبہ کی بنا پر اپنی بیوی کے اوپر الزام لگا دینا جائز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۶- اگر میاں بیوی میں کوئی اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو جائے تو شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہرگز ہرگز جلدی نہ کرے۔ بلکہ اپنے غصہ کو ضبط کرے اور غصہ اُتر جانے کے بعد ٹھنڈے دماغ سے سوچ سمجھ کر اور لوگوں سے مشورہ لے کر یہ غور کرے کہ کیا میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نباہ اور نباہ کی کوئی شکل نکل آئے تو ہرگز ہرگز طلاق نہ دے۔ کیونکہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد جلد ا ص ۳۰۳ باب کراہتہ الطلاق مجتبائی)

اگر خدانخواستہ ایسی سخت ضرورت پیش آجائے کہ طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے ورنہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے!

بعض جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور پھر پچھتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ غصہ میں طلاق دی تھی کبھی کہتے ہیں کہ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی غصہ میں بلا اختیار طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں حالانکہ ان گنواروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے اور بعض تو ایسے بدنصیب ہیں کہ تین طلاق دے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں نے ایک ہی بار کہا تھا اور یہ کہہ کر بیوی کو رکھ لیتے ہیں اور عمر بھر زنا کاری کے گناہ میں پڑے رہتے ہیں۔ ان ظالموں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ تین طلاق کے بعد عورت بیوی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ وہ ایک ایسی اجنبی

Marfat.com

عورت ہو جاتی ہے کہ بغیر حلالہ کرائے اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم ان لوگوں کو ہدایت دے۔ (آمین)

۱۷۔ اگر کسی کے پاس دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس پر فرض ہے کہ تمام بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے کھانے، پینے، مکان، سامان، روشنی بناؤ سنگار کی چیزوں غرض تمام معاملات میں برابری برتنے۔ اسی طرح ہر بیوی کے پاس رات گزارنے کی باری مقرر کرنے میں بھی برابری کا خیال ملحوظ رکھے۔ یاد رکھو! کہ اگر کسی نے اپنی تمام بیویوں کے ساتھ یکساں اور برابر سلوک نہیں کیا تو وہ حق العباد میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حق دار ہو گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ "جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل اور برابری کا برتاؤ نہیں کیا تو وہ قیامت کے دن میدانِ محشر میں اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا بدن مفلوج (فالج لگا ہوا) ہو گا۔"

(ترمذی جلد ۱ ص۱۳۶)

Marfat.com

۱۸۔ اگر بیوی کے کسی قول و فعل، بدخوئی، بداخلاقی، سخت مزاجی، زبان درازی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کچھ اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر و تحمل اور برداشت سے کام لے۔ کیوں کہ عورتوں کا ٹیڑھا پن ایک فطری چیز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر کوئی شخص ٹیڑھی پسلی کو سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو پسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے گی مگر وہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی ٹھیک اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بالکل ہی سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ ٹوٹ جائے گی یعنی طلاق کی نوبت آجائے گی۔ لہٰذا اگر عورت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھالو یہ بالکل سیدھی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ جس طرح ٹیڑھی پسلی کی ہڈی کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔" (بخاری جلد ۲ ص۷۷۹)

۱۹۔ شوہر کو چاہیے کہ عورت کے اخراجات کے بارے میں بہت زیادہ بخیلی اور کنجوسی نہ

کرے نہ حد سے زیادہ فضول خرچی کرے۔ اپنی آمدنی کو دیکھ کر بیوی کے اخراجات مقرر کرے۔ نہ اپنی طاقت سے بہت کم، نہ اپنی طاقت سے بہت زیادہ۔

۲۰۔ شوہر کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کو گھر کی چہار دیواری کے اندر قید کر کے نہ رکھے بلکہ کبھی کبھی والدین اور رشتہ داروں کے یہاں آنے جانے کی اجازت دیتا رہے اور اس کی سہیلیوں اور رشتہ داری والی عورتوں اور پڑوسیوں سے بھی ملنے جلنے پر پابندی نہ لگائے بشرطیکہ ان عورتوں کے میل جول سے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو اور اگر ان عورتوں کے میل ملاپ سے بیوی کے بدچلن یا بداخلاق ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان عورتوں سے میل جول پر پابندی لگا دینا ضروری ہے اور یہ شوہر کا حق ہے۔

مسلمان عورتوں کا پردہ

اللہ و رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم) نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لیے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی۔

(پارہ ۲۲ رکوع ۱)

تم اپنے اپنے گھروں کے اندر ہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دورِ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں۔ اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں۔ اسلام نے اس بے پردگی کی بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ

Marfat.com

جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں۔ بلکہ پردہ کے ساتھ باہر نکلیں۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔" (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

اور ایک حدیث میں ہے کہ "بناؤ سنگار کر کے اترا اترا کر چلنے والی عورت کی مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔" (ترمذی جلد ۱ ص ۱۲۹)

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت بدچلن ہے۔" (نسائی)

پیاری بہنو! آج کل جو عورتیں بناؤ سنگار کر کے اور عریاں لباس پہن کر خوشبو لگائے بلا پردہ بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سینما تھیٹروں میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے بارے میں خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ کون ہیں؟ اور کیسی ہیں؟ اور کتنی بڑی گناہگار ہیں؟

اے اللہ کی بندیو! تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو۔ اللہ و رسول نے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ و رسول کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو۔ اللہ و رسول نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے تم کو لازم ہے کہ تم پردہ میں رہا کرو اور اپنے شوہر اور اپنے باپ داداؤں کی عزت و عظمت اور ان کے ناموس کو برباد نہ کرو۔ یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آنی فانی ہے۔ یاد رکھو! ایک دن مرنا ہے اور پھر قیامت کے دن اللہ و رسول کو منہ دکھانا ہے۔ قبر اور جہنم کے عذابوں کو یاد کرو۔ حضرت خاتونِ جنت بی بی فاطمہ زہرا اور امت کی ماؤں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوارو۔ اور خدا کے لیے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دو۔

پردہ عزت ہے۔ بے عزتی نہیں

آج کل بعض ملحد قسم کے دشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام نے

عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لیے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہیے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندا اور گھناؤنا فریب اور دھوکہ ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہو گا۔

اے اللہ کی بندیو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن شریف کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں ننگی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں۔ مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے۔ تو بتاؤ کیا کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے۔ اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ و رسول کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردہ میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے؟

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے

ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں اُن مردوں سے جو عورت کے محرم ہوں اُن سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔ محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً باپ۔ دادا۔ چچا۔ ماموں۔ نانا۔ بھائی۔ بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا۔ نواسہ۔ خسر ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں ہے۔ غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے جیسے چچا زاد بھائی۔ ماموں زاد بھائی۔ پھوپھی زاد بھائی۔ خالہ زاد بھائی

Marfat.com

جیٹھ۔ دیور وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں۔ اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہندوستان میں یہ بہت ہی غلط اور خلافِ شریعت رواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں۔ بلکہ دیوروں سے ہنسی مذاق، اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی تک کرنے کو بُرا نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیوروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوروں سے پردہ کی تاکید ہے کہ "اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ" یعنی دیور عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے جیسے کہ موت۔ اور عورت کو دیور سے اسی طرح دور بھاگنا چاہیے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۲۶۸)

بہرحال خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا رشتہ دار، دیور، جیٹھ بھی غیر محرم ہی ہیں اس لیے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے اسی طرح کفار و مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہیجڑوں اور بدچلن عورتوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے۔ اور ان کو گھروں میں آنے جانے سے روک دینا چاہیے۔

مسئلہ: عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہے۔ اس لیے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔ اور پیر کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے۔ بلکہ پیر کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو بیعت کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ سے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے جو عورت اس آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار کر لیتی تھی تو آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی۔ یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی۔ خدا کی قسم کبھی بھی حضور کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا (بخاری جلد ۲ ص۷۲۶)

بہترین شوہر کی شان

شوہروں کے بارے میں اوپر لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین شوہر کون ہے؟ تو اس

Marfat.com

سوال کا جواب یہ ہے کہ

بہترین شوہر وہ ہے!

۱- جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے!

۲- جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!

۳- جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

۴- جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔

۵- جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔

۶- جو اپنی بیوی کی تند مزاجی اور بداخلاقی پر صبر کرے۔

۷- جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔

۸- جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے۔

۹- جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

۱۰- جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے۔

۱۱- جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزقِ حلال کھلائے۔

۱۲- جو اپنی بیوی کے میکہ والوں اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

۱۳- جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔

۱۴ جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔

۱۵- جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رُخ بھی نہ کر سکے۔

۴- عورت ماں بن جانے کے بعد

عورت جب صاحبِ اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیوں کہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں۔ جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرضِ منصبی ہے۔ جو ماں اپنے

Marfat.com

بچوں کا حق نہ ادا کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گناہگار، اور سماج کی نظروں میں ذلیل و خوار ٹھہرے گی۔

بچوں کے حقوق

۱۔ ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دلجوئی و دلبستگی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری کوشش کرے۔

۲۔ اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ بچوں کی صفائی ستھرائی۔ ان کی تندرستی و سلامتی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔

۴۔ بچوں کو ہر قسم کے رنج و غم اور تکلیفوں سے بچاتی رہے۔

۵۔ بے زبان بچے اپنی ضروریات بتا نہیں سکتے۔ اس لیے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پوری کرتی رہے۔

۶۔ بعض مائیں چلا کر یا بلی کی بولی بول کر یا سپاہی کا نام لے کر، یا کوئی دھماکہ کر کے چھوٹے بچوں کو ڈرایا کرتی ہیں۔ یہ بہت ہی بری باتیں ہیں۔ بار بار ایسا کرنے سے بچوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بڑے ہونے کے بعد ڈرپوک ہو جایا کرتے ہیں۔

۷۔ بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کو چاہیے کہ انہیں بار بار اللہ و رسول کا نام سنائے ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔

۸۔ جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں۔

۹۔ بچوں کو اسلامی آداب و اخلاق اور دین و مذہب کی باتیں سکھائیں۔

۱۰۔ اچھی باتوں کی رغبت دلائیں اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔

۱۱۔ تعلیم و تربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا دھیان رکھیں۔ کیوں کہ بچے سادہ ورق کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر جو نقش و نگار بنائے جائیں وہ بن جاتے ہیں۔ اور بچوں بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لیے ماں کی

Marfat.com

تعلیم و تربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا ہر ماں کا فرضِ منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی بہترین تربیت کرے۔ اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گنا ہگار ہو گی!

۱۲- جب بچہ یا بچی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نمازی بنائیں اور پاکی و ناپاکی اور حلال و حرام اور فرض و سنت وغیرہ کے مسائل ان کو بتائیں۔

۱۳- خراب لڑکوں اور لڑکیوں کی صحبت، ان کے ساتھ کھیلنے سے بچوں کو روکیں اور کھیل تماشوں کے دیکھنے سے، ناچ گانے، سینما تھیٹر، وغیرہ لغویات سے بچوں اور بچیوں کو خاص طور پر بچائیں۔

۱۴- ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں اور بچیوں کو ہر بُرے کاموں سے بچائیں اور ان کو اچھے کاموں کی رغبت دلائیں تاکہ بچے اور بچیاں اسلامی آداب و اخلاق کے پابند اور ایمانداری و دینداری کے جوہر سے آراستہ ہو جائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

۱۵- یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔ خبردار خبردار ہرگز ہرگز بچوں اور بچیوں کا کوئی برا نام نہ رکھیں۔

۱۶- جب بچہ پیدا ہو تو فوراً ہی اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے خلل سے محفوظ رہے اور چھوہارہ وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زبان اور با اخلاق ہو۔

۱۷- نیا میوہ، نیا پھل، پہلے بچوں کو کھلائیں، پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل ہیں۔ نئے پھل کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

۱۸- چند بچے بچیاں ہوں تو جو چیزیں دیں سب کو یکساں اور برابر دیں۔ ہرگز کمی بیشی نہ کریں۔ ورنہ بچوں کی حق تلفی ہو گی۔ بچیوں کو ہر چیز بچوں کے برابر ہی دیں۔ بلکہ بچیوں کی

۷۔ بچوں کے ہاتھ سے فقیروں کو کھانا اور پیسہ دلایا کرو۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں بچوں کے ہاتھ سے اس کے بھائی بہنوں کو یا دوسری بچوں کو دلایا کرو تا کہ سخاوت کی عادت ہو جائے اور خود غرضی اور نفس پروری کی عادت پیدا نہ ہو اور بچہ کنجوس نہ ہو جائے۔

۸۔ چلا کر بولنے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو۔ خاص کر بچیوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھٹکار کرو۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل و خوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور بدتمیز کہلائے گی۔

۹۔ غصہ کرنا اور بات بات پر روٹھ کر منہ پھلانا۔ بہت بُرا ہے اور بہت زور سے ہنسنا خواہ مخواہ بھائی بہنوں سے لڑنا جھگڑنا۔ چغلی کھانا۔ گالی بکنا ان حرکتوں پر لڑکوں اور خاص کر لڑکیوں کو بہت زیادہ تنبیہ کرو۔ ان بری عادتوں کا پڑ جانا عمر بھر کے لیے رسوائی کا سامان ہے۔

۱۰۔ اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھا لائے اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہو۔ اس پر سب گھر والے خفا ہو جائیں اور سب گھر والے بچے کو چور۔ چور کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے وہ لایا ہے اسی جگہ اس کو رکھ آئے۔ پھر چوری سے نفرت دلانے کے لیے اس کا ہاتھ دھلائیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ کرائیں تا کہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات جم جائے کہ پرائی چیز لینا چوری ہے اور چوری بہت ہی بُرا کام ہے۔

۱۱۔ بچے غصہ میں اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں۔ یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو۔ بلکہ مناسب سزا دو۔ تا کہ بچے پھر ایسا نہ کریں۔ اس موقع پر لاڈ پیار نہ کرو۔

۱۲۔ کبھی کبھی بچوں کو بزرگوں اور نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔ مگر خبردار۔ خبردار۔ عاشقی معشوقی کے قصے کہانیاں بچوں کے کان میں نہ پڑیں۔ نہ ایسی کتابیں بچوں کے ہاتھوں میں دو جن سے اخلاق خراب ہوں۔

۱۳۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت کے وقت وہ کچھ کما کر بسر اوقات کر سکیں۔ مثلاً سلائی کا طریقہ۔ یا موزہ بنیان۔ سوئٹر بننا۔ یا رسی بٹنا یا چرخہ کاتنا۔

Marfat.com

خبردار خبردار ان ہنر کی باتوں کو سکھانے میں شرم و عار محسوس نہ کرو۔

۱۴۔ بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں وہ اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں۔ اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں اپنے کپڑوں اور زیوروں کو خود سنبھال کر رکھیں۔

۱۵۔ لڑکیوں کو برتن دھونے اور کھانے پینے۔ گھروں اور سامانوں کی صفائی ستھرائی اور سجاوٹ کپڑا دھونے۔ کپڑا رنگنے۔ سینے پرونے کا سب کام ماں کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے۔ اس کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۱۶۔ ماں کو لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا ڈر بٹھاتی رہے تاکہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر رہے۔

۱۷۔ بچے اور بچیاں کوئی کام چھپ چھپا کر کریں تو ان کی روک ٹوک کرو کہ یہ اچھی عادت نہیں۔

۱۸۔ بچوں سے کوئی محنت کا کام لیا کرو مثلاً لڑکوں کے لیے لازم کر دو کہ وہ کچھ دور دوڑ لیا کریں اور لڑکیاں چرخہ چلائیں۔ یا چکی پیس لیں تاکہ ان کی صحت ٹھیک رہے۔

۱۹۔ بچوں اور بچیوں کو کھانے، پہننے اور لوگوں سے ملنے ملانے اور محفلوں میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھانا ماں باپ کے لیے ضروری ہے۔

۲۰۔ چلنے میں تاکید کرو کہ بچے جلدی جلدی اور دوڑتے ہوئے نہ چلیں اور نظر اوپر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہ چلیں۔ اور نہ بیچ سڑک پر چلیں۔ بلکہ ہمیشہ سڑک کے کنارے کنارے چلیں۔

ماں باپ کے حقوق

ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو بھی ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر نیچے لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت ہی خاص طور سے دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔

۱۔ خبردار۔ خبردار۔ ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ

Marfat.com

ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔

۲۔ اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔

۳۔ ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرمانبرداری کرے۔

۴۔ اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔

۵۔ اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں۔ تو خبردار۔ خبردار ہرگز ہرگز برا نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضگی کریں۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ "اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ" یعنی تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

۶۔ ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیر و خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔

۷۔ ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے رہیں۔

۸۔ ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں۔ ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔

۹۔ جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔

۱۰۔ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لیے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لیے دعاءِ مغفرت کریں۔ اس سے ماں باپ کی ارواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔

دادا۔ دادی ۔ نانا نانی ۔ چچا پھوپھی ۔ ماموں ۔ خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں ۔ یوں ہی بڑے بھائی کا حق بھی باپ ہی جیسا ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

وَحَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ ۔ یعنی بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے ۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ مجتبائی)

اس زمانے میں لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں ۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرمانبرداری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں ۔ بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بدبخت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے اذیت اور تکلیف دیتے ہیں ۔ اور اسی طرح گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہو کر قہرِ قہار و غضبِ جبار میں گرفتار، اور عذابِ جہنم کے حق دار بن رہے ہیں ۔

خوب یاد رکھو! کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا یا بُرا جو سلوک بھی کرو گے ویسا ہی سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ بھی جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو ہرگز ہرگز کبھی غلط نہیں ہو سکتا ۔ اس بات پر ایمان رکھو کہ ؎

ہزار فلسفیوں کی چنیں چناں بدلی
نبی کی بات بدلنی نہ تھی ۔ نہیں بدلی

رشتہ داروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بار بار رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور اچھے برتاؤ کا حکم فرمایا ہے ۔ لہٰذا اُن لوگوں کے حقوق کو بھی ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم اور ضروری ہے ۔ خاص طور پر اُن چند باتوں پر عمل کرنا تو لازمی ہے ۔

۱۔ اگر اپنے عزیز و اقربا مفلس و محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اپنی طاقت بھر اور اپنی گنجائش کے مطابق ان کی مالی مدد کرتے رہیں ۔

۲۔ کبھی کبھی اپنے رشتہ داروں کے یہاں آتے جاتے بھی رہیں اور ان کی خوشی اور

Marfat.com

خوشی میں ہمیشہ شریک رہیں۔

۳۔ خبردار۔ خبردار۔ ہرگز ہرگز کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے رشتہ کو نہ کاٹیں رشتہ داری کاٹ ڈالنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ۔ یعنی اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۱۹ مجتبائی)

اگر رشتہ داروں کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس پر صبر کرنا اور پھر بھی ان سے میل جول اور تعلق کو برقرار رکھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلق توڑے لے تم اس سے میل ملاپ رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کردو۔ اور جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے تم اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔

اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آدمی اپنے اہل وعیال کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کی مالداری بڑھ جاتی ہے اور اس کی عمر میں درازی اور برکت ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ مجتبائی)

ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کتنا بڑا اجر وثواب ہے اور دنیا وآخرت میں اس کے فوائد ومنافع کس قدر زیادہ ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی، اور ان سے تعلق کاٹ لینے کا گناہ کتنا بھیانک اور خوفناک ہے اور دونوں جہاں میں اس کا نقصان اور وبال کس قدر زیادہ خطرناک ہے اس لیے ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نیک سلوک کرنے کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ یاد رکھو کہ شریعت کے احکام پر عمل کرنا ہی مسلمان کے لیے دونوں جہاں میں صلاح وفلاح کا سامان ہے۔ شریعت کو چھوڑ کر کبھی بھی کوئی مسلمان دونوں جہاں میں نپپ نہیں سکتا۔

جو لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے یہ کہہ کر قطع تعلق کر لیتے ہیں کہ آج سے میں تیرا رشتہ دار نہیں اور تو بھی میرا رشتہ دار نہیں۔ اور پھر سلام کلام، ملنا جلنا بند کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ رشتہ داروں

Marfat.com

کی شادی وغمی کی تقریبات کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں حد ہوگئی کہ بعض بد نصیب اپنے قریبی رشتہ داروں کے جنازہ اور کفن و دفن میں بھی شریک نہیں ہوتے تو ان حدیثوں کی روشنی میں تم خود ہی فیصلہ کرو کہ یہ لوگ کتنے بڑے بدبخت، حرماں نصیب اور گناہگار ہیں؟ (توبہ، توبہ نعوذ باللہ)

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں ہمسایوں اور پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ جن کو ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے لازم و ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ۔ یعنی قریبی اور دور والے پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید عنقریب پڑوسی کو اپنے پڑوسی کا وارث ٹھہرا دیں گے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۲۲ مجتبائی)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وضو فرما رہے تھے تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے دھوون کو لوٹ لوٹ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے یہ منظر دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ اللہ و رسول کی محبت کے جذبے میں یہ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ و رسول سے محبت کرے۔ یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچ بولے۔ اور اس کو جب کسی چیز کا امین بنایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص کامل درجے کا مسلمان نہیں جو خود بھر پیٹ کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۲۴ مجتبائی)

بہرحال اپنے پڑوسیوں کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

۱۔ اپنے پڑوسی کے دُکھ سکھ میں ہمیشہ شریک رہے اور بوقتِ ضرورت ان کی ہر قسم کی امداد بھی کرتا رہے۔

۲۔ اپنے پڑوسیوں کی خبرگیری اور ان کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہمیشہ لگا رہے۔

۳۔ کچھ ہدیوں اور تحفوں کا بھی لین دین رکھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم لوگ شوربہ پکاؤ۔ تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈال کر شوربے کو بڑھاؤ تاکہ تم لوگ اس کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کی خبرگیری اور ان کی مدد کرسکو (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۶۸ مجتبائی)

عام مسلمانوں کے حقوق

جاننا چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر بھی کچھ حقوق ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ ان کو ادا کرے۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ ملاقات کے وقت ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے اور مرد مرد سے اور عورت عورت سے مصافحہ کرے تو یہ بہت ہی اچھا اور بہترین عمل ہے۔

مگر اس کا دھیان رہے کہ کافروں، مشرکوں اور مرتدوں اسی طرح جوا کھیلنے اور شراب پینے اور اس قسم کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو دیکھے تو ہرگز ہرگز ان لوگوں کو سلام نہ کرے۔ کیونکہ کسی کو سلام کرنا یہ اس کی تعظیم ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی فاسق کی تعظیم کرتا ہے تو غضبِ الٰہی سے عرش کانپ کر ہل جاتا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کے سلام کا جواب دے۔ یاد رکھو کہ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

۳۔ مسلمان چھینک کر "الحمد للہ" کہے تو "یرحمك اللہ" کہہ کر اس کا جواب دے۔

۴۔ کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے۔

۵۔ اپنی طاقت بھر ہر مسلمان کی خیر خواہی اور اس کی مدد کرے۔

۶۔ مسلمانوں کی نمازِ جنازہ اور ان کے دفن میں شریک ہو۔

۷۔ ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے اعزاز و اکرام کرے۔

۸۔ کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔

۹۔ مسلمان کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے اور ان کو اخلاص کے ساتھ ان عیبوں سے باز رہنے کی نصیحت کرے۔

۱۰۔ اگر کسی بات میں کسی مسلمان سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ اس سے سلام و کلام بند نہ رکھے۔

۱۱۔ مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کرادے۔

۱۲۔ کسی مسلمان کو جانی یا مالی نقصان نہ پہنچائے نہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرے۔

۱۳۔ مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے اور بری باتوں سے منع کرتا رہے۔

۱۴۔ ہر مسلمان کا تحفہ قبول کرے اور خود بھی اس کو کچھ تحفہ میں دیا کرے۔

۱۵۔ اپنے سے بڑوں کا ادب و احترام، اور اپنے چھوٹوں پر رحم و شفقت کرتا رہے۔

۱۶۔ مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کرے۔

۱۷۔ جو بات اپنے لیے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لیے پسند کرے۔

۱۸۔ مسجدوں یا مجلسوں میں کسی مسلمان کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

۱۹۔ راستہ بھولے ہوؤں کو سیدھا راستہ بتائے۔

۲۰۔ کسی مسلمان کو لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔

۲۱۔ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ نہ اس پر بہتان لگائے۔

انسانی حقوق

بعض ایسے بھی حقوق ہیں جو ہر آدمی کے ہر آدمی پر ہیں۔ خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان، نیکوکار ہو یا بدکار۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ بلا خطا ہرگز ہرگز کسی انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائے۔

۲۔ بلا کسی شرعی وجہ کے کسی انسان کے ساتھ بدزبانی و سخت کلامی نہ کرے۔

۳۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھے یا کسی کو بھوک و پیاس یا بیماری میں مبتلا پائے تو اس کی مدد کرے۔ کھانا پانی دے دے۔ دوا علاج کر دے۔

۴۔ جن جن صورتوں میں شریعت نے سزاؤں یا لڑائیوں کی اجازت دی ہے ان صورتوں میں خبردار خبردار حد سے زیادہ نہ بڑھے اور ہرگز ہرگز ظلم نہ کرے۔ یہ شریعت اسلام کی

Marfat.com

مقدس تعلیم کی رو سے ہر انسان کا ہر انسان پر حق ہے۔ جو انسانی حیثیت سے ایک دوسرے پر لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ۔

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ — یعنی رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے۔

اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ — تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو۔ تو آسمان والا تم لوگوں پر رحم فرمائے گا۔

(رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ مجتبائی)

اور ایک دوسری حدیث میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِهٖ۔ — یعنی تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے جو اس کی پرورش کی محتاج ہے اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک وہ پیارا ہے جو اللہ کی عیال یعنی اسکی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

⁂ ⁂ ⁂

جانوروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین ہے اور اس کے پیارے رسول رحمۃ للعالمین ہیں۔ اس لیے اسلام جو خدا کا بھیجا ہوا اور رسول کا لایا ہوا دین ہے وہ رحمت والا دین ہے۔ اس لیے اس دین میں جانوروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ جانوروں کے چند حقوق یہ ہیں۔

۱۔ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے جب تک وہ ایذا نہ پہنچائیں بلا ضرورت ان کو قتل کرنا منع ہے۔

۲۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی جب کہ کھانے کے لیے نہ ہو بلکہ محض تفریح کے لیے بلا ضرورت قتل کرنا۔ جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کے لیے نہیں شکار کرتے بلکہ شکار کھیلتے ہیں یعنی محض کھیل کود کے طور پر جانوروں کا خون کرکے ان کو ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

۳۔ جو پالتو جانور کام کرتے ہیں ان کو گھاس چارہ اور پانی دینا فرض ہے۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام لینا یا بھوکا پیاسا رکھنا اور بلا ضرورت خصوصاً ان کے چہروں

Marfat.com

پر مارنا گناہ اور ناجائز ہے۔

۴۔ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لینا یا پرندوں کو پنجروں میں بند کر دینا اور بلا ضرورت ان پرندوں کے ماں باپ اور جوڑے کو دکھ پہنچانا بہت بڑی بے رحمی اور ظلم ہے جو کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۔ بعض لوگ کسی جاندار کو باندھ کر لٹکا دیتے ہیں۔ اور اس پر غلیل یا بندوق سے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہیں یہ بھی پرلے درجے کی بے رحمی اور ظلم ہے۔ جو ہر مسلمان کے لیے حرام ہے۔

۶۔ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو۔ یا موذی ہونے کی وجہ سے قتل کرنا ہو تو مسلمان کے لیے لازم ہے کہ اس کو تیز ہتھیار سے بہت جلد ذبح یا قتل کر دے۔ کسی جانور کو تڑپا تڑپا کر یا بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالنا یہ بھی بہت بڑی بے رحمی ہے جو ہرگز ہرگز اسلام میں جائز نہیں ہے۔

راستوں کے حقوق

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! راستوں میں بیٹھنے سے تو ہم لوگوں کے لیے کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان راستوں ہی میں تو ہم لوگ بیٹھ کر بات چیت کیا کرتے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ راستوں پر بیٹھو تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو۔ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! راستوں کے حقوق کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ راستوں کے حقوق پانچ ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ نگاہ نیچی رکھنا۔ مطلب یہ ہے کہ راستہ چونکہ عام گزرگاہ ہوتا ہے اس لیے راستہ پر بیٹھنے والوں کو لازم ہے کہ نگاہیں نیچی رکھیں تاکہ غیر محرم عورتوں اور مسلمانوں کے عیوب مثلاً کوڑھی، سفید داغ والے، یا لنگڑے لولے کو بار بار گھور گھور کر نہ دیکھیں جس سے ان لوگوں کی دل آزادی ہو۔

۲۔ کسی مسافر یا راہگیر کو ایذا نہ پہنچائیں۔ مطلب یہ ہے کہ راستوں میں اس طرح نہ بیٹھیں

Marfat.com

کہ راستہ تنگ ہو جائے۔ یوں ہی راستہ چلنے والوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ نہ ان کی تحقیر اور عیب جوئی کریں۔ نہ دوسری کسی قسم کی تکلیف پہنچائیں۔

۳۔ ہر گزرنے والے کے سلام کا جواب دیتے رہیں۔

۴۔ راستہ چلنے والوں کو اچھی باتیں بتاتے رہیں۔

۵۔ خلافِ شریعت اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہیں (بخاری کتاب الاستیذان ص۹۲۰)

حقوق کو ادا کرو، یا معاف کرالو!

اگر کسی کا تمہارے اوپر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تمہارے اوپر قرض رہ گیا تھا تو اس حق کو ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا حق دے دو۔ یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کر دو۔ یا اس سے قرض معاف کرالو۔ اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کر دو۔ اور اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرانے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا کسی پر تہمت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرالو۔ اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کرا سکا نہ ادا کر سکا۔ مثلاً صاحبانِ حق مر چکے ہوں تو ان لوگوں کے لیے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا رہے تو امید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صاحبانِ حق کو بہت زیادہ اجر و ثواب دے کر اس بات کے لیے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حقوق کو معاف کر دیں۔

اور اگر تمہارا کوئی حق دوسروں پر ہو۔ اور اس حق کے ملنے کی امید ہو تو نرمی کے ساتھ تقاضا کرتے رہو۔ اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کر دو۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا (واللہ تعالیٰ اعلم)

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم نہایت ہی سنگین اور بے حد خوفناک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں

کے حقوق سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا۔ مگر بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ اُس وقت تک نہیں معاف فرمائے گا۔ جب تک بندے اپنے حقوق کو نہ معاف کر دیں۔ لہٰذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کرا لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی مشکلوں کا سامنا ہو گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جس شخص کے پاس درہم اور دوسرے مال سامان نہ ہوں وہی مفلس ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت میں اعلیٰ درجے کا مفلس وہ شخص ہے کہ وہ قیامت کے دن نماز و روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیوں کو لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی کسی پر تہمت لگائی ہو گی۔ کسی کا مال کھا لیا ہو گا۔ کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کے حقوق نہ ادا ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر پہ لاد دو۔ چنانچہ سب حق والوں کے گناہوں کو یہ سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو یہ شخص سب سے بڑا مفلس ہو گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۵)

اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ یا تو حقوق کو ادا کر لو۔ یا معاف کرا لو۔ ورنہ قیامت کے دن حقوق والے تمہاری سب نیکیوں کو چھین لیں گے اور ان کے گناہوں کا بوجھ تم اپنے سر پر لے کر جہنم میں جاؤ گے۔ خدا کے لیے سوچو کہ تمہاری بے کسی و بے بسی اور مفلسی کا قیامت میں کیا حال ہو گا۔

Marfat.com

(۲)

اخلاقیات

محمد یعنی وہ حرفِ نخستیں کلکِ فطرت کا
کیا جس نے مکمل نسخۂ "اخلاقِ انسانی"

چند بُری باتیں

ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ بری خصلتوں اور خراب عادتوں سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچائے رکھے اور نیک خصلتوں اور اچھی عادتوں کو خود بھی اختیار کرے اور اپنے سب متعلقین کو بھی اس پر کاربند ہونے کی انتہائی تاکید کرے۔ یوں تو اچھی عادتوں اور بُری عادتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ہم یہاں اُن چند بُری خصلتوں اور خراب عادتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن میں اکثر مسلمان خصوصاً عورتیں گرفتار ہیں اور ان بُری عادتوں کی وجہ سے لوگ اپنے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر کے دونوں جہاں کی سعادتوں سے محروم ہو رہے ہیں۔

۱۔ غصہ بے محل اور بے موقع بات بات پر بکثرت غصہ کرنا، یہ بہت خراب عادت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آکر دنیا کے بہت سے بنے بنائے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصہ کی جھلاہٹ میں خداوند کریم کی ناشکری اور کفر کا کلمہ بکنے لگتا ہے۔ اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بے محل اور بات بات پر غصہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے مگر بہت ہی تھوڑا ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "غصہ مت کر"، اس نے کہا کچھ اور ارشاد فرمائیے تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ "غصہ مت کر"، غرض کئی بار اس شخص نے دریافت کیا مگر ہر مرتبہ آپ نے یہی فرمایا کہ "غصہ مت کر"، یہ بخاری شریف کی حدیث ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۳ و احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۶۵ مصری)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۳ مجتبائی)

غصہ کب بُرا کب اچھا ہے؟

غصہ کے معاملہ میں یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ غصہ بذاتِ خود نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور برائی کا دار و مدار موقع اور محل کی اچھائی اور برائی پر ہے اگر بے محل غصہ کیا اور اس کے اثرات بُرے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ بُرا ہے۔ اور اگر برمحل غصہ کیا اور اس کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ اچھا ہے۔ مثلاً کسی بھوکے پیاسے دودھ پیتے بچے کے رونے پر تم کو غصہ آگیا اور تم نے بچے کا گلا گھونٹ دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بے محل ہے اس لیے یہ غصہ بُرا ہے اور اگر کسی ڈاکو کو ڈاکہ ڈالتے وقت دیکھ کر تم کو غصہ آگیا اور تم نے بندوق چلا کر اس ڈاکو کا خاتمہ کر دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی برمحل ہے۔ لہٰذا یہ غصہ بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے۔ حدیث شریف میں جس غصہ کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہے۔ یہ وہی غصہ ہے جو بے محل ہو اور جس کے اثرات بُرے ہوں۔ بالکل ظاہر بات ہے کہ غصہ میں رحم کی جگہ بے رحمی اور عدل کی جگہ ظلم، شکر کی جگہ ناشکری، ایمان کی جگہ کفر ہو تو بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ غصہ اچھا ہے؟ یقیناً یہ غصہ برا ہے اور یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت ہی خراب عادت ہے اس سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے لازم ہے۔

غصہ کا علاج

جب بے محل غصہ کی جھلاہٹ آدمی پر سوار ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو چاہیئے کہ وہ فوراً ہی وضو کرے۔

Marfat.com

اس لیے کہ بے محل اور مضر غصہ دلانے والا شیطان ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے اس لیے وضو غصہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۴ مجتبائی)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آجائے تو آدمی کو چاہیے کہ فوراً بیٹھ جائے تو غصہ اتر جائے گا۔ اور اگر بیٹھنے سے بھی غصہ نہ اترے تو لیٹ جائے تاکہ غصہ ختم ہو جائے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۳۴)

۲۔ حسد کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اس کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرنا۔ اس خراب جذبہ کا نام "حسد" ہے۔ یہ بہت ہی خبیث عادت اور نہایت ہی بری بلا، اور گناہ عظیم ہے۔ حسد کرنے والے کی ساری زندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ حسد کرنے والے کے حسد سے آپ خدا کی پناہ مانگتے رہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۸۷ مصری)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۶)

حسد اس لیے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا۔ اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے؟ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔

حسد کا علاج حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برباد نہیں ہو سکتی۔ اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی

Marfat.com

جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں۔ اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں۔ اس کو خداوند کریم نے یہ نعمتیں دی ہیں اور میں اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں تو میں گویا خداوند تعالیٰ کے فعل پر اعتراض کر کے اپنا دین و ایمان خراب کر رہا ہوں۔ یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے۔ میں جس پر حسد کر رہا ہوں۔ اللہ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور میں چونکہ ان کا اہل نہیں تھا اس لیے اللہ تعالیٰ مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶ مصری)

سچ ہے ؎

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

۳۔ لالچ یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جاہ و مرتبہ ملا ہے اس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہیے۔ دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا۔ یہی جذبہ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر کر سونا ہو جائے تو پھر وہ ایک تیسرے میدان کو طلب کرے گا کہ وہ بھی سونے سے بھر جائے اور ابنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اس سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۰ مجتبائی)

اور ایک حدیث میں ہے کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی

Marfat.com

ہیں ایک اُمید دوسری مال کی محبت ۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۳۸ وغیرہ)

لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت، غرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی بداخلاقیوں اور بے مروتی کے کاموں میں پڑ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں چوکتا۔ بلکہ سچ پوچھیے تو حرص وطمع اور لالچ درحقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے اس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

لالچ کا علاج

اس قلبی مرض کا علاج صبر وقناعت ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجالائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے۔ انسان کی عمر، انسان کی روزی، انسان کی نیک نصیبی، انسان کی بدنصیبی۔ یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے۔ لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس اِدھر اُدھر لپکے تو صبر کر کے نفس کی لگام کھینچ لو۔ اسی طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا اور حرص ولالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا۔ یاد رکھو! ے

حرص ذلت بھری فقیری ہے
جو قناعت کرے، تو نگر ہے

۴۔ کنجوسی

بخیلی بہت ہی منحوس خصلت ہے۔ بخیل مال رکھتے ہوئے کھاتے پینے پہننے اوڑھنے، وطن اور سفر ہر جگہ ہر حال میں ہر چیز میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے اور کوئی بھی اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے انسانوں سے قریب ہے۔ جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔

Marfat.com

انسانوں سے دور ہے۔ جہنم سے قریب ہے اور یقیناً سخی جاہل، عبادت گذار بخیل سے زیادہ اللہ کو پیارا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ مجتبائی)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ مجتبائی)

اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جو دونوں ایک ساتھ مومن میں اکٹھا جمع نہیں ہوں گی۔ ایک کنجوسی دوسری بد اخلاقی (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ مجتبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں خصلتیں بُری ہیں اور یہ دونوں بُری خصلتیں مومن میں ایک ساتھ نہیں پائی جائیں گی۔ مومن اگر بخیل ہوگا تو بد اخلاق نہیں ہوگا۔ اور اگر بد اخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا۔ اور اگر تم کسی ایسے منحوس آدمی کو دیکھو کہ وہ بخیل بھی ہے اور بد اخلاق بھی ہے تو سمجھ لو کہ اس کے ایمان میں کچھ فتور ضرور ہے اور کامل درجے کا مسلمان نہیں ہے۔

بخل کا علاج

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے خصوصاً بڈھا آدمی اگر بخیل ہو تو وہ تقریباً لا علاج ہے اور کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے۔ جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی کنجوسی کی بیماری رفع نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کار آمد ہیں اور وہ یہ ہیں اول یہ کہ آدمی یہ سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں؟ اور میں کس لیے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالم آخرت کے لیے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیئے۔ جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جائے گا کہ دنیا سے اور دنیا کے مال و اسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگے گی پھر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری خود بخود دفع ہو جائے گی اور جذبۂ سخاوت اس طرح پیدا ہو جائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی۔

اور دوسرا علاج یہ ہے کہ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایات پڑھے اور عالموں سے بکثرت، اس قسم کے واقعات سنتا رہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا بُرا ہوا ہے اور سخی لوگوں کا

Marfat.com

انجام کتنا اچھا اچھا ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات وحکایات پڑھتے پڑھتے، سنتے سنتے بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کنجوسی کا مرض زائل ہو جاتا ہے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۶۲ وغیرہ)

۵۔ تکبر یہ شیطانی خصلت اتنی بُری اور اس قدر تباہ کن عادت ہے کہ یہ بھوت بن کر جس انسان کے سر پر سوار ہو جائے سمجھ لو کہ اس کی دنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ شیطان اپنی اسی منحوس خصلت کی وجہ سے مردود بارگاہِ الٰہی ہوا۔ اور خداوند قہار و جبار نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا۔

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھے۔ یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چوں کہ تکبر کی نحوست سے پاک تھے۔ سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے سر میں تکبر کا سودا سمایا ہوا تھا اس نے اکڑ کر کہہ دیا کہ۔

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ۔ — یعنی میں حضرت آدم سے اچھا ہوں۔ اے اللہ! تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہیں کیا۔

یاد رکھو کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہان میں خداوند قہار و جبار کی پھٹکار سے مردود اور ذلیل و خوار ہو گیا۔

یاد رکھو کہ تکبر خدا کو بے حد ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ مجتبائی)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہوں گے اور ذلت و رسوائی

Marfat.com

میں یہ گھرے ہوئے ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اُس جیل خانہ میں قید کر دیے جائیں گے جس کا نام "بولس" (نا امیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام "نارالانیار" ہے اور ان لوگوں کو جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳)

پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! کان کھول کر سن لو کہ تم لوگ جو کھانے، کپڑے، چال چلن، مکان سامان، تہذیب و تمدن، مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو۔ اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں۔ یہی تکبر ہے خدا کے لیے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دو اور تواضع و انکساری کی عادت ڈالو۔ یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص گھمنڈ اور تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا وہ خود کو بڑا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں کتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔

گھمنڈ کا علاج گھمنڈ اور تکبر کا علاج یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں رہنے لگے اور ان لوگوں کی خدمت کرے۔ تواضع و انکساری کا طریقہ اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ ٹھان لے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم اور اس کا اعزاز و اکرام کروں گا۔ خواہ اس کے کپڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں میں اس کو اپنے برابر بٹھاؤں گا اور ہر وقت اس کا دھیان رکھے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ مجھ کو اُس نے دوسروں سے اچھا بنا دیا ہے لیکن وہ جب چاہے مجھ کو سارے جہان سے بدتر بنا سکتا ہے۔ اپنی کمتری اور کوتاہی کا خیال اگر دل میں جم گیا تو تکبر کا بھوت لاکھوں کوس دور بھاگ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۱۱۔ چغلی یعنی کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف

Marfat.com

اور جھگڑا لڑائی ہو جائے۔ یہ بہت بڑا گناہ اور بہت خراب عادت ہے۔ تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں۔ حدیث شریف میں چغلخوری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہِ کبیرہ بتایا ہے۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہو گا اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمانِ رسول ہے کہ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ چغلی کی برائی کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۵۵)

مسلمان بھائیو اور بہنو! کسی کی کوئی بات سنو تو خوب سمجھ لو کہ تم اس بات کے امین ہو گئے اگر دوسروں تک اس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو۔ لیکن اگر اُس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار، خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا نہ چرچا کرو نہ کسی دوسرے سے کہو ورنہ تم پر امانت میں خیانت کرنے اور چغل خوری کا گناہ ہوگا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر یہ وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذابِ جہنم کے حقدار ٹھہرو گے۔

۷۔ غیبت

کسی کو غائبانہ برا کہنا، یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے۔ یہی غیبت ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ بتائیے کہ اگر میرے اُس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں۔ تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی۔ جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی

Marfat.com

طرف سے گھڑ کر کہو گے جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے جس کا کرنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا۔

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۲)

یاد رکھو کہ غیبت اتنا بڑا گناہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ یعنی غیبت زنا سے بڑا گناہ ہے۔

(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو کھرچ کھرچ کر نوچ رہے ہیں میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبرو ریزی کیا کرتے تھے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۱)

یاد رکھو کہ پیٹھ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ غیبت ہے خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی، اس کا پیدائشی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کیا ہوا عیب ہو۔ اس کے بدن، اس کے کپڑوں، اس کے خاندان و نسب، اس کے اقوال و افعال چال ڈھال اس کی بول چال غرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا طعنہ مارنا یہ سب غیبت ہی میں داخل ہے۔ لہٰذا اس غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ (حجرات) پ ۲۶

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔

مطلب یہ ہے کہ غیبت اس قدر گناہ اور گھناؤنا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ۔ اسی طرح ہرگز ہرگز کبھی کسی کی غیبت مت کیا کرو۔

Marfat.com

کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے؟

حضرت علامہ ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی (متوفی ۶۷۶ھ) نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ شرعی اغراض ومقاصد کے لیے کسی کی غیبت کرنی جائز اور مباح ہے اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔

اوّل: مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی ظالم کے ظالمانہ عیوب کو بیان کرنا تاکہ اس کی دادرسی ہو سکے۔

دوم: کسی شخص کی برائیوں کو روکنے کے لیے کسی صاحب اقتدار کے سامنے اس کی برائیوں کو بیان کرنا تاکہ وہ اپنے رعب داب سے اس شخص کو برائیوں سے روک دے۔

سوم: مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کے لیے کسی کے عیوب کو پیش کرنا۔

چہارم: مسلمانوں کو شروفساد اور نقصان سے بچانے کے لیے کسی کے عیوب کو بیان کر دینا مثلاً جھوٹے راویوں، جھوٹے گواہوں، بدمذہبوں کی گمراہیوں، جھوٹے مصنفوں اور واعظوں کے جھوٹ اور ان لوگوں کے مکروفریب کو لوگوں سے بیان کر دینا۔ تاکہ لوگ گمراہی کے نقصان سے بچ جائیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے بارے میں مشورہ کرنے والے سے فریق ثانی کے واقعی عیبوں کو بتا دینا یا خریداروں کو نقصان سے بچانے کے لیے سامان یا سودا بیچنے والے کے عیوب سے لوگوں کو آگاہ کر دینا۔

پنجم: جو شخص علی الاعلان فسق وفجور اور قسم قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو۔ مثلاً چور، ڈاکو، زناکار، خیانت کرنے والا، ایسے اشخاص کے عیوب کو لوگوں سے بیان کر دینا، تاکہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں اور ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں۔

ششم: کسی شخص کی پہچان کرانے کے لیے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا۔ جیسے حضرات محدثین کا طریقہ ہے کہ ایک ہی نام کے چند راویوں میں امتیاز اور ان کی پہچان کے لیے اعمش (چندھا) اعرج (لنگڑا) اعمیٰ (اندھا) احول (بھینگا) وغیرہ عیبوں کو ان کے ناموں کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں۔ جس کا مقصد ہرگز ہرگز نہ توہین و تنقیص ہے نہ ایذارسانی۔ بلکہ اس کا مقصد صرف راویوں کی شناخت اور ان کی

Marfat.com

پہچان کا نشان بتانا ہے۔ (فتاویٰ علی المسلم ص ۲۲۲)

اوپر ذکر کی ہوئی صورتوں میں چونکہ کسی کے عیبوں کو بیان کر دینا ہے اس لیے بلاشبہ یہ غیبت تو ہے۔ لیکن ان صورتوں میں شریعت نے جائز رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کی غیبت کر دے تو نہ کوئی حرج ہے نہ کوئی گناہ بلکہ بعض صورتوں میں اس قسم کی غیبت مسلمانوں پر واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایسے موقعوں پر کہ اگر تم نے کسی کے عیب کو نہ بیان کر دیا تو کسی مسلمان کے نقصان میں پڑ جانے کا یقین یا غالب گمان ہو۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان رقم لیے کر جا رہا ہو اور ایک سفید پوش ڈاکو تسبیح و مصلیٰ لیے ہوئے بزرگ بنا ہوا اس مسلمان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہو اور مسلمان بالکل ہی اس ڈاکو کے بارے میں لاعلم ہو اور تم کو یقین ہے کہ یہ ڈاکو ضرور ضرور اس بھولے بھالے مسلمان کو دھوکا دے کر لوٹ لے گا اور تم اس ڈاکو کے عیب کو جانتے ہو تو اس صورت میں ایک بھولے بھالے مسلمان کو نقصان سے بچانے کے لیے ڈاکو کے عیب کو اس مسلمان سے بیان کر دینا تم پر واجب ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ؎

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش می مانی گناہ است

یعنی تم اگر دیکھو کہ ایک اندھا جا رہا ہے اور اس کے آگے کنواں ہے تو تم پر لازم ہے کہ اندھے کو بتا دو کہ تیرے آگے کنواں ہے اس سے بچ کر چل۔ اور اگر تم اس کو دیکھ کر چپ رہ گئے۔ اور اندھا کنویں میں گر پڑا تو یقیناً تم گناہگار ٹھہرو گے۔

۸۔ بہتان جھوٹ موٹ اپنی طرف سے گڑھ کر کسی پر کوئی الزام یا عیب لگانا اس کو افترا، تہمت اور بہتان کہتے ہیں۔ یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ خاص کر کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ شریعت کے قانون میں اس شخص کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور عمر بھر کسی معاملہ میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور قیامت کے دن یہ شخص دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

۹- جھوٹ

یہ وہ گندی گھناؤنی اور ذلیل عادت ہے کہ دین و دنیا میں جھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانہ نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں اعلان فرما دیا ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ یعنی کان کھول کر سن لو کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور بہت سی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لیے یاد رکھو کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس لعنتی عادت سے زندگی بھر بچتا رہے بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کے لیے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چپ رہو گھر میں " ماؤں " بیٹھا ہے یا چپ رہو صندوق میں لڈو رکھے ہوئے ہیں تم روؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں گے۔ حالانکہ نہ گھر میں "ماؤں" ہوتا ہے نہ صندوق میں لڈو ہوتا ہے نہ رونے سے لڈو دھول مٹی ہو جاتا ہے تو خوب سمجھ لو یہ سب بھی جھوٹ ہی ہے۔ اس قسم کی بولیاں بول کر ماں باپ گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں کو لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ یقیناً ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے خواہ بچے سے جھوٹی بات کہو یا بڑے سے۔ آدمی سے جھوٹی بات کہو یا جانور سے۔ جھوٹ بہر حال جھوٹ ہے اور جھوٹ حرام ہے۔

کب اور کونسا جھوٹ جائز ہے

کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کے لیے یا دو مسلمانوں کو جنگ سے بچانے اور صلح کرانے کے لیے اگر کوئی جھوٹی بات بول دے تو شریعت نے اس کی رخصت دی ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے اس موقع پر بھی ایسی بات بولے اور ایسے الفاظ منہ سے نکالے کہ کھلا ہوا جھوٹ نہ ہو بلکہ کسی معنی کے لحاظ سے وہ صحیح بھی ہو اس کو عربی زبان میں " توریہ " کہتے ہیں۔ مثلاً ڈاکو نے تم سے پوچھا کہ تمہارے پاس مال ہے کہ نہیں؟ " اور تم کو یقین ہے کہ اگر میں اقرار کر لوں گا تو ڈاکو مجھے قتل کر کے میرا مال لوٹ لے گا تو اس وقت تم یہ کہہ دو کہ " میرے پاس کوئی مال نہیں ہے " اور نیت یہ کر لو کہ میری جیب یا میرے ہاتھ میں کوئی مال نہیں ہے بکس

Marfat.com

یا جھوٹ میں ہے تو اس معنی کے لحاظ سے تمہارا یہ کہنا کہ "میرے پاس کوئی مال نہیں ہے" یہ سچ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے کہ میری ملکیت میں کوئی مال نہیں ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اسی قسم کے الفاظ کو عربی میں "توریہ" کہا جاتا ہے۔ اور جہاں جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں فلاں موقعوں پر مسلمان جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ "توریہ" کے الفاظ بولے۔ اور اگر کھلا ہوا جھوٹ بولنے پر کوئی مسلمان مجبور کر دیا جائے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دل سے اس جھوٹ کو برا جانتے ہوئے جان و مال کو بچانے کے لیے صرف زبان سے جھوٹ بول دے اور اس سے توبہ کرے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۱۰- عیب جوئی

اِدھر اُدھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو چھپ چھپ کر سننا یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا۔ یہ بڑی ہی چھچھوری حرکت اور خراب عادت ہے۔ دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں خداوند قدوس اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "وَلَا تَجَسَّسُوْا" یعنی کسی کے عیبوں کو تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا پیاری بہنو! تم اس گناہ سے خود بھی بچو اور دوسری عورتوں کو بھی بچاؤ۔

۱۱- گالی گلوچ

اس گندی عادت کی برائی ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔ یقیناً پھوہڑ اور فحش الفاظ اور گندے کلاموں کا بولنا یہ کمینوں اور رذیل و ذلیل لوگوں کا طریقہ ہے۔ اور شریعت میں حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا یہ فاسق کا کام ہے۔

آج کل عورت و مرد سبھی اس بلا میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑوں کی فحش کلامیوں اور گالیوں کو سن سن کر بچے بھی گندی اور پھوہڑ گالیاں بکنے لگتے ہیں اور پھر بچپن سے بڑھاپے تک اس گندی عادت میں گرفتار رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ کبھی ہرگز ہرگز گالیاں اور گندے الفاظ منہ سے نہ نکالیں۔ کون نہیں جانتا کہ کبھی کبھی گالی گلوچ کی وجہ سے

Marfat.com

خوں ریز لڑائیاں ہو جایا کرتی ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال کا عظیم نقصان ہو جایا کرتا ہے اس لیے مسلم معاشرہ کو تباہ کرنے میں بدزبانیوں اور گالیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ لہٰذا اس عادت کو ترک کر دینا بے حد ضروری ہے خاص کر عورتوں کو اپنی سسرال میں اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے۔ کیونکہ سینکڑوں عورتوں کو طلاق ان کی بدزبانیوں اور گالیوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے اور پھر میکہ اور سسرال والوں میں مستقل جھگڑوں کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ اور دونوں خاندان تباہی و بربادی کے غار میں گر کر ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں۔

۱۲- فضول بکواس مردوں اور عورتوں کی بُری عادتوں میں سے ایک بہت بُری عادت بہت زیادہ بولنا اور فضول بکواس ہے۔ کم بولنا اور ضرورت کے مطابق بات چیت یہ بہت ہی پسندیدہ عادت ہے۔ ضرورت سے زیادہ بات اور فضول کی بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور شر و فساد کے طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وَکَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ بلا ضرورت قیل اور قال اور فضول اقوال آدمی کی زبان سے نکلیں۔ اسی طرح کثرت سے لوگوں کے سامنے کسی چیز کا سوال کرتے رہنا اور فضول کاموں میں اپنے مالوں کو برباد کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے یہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنی زبانوں کو فضول باتوں سے ہمیشہ بچائے رکھو کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی بھی زبانوں سے نکل جاتی ہیں جو بولنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔ اسی لیے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا۔ کم سونا۔ کم کھانا۔ کیونکہ زیادہ بولنا۔ زیادہ سونا۔ زیادہ کھانا۔ یہ عادتیں بہت ہی خراب ہیں اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین و دنیا میں ضرور نقصان اٹھاتا ہے۔

۱۳- ناشکری خداوند کریم کے انعاموں اور انسانوں کے احسانوں کی ناشکری اس منحوس اور بُری عادت میں نوے فیصد مرد و عورت گرفتار ہیں۔ بلکہ عورتیں تو ننانوے فیصد اس بلا میں بتلا ہیں۔ ذرا کسی گھرانے کو یا کسی عورت کے کپڑوں

Marfat.com

یا زیورات کو اپنے سے خوشحال اور اچھا دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری کرنے لگتی ہیں اور کہنے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نہ معلوم کس جرم کی سزا میں مفلس اور غریب بنا دیا۔ خدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا۔ میں نگوڑی ایسے پھوٹے کرم لے کر آئی ہوں کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا نہ سسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فلانی فلانی گھی دودھ میں نہا رہی ہیں۔ اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں۔ اسی طرح عورتوں کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز و سامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے عورت کی کوئی فرمائش پوری نہیں کر سکا تو عورتیں کہنے لگتی ہیں کہ تمہارے گھر میں ہائے ہائے کبھی سکھ نصیب نہیں ہوا۔ اس اجڑے گھر میں ہمیشہ ننگی بھوکی ہی رہ گئی کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ میری قسمت پھوٹ گئی جو تمہارے جیسے فتو فقیر سے بیاہی گئی میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا۔ اس قسم کی ناشکری کرتی اور جلی کٹی باتیں سناتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ تعداد میں جہنمی ہو گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں اور ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم پوری زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری ج ا ص ۹ وغیرہ)

عزیز بہنو! سن لو خدا کے انعاموں، اور شوہر یا دوسروں کے احسانوں کی ناشکری بہت ہی خراب عادت، اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنوں سے کمزور اور گری ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے کہ اگر میرے پاس گھٹیا کپڑے اور زیور ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لیے پھٹے پرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے اسی طرح اگر میرے

شوہر نے میرے لیے معمولی غذا کا انتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں نو فاقہ کیا کرتی ہیں۔ بہرحال اگر تم اپنے سے کمزوروں اور غریبوں پر نظر رکھو گے تو شکر ادا کرو گے اور اگر تم اپنے سے مالداروں پر نظر کرو گی تو تم ناشکری کی بلا میں پھنس کر اپنے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر ڈالو گی اس لیے لازم ہے کہ ناشکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے انعاموں اور شوہر وغیرہ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ یعنی اگر تم شکر ادا کرتے رہو گے تو میں تم کو زیادہ نعمتیں دیتا رہوں گا۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

اس آیت نے اعلان کر دیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے سے خدا کا عذاب اُتر پڑتا ہے۔

۱۴۔ جھگڑا تکرار بات بات پر ساس سسر اور بہو یا شوہر یا عام مسلمان مردوں اور عورتوں سے جھگڑا تکرار کر لینا یہ بھی بہت بری عادت اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑالو آدمی خدا کو بے حد ناپسند ہے۔ اس لیے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے یا مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو سہولیت اور معقول گفتگو سے معاملات کو طے کر لینا نہایت ہی عمدہ اور بہترین عادت ہے۔ جھگڑے تکرار کی عادت کمینوں اور بدتہذیب لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ عادت انسان کے لیے ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ کیونکہ جھگڑالو آدمی کا کوئی بھی دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر شخص کی نگاہوں میں قابل نفرت ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے جھگڑے کے ڈر سے اس کو منہ نہیں لگاتے اس سے بات نہیں کرتے۔

۱۵۔ کاہلی یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مکان، سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی برتنوں اور سامانوں کی بے ترتیبی، وقت پر کھانے پینے سے محرومی، شوہر اور سسرال

Marfat.com

والوں کی ناراضگی، بچوں کا پھوہڑپن، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ یہ ساری بلائیں اور مصیبتیں اسی کاہلی کے سب انڈے بچے ہیں۔ اسی لیے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیے بلکہ دینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق چوبند ہو کر لگے رہنا چاہیے۔ خوب یاد رکھو! کہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے۔ اور کاہل آدمی ہر ایک در سے پھٹکارا جاتا ہے اور ہر کام میں مار پڑتی ہے۔ کاہل آدمی نہ دنیا کا کام کر سکتا ہے۔ نہ دین کا۔ اسی لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ۔ یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۱۶- ضد اپنی کسی بات پر اس طرح اڑجانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے۔ اس بری خصلت کا نام "ضد" ہے۔ یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرڈالتی ہے۔ ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ "ضدی" اور "ہٹ دھرم" کہنے لگتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس کو منہ لگانے اور اس سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابوجہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں نے اس کو لاکھوں مرتبہ سمجھایا۔ اور اس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مگر پھر بھی اپنی ضد پہ اڑا رہا۔ اور ایمان نہیں لایا۔ قرآن و حدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پہ لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے۔ اور مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کر کے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کر کے اڑا نہ رہے۔ بہت سے آدمی خاص طور سے عورتیں اس بری عادت میں مبتلا ہیں۔ خدا کے لیے ان سب کو چاہیے کہ اس بری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں۔

۱۷- بدگمانی بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دو آدمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ فوراً

Marfat.com

ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے ہی متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے ہی خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو فوراً اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کی فلانی عورت سے کچھ سازباز ہے۔ اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیویاں میکے میں زیادہ ٹھہر گئیں یا میکہ کے رشتہ داروں سے بات یا اُن کی خاطر و مدارت کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اسی بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہو کر دن رات دماغ میں اَلَم غَلَم قسم کے خیالات کی کھچڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رائی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پیاری بہنو اور بھائیو! یاد رکھو کہ بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بری بلا، اور بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔

اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ۔ یعنی بعض گمان گناہ ہیں۔

لہٰذا جب تک کھلی ہوئی دلیل سے تم کو کسی بات کا یقین نہ ہو جائے ہرگز ہرگز محض بے بنیاد گمانوں سے کوئی رائے قائم نہ کیا کرو۔

۱۸۔ کان کا کچا

بہت سے مردوں اور عورتوں میں یہ خراب عادت ہوا کرتی ہے کہ اچھا بُرا یا سچا جھوٹا جو آدمی بھی کوئی بات کہہ دے اس پر یقین کر لیتے ہیں اور بلا چھان بین اور تحقیقات کے اس بات کو مان کر اس پر طرح طرح کے خیالات و نظریات کا محل تعمیر کرنے لگتے ہیں یہ وہ عادتِ بد ہے کہ آدمی کو شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے۔ اور خواہ مخواہ آدمی اپنے مخلص دوستوں کو دشمن بنا لیتا ہے اور خود غرض و فتنہ پرداز لوگ اپنی چالوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

Marfat.com

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا۔ یعنی جب کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے۔ تو تم خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلو۔

مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کی خبر پر بھروسہ کر کے تم یقین مت کر لیا کرو۔ بلکہ خوب اچھی طرح تحقیقات اور چھان بین کر کے خبروں پر اعتماد کرو۔ ورنہ تم سے بڑی بڑی غلطیاں ہوتی رہیں گی۔ لہذا خبردار کان کے کچے مت بنو۔ اور ہر آدمی کی بات سن کر بلا تحقیقات کیے نہ مان لیا کرو۔

۱۹۔ ریا کاری

کچھ مردوں اور عورتوں کی یہ خراب عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو کام بھی کرتے ہیں۔ وہ شہرت، ناموری، اور دکھاوے کے لیے کرتے ہیں۔ اس خراب عادت کا نام "ریاکاری" ہے۔ اور یہ سخت گناہ کی بات ہے حدیث شریف میں ہے کہ ریاکاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خدا کا منادی اس طرح میدان محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار، اے بدعہد۔ اے ریاکار! تیرا عمل غارت ہو گیا اور تیرا ثواب برباد ہو گیا۔ تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا۔ (احیاء العلوم ج۳ ص۲۶۴)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریاکاری کا شائبہ ہو اس عمل کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے ـــ اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ـــ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والے قاریوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۹۴)

۲۰۔ تعریف پسندی

کچھ مرد اور عورتیں اس خراب عادت میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ آدمی کی یہ خصلت بھی نہایت ناقص اور بہت بری عادت ہے۔ اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہو جانا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو کہ اگر واقعی وہ خوبی تمہارے اندر موجود ہے تو تم اس پہ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پہ

Marfat.com

اکڑ کر اور اترا کر خوش نہ ہو جاؤ۔ اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو۔ بلکہ اس کو اپنا مخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کرو اور اپنی خامیوں کی اصلاح کر لو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوا کرتا۔ اور ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔ قرآن و حدیث کی مقدس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بے حد ناپسند ہے۔ اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے اردگرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خودغرض لوگ تعریفوں کا پل باندھ کر آدمی کو بیوقوف بنایا کرتے ہیں۔ اور جھوٹی تعریفوں سے آدمی کو اُلّو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں۔ اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب برآری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کی خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر مرد و عورت کو چاپلوسی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیارانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہونا چاہیے۔

چند اچھی عادتیں

۱۔ حلم غصہ کو برداشت کر لینا۔ اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا اس کو حلم اور بردباری کہتے ہیں۔ یہ مسلمان کی بہت ہی بلند مرتبہ عادت ہے اور اس عادت والے کو خداوند قدوس دنیا و آخرت میں بڑے بڑے مراتب و درجات عطا فرماتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں رب العزۃ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ۔

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

یعنی غصہ کو پی جانے والوں، اور لوگوں کو معاف کر دینے والوں اور اس قسم کے اچھے اچھے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے

اللہ اکبر! غصہ کو ضبط اور برداشت کرنے والوں کو خداوند قدوس اپنا محبوب بنا لیتا ہے سبحان اللہ! کوئی بندہ یا بندی اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بن جائے اس سے بڑھ کر اور کون سی

دوسری نعمت ہو سکتی ہے؟

لہذا پیاری بہنو اور بھائیو! تم اپنی یہ عادت بنالو کہ کوئی کتنی ہی سخت بات تم کو کہہ دے مگر تم اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کو لو اور اگر غصہ آجائے تو غصہ کو پی جاؤ اور ہرگز ہرگز اپنے غصہ کا اظہار نہ کرو۔ نہ کوئی انتقام لو۔ اگر تم نے یہ عادت ڈال لی تو پھر یقین کرلو کہ تم خدا اور اس کی تمام مخلوق کے پیارے بن جاؤ گے اور خداوند کریم بڑے بڑے درجات و مراتب کا تم کو تاج پہنا کر نیک بختی اور خوش نصیبی کا تاجدار بنا دے گا۔

۲۔ تواضع وانکساری اپنے کو دوسروں سے چھوٹا اور کمتر سمجھ کر دوسروں کی تعظیم و تکریم کے ساتھ خاطر و مدارت کرنی اس عادت کو تواضع اور انکساری کہتے ہیں۔ یہ نیک عادت درحقیقت جو ہر نایاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اس عادت کی توفیق عطا فرمادیتا ہے گویا اس کو خیر کثیر کا خزانہ عطا فرمادیتا ہے جو شخص ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھے گا وہ ہمیشہ گھمنڈ اور تکبر کی شیطانی خصلت سے بچا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہاں میں سربلندی اور عزت و عظمت کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنا دے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ یعنی جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لیے تواضع اور انکساری کی خصلت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سربلندی عطا فرمائے گا۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۴۰)

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ؎

مرا پیر دانائے روشن شہاب — دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش — دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

یعنی مجھ کو میرے پیر عارفِ خدا اور روشن دل شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے دریائی سفر میں کشتی پر یہ دو نصیحت فرمائی ہیں ایک یہ کہ اپنے کو اچھا اور بڑا نہ سمجھو۔ اور دوسری یہ کہ دوسروں کو بُرا اور کمتر نہ سمجھو۔ بلکہ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھ کر دوسروں کے سامنے تواضع و انکساری کا مظاہرہ کرتے رہو اور خبردار ہرگز ہرگز کبھی بھی تکبر اور

Marfat.com

گھمنڈ کی شیطانی ڈگر پر چل کر دوسروں کو اپنے سے حقیر نہ سمجھو۔

یاد رکھو کہ تواضع اور عاجزی و انکساری کی عادت رکھنے والا آدمی ہر شخص کی نظروں میں عزیز ہو جاتا ہے۔ اور متکبر آدمی سے ہر شخص نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس لیے ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ تواضع کی عادت اختیار کرے اور کبھی بھی ہرگز تکبر اور گھمنڈ نہ کرے۔

۳۔ عفو و درگزر

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ ظلم و زیادتی کر بیٹھے یا ایذا پہنچائے یا کسی سے کوئی خطا یا قصور ہو جائے یا تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچائے تو بدلہ و انتقام لینے کی بجائے اس کو معاف کر دینا۔ یہ بہت ہی بہترین خصلت، اور نہایت ہی نفیس عادت ہے۔ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دینا یہ قرآن مجید کا مقدس حکم اور رسولوں کا مبارک طریقہ ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا وَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا یعنی لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دو اور درگزر کی خصلت اختیار کرو۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے ان مجرموں اور خطاکاروں کو جنہوں نے برسوں تک آپ پر طرح طرح کے ظلم کیے تھے۔ فتح مکہ کے دن جب یہ سب مجرمین آپ کے سامنے لرزتے اور کانپتے ہوئے آئے تو آپ نے ان سب مجرموں کی خطاؤں کو معاف فرما دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ تمام کفارِ مکہ نے اس اخلاقِ محمدی سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! تم بھی اپنی یہی عادت بنا لو کہ گھر میں یا گھر کے باہر ہر جگہ لوگوں کے قصور کو معاف کر دیا کرو۔ اس سے لوگوں کی نظروں میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا اور خداوند کریم بھی تم پر مہربان ہو کر تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔

۴۔ صبر و شکر

مصیبتوں اور جسمانی و روحانی تکلیفوں پر اپنے نفس کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ نہ زبان سے کوئی برا لفظ نکلے۔ نہ گھبرا گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا اور بھاگتا پھرے بلکہ بڑی سے بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عزم و استقلال کے ساتھ جم کر ڈٹے رہنا۔ اس کا نام "صبر" ہے۔ صبر کا کتنا بڑا ثواب اور اجر ہے۔ اس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ قرآن مجید میں خداوند کریم کا فرمان ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ یعنی صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوا

کرتی ہے اور خداوند کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔ یعنی اے محبوب! آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح تمام ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ہے۔

اس دنیا میں رنج و راحت اور غمی و خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر شخص کو اس دنیاوی زندگی میں تکلیف اور آرام دونوں سے پالا پڑنا ضروری ہے۔ اس لیے ہر انسان پر لازم ہے کہ کوئی نعمت و راحت ملے تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور کوئی تکلیف و رنج پہنچے تو اس پر صبر کرے۔ غرض صبر کی عادت ایک نہایت ہی بہترین عادت ہے اور مثل مشہور ہے کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے

۵۔ قناعت

انسان کو جو کچھ خدا کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینا۔ اس کو "قناعت" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لیے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ قناعت پسند انسان سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے قناعت تو نگرم گرداں

کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست

یعنی اے قناعت کی عادت تو مجھ کو تونگر اور مالدار بنا دے کیونکہ تجھ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہر انسان خصوصاً عورتوں کو چاہیے کہ ان کو بیٹے شوہروں کی طرف سے جو کچھ مل جائے اس پر راضی رہ کر قناعت کریں۔ اور دوسری عورتوں کی دیکھا دیکھی حرص اور لالچ کی عادت سے ہمیشہ دور رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی زندگی نہایت ہی سکون و اطمینان کے ساتھ بسر ہوگی اور نہ وہ خود پریشان حال رہیں گی۔ نہ اپنے شوہر کو پریشانی میں ڈالیں گی۔

۶۔ رحم و شفقت

خدا کی ہر مخلوق انسان ہو یا جانور اگر وہ رحم کے لائق ہوں تو ان پر رحم کرنا، اور ان کے ساتھ مہربانی و شفقت کا سلوک اور

Marfat.com

برتاؤ کرنا یہ انسان کی بہترین خصلت، اور اعلیٰ درجے کی قابل تعریف عادت ہے اور دنیا و آخرت میں اس پر بے حد ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ مجتبائی)

رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے اے لوگو! تم زمین والوں پر رحم کرو، تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

نرم خوئی، مہربانی اور رحم و کرم کی عادت خداوند کریم کی بہت ہی بڑی نعمت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کو رفق اور نرم دلی کی عادت خداوند کریم کی طرف سے عطا کر دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہت بڑا حصہ مل گیا۔ اور جو نرم دلی اور رحم و مہربانی کی خصلت سے محروم کر دیا گیا۔ وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۱ مجتبائی)

۷۔ خوش اخلاقی

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا یہ وہ پیغمبرانہ خصلت ہے جس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۱)

یقیناً تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سب سے بہترین چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اچھے اخلاق" اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی اچھے اخلاق ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۱ مجتبائی)

ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں، بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں

Marfat.com

سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی عادت اور ثواب کا کام ہے جو لوگ ہر وقت گال پھلائے، منہ لٹکائے، اور پیشانی پر بل ڈالے ہوئے تیوری چڑھائے ہوئے ہر آدمی سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ بہت ہی منحوس و مغرور ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں اور خوش نصیبیوں سے محروم ہیں۔ نہ ان کو کبھی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ نہ اُن سے مل کر دوسروں کا دل خوش ہوتا ہے بلکہ ایسے مردوں اور عورتوں کے چہروں پر ہر وقت ایسی رعونت اور نحوست برستی رہتی ہے کہ ان کا چہرہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی ابھی سو کر اٹھے ہیں اور ابھی منہ نہیں دھویا ہے۔

۸۔ حیاء ہر آدمی خصوصاً عورتوں کے حق میں حیاء کی عادت وہ انمول زیور ہے جو عورت کی عفت و پاک دامنی کا دارومدار اور نسوانیت کے حسن و جمال کی جان ہے جس مرد یا عورت میں حیاء کا جوہر ہو گا وہ تمام عیب لگانے والے اور بُرے کاموں سے فطری طور پر رک جائے گا اور تمام رذائل سے پاک و صاف رہ رہ کر اچھے اچھے کاموں اور فضائل و محاسن کے زیورات سے آراستہ ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ یعنی حیاء درخت ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔ (بخاری شریف ج ۱ کتاب الایمان ص ۶)

۹۔ صفائی ستھرائی یہ مبارک عادت بھی مردوں اور عورتوں کے لیے نہایت ہی بہترین خصلت ہے جو انسانیت کے سر کا ایک بہت ہی قیمتی تاج ہے۔ امیری ہو یا فقیری ہر حال میں صفائی ستھرائی انسان کے وقار و شرف کا آئینہ دار، اور محبوب پروردگار ہے اس لیے ہر مسلمان کا یہ اسلامی نشان ہے کہ وہ اپنے بدن، اپنے مکان و سامان، اپنے دروازے اور صحن وغیرہ ہر ہر چیز کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا ہر وقت دھیان رکھے گندگی اور پھوہڑ پن انسان کی عزت و عظمت کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لیے ہر مرد عورت کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ صفائی ستھرائی سے صحت و تندرستی بڑھتی ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھوہڑ اور میلے کچیلے رہنے والے لوگوں سے بے حد نفرت تھی۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہ کرام کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کا حکم دیتے رہتے اور اس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

پھوہڑ عورتیں جو صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتی ہیں وہ ہمیشہ شوہروں کی نظروں میں ذلیل و خوار رہتی ہیں بلکہ بہت سی عورتیں کو ان کے پھوہڑپن کی وجہ سے طلاق مل جاتی ہے اس لیے عورتوں کو صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

۱۰- سادگی

خوراک، پوشاک، سامانِ زندگی، رہن سہن ہر چیز میں بے جا تکلفات سے بچنا، اور زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی رکھنا یہ بہت ہی پیاری عادت اور نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ سادہ طرز زندگی میں امیری ہو یا فقیری ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے۔ اس عادت والا آدمی نہ کسی پر بوجھ بنتا ہے۔ نہ خود قسم قسم کے بوجھوں سے زیر بار ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مقدس بیویوں کا وہ مبارک طریقہ ہے جو تمام دنیا کے مردوں اور عورتوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ سادگی کی زندگی بسر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنتِ کریمہ پر عمل کرے اور دنیا و آخرت کی راحتوں اور سعادتوں سے سرفراز ہو!

۱۱- سخاوت

اپنی طاقت اور حیثیت کے لحاظ سے سخاوت کی عادت ایک نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ چنانچہ کنجوسی کے بیان میں سخاوت کی فضیلت اور اس کے بارے میں حدیث شریف ہم تحریر کر چکے ہیں۔

۱۲- شیریں کلامی

ہر آدمی سے بات چیت کرنے میں نرم لہجہ اور شیریں زبانی کے ساتھ گفتگو کی عادت یہ انسانی خصائل میں سے بہترین عادت ہے۔ اس سے ہر آدمی کا دل جیتا جا سکتا ہے گفتگو میں کڑوا لہجہ، چیخنا چلانا، ڈانٹ پھٹکار منہ بگاڑ کر جواب دینا یہ اتنی مردود عادتیں ہیں کہ ان سے آدمی ہر ایک کی نظر میں قابلِ نفرت ہو جاتا ہے۔

گناہوں کا بیان

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔گناہ صغیرہ (چھوٹے چھوٹے گناہ)۔گناہ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) گناہ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔لیکن گناہ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک کہ آدمی سچی توبہ کر کے اہل حقوق سے اُن کے حقوق کو معاف نہ کرالے۔

گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں

گناہ کبیرہ ہر اُس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند قدوس نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(حاشیہ بخاری ص ۳۶)

اور بعض علماء کرام نے فرمایا کہ ہر وہ گناہ جس کے کرنے والے پر اللہ ورسول نے وعید سنائی، یا لعنت فرمائی۔یا عذاب و غضب کا ذکر فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے۔

(فیوض الباری ج ۱ ص ۴۰۵)

گناہ کبیرہ کون کون ہیں؟

گناہ کبیرہ کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ان میں سے چند مشہور کبیرہ گناہوں کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔جو یہ ہیں۔

(۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) خون ناحق کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد کفار سے بھاگ جانا (۷) پاک دامن مومن عورتوں مردوں پر زنا کی تہمت لگانا (۸) زنا کرنا (۹) اغلام بازی کرنا (۱۰) چوری کرنا (۱۱) شراب پینا (۱۲) جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (۱۳) ظلم کرنا (۱۴) ڈاکہ ڈالنا (۱۵) ماں باپ کو تکلیف دینا (۱۶) حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا (۱۷) جوا کھیلنا (۱۸) صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا (۱۹) اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا (۲۰) اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا۔(۲۱) ناچ دیکھنا (۲۲) عورتوں کا بے پردہ ہو کر پھرنا (۲۳) ناپ تول میں کمی کرنا (۲۴) چغلی کھانا (۲۵) غیبت کرنا (۲۶) دو مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا (۲۷) امانت میں خیانت کرنا (۲۸) کسی کا مال یا زمین و سامان وغیرہ غصب کر لینا (۲۹) نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض کو چھوڑ دینا۔(۳۰) مسلمانوں کو گالی دینا۔ان سے ناحق طور پر مار پیٹ کرنا وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

سینکڑوں گناہِ کبیرہ ہیں۔ جن سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان گناہوں سے روکنا لازم اور ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گناہ کرتے دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو گناہ کرنے سے روک دے۔ اور اگر ہاتھ سے اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کر دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم سے کم اپنے دل سے اس گناہ کو بُرا سمجھ کر اُس سے بیزاری ظاہر کر دے اور یہ ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ مجتبائی)

اور ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم قدرت رکھتے ہوئے بھی اس آدمی کو گناہ کرنے سے نہ روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے سبب سے پوری قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۷)

گناہوں سے دنیاوی نقصان

گناہوں سے آخرت کا نقصان، اور عذاب جہنم کی سزاؤں، اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا، اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہجوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھن جانا (۱۰) ہر وقت دل کا پریشان رہنا۔ (۱۱) اچانک لا علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا (۱۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، اور اس کے نبیوں، اور اس کے نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳) چہرے سے ایمان

Marfat.com

کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہونا (۱۴) شرم وغیرت کا جاتا رہنا (۱۵) ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔

عبادتوں کے دنیاوی فوائد

عبادتوں سے آخرت کے فوائد تو ہر شخص کو معلوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندوں کو آخرت میں جنت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا۔ لیکن اس سے غافل نہ رہو کہ عبادت سے آخرت کے فائدوں کے علاوہ عبادت کی برکت سے بہت سے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) روزی بڑھنا (۲) مال سامان اولاد ہر چیز میں برکت ہونا (۳) بہت سی دنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں کا دفع ہو جانا (۴) بہت سی بلاؤں کا ٹل جانا (۵) سب کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو جانا (۶) نور ایمان کی وجہ سے چہرے کا بارونق ہو جانا۔ (۷) عمر کا بڑھ جانا (۸) پیداوار میں خیر و برکت ہو جانا (۹) بارش ہونا (۱۰) ہر جگہ عزت و آبرو ملنا (۱۱) فاقہ سے بچا رہنا (۱۲) دن بدن نعمتوں میں ترقی ہونا (۱۳) بہت سی بیماریوں سے شفا پا جانا (۱۴) آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ پہنچنا (۱۵) شادمانی و مسرت اور اطمینان قلب کی زندگی نصیب ہونا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دنیاوی فائدے ہیں جو عبادت کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

عبادت کی شان

رحمتِ کبریا عبادت ہے — راحتِ مصطفےٰ عبادت ہے
حُسنِ نورِ خدا عبادت ہے — طلعتِ جاں فزا عبادت ہے

حاصل زیست معرفت حق کی
خلق کا مدّعا عبادت ہے

دونوں عالم کا ہے بھلا اس سے
دولتِ بے بہا عبادت ہے

یہ خدا سے تجھے ملائے گی
قبلۂ حق نما عبادت ہے

روشنی معرفت کی گر چاہو
چشم دل کی ضیا عبادت ہے

روح کو ملتی ہے توانائی
ہر مرض کی دوا عبادت ہے

اعظمیؔ کر علاج عصیاں کا
معصیت کی شفا عبادت ہے

Marfat.com

(۳)

رسومات

محبت خصوصات میں کھو گئی
یہ امت رسومات میں کھو گئی

مسلمانوں کی رسموں کا بیان

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا۔ اس وقت مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرز زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات و خرافات سے پاک صاف رہا۔ لیکن جب اسلام عرب سے باہر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول کا اسلامی معاشرہ، اور مسلمانوں کے طریقۂ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی بہت سی غلط سلط اور من گھڑت رسموں کا مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا۔ اور مسلمان ان مشرکانہ رسموں میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم و رواج کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر خیر القرون کی سیدھی سادھی اسلامی طرز زندگی سے بہت دور ہو گئے۔ چنانچہ خوشی غمی، پیدائش و موت، ختنہ، شادی بیاہ، وغیرہ مسلمانوں کی جملہ تقریبات بلکہ مسلمانوں کی زندگی و موت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر قسم قسم کی رسموں کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روایتی رسموں سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور یہ حال ہو گیا ہے کہ ؎

یہ امت روایات میں کھو گئی
حقیقت خرافات میں کھو گئی

Marfat.com

ہمارے ہندوستان میں مسلمانوں کی تقریبات میں جن رسموں کا رواج پڑ گیا ہے ان کے بارے میں تین قسم کے مکتب خیال کے لوگ ہیں جو اپنے اپنے مسلک کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔

اوّل :- لال، پیلے، ہرے رنگ کے لباسوں والے گیسو دراز قسم کے رنگین مزاج باباؤں کا گروہ جو تصوف کا لبادہ اوڑھے ہوئے صوفی بنے پھرتے ہیں ان حقیقت و معرفت کے ٹھیکیداروں نے تو تمام خرافات اور خلافِ شریعت رسومات کو جائز ٹھہرا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ڈھولک اور طبلہ کی تھاپ، اور ہارمونیم اور سارنگی کے راگ پر ان لوگوں کو معرفت کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی جہالت سے مسلم معاشرہ کو تہس نہس، اور اسلام کے مقدس چہرہ کو خرافات و بدعات اور خلافِ شریعت رسومات کے داغ دھبوں سے مسخ کر ڈالا ہے۔ یہ لوگ بلاشبہ خطا کار ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں کی صحبت، اور ان لوگوں کی پیروی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

دوم : وہابیوں دیوبندیوں کا فرقہ ہے جنہوں نے اصلاح کے نام سے اسلامی معاشرہ اور دینِ اسلام کی حجامت بنا ڈالی ہے۔ ان لوگوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ مسلم معاشرہ کی جائز و ناجائزہ تمام رسومات کو حرام و بدعت بلکہ کفر و شرک ٹھہرا دیا ہے۔ اور یہ لوگ یہاں تک حد سے بڑھ گئے کہ دولہا کے سر پر سہرا باندھنے کو کفر و شرک لکھ دیا اور زیب و زینت کے لیے دیواروں پر دیوار گیری اور چھتوں میں چھت گیری لگانے کو بدعت اور حرام لکھ مارا۔ اور دوسری بہت سی جائز چیزوں مثلاً قبروں پر چادر ڈالنے، بزرگوں کی نیاز فاتحہ دلانے، مردوں کا تیجہ، چالیسواں کرنے کو بدعت و حرام قرار دے دیا۔ میلاد شریف کی مجلسوں کو حرام و بدعت بلکہ کنھیا کے جنم سے بدتر لکھ دیا۔ قیام و سلام کو ناجائز و ممنوع قرار دیا۔ بزرگانِ دین کے عرسوں کو ناجائز و حرام لکھا۔ محرم میں ذکرِ شہادت اور سبیلوں سے منع کیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ان لوگوں سے جب ان رسومات کے کفر و شرک اور بدعت و حرام ہونے پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے احتیاطاً ان چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و بدعت لکھ دیا ہے تاکہ لوگ ڈر کر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ خدا کے لیے کوئی ان سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ

کی حلال کی ہوئی چیزوں کو کفر و شرک، اور حرام و ناجائز ٹھہرانا یہ احتیاط ہے یا اعلیٰ درجے کی بے احتیاطی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال بنایا ہے ان کو کفر و شرک اور حرام بنانا۔ یہ اللہ تعالیٰ پہ افتراء و تہمت ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ط — یعنی اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے۔

بہرحال خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جن رسموں کو اللہ و رسول نے حرام نہیں بتایا۔ ان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر حرام ٹھہرانا یہ خود بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پہ لازم ہے کہ ان لوگوں سے بھی الگ تھلگ رہیں۔ اور ہرگز ہرگز ان لوگوں کی پیروی نہ کریں۔

سوم: ہم سب اہل سنت و جماعت کا مقدس طبقہ ہے۔ جس کے بڑے بڑے علمبرداروں میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، و مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و مولانا فضل رسول بدایونی، و مولانا فضل حق خیرآبادی، و مولانا بحر العلوم لکھنوی اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی وغیرہ بزرگانِ دین ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے ان مقدس بزرگوں کا مسلمانوں کی رسموں کے بارے میں یہ فتویٰ ہے کہ مسلمانوں کی وہ رسمیں جن کو شریعت نے منع کیا ہے وہ تو یقیناً حرام و ناجائز ہیں۔ مثلاً ناچ گانا۔ باجہ بجانا۔ آتش بازی۔ دولہا۔ کو چاندی سونے کے زیورات پہنانا۔ تقریبات میں عورتوں مردوں کا بے پردگی کے ساتھ جمع ہونا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ اس کے سامنے آنا۔ اور سالیوں وغیرہ کا ہنسی مذاق کرنا۔ دولہا کے جوتوں کو چرالینا پھر زبردستی دولہا سے انعام وصول کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن شریعت نے جن رسموں کو جائز بتایا۔ یا وہ رسمیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے اُن کو ہرگز ہرگز ناجائز اور حرام نہیں کہا جا سکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے نہ ثابت ہو۔ اُس وقت تک اُسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کی تمام رسموں کو کھینچ تان کر ممنوع اور حرام قرار دینا۔ اور بلاوجہ مسلمانوں کو بدعتی اور حرام کا مرتکب کہنا یہ بہت بڑی زیادتی اور دین میں حد سے بڑھ جانا ہے۔ کیوں کہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کی رسموں اور رواجوں کی بنیاد عرف پر ہے۔

Marfat.com

یہ کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھتا کہ یہ سب رسمیں شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں۔ بعض مولویوں کا یہ کہنا کہ چونکہ فلاں رسم کو لوگ فرض سمجھنے لگے ہیں اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے ہیں اس لیے لوگوں کو ہم اس رسم سے روکتے ہیں کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ اور درحقیقت یہ لوگ خود بھی دھوکے میں ہیں۔ اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا کرنے والا اس کو فرض سمجھتا ہے کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنا یہ اور بات ہے۔ اور اس کو فرض سمجھ لینا اور بات ہے۔ دیکھو وضو کرنے والا ہمیشہ وضو میں کانوں اور گردن کا مسح ضرور کرتا ہے کبھی بھی گردن اور کانوں کے مسح کو نہیں چھوڑتا۔ تو کیا کوئی بھی اس پر یہ الزام لگا سکتا ہے؟ کہ وہ سر کے مسح کی طرح گردن اور کانوں کے مسح کو بھی فرض سمجھتا ہے حالانکہ کانوں اور گردن کا مسح سنت و مستحب ہے اور کیا کوئی بھی اس کی جرأت کر سکتا ہے کہ لوگوں کو کانوں اور گردن کے مسح سے منع کر دے کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔

بس اسی طرح سمجھ لو کہ لوگ ہمیشہ عید کے دن سویاں اور شب برات کو حلوہ پکاتے ہیں اور میلاد شریف میں ہمیشہ شیرینی بانٹتے ہیں اور کبھی بھی اس کو ترک نہیں کرتے مگر اس کو ہمیشہ کرنے سے یہ الزام نہیں آتا کہ لوگ ان کاموں کو فرض سمجھنے لگے ہیں جس طرح گردن اور کانوں پر ہمیشہ مسح کرنے والا ہمیشہ کرنے کے باوجود یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ کانوں اور گردن کا مسح فرض نہیں ہے بلکہ سنت و مستحب ہے۔ اسی طرح ہمیشہ عید کو سویاں اور شب برات کو حلوہ پکانے والا یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ فرض نہیں ہیں بلکہ جائز و مباح ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کسی چیز کو فرض سمجھنا یا فرض نہ سمجھنا اس کا تعلق عقیدہ سے ہے نہ کہ عمل سے کہاں عمل؟ اور کہاں عقیدہ؟ عمل اور چیز ہے اور عقیدہ اور چیز دونوں میں بڑا فرق ہے۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں رواج پا جانے والی تمام رسومات حرام و ناجائز نہیں۔ بلکہ کچھ رسمیں ناجائز ہیں اور کچھ جائز۔ اور جائز رسموں کو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جائز رسموں کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہو۔

Marfat.com

چند بُری رسمیں

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ بچوں کی پیدائش یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی بیاہ کے موقعوں پر محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام۔ پھر عورتوں کا گانا اور زیادہ بُرا۔ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی۔ اور وہ بھی عشق اور ہجر و وصال کے اشعار اور گیت ظاہر ہے کہ یہ کتنے فتنوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا رتجگا بھی ہے کہ رات بھر عورتیں گاتی بجاتی رہتی ہیں اور گلگلے پکتے رہتے ہیں۔ پھر صبح کو گاتی بجاتی ہوئی مسجد میں طاق بھرنے کے لیے جاتی ہیں۔ اس میں بہت سی خرافات پائی جاتی ہیں نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جا سکتے ہیں۔ عورتوں کو جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ان عورتوں کے ہاتھ میں ایک آٹے کا بنا ہوا چار بتیوں والا چراغ بھی ہوتا ہے جو گھی سے جلایا جاتا ہے غور کیجئے کہ جب صبح ہو گئی تو چراغ کی کیا ضرورت؟ اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا چراغ کافی ہے آٹے کا چراغ بنایا۔ اور تیل کی جگہ گھی جلانا بالکل ہی اسراف اور فضول خرچی اور مال کو برباد کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ دولہا دلہن کو اُبٹن ملوانا۔ مائیوں بٹھانا جائز ہے لیکن دولہا کے ہاتھ پاؤں میں زینت کے لیے مہندی لگانا جائز نہیں ہے۔ یوں ہی دولہا کو ریشمی پوشاک یا زیورات پہنانا حرام ہے۔ خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے بلا وجہ اس کو ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں سونے چاندی کے تاروں، گوٹوں، لچھوں اور کلابتوں وغیرہ کا بنا ہوا ہار یا سہرا دولہا کے لیے حرام اور دلہن کے لیے جائز ہے۔ ناچ باجہ، آتش بازی حرام ہیں۔ شادیوں میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی یا مراثن ناچتی ہے اور کمر کولھے مٹکا مٹکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشہ کرتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ناچ حرام و ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں ان کو سب جانتے ہیں۔ کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں۔ یہ کانوں کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف چل کر داد دیتے

Marfat.com

ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں۔ یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدکاری بھی کر لیتے ہیں۔ یہ اصل زنا ہے۔

آتش بازی خواہ شب براءت میں ہو یا شادی بیاہ میں ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے۔ اور اس میں کئی گناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور ان لوگوں سے اللہ و رسول بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بلا وجہ جان یا مال کو ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔

اسی طرح شادی بیاہ میں دولہا کو مکان کے اندر بلانا اور عورتوں کا سامنے آ کر یا تاک جھانک کر اس کو دیکھنا، اس سے مذاق کرنا، اس کے ساتھ چوتھی کھیلنا یہ سب رسمیں حرام و ناجائز ہیں۔ شادیوں یا دوسرے موقعوں پر خاصدان، عطر دان، سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کا استعمال کرنا، بہت باریک کپڑے پہننا یا بجتے ہوئے زیور پہننا یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔

عقیقہ میں بس اس قدر سنت ہے کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بچے کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کر دینا اور بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔ یہ سب کام تو ثواب کے ہیں باقی اس کے علاوہ جو رسمیں ہوتی ہیں کہ نائی سر مونڈنے کے بعد سب کنبہ و برادری کے سامنے کٹوری ہاتھ میں لے کر اپنا حق مانگتا ہے اور لوگ اس کٹوری میں پیسے ڈالتے ہیں۔ اور برادری کے لوگ جو کچھ نائی کی کٹوری میں ڈالتے ہیں وہ گھر والے کے ذمہ ایک قرض ہوتا ہے کہ جب ان دینے والوں کے یہاں عقیقہ ہو گا تو یہ لوگ اتنی ہی رقم ان کے نائی کی کٹوری میں ڈالیں گے۔ اسی طرح سوپ میں کچا اناج رکھ کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

اسی طرح عقیقہ میں لوگوں نے یہ رسم مقرر کر لی ہے کہ جس وقت بچے کے سر پہ استرا رکھا جائے فوراً اسی وقت بکرا بھی ذبح کیا جائے۔ یہ سب رسمیں بالکل ہی لغو ہیں۔ شریعت میں فقط اتنی بات ہے کہ نائی کو سر مونڈنے کی اجرت دے دی جائے اور بکرا خواہ

Marfat.com

سر مونڈنے سے پہلے ذبح کریں خواہ بعد میں سب جائز و درست ہے۔ اسی طرح ختنہ میں بعض جگہ اس رسم کی بے حد پابندی کی جاتی ہے کہ بچے کا لباس، بستر، چادر سب کچھ سرخ رنگ کا تیار کیا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے بچہ کے ہاتھ میں چاقو یا چھری کا رکھنا لازم سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب رسمیں من گھڑت خرافات ہیں۔ شریعت سے ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جہیز ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجتے ہیں۔ یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز ہے بلکہ سنت ہے کیوں کہ ہمارے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں کچھ سامان دے کر رخصت فرمایا تھا۔ لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لیے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی داماد کی خواہش پوری کریں۔ یہ خلافِ شریعت بات ہے بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان، اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی۔ چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لیے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلافِ شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پہ لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔

تہواروں کی رسمیں مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ عید کے دن سوّیاں پکاتے ہیں بقر عید کے دن گوشت بھری پوریاں اور قسم قسم کے کباب تیار کرتے ہیں۔

شب برات میں حلوہ پکاتے ہیں۔ محرم میں کھچڑا پکاتے ہیں۔ شربت بناتے ہیں رجب کے مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکاتے ہیں۔ اور بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر کھاتے کھلاتے ہیں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں تحفہ بھیجتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بچوں کو تہواریاں دیتے ہیں۔ ان سب رسموں میں چونکہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے اس لیے یہ سب رسمیں جائز ہیں۔ بعض فرقوں والے ان چیزوں کو ناجائز بتاتے ہیں۔ اور نیاز فاتحہ کے کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر پہ یہ الزام تھوپتے ہیں کہ مسلمان ان رسموں کو فرض و واجب سمجھتے ہیں اور طرح طرح سے کھینچ تان کر ان جائز رسموں کو ممنوع و حرام بتاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ظلم اور زیادتی ہے کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بلا کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ان رسموں کو بلا کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ان رسموں کو ہرگز ہرگز کوئی مسلمان فرض و واجب نہیں سمجھتا بلکہ ہر مسلمان ان باتوں کو ایک جائز رسم و رواج ہی سمجھ کر کیا کرتا ہے اور یقیناً یہ سب باتیں جائز ہیں۔ بلکہ اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب اور کارِ ثواب بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مہینوں اور دنوں کی نحوست

جاہل عورتوں میں یہ رسم و رواج ہے کہ وہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو "خالی کا چاند"، اور صفر کے مہینہ کو "تیرہ تیزی" کہتی ہیں اور ان دونوں مہینوں کو منحوس سمجھتی ہیں اور ان دونوں مہینوں میں شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ کو نامبارک جانتی ہیں۔ اسی طرح ہر مہینے کی ۳۔۱۳۔۲۳ تاریخوں اور ۸۔۱۸۔۲۸ تاریخوں کو منحوس سمجھ کر ان تاریخوں میں شادی بیاہ اور دوسری تمام تقریبات کرنے کو بہت ہی برا اور نحوست والا کام سمجھتی ہیں کچھ جاہل مرد اور عورتیں قمر در عقرب میں شادی بیاہ کرنے کو منحوس اور نامبارک مانتے ہیں۔ اسی طرح بدھ کے دن کو منحوس سمجھ کر کچھ لوگ اس دن سفر نہیں کرتے۔ کچھ عورتیں ان مہینوں اور تاریخوں کے نحوست سے بچنے کے لیے طرح طرح کے ٹوٹکے کرتی کراتی ہیں۔ کہیں کہیں رواج ہے کہ ہر تیرھویں کو کچھ گھونگنیاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس تاریخ کی منحوسیت سے حفاظت رہے۔ کان کھول کر سن لو۔ اور یاد رکھو کہ اس قسم کے سارے اعتقادات سراسر شریعت کے خلاف ہیں۔ اور گناہ کی باتیں ہیں۔ اس لیے

Marfat.com

ان اعتقادوں سے توبہ کرنا چاہیے۔ شریعتِ اسلام میں ہرگز ہرگز نہ کوئی مہینہ منحوس ہے نہ کوئی تاریخ نہ کوئی دن۔ ہر مہینہ، ہر تاریخ، ہر دن اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو نہ منحوس بنایا ہے نہ نامبارک۔ یہ سب اعتقاد مشرکوں، نجومیوں اور رافضیوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں جو جاہل عورتوں میں چل پڑے ہیں۔ ان رسموں کو مٹانا بہت ضروری ہے۔ اس لیے عزیز بہنو! تم خود بھی ان اعتقادوں سے بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس جہاد کا تم کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

محرم کی رسمیں محرم کے مہینے میں صرف اتنی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر یا نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا، یہ تو جائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے لہٰذا جس طرح کعبہ، بیت المقدس، نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح شہداء کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ محرم کے مہینے میں جو بہت سی بدعتیں اور خرافاتی رسمیں چل پڑی ہیں۔ وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ مثلاً ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا۔ یا زمین میں دفن کر دینا۔ یا جنگلوں میں پھینک دینا یہ یقیناً حرام و ناجائز ہے۔ کیوں کہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح کی دوسری بہت سی خرافات و لغویات مثلاً ڈھول تاشہ بجانا۔ تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا چھریوں سے پیٹ پیٹ کر اور بار بار کرا چھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا۔ تعزیوں کے نیچے اپنے بچوں کو لٹانا تعزیوں کی تعظیم کے لیے تعزیوں کے سامنے سجدہ کرنا۔ تعزیوں کے نیچے کی دھول اٹھا اٹھا کر بطور تبرک چہروں، سروں اور سینوں پر ملنا۔ اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کے لیے بھیک منگوانا۔ بچوں کو کربلا کا پیک اور قاصد بنا کر اور ایک خاص قسم کا لباس پہنا کر ادھر اُدھر دوڑاتے رہنا، سوگ منانے کے لیے خاص قسم کے کالے یا سبز رنگ کے کپڑے پہن کر ننگے سر ننگے پاؤں گریبان کھولے

Marfat.com

ہوئے یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے بھاگے پھرنا وغیرہ وغیرہ قسم کی لغویات وخرافات کی رسمیں جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سب ممنوع وناجائز ہیں۔ اور یہ سب زمانۂ جاہلیت اور رافضیوں کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں۔ جن سے توبہ کر کے خود بھی ان حرام رسموں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا اور مردوں کے مجمعوں میں جانا اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا۔ یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔

(فتاویٰ عزیزیہ ورسالہ تعزیہ داری مصنفہ اعلیٰ حضرت وبہار شریعت)

محرّم میں کیا کرنا چاہیئے؟

محرّم کی دسویں تاریخ جس کا نام "روز عاشوراء" ہے۔ دنیا کی تاریخ میں یہ بڑا ہی عظمت و فضیلت والا دن ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ "جودی پہاڑ" پر پہنچی۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو "خلیل اللہ" کا لقب ملا۔ اور اسی دن آپ نمرود کی آگ سے نجات پائی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بلائیں ختم ہوئیں۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت ادریس وحضرت عیسیٰ علیہما السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ یہی وہ دن ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے دریا پھٹ گیا۔ اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ وسلامت باہر تشریف لائے۔ اسی دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش فرما کر حق کے پرچم کو سربلند فرمایا۔

(صاوی وغنیۃ الطالبین)

شب عاشوراء کی نفل نماز

عاشوراء کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ قل ھو اللہ کی سورۂ پڑھے۔ گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔

(فضائل الشہور والصیام)

عاشوراء کا روزہ

نویں اور دسویں محرم دونوں دن روزہ رکھنا چاہیئے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورہ ہی کے دن روزہ رکھے۔ اس روزہ کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (مسلم شریف)

عاشوراء کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے۔ بعض عالموں نے ان کو ارشاد نبوی کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بتایا ہے۔ بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں۔ لہٰذا ان کو کرنا چاہیے۔

(۱) روزہ رکھنا (۲) صدقہ کرنا (۳) نماز نفل پڑھنی (۴) ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا (۵) علماء کی زیارت (۶) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا (۷) اپنے اہل و عیال کے رزق میں وسعت کرنا (۸) غسل کرنا (۹) سرمہ لگانا (۱۰) ناخن تراشنا۔

اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔ (۱) مریضوں کی بیمار پرسی (۲) دشمنوں سے ملاپ کرنا (۳) دعا عاشوراء پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا۔ یعنی زیادہ کھانا تیار کرا کر خوب پیٹ بھر کے کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ (ما ثبت من السنۃ)

مجالس محرّم

عشرۂ محرّم بالخصوص دسویں محرم عاشوراء کے دن مجلس منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کے فضائل و واقعات کربلا کو بیان کرنا جائز اور باعث ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن مجالس میں صالحین

Marfat.com

کا ذکر ہو۔ وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ان واقعات میں صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اور پابندی شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے۔ اس لیے کربلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہوگی جو اسلام کا عطر اور ایمان کی روح ہے۔ مگر ہاں اس کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہیے تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق و امتیاز رہے۔ (بہار شریعت)

میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی محفلوں کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ یہ سب جائز و درست اور بہت ہی بابرکت محفلیں ہیں۔ اور یقیناً باعثِ ثواب اور مستحب ہیں۔ اس لیے ان کو نہایت اخلاص و محبت سے کرنا چاہیے اور ان محفلوں اور مجلسوں میں نہایت ہی محبت و عقیدت کے ساتھ حاضری دینا چاہیے۔ ان محفلوں سے لوگوں کو روکنا یہ وہابیوں کا طریقہ ہے۔ ہرگز ہرگز ان لوگوں کی بات نہیں ماننی چاہیے کیوں کہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔

فاتحہ محرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشوراء کے دن شربت پلا کر، کھانا کھلا کر، شیرینی پر یا کھچڑا پکا کر شہداء کربلا کی فاتحہ دلانا اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہداء کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ و ایصالِ ثواب کے مسئلہ میں حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اہل سنت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے (ہدایہ و شرح عقائد) پہلے زمانوں میں فرقہ معتزلہ اور اس زمانے میں فرقۂ وہابیہ اس مسئلہ میں اہل سنت کے خلاف ہیں اور فاتحہ و ایصالِ ثواب سے منع کرتے رہتے ہیں۔ تم مسلمانان اہل سنت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز نہ ان کی باتیں سنو۔ نہ ان لوگوں سے میل جول رکھو ورنہ تم خود بھی گمراہ ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو گے۔

دسویں محرم کو دعاء عاشوراء پڑھنے سے عمر میں خیر و برکت اور زندگی میں فلاح و نعمت حاصل ہوتی ہے۔ ہماری کتاب "موسم رحمت" میں پوری اور مکمل دعاء عاشوراء لکھی ہوئی ہے اس کتاب کو ضرور پڑھو۔

محرم کا کھچڑا عاشوراء کے دن کھچڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی بھی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشوراء

کے دن کھچڑا پکانا حضرت نوح علیہ السلام کی سنت ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پاکر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشورہ کا دن تھا۔ آپ نے کشتی میں سے تمام اناجوں کو باہر نکالا تو فول (بڑی مٹر) گیہوں۔ جَو۔ مسور۔ چنا۔ چاول۔ پیاز۔ سات قسم کے غلے موجود تھے۔ آپ نے ان ساتوں اناجوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین قلیوبی نے فرمایا کہ مصر میں جو کھانا عاشوراء کے دن "طبیخ الحبوب" (کھچڑا) کے نام سے پکایا جاتا ہے۔ اس کی اصل و دلیل یہی حضرت نوح علیہ السلام کا عمل ہے (القلیوبی)

شب برات کا حلوہ

شب برأت میں حلوہ پکانا نہ تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز بلکہ حق بات یہ ہے کہ شب برأت میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوہ پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا فقراء و مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے تو یہ ثواب کا کام بھی ہے۔

درحقیقت اس رات میں حلوے کا دستور یوں نکل پڑا کہ یہ مبارک رات صدقہ و خیرات اور ایصالِ ثواب و صلہ رحمی کی خاص رات ہے۔ لہٰذا انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس رات میں کوئی مرغوب اور لذیذ کھانا پکایا جائے۔ بعض عالموں کی نظر بخاری شریف کی اس حدیث پر پڑی کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلواء (شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

لہٰذا ان علماء کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوہ پکایا۔ پھر رفتہ رفتہ عوام بھی اس کا چرچا اور رواج ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے ملفوظات میں ہے کہ ہندوستان میں شب برات کو روٹی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے۔ اور سمرقند و بخارا میں "قتلما" پر۔ جو ایک میٹھا کھانا ہے۔

الغرض شب برات کا حلوہ ہو یا عید کی سویاں، محرم کا کھچڑا ہو یا مالیدہ محض ایک رسم و رواج کے طریقہ پر لوگ پکاتے کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہیں۔ اس لیے اس کو ناجائز کہنا درست نہیں۔ یاد رکھو کہ کسی حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ پر جھوٹ

Marfat.com

تہمت لگانا ہے جو ایک بدترین گناہ ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ۔

(یونس)

یعنی کہہ دو۔ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اُتارا۔ اُس میں تم نے اپنی طرف سے کچھ حرام کچھ حلال ٹھہرالیا۔ (اے پیغمبر) فرما دو کیا اللہ نے اس کا تمہیں حکم دیا ہے، یا اللہ پہ تم لوگ تہمت لگاتے ہو۔؟

Marfat.com

ایمانیات

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جاننا چاہیئے کہ مسائل شریعت چار قسم کے ہیں۔ پہلی قسم وہ مسائل ہیں جن کا تعلق ایمان و عقیدہ سے ہے جیسے توحید۔ رسالت۔ قیامت وغیرہ کا بیان۔ دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو بدنی و مالی عبادتوں سے تعلق رکھتی ہیں جیسے نماز۔ روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔ تیسری قسم وہ باتیں ہیں جن کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لین دین اور معاملات سے ہے۔ جیسے خرید و فروخت، نکاح و طلاق، حکومت و سیاست وغیرہ۔ چوتھی قسم ان اوصاف کا بیان جو انسان کے اخلاق و عادات اور نفسانی جذبات سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جیسے شجاعت۔ سخاوت۔ صبر و شکر وغیرہ مسائلِ شریعت کی یہ چاروں قسمیں انسان کی صلاح و فلاحِ دارین کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ لیکن واضح رہے کہ جب تک عقیدے صحیح اور درست نہیں ہوں گے اُس وقت تک کوئی عمل مقبول نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ پہلے اسلام کے عقیدوں کو اچھی طرح جان کر اس پر ایمان لائیں اور سچے دل سے ان کو مان کر زبان سے اقرار بھی کریں۔ یوں سمجھو کہ عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں ہیں۔ اگر درخت کی جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کبھی ہری بھری نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے پہلے ہم عقائد اسلام کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج وغیرہ اعمالِ اسلام کا بیان بھی ہم لکھیں گے اور ان فرائض کے علاوہ دوسرے اسلامی مسائل کو بھی ہم بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے عقیدوں کو درست فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

چھ کلمے

اوّل کلمہ طیب	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ

Marfat.com

رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے۔
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
پاک ہے اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط
نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی
وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ
کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ
وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔
ہے کبھی بھی نہیں مرے گا۔ وہ عظمت اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا،
اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ
خواہ جان کر یا بے جانے چھپ کر، خواہ کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا
اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

Marfat.com

ہوں اور اُس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا یقیناً تُو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تُو ہی عیبوں کو
الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط
مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ
شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ
کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا
عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ
مجھے علم نہیں۔ میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ اور
وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا
غیبت سے اور بُری نوایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان
وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔
معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسُول ہیں۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ
میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے
اَحْکَامِهٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ ط
اور میں نے قبول کئے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر

وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے

تنبیہ: ۔ ان پانچوں کلموں اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کو زبانی یاد کرلو۔ اور معنوں کو خوب سمجھ کر سچے دل سے یقین کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ۔ کیوں کہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے ناواقف یا غافل ہیں۔ حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرادیں۔ اور ان کلموں کے معنی بچوں کو بتا کر ذہن نشین کرادیں۔ تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد و عورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کرسکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے نہ یاد ہوں اُن پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کرلیں اور ان کے معنوں کو سمجھ کر سچے دل سے ان کو جان پہچان کر اور مان کر ان پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں۔ کیوں کہ یہی عقیدے اسلام کی پوری عمارت کی بنیاد ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ہل جائے یا کمزور ہوجائے تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ ٹھیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی شک و شبہ پیدا ہوجائے تو اسلام کی عمارت بالکل ہی تہس نہس اور برباد ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ

۱۔ عقیدہ تمام عالم زمین و آسمان وغیرہ سارا جہان پہلے بالکل ناپید تھا۔ کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا۔ تو یہ سب کچھ موجود ہوا۔

۲۔ عقیدہ جس نے تمام عالم اور دوسرے جہان کو پیدا کیا اُسی پاک ذات کا نام اللہ ہے۔

۳۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں۔ سارا عالم اس کا محتاج ہے

کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے یکتا اور نرالا ہے اور وہی سب کا خالق و مالک ہے۔

۴۔ عقیدہ وہ زندہ ہے وہ قدرت والا ہے وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سب کچھ سنتا ہے۔ سب کی زندگی اور موت کا مالک ہے جس کو جب تک چاہے زندہ رکھے اور جب چاہے موت دے۔ وہی سب کو جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے وہی جس کو چاہے عزت اور ذلت دیتا ہے۔ اور وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کوئی اس کا مثل اور مقابلہ نہیں۔ نہ اس کو کسی نے جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ وہ بیوی بچوں والا ہے۔ (قرآن مجید)

۵۔ عقیدہ وہ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح کا نہیں ہے۔ وہ زبان، آنکھ، کان وغیرہ اعضاء سے اور ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے ہر کمال اس کی ذات میں موجود ہے۔

۶۔ عقیدہ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ کوئی صفت اس کی کبھی نہ ختم ہو سکتی ہے نہ گھٹ بڑھ سکتی ہے۔

۷۔ عقیدہ وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے۔ وہ بڑائی والا اور بڑی عزت والا ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ جس کو چاہے پست کر دے۔ جس کو چاہے بلند کر دے جس کی چاہے روزی کم کر دے جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ وہ انصاف والا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ وہ گناہوں کا بخشنے والا اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں۔ نہ اس کو اس کے ارادہ سے کوئی روکنے والا ہے وہ سب کا کام بنانے والا ہے، دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے بغیر اس کے حکم کے کوئی ذرہ ہل نہیں سکتا۔ اس کے کسی حکم اور اس کے کسی کام میں کسی کو روک ٹوک کی مجال نہیں۔ وہ تمام عالم اور سارے جہان کی حفاظت اور اس کا انتظام فرماتا ہے۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے نہ کبھی غافل ہوتا ہے (قرآن مجید، شرح عقائد وغیرہ)

۸۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا

Marfat.com

فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۹۔ عقیدہ وہ مخلوق کی تمام صفتوں سے پاک ہے۔ وہ بڑا ہی رحیم و کریم ہے وہ اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ وہ اپنے بندوں کی بداعمالیاں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور بندوں کی نیکیوں اور عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اسی لیے اُس نے گناہگاروں کے لیے دوزخ کا عذاب اور نیکوکاروں کے لیے جنت کا ثواب بنایا ہے۔ (قرآن مجید و کتب عقائد)

۱۰۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ جہت اور مکان و زمان اور حرکت و سکون اور شکل و صورت وغیرہ مخلوقات کی تمام صفات و کیفیات سے پاک ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۱۱۔ عقیدہ دنیا کی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔ ہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوا۔ اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار دکھائے گا مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے۔ یعنی دیکھیں گے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے؟ اور کس طور پر دیکھیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے۔ اس وقت بتا دیں گے۔ اس میں بحث کرنا جائز نہیں۔ یہ ایمان رکھو کہ قیامت میں ضرور اس کا دیدار ہو گا، جو آخرت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۱۲۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو بُرا سمجھنا یا اس پر اعتراض کرنا، یا ناراض ہونا یہ کفر کی بات ہے۔ خبردار۔ خبردار کبھی ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کے کسی کام پر نہ اعتراض کرو۔ نہ ناراض رہو۔ بلکہ یہی ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہی اچھا ہے۔ خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم یعنی بہت زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔ (قرآن مجید)

نبی و رسول

۱۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے بہت پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا یہ سب

Marfat.com

پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں کا یہی کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے ان کے ہاتھوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر فرمائیں جو بہت ہی مشکل اور عادت کے خلاف ہیں جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان چیزوں کو "معجزہ" کہتے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کہ وہ اژدہا بن کر فرعون کے سامنے جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا۔ اور ہمارے حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم چاند کو دو ٹکڑے کر دینا۔ ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹا دینا کنکریوں سے اپنا کلمہ پڑھوا لینا انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا یہ سب معجزات ہیں۔ (قرآن مجید و کتب عقائد)

ان پیغمبروں کو نبی کہتے ہیں۔ اور ان نبیوں میں سے جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے کوئی نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئے وہ "رسول" کہلاتے ہیں یہی سب مرد تھے نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت نبی سب انسانوں سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں اور بے عیب بھی۔

۲۔عقیدہ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور باقی تمام نبی و رسول ان دونوں کے درمیان ہوئے۔ ان پیغمبروں میں سے جو بہت مشہور ہیں۔ اور قرآن مجید اور حدیثوں میں جن کا بار بار ذکر آیا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (قرآن و حدیث)

۳۔ عقیدہ: نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے جو صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔ ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ "توریت"، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر "زبور"، حضرت داؤد علیہ السلام پر "انجیل"، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر "قرآن مجید"، جو سب سے افضل کتاب ہے وہ سب سے افضل رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قرآن مجید)

۴۔ عقیدہ: خدا کے نبیوں کی کوئی تعداد معین کرنی جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں۔ اور نبیوں کی کسی معین تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار ہو جائے یا غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ اس لیے یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

۵۔ عقیدہ: مسلمان کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر نبی کی نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے (قرآن مجید)

۶۔ عقیدہ: ہر نبی اور فرشتہ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھنا بد دینی و گمراہی ہے۔ نبیوں اور فرشتوں کے معصوم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں مبتلا ہونا شرعاً محال ہے۔ بر خلاف اماموں اور اولیاء کے اللہ تعالیٰ انہیں گناہوں سے بچاتا ہے۔ لیکن اگر کبھی ان حضرات سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو یہ شرعاً محال نہیں۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۷۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر شریعت کے جتنے احکام تبلیغ کے لیے نازل فرمائے ان پیغمبروں نے اُن تمام حکموں کو خدا کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے کسی حکم کو تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے چھپا لیا اور خدا کے بندوں تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر وغیرہ)

۸۔ عقیدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کے جسموں کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض کے جن سے نفرت ہوتی ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

۹۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں خاص کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی

Marfat.com

غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے۔ مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے علم کا عطائی ہونا محال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق تو یہی ہے کہ نبیوں کا علم غیب عطائی (اللہ کا دیا ہوا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے۔ یعنی کسی کا دیا ہوا نہیں ہے۔ کہاں عطائی اور کہاں ذاتی دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں دونوں قسم کی آیتیں ہیں۔ بعض آیتوں میں یہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو علم غیب حاصل ہے اور بعض آیتوں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ دونوں آیتیں حق ہیں اور ان دونوں آیتوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور ان دونوں آیتوں میں سے کسی کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ جہاں جہاں قرآن میں یہ ہے کہ نبیوں کو علم غیب حاصل ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ نبیوں کو خدا کے عطا فرمانے سے غیب کا علم حاصل ہے اور جہاں جہاں قرآن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کسی کو بھی کسی چیز کا علم غیب حاصل نہیں ہے۔ ہرگز ہرگز ان دونوں قسم کی آیتوں میں کوئی تعارض اور ٹکراؤ نہیں ہے۔

۱۰۔ عقیدہ حضرت انبیاء کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی افضل ہیں ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ والا ہو مگر ہرگز ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔ (عامۂ کتب عقائد)

۱۱۔ عقیدہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا درجہ ہے ان

Marfat.com

پانچوں حضرات کو مرسلین اُولُو العزم کہتے ہیں ۔ اور یہ پانچوں باقی تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔
(قرآن مجید و تفاسیر)

۱۲۔ عقیدہ

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی پھر بدستور سابق اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی عطا فرمادی۔ خدا کے نبیوں کی حیات شہیدوں کی حیات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہیدوں کا ترکہ تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کا نہ ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ نہ ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔
(حیاۃ الموت و افادات رضویہ وغیرہ)

۱۳۔ عقیدہ

ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرمادیا۔ حضور کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے۔ یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔
(قرآن شریف و شفا شریف وغیرہ)

۱۴۔ عقیدہ

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے ہیں جسم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کے اوپر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات کے ایک مختصر حصہ میں پہنچایا اور آپ نے عرش و کرسی اور لوح و قلم اور خدا کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔ اور خدا کے دربار میں آپ کو وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی نبی اور فرشتہ کو نہ کبھی حاصل ہوا نہ کبھی حاصل ہو گا۔ حضور کے اس آسمانی سفر کو "معراج" کہتے ہیں۔ معراج میں آپ نے اپنے سر کی آنکھوں سے جمالِ الٰہی کا دیدار کیا اور بغیر کسی واسطہ کے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا۔ اور تمام ملکوت السمٰوات والارض کے ذرہ ذرہ کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ (تفسیرات احمدیہ وغیرہ کتب عقائد)

۱۵۔ عقیدہ

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقام

Marfat.com

محمود کا شرف عطا فرمایا ہے۔ جب تک ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی مجالِ شفاعت نہ ہوگی بلکہ تمام انبیاء و مرسلین حضور ہی کے دربار میں اپنی اپنی شفاعت پیش کریں گے۔ اللہ کے دربار میں درحقیقت حضور ہی شفیع اول و شافعِ اعظم ہیں۔ آپ کی شفاعت کے بعد تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء و شہداء وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔ (احادیث صحیحہ)

۱۶۔ عقیدہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی محبت مدارِ ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ اولاد بلکہ تمام جہان سے زیادہ نہ ہو۔ کوئی شخص کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (قرآن مجید و احادیث صحیحہ)

۱۷۔ عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرض اعظم بلکہ جانِ ایمان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تمام صحابہ و اہلِ بیت اور تمام متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے۔ اور ان سب کی تعظیم و تکریم کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام دشمنوں سے عداوت و دشمنی رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی الفت ہو۔ (شفا شریف وغیرہ)

۱۸۔ عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ حضور کا فرمان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور حضور کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور حضور کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ تمام جہان کو اللہ تعالیٰ نے حضور کے زیر تصرف کر دیا ہے۔ اور آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور کے مقدس ہاتھوں میں دے کر آپ کو اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا قاسم بنا دیا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ!

ؔ
رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

۱۹۔ عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے یا آپ کی شان میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی یا توہین و بے ادبی کرے یا آپ کو جھٹلائے یا آپ کے کلام میں شک کرے۔ یا آپ میں کوئی عیب نکالے۔ یا آپ کی کسی سنت کو بُرا سمجھے یا مذاق اڑائے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ (عالمگیری و شفا شریف وغیرہ)

Marfat.com

صحابی

ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔ ان بزرگوں کو صحابی کہتے ہیں۔ ان حضرات کا درجہ ساری امت میں سب سے زیادہ بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان شمع نبوت کے پروانوں کو بڑی بڑی بزرگیاں عطا فرمائی ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے سے بڑے درجہ کے اولیاء بھی کسی کم سے کم درجے کے صحابی کے مرتبوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان صحابہ میں درجات و مراتب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے جانشین ہوئے اور دین اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ اسی لیے یہ خلیفہ اوّل کہلاتے ہیں نبیوں کے بعد تمام امتوں میں یہ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے رسول کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے پیغمبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور تعلق کی وجہ سے تمام صحابہ کرام کا ادب و احترام اور ان بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اولاد، اور بیویاں، اور اہل بیت، آپ کے خاندان والے اور تمام وہ چیزیں جن کو آپ سے نسبت و تعلق ہو سب لائق تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

فرشتوں کا بیان

۱۔ عقیدہ خدا کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا ضروریات دین سے ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے (قرآن مجید)

Marfat.com

۲۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جس شکل میں چاہیں اس شکل میں ظاہر ہو جائیں وہ کبھی انسان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی دوسری شکلوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ (احادیث صحیحہ)

۳۔ عقیدہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے وہ خدا کے حکم کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتے۔ وہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں۔ (قرآن مجید)

۴۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو مختلف کاموں میں لگا دیا ہے اور جن جن کو جو جو کام سپرد فرما دیے ہیں۔ وہ ان کاموں میں لگے ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے رسول بھی جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ جو سب فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

(قرآن مجید و کتب عقائد وغیرہ)

۵۔ عقیدہ کسی فرشتہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

جن کا بیان

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا فرما کر ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جونسی شکل چاہیں بن جائیں۔ اس مخلوق کا نام "جن" ہے۔ یہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، جیتے مرتے ہیں۔ ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان میں مسلمان بھی ہیں۔ اور کافر بھی۔ نیک بھی ہیں۔ اور فاسق بھی۔ جن کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے، کیونکہ "جن ایک مخلوق ہیں یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔"

لہٰذا جن کے وجود کا انکار درحقیقت قرآن مجید کا انکار ہے۔

Marfat.com

آسمانی کتابیں

۱۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں سب حق ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ ان کتابوں میں جو کچھ ارشاد خداوندی ہوا سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے کسی ایک کتاب کا انکار کرنا کفر ہے۔ ہاں البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امتوں کے سپرد فرمائی تھی مگر امتوں سے ان کتابوں کی حفاظت نہ ہو سکی۔ بلکہ شریر لوگوں نے ان کتابوں میں اپنی خواہش کے مطابق کمی بیشی کر دی۔ لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو وہ اگر قرآن مجید کے مطابق ہو جب تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر وہ قرآن کے مخالف ہو تو ہم یقین کر لیں گے کہ یہ شریروں کی تحریف ہے اور ہم اس بات کو رد کر دیں گے۔ اور اگر مخالفت یا موافقت کچھ بھی معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب کریں بلکہ یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

۲۔ عقیدہ دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہذا قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد نہیں فرمائی۔ بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے۔ چنانچہ اس نے ارشاد فرمایا کہ

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا۔ اور یقیناً ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

اس لیے قرآن مجید میں کوئی کمی و بیشی کر دے یہ محال ہے اور جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کچھ ردو بدل یا کم زیادہ کر دیا ہے وہ کافر ہے۔

۳۔ عقیدہ اگلی کتابوں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں۔ لیکن یہ ہمارے نبی اور قرآن کا معجزہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمان کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

تقدیر کا بیان عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے

Marfat.com

پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اُس نے اپنے اسی علم ازلی کے موافق بھلائی برائی مقدر فرما دی ہے "تقدیر" اسی کا نام ہے جیسا ہونے والا ہے اور جو جیسا کرنے والا تھا۔ اس کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا اور اُسی کو لوح محفوظ پر لکھ دیا۔ تو یہ نہ سمجھو کہ جیسا اُس نے لکھ دیا مجبوراً ہم کو ویسا ہی کرنا پڑتا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا ہی اُس نے بہت پہلے لکھ دیا۔ نہ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا۔ اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ زید کے لیے بھلائی لکھتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھ کر کسی کو بھلائی یا برائی کرنے پر مجبور نہیں کر دیا ہے۔

۱۔ عقیدہ | تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کا "مجوسی" بتایا ہے۔

۲۔ عقیدہ | تقدیر کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ اس لیے تقدیر کے مسائل میں زیادہ غور و فکر اور بحث و مباحثہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق و امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ہیں۔ پھر بھلا ہم تم کس گنتی میں ہیں کہ اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کریں۔ ہمارے لیے یہی حکم ہے کہ ہم تقدیر پر ایمان لائیں۔ اور اس مشکل اور نازک مسئلہ میں ہرگز ہرگز کبھی بحث و مباحثہ اور حجت و تکرار نہ کریں کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عالمِ برزخ

مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے۔ جس کو "عالمِ برزخ" کہتے ہیں۔ تمام انسانوں اور جنوں کے مرنے کے بعد اسی عالم میں رہنا ہوتا ہے۔ اس عالمِ برزخ میں اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف

عقیدہ | مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی ہے۔ مگر بدن پر جو آرام یا صدمہ گزرے گا روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور متاثر ہو گی۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بدن پر جو راحت اور تکلیف پڑتی ہے

Marfat.com

اس کی لذت اور کلفت روح کو پہنچتی ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں بھی جو انعام یا عذاب بدن پر واقع ہوتا ہے۔ اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔

عقیدہ مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں ان کے درجات کے اعتبار سے مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر۔ بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں۔ بعض کی آسمان و زمین کے درمیان۔ بعض کی آسمانوں میں۔ بعض کی عرش کے نیچے قندیلوں میں۔ بعض اعلیٰ علیین میں۔ مگر روحیں کہیں بھی ہوں اپنے جسموں سے بدستور ان کو تعلق رہتا ہے جو کوئی ان کی قبر پر آئے اس کو وہ دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔

اسی طرح کافروں کی روحیں بعض ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں۔ بعض کی یمن کے ایک نالہ برہوت میں۔ بعض کی ساتوں زمین کے نیچے۔ بعض کی "سجین" میں۔ لیکن روحیں کہیں بھی ہوں ان کے جسموں سے ان روحوں کا تعلق برقرار رہتا ہے۔ چنانچہ جو ان کے مرگھٹ پر گزرے یا ان کی قبر پر آئے اس کو دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں (بہار شریعت وغیرہ)

عقیدہ یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ کسی آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا۔ جس کو فلاسفر "تناسخ" اور ہندو "آواگون" کہتے ہیں۔ یہ خیال بالکل ہی باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔

عقیدہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو وہ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام "منکر" اور دوسرے کا نام "نکیر" ہے۔ یہ دونوں فرشتے مردہ سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایمان دار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں قبر میں آتی رہتی ہیں۔ اور مردہ آرام و چین کے مزہ میں پڑ کر اپنی قبر میں سکھ کی نیند سوتا رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو سب سوالوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں

معلوم ہے۔ پھر اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جہنم کی گرم گرم ہوائیں اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہیں۔ اور مردہ طرح طرح کے سخت عذابوں میں گرفتار ہو کر تڑپتا اور بے قرار رہتا ہے۔ فرشتے اس کو گرزوں سے مارتے رہتے ہیں اور اس کے بُرے اعمال سانپ بچھو بن کر اُسے عذاب پہنچاتے رہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ا ص۲۵ ملخصًا وغیرہ)

عقیدہ مردہ کلام بھی کرتا ہے مگر اس کے کلام کو انسان اور جن کے سوا تمام مخلوقات جانور وغیرہ سنتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی سن لے تو وہ بیہوش ہو جائے گا۔

عقیدہ ایمان دار اور نیکوں کی قبر یں کسی کی ستر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہیں۔ اور کسی کسی کی قبریں اتنی چوڑی ہو جاتی ہیں کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے اور کافروں اور بعض گنہگاروں کو قبر اس زور سے دباتی ہے اور اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے۔ لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے۔ مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

قیامت کا بیان

توحید و رسالت کی طرح قیامت پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے جو شخص قیامت کا انکار کرے وہ کُھلا ہوا کافر ہے۔

ہر مسلمان کے لیے اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض عین ہے کہ ایک دن یہ زمین آسمان بلکہ کل عالم اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔ اسی دن کا نام "قیامت" ہے۔

قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ جن میں سے چند نشانیاں یہ ہیں۔

۱۔ دنیا میں تین جگہ آدمی زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ایک مشرق میں۔

۲۔ علم اٹھ جائے گا۔

Marfat.com

۳۔ جہالت کی کثرت ہو گی۔

۴۔ اعلانیہ زنا کاری بکثرت ہونے لگے گی۔

۵۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتیں بہت زیادہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

۶۔ ملک عرب میں کھیتی باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔

۷۔ دین پر قائم رہنا اتنا ہی دشوار ہو گا جیسے مٹھی میں انگارہ لینا۔ یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

۸۔ لوگ علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔

۹۔ مرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہو گا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

۱۰۔ مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔

۱۱۔ گانے بجانے کا رواج بہت زیادہ ہو جائے گا۔

۱۲۔ اگلے لوگوں پر لوگ لعنت کریں گے اور برا کہیں گے۔

۱۳۔ جانور آدمیوں سے کلام کریں گے۔

۱۴۔ ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں۔ بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔

۱۵۔ وقت میں برکت ختم ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ برس مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ایک ہفتہ کے۔ اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے گزر جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

الغرض اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب یقیناً ظاہر ہو کر رہیں گی یہاں تک کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ یاجوج و ماجوج جو بہت ہی زبردست لوگ ہیں۔ وہ نکل کر تمام زمین پر پھیل جائیں گے۔ اور بڑے بڑے فساد اور بربادی برپا کریں گے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے پچھم سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید کے حروف اڑ جائیں گے یہاں تک کہ روئے زمین کے تمام مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔

Marfat.com

اس طرح جب قیامت کی تمام نشانیاں ظاہر ہو چکیں گی تو اچانک خدا کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ چھوٹے بڑے سب پہاڑ چور چور ہو کر بکھر جائیں گے۔ تمام دریاؤں میں طوفان اٹھ کھڑا ہو گا۔ اور زمین پھٹ جانے سے ایک دریا دوسرے دریاؤں سے مل جائے گا۔ تمام مخلوقات مر جائے گی اور سارا عالم نیست و نابود۔ اور پوری دنیا تہس نہس ہو کر برباد ہو جائے گی۔ پھر ایک مدت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ پھر سارا عالم دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور تمام مردے زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ جہاں سب کے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے حساب و کتاب ہو گا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے اور اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں اور بدوں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ پل صراط پر چلائے جائیں گے۔ جن لوگوں کے اعمال اچھے ہوں گے وہ سلامتی کے ساتھ پل سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور جو بد اعمال اور گناہگار ہوں گے وہ اس پل سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ جہنم پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے عذابوں کے سامان موجود ہیں۔ دوزخی لوگوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو گا۔ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور دوسرے بزرگوں کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہگار کیوں نہ ہو مگر وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ کچھ دنوں تک اپنے گناہوں کی سزا پا کر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ہاں البتہ کفار و مشرکین ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہیں گے۔ اور ان کو موت بھی نہیں آئے گی۔

عقیدہ جنت بھی بنائی جا چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کی نعمتوں کا سارا سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما رکھا ہے۔ جنتیوں کو نہ کوئی خوف ہو گا۔ نہ کسی طرح کا کوئی رنج و غم ہو گا ان کی ہر خواہش اور تمنا کو خداوند کریم پوری فرمائے گا اور وہ بہشت کے باغوں میں قسم قسم کے

Marfat.com

میووں، اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ نہ کبھی وہ جنت سے نکالے جائیں گے نہ مریں گے۔

عقیدہ شرک اور کفر کے گناہ کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ ان کے علاوہ دوسرے چھوٹے۔ بڑے گناہوں کو جس کے لیے چاہے گا اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ عذاب دینا اس کا عدل ہے اور معاف کر دینا اس کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر اپنا فضل فرمائے (آمین)

ضروری ہدایت پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! تم قیامت کی ہولناکیوں اور جنت و دوزخ کی نعمتوں اور عذابوں کا مختصر حال پڑھ چکے۔ یقین کرو اور ایمان رکھو۔ کہ ہم کو تم کو اور سب کو یہ دن دیکھنے ہیں۔ لہٰذا خدا کے لیے دنیا کے عیش و آرام میں پڑ کر آخرت کو مت بھول جاؤ۔ صرف خوراک، پوشاک، زیورات، مکانات اور دنیاوی راحت و آرام کے سامان ہی کی فکر میں دن رات مت رہا کرو بلکہ آخرت کی زندگی کا بھی کچھ سامان کرو اور زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال اور عبادتیں کر کے آخرت کے سامان تیار کرو اور جہنم کے عذابوں سے بچنے، اور جنت کی نعمتوں کے پانے کی تدبیریں کرو۔ دنیا آنی فانی ہے۔ یاد رکھو کہ ایک دن بالکل ہی ناگہاں، اور اچانک ملک الموت تمہارے پاس آکر یہ فرمادیں گے کہ اے شخص تیرے گھر میں ہزاروں من اناج رکھے ہوئے ہیں مگر اب تو ان میں سے ایک دانہ بھی نہیں کھا سکتا۔ ٹھنڈے ٹھنڈے میٹھے میٹھے پانیوں کے مٹکے بھرے ہوئے رکھے ہیں مگر اب تو ان پانیوں کا ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتا۔ تیرے گھر میں ہزاروں لاکھوں روپے پڑے ہوئے ہیں مگر اب تو ان میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتا۔ اب تو کچھ بول بھی نہیں سکتا۔ اٹھ کر اب تو چل پھر بھی نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر ایک دم ملک الموت روح قبض کرنے لگیں گے اور اس وقت تم کچھ بھی نہ کر سکو گے۔ سوچو کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ اور تم اس وقت کس قدر افسوس کرو گے۔ اور پچھتاؤ گے کہ ہائے یہ کیا ہوا؟ کاش میں تندرستی اور سلامتی کی حالت میں کچھ عبادتیں اور خیر خیرات کر لیتا۔ مگر اب اس پچھتانے اور افسوس کرنے سے کیا فائدہ؟ اس لیے میری بہنو اور میرے بھائیو! ملک الموت کے آنے سے پہلے جو کچھ اعمال صالحہ اور صدقہ وخیرات کر سکتے ہو وہ

Marfat.com

کر کے قبر اور دوزخ کے عذابوں سے بچنے کا سامان کر لو۔ اور جنت میں جانے، اور بہشت کی نعمتوں کے پانے کے ذریعے بنا لو ورنہ بہت افسوس کرو گے اور اس وقت مجھے یاد کرو گے کہ ہمارا عالم دین بالکل سچ کہتا تھا۔ کاش ہم اس کی نصیحتوں کو مان لیتے تو ہمارا بھلا ہو جاتا۔ اس لیے پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ؎

واسطے حق کے نہ ایسی راہ چل
حشر کے دن جس سے ہو تجھ کو خلل

نیکیوں میں مست ہے بدیوں میں چست
چھوڑ ان باتوں کو، طور اپنے بدل

قبر میں رہنے کی بھی کچھ فکر کر
اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل

روشنی کا قبر میں سامان کر
ہیں محض بیکار یہ شمع و کنول

عاقبت بن جائے ایسے کام کر
جلد ان دنیا کے پھندوں سے نکل

مال و دولت سب دھرے رہ جائیں گے
کام آئے گا وہاں تیرا عمل

ہائے تو بوتا ہے کانٹے ہر طرف
کس طرح پائے گا تو جنت کے پھل

سو برس جینے کی تجھ کو آس ہے
ہے کھڑی سر پر ترے تیری اجل

عمر گھٹتی ہے گناہوں میں تری
غار میں گرتا ہے تو جلدی سنبھل

کفر کی باتیں

اس زمانے میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں۔ اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے۔ اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لیے ہم یہاں چند کفری بولیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں۔ اور اگر خدانخواستہ یہ کفری الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

Marfat.com

۱۔ خدا کے لیے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پنچ۔ یا اوپر اللہ نیچے تم۔ یہ کہنا کفر ہے۔ (خانیہ)

۲۔ کسی سے کہا گناہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا "میں جہنم سے نہیں ڈرتا" یا یہ کہا "مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں" یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اُس نے غصہ میں یہ کہہ دیا کہ "میں خدا سے نہیں ڈرتا"، یہ کہہ دیا کہ "خدا کہاں ہے" یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔ (عالمگیری)

۳۔ کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے۔ اُس نے کہہ دیا کہ "ابھی میں بغیر انشاء اللہ کروں گا" کافر ہو گیا۔

۴۔ کسی مالدار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ "آخر کار یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو مالدار بنا دیا اور مجھے غریب بنایا"، یہ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

۵۔ اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کے لیے ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لیے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اللہ نے بہت برا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔ اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے

۶۔ خدا کے کسی کام کو برا کہنا۔ یا خدا کے کاموں میں عیب نکالنا۔ یا خدا کا مذاق اڑانا۔ یا خدا کی بے ادبی کرنا۔ یا خدا کی شان میں کوئی بھونڈا لفظ بولنا۔ یا خدا کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

۷۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا۔ یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا، یا ان کو عیب لگانا یا ان کا مذاق اڑانا۔ یا ان پر طعنہ مارنا۔ یا ان کے کسی کام کو بے حیائی بتانا۔ یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر ہے۔

۸۔ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے یا حضور کی کسی چیز یا کسی بات کی توہین کرے۔ یا حقیر جانے۔ یا عیب لگائے۔ یا آپ کے مقدس بال یا ناخن کی بے ادبی کرے۔ یا آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے یا حضور کی کسی سنت کی تحقیر کرے

مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا۔ عمامہ باندھنا عمامہ کا شملہ لٹکانا۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا۔ یا حضور کی کسی سنت کا مذاق اڑائے یا اس کو برا سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۹۔ جو شخص کسی قاتل یا خونی ڈاکو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ "ملک الموت" آگئے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۱۰۔ قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ جیسے بعض داڑھی منڈے کہہ دیا کرتے ہیں کہ قرآن میں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کلہ صاف کراتے رہو۔ یا اکیلے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی۔ اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ نماز تنہا پڑھا کرو۔ ان باتوں کے بول دینے سے آدمی کافر ہو جائے گا کیونکہ قرآن کے ساتھ مسخرہ پن بھی ہے اور قرآن کے معنیٰ کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

۱۱۔ اسلام میں شک کرنا اور یہ کہنا کہ معلوم نہیں میں مسلمان ہوں یا کافر۔ یا اپنے اسلام پر افسوس کرنا مثلاً یہ کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یہ اچھا نہیں ہوا کاش میں ہندو رہتا یا عیسائی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔ تو کفار کے دین کو اچھا بتانا۔ یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا۔ یا کسی کو کفر کی بات سکھانا۔ یا یہ کہنا کہ نہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مندر سے۔ یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں ڈھونگ ہیں میں کسی کو نہیں مانتا۔ یا یہ کہنا کہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا ایک پرانا گھر ہے اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا بے کار آدمیوں کا کام ہے۔ ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یہ کہنا کہ روزہ وہ رکھے جس کو کھانا نہ ملے۔ یا یہ کہنا کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں بہت پڑھ لی کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں۔ باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا۔ یا یہ کہنا کہ نماز مجھے موافق نہیں آتی۔ میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملّا لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے۔ یا ایک مارکیٹ کا دھندا ہے میں ایسا کام کیوں کروں؟ وغیرہ

Marfat.com

وغیرہ اس قسم کی تمام بحواسیں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

۱۲۔ یہ کہنا کہ رام و رحیم دونوں ایک ہی ہیں اور وید و قرآن میں کچھ فرق نہیں۔ یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خدا کے گھر ہیں۔ دونوں جگہ خدا ملتا ہے، کفر ہے۔

۱۳۔ بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا۔ یا زنار (جنیو) باندھنا۔ یا سر پہ چٹیا رکھنا یا قشقہ لگانا یا ہولی دیوالی پوجنا۔ یا رام لیلا جنم اشٹمی۔ رام نومی وغیرہ کے جلوسوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کے لیے شریک ہونا، یا ان کفری تہواروں کی تعظیم کرنا یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو یہ کفر ہے۔ (بہار شریعت)

۱۴۔ جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولھے بھاڑ میں ڈال دو۔ یا یہ کہہ دے کہ میں شرع ورع کو نہیں جانتا۔ یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔ یا یہ کہہ دے کہ بسم اللہ اور سبحان اللہ روٹی کی جگہ کام نہ دے گا۔ ہمیں روٹی چاہیے۔ بسم اللہ۔ سبحان اللہ نہیں چاہیے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

۱۵۔ شراب پینے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ" کہنا کفر ہے۔

۱۶۔ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

۱۷۔ جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے۔ یا کسی مردہ کافر و مرتد کو مرحوم و مغفور کہے یا کسی مردہ ہندو کو "بیکنٹھ باشی" کہے وہ خود کافر ہے۔ (بہار شریعت)

۱۸۔ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا۔ یا خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا۔ یا خدا کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

۱۹ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ جنت، دوزخ، آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

Marfat.com

۴۔ قرآن مجید کو ناقص بتانا اور یہ کہنا کہ اس میں سے کچھ آیتیں نکال دی گئی ہیں یا قرآن مجید کی کسی آیت کا انکار کرنا یا قرآن میں کوئی عیب بتانا یا قرآن مجید کی بے ادبی کرنا، یہ سب کفر ہیں۔

بہنو اور بھائیو! غور کرو کہ یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں۔ جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے لہٰذا بول چال میں خاص طور پر دھیان رکھو۔ زیادہ شیخی مت بگھارو۔ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ اور خبردار خبردار بے لگام بن کر قینچی کی طرح زبان چلا چلا کر جو منہ میں آئے اول فول نہ بکتے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ اور اس کو قابو میں رکھو۔ کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہیں۔ توبہ توبہ نعوذ باللہ منہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کفری کلاموں اور کفریات کے کاموں سے بچائے رکھے۔

(آمین)

ولایت کا بیان

ولایت دربارِ خداوندی میں ایک خاص قرب کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

عقیدہ تمام امتوں کے اولیاء میں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء سب سے افضل ہیں۔ اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرات خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی افضلیت کی بھی ترتیب ہے۔ یعنی سب سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں۔ پھر فاروق اعظم۔ پھر عثمان غنی۔ پھر علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

عقیدہ اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

لوحِ محفوظ کے علوم پر بھی مطلع فرما دیتا ہے لیکن اولیاء کو یہ سارے کمالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

عقیدہ اولیاء کی کرامت حق ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔ کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً مردوں کو زندہ کرنا۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دینا لمبی مسافتوں کو منٹ دو منٹ میں طے کر لینا۔ پانی پر چلنا۔ ہواؤں میں اڑنا۔ دُور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا۔ مفصل بیان کے لیے پڑھو ہماری کتاب "کراماتِ صحابہ"

عقیدہ اولیاء کرام کو دور نزدیک سے پکارنا جائز اور سلفِ صالحین کا طریقہ ہے۔

عقیدہ اولیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا ان کا سننا دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

عقیدہ اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لیے باعثِ سعادت و برکت ہے اور ان کی نیاز و فاتحہ اور ایصالِ ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اولیاء کرام کا عرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصالِ ثواب یہ سب اچھے اور ثواب کے کام ہیں۔ ہاں البتہ عرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں۔ مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا۔ عورتوں کا بے پردہ ہو کر مردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا۔ عورتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جھومنا، چلانا اور سر ٹیک ٹیک کر کھیلنا کودنا، اور مردوں کا تماشہ دیکھنا۔ باجہ بجانا۔ ناچ کرانا۔ یہ سب خرافات ہر حالت میں مذموم و ممنوع ہیں۔ اور ہر جگہ ممنوع ہیں۔ اور بزرگوں کے مزاروں کے پاس اور زیادہ مذموم ہیں لیکن ان خرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے جو حرام اور ممنوع کام ہیں ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر مکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کو اڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینا چاہیے۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام کام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دیا ہے تو ان حرام و ممنوع کاموں کو روکا جائے عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔

Marfat.com

پیری مریدی

علماء اور مشائخ سے مرید ہونا۔ اور ان کے ہاتھوں پر گناہوں سے توبہ کرکے نیک اعمال کرنے کا عہد کرنا جائز اور ثواب کا کام ہے۔ مگر مرید ہونے سے پہلے پیر کے بارے میں خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں۔ ورنہ اگر پیر بدعقیدہ اور بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج کل بہت سے ایمان کے ڈاکو پیروں کے لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا مرید بننے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ یوں تو پیر بننے کے لیے بہت سی شرطوں کی ضرورت ہے مگر کم سے کم چار شرطوں کا پیر میں ہونا تو بے حد ضروری ہے۔ اول سُنی صحیح عقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے سے نکال سکے۔ سوم فاسق معین نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ اور شجرۂ طریقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ ورنہ اوپر سے فیض نہ ہوگا۔

لہٰذا خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بد مذہب مثلاً رافضی۔ خارجی۔ وہابی وغیرہ سے مرید ہونا حرام اور گناہ ہے اسی طرح بالکل ہی جاہل جو حرام و حلال اور فرض و واجب اور ضروریات دین کا علم نہ رکھتا ہو اس سے مرید ہونا بھی ناجائز ہے۔ یوں ہی نماز و روزہ چھوڑنے والا۔ داڑھی منڈانے والا یا حد شریعت سے کم داڑھی والا یا گناہِ کبیرہ اور خلافِ شریعت اعمال کرنے والا بھی پیر بنانے کے لائق نہیں۔ اور ایسے فاسق سے مرید ہونا بھی درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس کا سلسلہ اور شجرۂ بیعت درمیان میں کہیں سے بھی کٹا ہوا ہو۔ مثلاً اس کو خود ہی خلافت و اجازت کسی بزرگ سے نہ حاصل ہو یا اس کے شجرہ کے پیروں میں سے کوئی بلا خلافت و اجازت والا ہو، یا گمراہ ہو تو ایسے شخص سے بیعت ہونا بھی درست نہیں ہے۔

Marfat.com

۵

عبادات

وہ سجدہ روحِ زمیں جس سے کانپ اٹھتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

مسائل کی چند اصطلاحیں

یہ وہ اصطلاحی بولیاں ہیں کہ ان کو جان لینے سے اس کتاب کے سمجھنے میں مدد ملے گی اور مسائل کے سمجھنے میں ہر جگہ بہت ہی سہولت اور آسانی ہو جائے گی۔ اس لیے مسئلوں کو پڑھنے سے پہلے ان اصطلاحوں کو خوب سمجھ کر اچھی طرح یاد کر لو!

فرض وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو۔ اس کا کرنا ضروری، اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں ایک فرضِ عین، دوسرے فرضِ کفایہ۔ فرضِ عین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نمازِ پنجگانہ وغیرہ۔ اور فرضِ کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

Marfat.com

واجب وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔

سُنتِ موکدہ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیانِ جواز کے لیے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ و رسول کا عتاب۔ اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔ جیسے نمازِ فجر کی دو رکعت سنت، اور نماز ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں۔ اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنت موکدہ ہیں۔

سنتِ غیر مؤکدہ وہ ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا۔ اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ جیسے عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت۔ اور عشاء سے پہلے کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنتِ موکدہ ہیں۔ سنتِ غیر موکدہ کو سنتِ زائدہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب ہر وہ کام ہے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں بُرا بھی نہ ہو۔ خواہ اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو۔ یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا اگرچہ حدیثوں میں اس ذکر نہ آیا ہو۔ یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ نماز میں بحالتِ قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا۔ خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر، میلاد شریف، پیرانِ کبار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو۔ جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے میں نہ کوئی عذاب ہو۔ جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا اور نفیس کپڑوں کا

Marfat.com

حرام: وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل سے ہو۔ اس کا چھوڑنا ضروری اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق وجہنمی اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

خوب سمجھ لو کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔

مکروہ تحریمی: وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ اس کا چھوڑنا لازم اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق وجہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے۔ مگر چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہ واجب کا مقابل ہے۔ یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

اساءت: وہ ہے جس کا کرنا برا۔ اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔

واضح رہے کہ یہ سنتِ موکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت موکدہ کو کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

مکروہ تنزیہی: وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا۔ یہ سنتِ غیر موکدہ کا مقابل ہے۔

خلافِ اولیٰ: وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

نماز

ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ جان لینا چاہیے کہ ایمان اور عقیدوں کو صحیح کر لینے کے بعد سب فرضوں میں سب سے بڑا فرض نماز ہے۔ کیوں کہ قرآن مجید اور حدیثوں میں بہت زیادہ بار بار اس کی تاکید آئی ہے۔ یاد رکھو کہ جو نماز کو فرض نہ مانے۔ یا نماز کی توہین کرے یا نماز کو

Marfat.com

ایک ہلکی اور بے قدر چیز سمجھ کر اس کی طرف بے توجہی برتنے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جو شخص نماز نہ پڑھے وہ بہت بڑا گنہگار، قہر قہار اور غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حق دار ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بادشاہ اسلام پہلے اس کو تنبیہ و سزا دے۔ پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے تو اس کو قید کر دے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ امام مالک و شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔

(درمختار ردالمختار جلد ۱ صفحہ ۲۳۵)

شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز سکھا کر نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ اور جب بچے کی عمر دس برس کی ہو جائے تو مار مار کر اس سے نماز پڑھوائیں۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۴)

مسئلہ : نماز خالص عبادتِ بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر کے نماز سے چھٹکارا حاصل کر لے۔ ہاں البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ قبول ہو۔ اور یہ وصیت بھی وارثوں کو اس کی طرف سے پوری کرنی چاہیئے کہ قبول و عفو کی امید ہے۔ (درمختار ردالمختار و دیگر کتب)

شرائطِ نماز اس سے پہلے کہ ہم نماز کا طریقہ بتائیں اُن چھ چیزوں کو بتا دینا ضروری ہے جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ ان چھ چیزوں کو "شرائط نماز" کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

پہلی پاکی۔ دوسری شرمگاہ کو چھپانا۔ تیسری نماز کا وقت۔ چوتھی قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ پانچویں نیت۔ چھٹی تکبیر تحریمہ۔ (متون کتب فقہ)

پہلی شرط : یعنی "پاکی" کا یہ مطلب ہے کہ نمازی کا بدن۔ اس کے کپڑے نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی نجاست جیسے پیشاب۔ پاخانہ۔ خون۔ لید۔ گوبر۔ مرغی کی بیٹ وغیرہ

Marfat.com

نہ لگی ہو۔ اور نمازی بے غسل اور بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط: یعنی "شرمگاہ چھپانے" کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے اس لیے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا رہنا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے اس لیے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ ٹخنے کو بھی چھپا رہنا چاہیے۔

تیسری شرط: یعنی "وقت" کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت میں پڑھی جائے۔

چوتھی شرط: یعنی "قبلہ کو منہ کرنا" اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کرے۔

پانچویں شرط: یعنی "نیت" کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھتا ہو۔ دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

چھٹی شرط: "تکبیر تحریمہ" یعنی اللہ اکبر کہنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔ پہلی پانچوں شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور نماز ختم ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز نہیں ہو گی۔

پاکی کے مسائل کا بیان

وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ

Marfat.com

تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے۔ پھر مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے۔ اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی یا چپکی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک یا خلال سے نکالے اور چھڑائے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے لیکن اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے پھر داہنے ہاتھ سے تین دفعہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ اگر داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال بھی کرے لیکن اگر احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر داہنا ہاتھ دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلہ ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سبھوں کو ہلا پھرا کر دھوئے تاکہ سب جگہ پانی بہہ جائے پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھوں انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھا اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں۔ پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرح لائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں۔ پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا۔ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح تین دفعہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ وضو ختم کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا

Marfat.com

ہوا پانی تھوڑا سا پی لے کہ یہ بیماریوں سے شفا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو دھوتے ہوئے بِسْمِ اللہِ پڑھ لیا کرے اور درود شریف و کلمۂ شہادت بھی پڑھتا رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں پڑھ لے تو اچھا اور ثواب ہے، نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

اور یہ جو کچھ بیان ہوا ہے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے یا ان میں کچھ کمی ہو جانے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گناہ ہوگا۔ اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نیچے ہم ان چیزوں کا بیان لکھتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) پورے چہرے کا ایک بار دھونا۔ (۲) ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) ایک ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھرا لینا (۴) ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔

(قرآن مجید و عالمگیری ج ۱ ص ۴ وغیرہ عامہ کتب فقہ)

مسئلہ: وضو یا غسل میں کسی عضو کو دھونے کا یہ مطلب ہے کہ جس عضو کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے اگر کوئی حصہ بھیگ تو گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ بہت سے لوگ بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پھرا کر کے بدن پر پانی چپڑ لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ بدن دھل گیا۔ یہ غلط طریقہ ہے۔ بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو بوند بہہ جانا ضروری ہے۔

(درمختار و ردالمختار جلد اول ص ۶۷ عالمگیری جلد اول مصری ص ۴)

اور مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گیلا ہاتھ پھرا لیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کے لیے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چوستے ہیں۔ پھر مسح کرتے ہیں۔ یہ

Marfat.com

ایک لغو کام ہے۔ مسح میں گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا چاہیے۔ (عالمگیری ج ا ص۴)

وضو کی سنتیں

وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں۔ (۱) وضو کی نیت کرنی (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرہ کے نیچے ہیں ان پر گیلا ہاتھ پھیر لینا (۱۴) اعضا کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے (۱۵) کانوں کا مسح کرنا (۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔ (عالمگیری و بہار شریعت)

وضو کے مستحبات

وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں سے کچھ ضمناً وضو کے طریقہ میں ذکر ہوچکیں۔ باقی کو اگر تفصیل کے ساتھ جاننا ہو تو بڑی بڑی کتابوں مثلاً ہمارے استاد حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "بہار شریعت" کا مطالعہ کیجیے۔

بہر حال چند مستحبات یہ ہیں۔ (۱) جو اعضاء جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں تو ان میں داہنے سے دھونے کی ابتدا کریں مگر دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہیے۔ یوں ہی دونوں کانوں کا مسح ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے (۲) انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا (۳) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۴) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا (۵) اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا (۶) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ دینا (۷) بلا ضرورت وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لینا (۸) ڈھیلی انگوٹھی کو بھی پھرا لینا (۹) صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا (۱۰) اطمینان سے وضو کرنا (۱۱) کانوں کے مسح کے وقت انگلیاں کان کے سوراخوں میں داخل کرنا (۱۲) کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطرات سے بچانا (۱۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو (۱۴) اگر تانبے وغیرہ کا ہو تو قلعی کیا ہوا ہو (۱۵) اگر وضو کا برتن لوٹا ہو تو بائیں طرف رکھیں۔ (۱۶) اگر لوٹے میں دستہ لگا ہوا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں (۱۸) اور ہاتھ دستہ پر رکھیں لوٹے کے منہ پر

ہاتھ نہ رکھیں (۱۹) ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا تاکہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں (۲۰) ہر عضو کے دھوتے وقت دل میں وضو کی نیت کا حاضر رہنا (۲۱) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف و کلمہ شہادت پڑھنا (۲۲) ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا (۲۳) اعضاء وضو کو بلا ضرورت پونچھ کر خشک نہ کرے اور اگر پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے۔ (۲۴) وضو کرکے ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے (۲۵) وضو کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

(عالمگیری ج ا ص ۹ و بہار شریعت وغیرہ)

وضو کے مکروہات

وضو میں اکیس ۲۱ باتیں مکروہ ہیں۔ یعنی یہ چیزیں وضو میں نہ ہونی چاہئیں (۱) عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۲) وضو کے لیے نجس جگہ پر بیٹھنا (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۵) وضو کے اعضاء سے وضو کے برتن میں قطرے ٹپکانا (۶) پانی میں کھنکار یا تھوک ڈالنا۔ (۷) قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھنکار ڈالنا (۸) بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۱۰) اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۱۱) منہ پر پانی مارنا (۱۲) منہ پہ پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا (۱۴) ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا (۱۵) حلق اور گلے کا مسح کرنا (۱۶) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۷) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۸) اپنے لیے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا (۱۹) تین نئے نئے پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا (۲۰) جس کپڑے سے استنجاء کا پانی خشک کیا ہو اس سے وضو کے اعضاء کو پونچھنا (۲۱) دھوپ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا۔ ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: وضو نہ ہو تو نماز و سجدۂ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے اور خانہ کعبہ کے طواف کے لیے وضو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۹)

مسئلہ: جنب کو کھانے پینے سونے کے لیے وضو کر لینا سنت ہے اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین اور روضۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور

Marfat.com

وقوفِ عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: سونے کے لیے سونے کے بعد میت کو نہلانے یا اٹھانے کے بعد جماع سے پہلے۔ غصہ آجانے کے وقت زبانی قرآن شریف پڑھنے، یا علم حدیث اور دوسرے دینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لیے یا دینی کتابیں چھونے کے لیے۔ شرمگاہ چھونے یا کافر سے بدن چھو جانے یا صلیب یا بت چھو جانے کے بعد، جھوٹ بولنے۔ غیبت کرنے اور ہر گناہ کے بعد توبہ کرنے وقت کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے پردہ چھو جانے سے یا کوڑھی اور برص والے کا بدن چھو جانے سے بغل کھجانے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔ ان سب صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

وضو توڑنے والی چیزیں

(۱) پیشاب یا پاخانہ کرنا (۲) پیشاب پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (۴) کھانا یا پانی یا خون یا پت کی منہ بھر کرتے ہو جانا (۵) اس طرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں (۶) بیہوش ہو جانا (۷) غشی طاری ہو جانا (۸) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں (۹) دکھتی ہوئی آنکھ سے پانی کا کیچڑ نکلنا (۱۰) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا۔ یا اپنا ستر کھل گیا یا خود بالکل ننگے ہو کر وضو کیا یا نہانے کے وقت ننگے ہی وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے ہاں البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیئے کیونکہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

مسئلہ اگر ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہتا ہوا خون نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

Marfat.com

مسئلہ : چھالا نوچ ڈالا۔ اگر اس میں کا پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ : کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ : زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کچھ تری چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ : کھٹمل۔ مچھر۔ مکھی۔ پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (درمختار)

مسئلہ : قے میں صرف کیچوا گرا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر اس کے ساتھ کچھ پانی وغیرہ بھی نکلا تو دیکھیں گے کہ منہ بھر ہے یا نہیں اگر منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بھر منہ سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (درمختار)

مسئلہ : وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہو گئی تو یہ چلو کا پانی بیکار ہو گیا اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے۔ بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ : دکھتی ہوئی آنکھ۔ دکھتی ہوئی چھاتی، دکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ : کسی کے تھوک میں خون نظر آیا تو اگر تھوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر تھوک سرخی مائل ہو گیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۹۴)

مسئلہ : وضو کے بعد ناخن یا بال کٹا یا تو وضو نہیں ٹوٹا نہ وضو کو دہرانے کی ضرورت ہے نہ ناخن کو دھونے اور نہ سر کو مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ : اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھو لے اور اگر اکثر اس قسم کا شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد شک پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲)

مسئلہ : جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ

Marfat.com

سے ایسا شبہہ ہوجایا کرتا ہو تو اس شبہہ کو ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ وسوسہ کی اطاعت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

مسئلہ: اگر بے وضو تھا۔ اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ یقیناً بلا وضو ہے۔ اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳ وغیرہ)

مسئلہ: یہ یاد ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ گیا۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ کون سا عضو تھا تو بایاں پاؤں دھولے (درمختار ج ۱ ص ۱۰۱)

مسئلہ: شیر خوار بچے نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر قے ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا۔ بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو پاک ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۹۳)

مسئلہ: سوتے میں جو رال منہ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے اگرچہ وہ بدبو دار ہو پاک ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۹۳)

مسئلہ: مردے کے منہ سے جو پانی بہے ناپاک ہے۔ (درمختار ج ۱ ص ۹۴)

مسئلہ: منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا۔ اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ لگا کر کلی کو پانی لیا۔ تو لوٹا۔ کٹورا۔ اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چلو سے پانی لے کر کلی کرے۔ اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لیے پانی لے۔

غسل کے مسائل

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا۔ یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱) کُلّی کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو۔ دانتوں کی جڑ۔ زبان کے نیچے۔ زبان کی کروٹیں غرض منہ کے اندر پرزے پرزے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے

Marfat.com

غسل نہیں ہو گا بلکہ غسل میں فرض ہے۔ بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے ہاں روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہو گا۔

۳۔ تمام بدن پر پانی بہانا یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک بدن کے آگے پیچھے۔ دائیں بائیں، اوپر نیچے۔ ہر ہر ذرے، ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر اُدھر ہاتھ پھرا لیتے ہیں۔ اور پانی بدن پر لوٹ لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا۔ اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہو گا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور داڑھی مونچھ بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک دُھل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گبراریوں اور سوراخ۔ اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ۔ پیٹ کی بلٹیں۔ بغلیں۔ ناف کے غار، ران اور پیڑو کا جوڑ جنگاسا۔ دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ۔ ذکر اور خصیوں کے ملنے کی جگہ۔ خصیوں کے نیچے کی جگہ۔ عورت کے ڈھلکے ہوئے پستان کے نیچے کا حصہ۔ عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

غسل کا طریقہ غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے

Marfat.com

خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھرا پھرا کر بدن کو ملے خصوصاً جاڑوں میں تا کہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے پھر داہنے کندھے پر تین بار پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائے۔ پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر ہر حصہ کو خوب مل مل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

ضروری تنبیہ بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں ناپاک تہبند اور بدن سب پاک ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے تہبند کی نجاست اور زیادہ پھیلتی ہے اور سارے بدن بلکہ نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے۔ اس لیے نہانے میں لازم ہے کہ پہلے بدن کو اور اس کپڑے کو جس کو پہن کر نہانے ہیں دھو کر پاک کر لیں ورنہ غسل تو کیا ہو گا۔ اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ناپاک ہو جائیں گی۔ اور سارا بدن اور تہبند بھی ناپاک ہی رہ جائے گا۔

مسئلہ: غسل میں سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا ضروری ہے اور اگر گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک ہر بال پر پانی بہائے اور عورت پر صرف بال کی جڑوں کو تر کر لینا ضروری ہے۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کو کھولنا ضروری ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۱۰۴)

مسئلہ: غسل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھرا کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

کن کن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے وہ پانچ ہیں۔ (۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت

Marfat.com

کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا (۲) احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جانا (۳) ذکر کے سر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کر دیتا ہے (۴) حیض کا ختم ہونا (۵) نفاس سے فارغ ہونا۔ (عالمگیری ج ۱ ص۱۵ مصری)

مسئلہ: جمعہ۔ عید۔ بقر عید۔ عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کر لینا سنت ہے (عالمگیری ج ۱ ص۱۵)

مسئلہ: میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے۔ حرم کعبہ اور روضۂ منورہ کی حاضری طواف کعبہ۔ منیٰ میں داخل ہونے۔ جمروں کو کنکریاں مارنے کے لیے غسل کر لینا مستحب ہے۔ اسی طرح شبِ قدر۔ شب براءت۔ عرفہ کی رات میں مردہ نہلانے کے بعد۔ جنون اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد۔ نیا کپڑا پہننے کے لیے۔ سفر سے آنے کے بعد۔ استحاضہ بند ہونے کے بعد گناہ سے توبہ کرنے کے لیے نماز استسقاء کے لیے۔ گرہن کے وقت نماز کے لیے خوف۔ تاریکی۔ آندھی کے وقت ان سب صورتوں میں غسل کر لینا مستحب ہے۔

(در مختار ج ۱ ص۱۱۴ وغیرہ)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہائے (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کا چھونا (۴) قرآن شریف پڑھنا (۵) کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ و حدیث اور دوسری دینی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔

(درمختار و ردالمختار)

مسئلہ: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: غسل خانہ کے اندر اگر چہ چھت نہ ہو ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مگر ننگے نہائیں تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ: غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔ دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

مسئلہ: جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔ (عامۂ کتب فقہ)

مسئلہ: جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جُنب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے۔ اب تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

(بہار شریعت ج ۲ صـ۴۲)

مسئلہ: جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتا ہے یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھولے اور کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس شخص کو احتلام ہوا ہو اس کو بے نہائے ہوئے عورت کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ (بہار شریعت ج ۲ صـ۴۲)

تیمم کا بیان

اگر کسی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کے لیے تیمم کر لینا جائز ہے مثلاً ایسی جگہ ہو کہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو۔ یا پانی تو قریب ہی میں ہو مگر دشمن یا درندہ جانور کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ یا پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو۔ تو ان صورتوں میں بجائے وضو اور غسل کے تیمم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

Marfat.com

تیمم کا طریقہ

تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے یہ بھی کہہ لے کہ نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھرائے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرہ پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے۔ اگر بلاق یا نتھ پہنے ہو تو اُس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرائے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھر جائے اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہو تو زیور کو ہٹا کر اُس کے نیچے کھال پر ہاتھ پھرائیے۔ اگر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھرایا تو تیمم نہیں ہوگا۔ اس لیے خاص طور پر اُس کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے۔

(در مختار ج ا صـ۱۵۸ وغیرہ)

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں۔ (۱) تیمم کی نیت (۲) پورے چہرہ پر ہاتھ پھرانا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا۔

(در مختار ج ا صـ۱۵۴)

تیمم کی سنتیں

دس چیزیں تیمم میں سنت ہیں (۱) بسم اللہ پڑھنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہو تو جھاڑنا (۴) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا (۵) پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۶) پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا (۷) چہرہ اور ہاتھوں پر لگاتار ہاتھ پھرانا۔ ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ پھرا کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھرائے (۸) پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا (۹) انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ ان میں غبار پھر گیا ہو۔ (بہار شریف ج ۲ صـ۶۷ وغیرہ)

مسئلہ: مٹی۔ ریت۔ پتھر۔ گیرو وغیرہ ہر اُس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ لوہا۔ پیتل۔ کپڑا۔ رانگا۔ تانبا۔ لکڑی وغیرہ سے تیمم نہیں ہو سکتا جو کہ زمین کی جنس سے

Marfat.com

نہیں ہیں۔ یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے جیسے مٹی وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جائے یا پگھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں۔ جیسے لکڑی اور سب دھاتیں (عامہ کتب)

مسئلہ: راکھ سے تیمم جائز نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: گچ کی دیوار اور پکی اینٹ سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو اسی طرح مٹی۔ پتھر وغیرہ پر بھی غبار ہو یا نہ ہو۔ بہر حال تیمم جائز ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی حاجت ہوگئی تو فوراً ہی تیمم کرکے جلد مسجد سے نکل جائے۔

مسئلہ کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ پھر اس پر لازم ہے کہ وضو کرکے اُس نماز کو دہرائے۔

(درمختار ردالمختار ج ۱ صفحہ ۱۶۴)

مسئلہ: اگر پانی موجود ہو تو قرآن مجید کو چھونے یا سجدۂ تلاوت کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (ردالمختار ج ۱ صفحہ ۱۶۴)

مسئلہ: جس جگہ سے ایک شخص نے تیمم کیا اُسی جگہ سے دوسرا بھی تیمم کر سکتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ صفحہ ۷۵)

مسئلہ: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے یہ غلط ہے۔ مسجد کی دیوار اور زمین پر بھی تیمم بلا کراہت جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ صفحہ ۷۵)

مسئلہ: تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھرانے سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کو لازم ہے کہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مار کر تیمم کرے۔ (بہار شریعت ج ۱ صفحہ ۷۵ وغیرہ)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے اُن سے تیمم بھی جاتا رہے گا۔ اور ان کے علاوہ پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (عامہ کتب فقہ)

Marfat.com

استنجاء کا بیان

جب استنجاء خانہ میں داخل ہونا چاہے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ پڑھ کر پہلے بایاں قدم رکھے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں نکالے اور غُفْرَانَکَ ۔ پڑھے۔ (ترمذی شریف ج ۱ صلا)

پیشاب کے بعد استنجاء کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے پاک مٹی یا پتھر یا پھٹے پرانے کپڑے لے کر پیشاب کی جگہ کو سکھا لے اور اگر قطرہ آنے کا شبہ ہو تو کچھ ٹہل لے یا کھانس کر یا پاؤں زمین پر مار کر کوشش کرے کہ رکا ہوا قطرہ باہر نکل پڑے پھر پانی سے پیشاب کی جگہ دھو ڈالے اور پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے چند ڈھیلوں یا پتھروں سے پاخانہ کی جگہ کو پونچھ کر صاف کرے پھر پانی سے اچھی طرح دھوئے۔

مسئلہ: ڈھیلا اور پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کرے۔ داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

مسئلہ: ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولینا یہ استنجاء کا مستحب طریقہ ہے ورنہ صرف ڈھیلا اور صرف پانی سے بھی استنجاء کر لینا جائز ہے۔

مسئلہ: کھانے کی چیزیں، کاغذ، ہڈی، گوبر، کوئلہ اور جانوروں کے چارہ سے استنجاء کرنا منع ہے۔

مسئلہ: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے ہمارے ملک میں اُتر یا دکھن کی جانب منہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ: تالاب یا ندی کے گھاٹ پر، کنویں یا حوض کے کنارے، پانی میں اگرچہ بہتا ہوا پانی ہو، پھل والے یا سایہ دار درخت کے نیچے، ایسے کھیت میں جس میں کھیتی موجود ہو۔ قبرستان میں، بیچ سڑک اور راستوں پر، جانوروں کے باندھے جانے یا بیٹھنے کی جگہوں پر، اور جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں اور جس جگہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں ان سب جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ (درمختار ج ۱ صـ۲۲۹ و عالمگیری ج ۱ صـ)

Marfat.com

مسئلہ: پیشاب پاخانہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر یا کسی چیز کی آڑ میں بیٹھ کر کرنا چاہیے۔ جہاں لوگوں کی نظر ستر پر پڑے پیشاب، پاخانہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ: وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء نہ کرنا چاہیے۔

(بہار شریعت ج ۲ صـ۱۶)

مسئلہ: بچے کو پاخانہ، پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کردے۔ عورتیں اس طرف توجہ نہیں کیا کرتیں۔ انہیں لازم ہے کہ اس کا خیال رکھیں۔

مسئلہ: کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا ننگے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ یونہی ننگے سر پیشاب، پاخانہ کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ اسی طرح پیشاب پاخانہ کرتے ہوئے بات چیت کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان ہونے لگے تو زبان سے اذان کا جواب نہ دے۔ اسی طرح اگر خود چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے۔ اسی طرح کسی نے چھینک کر الحمد للہ کہا تو زبان سے یرحمک اللہ کہہ کر چھینک کا جواب نہ دے بلکہ دل ہی دل میں یرحمک اللہ کہہ لے۔

پانی کا بیان

جن جن پانیوں سے وضو جائز ہے اُن سے غسل بھی جائز ہے اور جن جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے اُن سے غسل بھی ناجائز ہے۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟ بارش۔ ندی۔ نالے۔ چشمے۔ کنویں۔ تالاب سمندر۔ برف۔ اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔

کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ پھلوں اور درختوں کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت کہلانے لگا۔ یا پانی میں چند مسالے مل گئے اور وہ شوربا کہلانے

Marfat.com

لگا۔ یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی ناپاک چیز اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا یا چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی۔ یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔ اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو۔ یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا دھووَن ہو ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔

(عالمگیری۔ درمختار ردالمختار)

مسئلہ: پانی میں اگر کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ شہد کی مکھی۔ بچھو۔ برساتی کیڑے مکوڑے تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

(عالمگیری ص۲۳)

مسئلہ: اگر پانی میں تھوڑا سا صابون مل گیا جس سے پانی کا رنگ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے لیکن اگر اس قدر زیادہ صابون پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص۲)

مسئلہ: جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ ان کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص۲۳)

مسئلہ: دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اُسے وہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوں ہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ عرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو تو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو۔ اور اگر لمبائی چوڑائی سو ہاتھ نہ ہو تو اس حوض کو چھوٹا حوض کہتے ہیں اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔ بڑے حوض میں اگر کوئی نجاست پڑ گئی تو وہ اس وقت تک پاک مانا جائے گا جب تک کہ اُس نجاست کے اثر سے اُس کے پانی کا رنگ و بو یا مزہ نہ بدل جائے۔ اور چھوٹا حوض ایک قطرہ نجاست پڑ جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔

(عامۂ کتب)

مسئلہ: جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور

Marfat.com

غسل جائز نہیں۔ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دہ دردہ سے کم پانی میں بے دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اُس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے۔ مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا۔ اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۴۹)

اس مسئلہ کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس مسئلہ سے غافل ہیں۔

مسئلہ: اتنے زور سے بہتا ہوا پانی کہ اگر اس میں تنکا ڈالا جائے تو اس کو بہا لے جائے نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا لیکن اگر اتنی زیادہ نجاست پڑ جائے کہ وہ نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دے تو اس صورت میں بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا اور اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ پانی کا بہاؤ ساری نجاست کو بہا لے جائے اور پانی کا رنگ اور بو، مزہ ٹھیک ہو جائے۔

مسئلہ: تالاب اور دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا حوض بھی بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے یہ بھی تھوڑی سی نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوگا۔ لیکن جب اس میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: ناپاک پانی کو خود بھی استعمال کرنا حرام ہے اور جانوروں کو بھی پلانا ناجائز ہے۔ ہاں گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں۔ مگر اس گارے مٹی کو مسجد میں لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ: ناپاک پانی بدن یا کپڑے یا جس چیز میں بھی لگ جائے وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کو جب تک پاک پانی سے دھو کر پاک نہ کر لیں۔ پاک نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت وغیرہ عامۂ کتب)

Marfat.com

مسئلہ: پانی میں بلا دُھلا ہوا ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اُس میں ملا دیں۔ نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے۔ سب کام کا ہو جائے گا۔ یوں ہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۲ صـ۴۹)

مسئلہ: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اُس کی ملک ہو جائے اُسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے۔ اگر اُس سے وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا۔ یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیئے کہ وہ اکثر نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بالغ کا بھرا ہوا پانی بھی بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرنا حرام ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ صـ۵۰)

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

آدمی اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے بھیڑ۔ بکری گائے بھینس۔ کبوتر۔ فاختہ وغیرہ۔ (عالمگیری ج ا صـ۲۲ مصری وغیرہ)

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے سور کُتا۔ شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ ہاتھی بندر اور تمام شکاری چوپائے ان سبھوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔

(عالمگیری ج ا صـ۲۳ مصری وغیرہ)

گھروں اور بلوں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی۔ نیولا۔ چوہا۔ سانپ۔ چھپکلی اور شکاری پرندے جیسے چیل۔ کوّا۔ شکرا۔ باز وغیرہ اور وہ مرغی جو ادھر اُدھر پھرتی اور نجاستوں پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے بھینس جو غلیظ کھاتی ہو۔ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج صـ۲۳)

گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے۔ لہذا

Marfat.com

اس سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر گدھے اور خچر کے جھوٹے کے سوا کوئی دوسرا پانی موجود ہی نہ ہو۔ اور نماز کا وقت آ گیا تو چاہیے کہ اسی پانی سے وضو کرے اور پھر تیمم کرکے نماز پڑھ لے اگر صرف وضو کیا اور تیمم نہیں کیا۔ یا صرف تیمم کیا اور وضو نہیں کیا تو نماز نہ ہوگی گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۲۳)

مسئلہ: جس جانور کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس جانور کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ ہے اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۲ مصری)

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

مسئلہ: پانی میں رہنے والے تمام جانوروں کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو جیسے مچھلی وغیرہ یا خشکی میں ہو جیسے کچھوا۔ کیکڑا وغیرہ۔

(ردالمختار ص ۱۴۱)

مسئلہ: کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آ گئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو گئے۔ یوں ہی کسی نے شراب پی کر فوراً پانی پیا۔ تو اس کا جھوٹا پانی نجس ہو گیا اور برتن بھی ناپاک ہو گیا۔

مسئلہ: شرابی کی مونچھیں اگر بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی ہو تو جب تک وہ مونچھوں کو پاک نہ کرے جو پانی پئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

(درمختار ص ۱۴۹)

کنوئیں کے مسائل

کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پاخانہ پیشاب۔ یا مرغی یا بطخ کی بیٹ یا خون یا تاڑی۔ شراب وغیرہ کسی نجاست کا ایک قطرہ بھی گر پڑے۔ یا کوئی بھی ناپاک چیز کنوئیں میں پڑ جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اس کا کل پانی نکالا جائے گا۔

Marfat.com

مسئلہ: اگر کنوئیں میں آدمی۔ گائے۔ بھینس۔ بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے یا چھوٹے سے چھوٹا بہنے والے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول پھٹ جائے یا ایسا جانور جس کا جھوٹا ناپاک ہے کنوئیں میں گر پڑے اگرچہ زندہ نکل آئے۔ جیسے سُور، کتا تو ان سب صورتوں میں کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: اگر بلی یا مرغی یا اتنا ہی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو چالیس ڈول پانی نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اتنا پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چوہا چھپکلی۔ گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے۔ اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول پانی نکالنا واجب اور تیس ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اس کے بعد کنواں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے جیسے بکری گائے۔ بھینس وغیرہ ان میں سے اگر کوئی کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آئے اور ان کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا معلوم نہ ہو تو کنواں پاک ہے لیکن احتیاطاً بیس ڈول پانی نکال ڈالیں۔

مسئلہ: حلال پرندوں جیسے کبوتر اور گوریا۔ مینا۔ مرغابی۔ وغیرہ اونچے اڑنے والے پرندوں کی بیٹ کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ یوں ہی چمگادڑ کے پیشاب سے بھی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ فلاں فلاں صورت میں اتنا اتنا پانی نکالا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز کنوئیں میں گری ہے پہلے اس کو کنوئیں میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں۔ اگر وہ چیز کنوئیں ہی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔
(درمختار و ردالمختار ج ۱ ص ۱۴۲)

مسئلہ: جہاں جہاں اتنے اتنے ڈول پانی نکالنے کا ذکر آیا ہے۔ وہاں ڈول کی گنتی اس ڈول سے کی جائے گی جو ڈول اس کنوئیں پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ اور اگر اس کنوئیں کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو اتنا بڑا ڈول ہونا چاہیے جس میں سوا پانچ کیلو پانی آجائے۔
(درمختار ج ۱ ص ۱۴۵)

Marfat.com

مسئلہ : سالن یا پانی یا شربت میں اگر مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں اور سالن ۔ پانی ۔ شربت کو کھا پی لیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں ۔ پھر اس کھانے کو کھائیں کیوں کہ مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفا ہے اور مکھی اس پر کو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے ۔ اس لیے غوطہ دے کر دوسرا شفاء والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۳۶۲ باب ما یحل اکلہ)

مسئلہ : ناپاک کنوئیں میں سے جس صورت میں جتنے پانی نکالنے کا حکم ہے جب اتنا پانی نکال لیا گیا تو اب وہ ڈول اور رسی اور کنوئیں کی دیواریں سب خود بخود پاک ہوگئیں ۔ کسی کو دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں ۔ (ہدایہ صـ ۲۴ و ردالمختار ج ۱ صـ ۱۴۲)

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہے ۔ ایک غلیظہ (بھاری نجاست)
دوسری خفیفہ (ہلکی نجاست)

نجاست غلیظہ جیسے پیشاب پاخانہ ۔ بہتا خون ۔ پیپ ۔ منہ بھر قے ۔ دکھتی ہوئی آنکھ کا کیچڑ پانی ۔ دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب ۔ بچے نے جو منہ بھر کر قے کی ۔ مرد یا عورت کی منی ۔ حرام جانوروں جیسے کتا ۔ شیر ۔ سور وغیرہ کا پیشاب ۔ پاخانہ اور گھوڑے ۔ گدھے خچر کی لید ۔ اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے ۔ بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی ۔ مرغی اور بطخ کی بیٹ ۔ ہاتھی کے سونڈ کا پانی ۔ درندہ ۔ جانوروں کا تھوک شراب ۔ نشہ لانے والی تاڑی ۔ سانپ کا پاخانہ ۔ مُردار کا گوشت ۔ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں ۔

نجاست خفیفہ جیسے گائے بھینس ۔ بھیڑ ۔ بکری وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب ۔ یوں ہی گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں ۔

مسئلہ : نجاست غلیظ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ

Marfat.com

جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کیے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔ اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر ہوا۔ اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ یعنی ایسی نماز کو دُہرا لینا واجب ہے۔ اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوا۔ اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگی مگر خلافِ سنت ہوئی۔ اور اس نماز کو دہرا لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ۔ لید۔ گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو۔ درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چوڑائی کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے۔ یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے۔ اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے۔ اتنی بڑی درہم کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔ (درمختار ج ا ص۲۱۱)

مسئلہ: نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی۔ یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے۔ اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھو کر پاک کیے نماز نہ ہوگی۔ (درمختار ج ا ص۲۱۲)

مسئلہ: جو نجاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دل دار ہو۔ جیسے لید۔ گوبر۔ پاخانہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اُس نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھو لینا بہتر ہے اور اگر نجاست دلدار نہ ہو بلکہ پتلی ہو۔ جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (درمختار ج ا ص۲۱۸ تا ۲۲۱)

Marfat.com

مسئلہ : نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں۔ یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن اور کپڑے میں نجاست لگی ہو۔ اور اگر کسی پتلی چیز دودھ یا سرکہ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو چاہے نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ بہر حال پتلی چیز ناپاک ہو جائے گی۔ اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑ گئی ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ صفحہ ۹۷)

مسئلہ : نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ میں مل جائے تو کل نجاست غلیظہ ہو جائے گی۔
(درمختار ج ۱ صفحہ ۲۱۲)

مسئلہ : حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے۔ البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج ۲ صفحہ ۹۹)

مسئلہ : چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی۔ یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے۔ ہاں اگر اس قدر زیادہ مینگنیاں پڑ گئیں کہ آٹا اور تیل کا مزہ بدل گیا تو آٹا اور تیل ناپاک ہو جائے گا۔ اور اس کا کھانا جائز نہیں ہو گا۔ (ردالمحتار ج ۱ صفحہ ۲۱۲)

مسئلہ : آدمی کا چمڑا ناخن کے برابر اگر تھوڑے پانی (یعنی دہ در دہ سے کم) میں پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر آدمی کا کٹا ہوا ناخن یا بال پانی میں پڑ گیا تو پانی ناپاک نہیں ہو گا۔
(بہار شریعت ج ۲ صفحہ ۱۰۱)

مسئلہ : نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔
(درمختار ج ۱ صفحہ ۲۱۰)

مسئلہ : اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک ہے۔
(بہار شریعت ج ۲ صفحہ ۱۰۲)

مسئلہ : ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہے پاک ہو گئی۔ خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے۔ اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر اس زمین سے تیمم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو۔
(ردالمحتار ج ۱ صفحہ ۲۰۸ عالمگیری صفحہ ۴۱)

مسئلہ ، ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں۔ بعد پختہ کر لینے

Marfat.com

کے پاک ہو گئے۔ (درمختار ج ۱ ص۲۱۱)

مسئلہ: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہو گئی۔ اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی مثلاً زمین پر پیشاب پڑ گیا پھر زمین سوکھ گئی اور نجاست کا اثر زائل ہو گیا اور وہ زمین پاک ہو گئی۔ اب اگر وہ زمین بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی۔ یوں ہی اگر چھری خون لگنے سے ناپاک ہو گئی اور چھری کو زمین پر خوب رگڑ رگڑ کر خون کا اثر زائل کر دیا تو چھری پاک ہو گئی۔ اب اگر وہ چھری بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہو گی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص۱۰۷)

مسئلہ: جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا یا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص۱۰۸)

حیض و نفاس و جنابت کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اُس کو حیض کہتے ہیں۔ اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ اور بچہ ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔

مسئلہ: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ہے جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ اور اگر پہلے اُس عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ اس کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی۔ اب کی مرتبہ دس دن آیا تو دسوں دن حیض ہے اور اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن

Marfat.com

استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی۔ بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے۔ وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے۔ اور باقی استحاضہ مانا جائے گا۔

مسئلہ: کم سے کم نو برس کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا۔ اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ (حیض و اولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ یوں ہی پچپن برس کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ لیکن اگر کسی عورت کو پچپن برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو اس حیض کو مان لیا جائے۔

مسئلہ: حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوں ہی نفاس اور حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۴ وغیرہ)

مسئلہ: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۳۵)

مسئلہ: کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا، تو اگر اس عورت کے پہلے ہی بار بچہ پیدا ہوا ہے۔ یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے۔ باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ جیسے تیس دن نفاس کا خون آنے کی عادت تھی۔ مگر اب کی مرتبہ پینتالیس دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے مانے جائیں گے

اور پندرہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص۲۵ وغیرہ)

حیض ونفاس کے احکام

حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے اور حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے، یوں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص۳۶)

مسئلہ: قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف کلمہ شریف درود شریف وغیرہ حیض ونفاس کی حالت میں عورت بلاکراہت پڑھ سکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک درود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے (عالمگیری ج ۱ ص۳۶)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں ہمبستری یعنی جماع حرام ہے۔ بلکہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی حرام ہے ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنہ سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھونا یا بوسہ دینا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص۳۷)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں اگر چور یا درندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے مگر اس کو چاہیئے کہ تیمم کر کے مسجد میں جائے۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت اگر عیدگاہ میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا لے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی کو خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص۳۶)

Marfat.com

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لیے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلائے بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ غلبہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کو حلال سمجھنا کفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہگار ہوا۔ اُس پر توبہ کرنا فرض ہے۔ اور اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار۔ اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ خدا کے غضب سے امان پائے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۳۷ وغیرہ)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر حیض و نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ: نفاس کی حالت میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ کھلانے اور اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہندوستان میں بعض جگہ جاہل عورتیں حیض و نفاس والی عورتوں کے برتن الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو اور حیض و نفاس والی عورتوں کو نجس جانتی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں مردوں کو بچنا لازم ہے اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہو جائے اگرچہ نفاس کا خون بند ہو چکا ہو وہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے کو نماز کے قابل سمجھتی ہیں۔ یہ بھی محض جہالت ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جیسے ہی نفاس کا خون بند ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھیں۔ نماز ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔

مسئلہ: حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا۔ تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع کرنا جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۳۷)

مسئلہ: اگر دس دن سے کم میں حیض بند ہو گیا تو تاوقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں نہ گزر جائے صحبت کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ تلاوت بھی حرام ہے اور سجدۂ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ: رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ رات ہی سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔

مسئلہ: حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔

استحاضہ کے احکام

استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ۔ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے گی۔ روزہ بھی رکھے گی۔ کعبہ میں بھی داخل ہوگی۔ طوافِ کعبہ بھی کرے گی۔ قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے گی وضو کرکے قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگائے گی۔ اور اسی حالت میں شوہر اُس سے ہمبستری بھی کرے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

جُنُب کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا "جُنُب" کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔ جُنُب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرلے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے نہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: جنب کو ساتھ کھلانے اس کا جھوٹا کھانے۔ اس کے سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۹)

مسئلہ: جُنُب کو چاہیے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کُتا اور جُنب ہو۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۹)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے۔ ایک کافر کا مردہ، دوسرے خلوق (عورتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا، تیسرے جنب آدمی مگر یہ کہ وضو کرلے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صـ۵۱)

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت یا ایسے مرد وعورت جن پر غسل فرض ہے اگر یہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم دیں۔ تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھائیں۔ مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑیں پھر للّٰہ پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر رب العالمین پڑھیں۔ ایک سانس میں پوری آیت لگاتار نہ پڑھیں۔ اور قرآن شریف کے الفاظ کو ہجے کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے کلمہ شریف و درود شریف وغیرہ کو پڑھنا جنب کے لیے بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ حیض ونفاس والی عورت کے لیے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف کو پڑھنا جائز و درست بلکہ مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ صـ۳۶)

معذور کا بیان

جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے۔ یا استحاضہ کا خون آنے کے امراض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا۔ اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا۔ تو ایسے شخص کو شریعت میں معذور کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آجائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتے رہیں۔ اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ آتا رہے۔ مگر ان لوگوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے۔ اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہوا ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لیے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔

(عالمگیری ج ۱ صـ۳۸)

مسئلہ: جب کوئی شخص شریعت میں معذور مان لیا گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک بار بھی اس کا عذر پایا جاتا رہے گا وہ معذور ہی رہے گا جب اس کو اتنی شفا حاصل

Marfat.com

ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر جائے اور اس کو ایک مرتبہ بھی قطرہ وغیرہ نہ آئے تو اب
یہ شخص معذور نہیں مانا جائے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

مسئلہ: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے لیکن
اگر کوئی وضو توڑنے والی دوسری چیز پائی گئی تو اس کا وضو جاتا رہے گا۔ جیسے کسی کو قطرے کا
مرض ہے اور وہ معذور مان لیا گیا۔ تو نماز کے پورے وقت میں قطرہ آنے سے تو اس کا وضو
نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن ہوا نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں قطرہ آجاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں
قطرہ نہیں آتا تو اس پر فرض ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرے اور وہ معذور نہیں شمار کیا جائے گا۔

نماز کے وقتوں کا بیان

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا۔ ان پانچوں نمازوں
کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اُس نماز کو وقت
میں پڑھنا فرض ہے۔ وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔

اب ہم نمازوں کے وقتوں کا بیان کرتے ہیں کہ کس نماز کا وقت کب سے شروع
ہوتا ہے اور کب ختم ہو جاتا ہے۔

فجر کا وقت: صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے۔ اس درمیان میں
جب چاہیں فجر کی نماز پڑھ لیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اجالا
ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیں۔ صبح صادق ایک
روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پوربی کناروں میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں تک
کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اُجالا ہو جاتا ہے۔ صبح صادق کی
روشنی ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ صبح صادق
جاڑوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے
ظاہر ہوتی ہے۔

Marfat.com

ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اُسی چیز کا سایہ دُوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ جاڑوں میں اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔

فائدہ: سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک ہموار لکڑی بالکل سیدھی اس طرح گاڑدیں کہ پورب پچھم یا اُتر دکھن کو ذرا بھی جھکی نہ ہو۔ اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے اس لکڑی کا سایہ کم اور چھوٹا ہوتا جائے گا۔ جب سایہ کم ہونا رک جائے تو سمجھ لو کہ ٹھیک دوپہر ہو گیا اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہو اس کو ناپ کر دھیان میں رکھو۔ اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے تو سمجھ لو کہ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا بڑا ہو جائے تو سمجھ لو کہ ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ جاڑوں میں عصر کا وقت تقریباً ڈیڑھ گھنٹے لمبا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ مختلف تاریخوں میں) رہتا ہے، عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔ لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیہ میں زردی آجائے۔

مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرخی کے بعد پچھم میں صبح صادق کی سپیدی کی طرح اُتر دکھن میں پھیلی رہتی ہے مغرب کے وقت کی لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سپیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے۔ اور آدھی رات کے بعد عشا کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا وقت ہے لیکن عشاء پڑھنے سے پہلے وتر نہیں پڑھی جا سکتی کیوں کہ عشاء اور وتر میں ترتیب فرض ہے یعنی ضروری ہے کہ پہلے عشاء پڑھ لی جائے اس کے بعد وتر پڑھی جائے۔ اگر کسی نے قصداً عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر ادا نہیں ہوگی۔ بلکہ عشاء پڑھنے کے بعد پھر وتر پڑھنی پڑے گی۔ ہاں اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لی۔ یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر کے ساتھ پڑھی تھی تو وہ وضو کر کے عشاء نماز پڑھے۔ لیکن وتر جو پہلے پڑھ لی ہے وہ ادا ہو گئی اس کو دہرانا ضروری نہیں۔

مکروہ وقتوں کا بیان

مسئلہ: سورج نکلتے وقت، سورج ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں۔ لیکن اُس دن کی عصر اگر نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر عصر میں اتنی دیر کر کے نماز پڑھنی سخت گناہ ہے۔

مسئلہ: ان تینوں وقتوں میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں کلمہ، یا تسبیح یا درود شریف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے (عالمگیری)

مسئلہ: اگر ان تینوں وقتوں میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ جنازہ ان وقتوں سے پہلے لایا گیا۔ مگر نماز جنازہ پڑھنے میں اتنی دیر کر دی کہ مکروہ وقت آ گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک کوئی نماز جائز نہیں۔ سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد جب سورج ایک لاٹھی کے برابر اونچا ہو جائے اس کے بعد ہر نماز چاہے نفل ہو یا قضا یا کوئی دوسری پڑھنی چاہیے۔

Marfat.com

مسئلہ: جب سورج ڈوبنے سے پہلے پیلا پڑ جائے اُس وقت سے سورج ڈوبنے تک کوئی نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر اُس دن کی عصر ابھی تک نہیں پڑھی ہے تو اس کو پڑھ لے۔ نماز عصر ادا ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوگی۔

مسئلہ: ٹھیک دوپہر میں کوئی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: بارہ وقتوں میں نفل اور سنت نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ بارہ وقت یہ ہیں۔

۱۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا دوسری کوئی بھی نفل نماز پڑھنی منع ہے۔

۲۔ اقامت شروع ہونے سے جماعت ختم ہونے تک کوئی سنت و نفل پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں البتہ اگر نماز فجر کی اقامت ہونے لگی اور اس کو معلوم ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی سہی تو اس کو چاہیئے کہ صفوں سے کچھ دور ہٹ کر فجر کی سنت پڑھ لے۔ اور پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر وہ یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا تو جماعت نہیں ملے گی تو اس کی سنت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اس کو چاہیئے کہ بغیر سنت پڑھے جماعت میں شامل ہو جائے فجر کی نماز کے علاوہ دوسری نمازوں میں اقامت ہو جانے کے بعد اگرچہ یہ جان لے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی جماعت مل جائے گی پھر بھی سنت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ سنت چھوڑ کر فوراً ہی جماعت میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

۳۔ نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ قضا نمازیں سورج ڈوبنے سے بیس منٹ پہلے تک پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ سورج ڈوبنے کے بعد اور مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے کوئی نفل جائز نہیں۔

۵۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر نمازِ جمعہ ختم ہونے تک کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ جائز نہیں۔

۶۔ عین خطبہ کے درمیان کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ جائز نہیں۔ چاہے جمعہ کا خطبہ ہو۔

Marfat.com

یا عیدین کا یا گرہن کی نماز کا یا نمازِ استسقاء کا یا نکاح کا۔ لیکن ہاں صاحبِ ترتیب کے لیے جمعہ کے خطبہ کے دوران بھی قضا نماز کو پڑھ لینا لازم ہے۔

۷۔ عید کی نماز سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ چاہے گھر میں پڑھے، یا مسجد میں یا عید گاہ میں۔

۸۔ عیدین کی نماز کے بعد بھی عید گاہ یا مسجد میں۔ نماز نفل پڑھنی مکروہ ہے۔ ہاں اگر گھر میں نفل پڑھے تو یہ مکروہ نہیں۔

۹۔ میدانِ عرفات میں جو ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور بعد میں نفل و سنت مکروہ ہے۔

۱۰۔ مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنی مکروہ ہے۔ دونوں نمازوں کے بعد اگر نفل و سنت پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔

(عالمگیری و درمختار)

۱۱۔ نمازِ فرض کا وقت اگر تنگ ہو گیا ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر و ظہر کی سنتیں پڑھنی بھی مکروہ ہیں۔ جلدی جلدی فرض پڑھ لے تاکہ نماز قضا نہ ہونے پائے۔

۱۲۔ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو۔ تو اُسے دور کیے بغیر ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانہ پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے یوں ہی کھانا سامنے آگیا اور بھوک لگی ہو۔ یا دوسری کوئی بات ایسی ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جا رہا ہو تو ایسی حالت میں بھی نماز پڑھ لے تاکہ قضا نہ ہو جائے۔ لیکن پھر اس نماز کو دہرا لے۔

اذان کا بیان

اذان کے فضائل اور اس کے ثواب کے بیان میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جو شخص سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان پڑھے گا۔ اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۵ باب الاذان)

اذان اسلام کا نشان ہے۔ اگر کسی شہر یا گاؤں کے لوگ اذان پڑھنا چھوڑ دیں۔ تو بادشاہ

Marfat.com

اسلام ان کو مجبور کر کے اذان پڑھوائے اور اس پر بھی لوگ نہ مانیں تو ان سے جہاد کرے۔

(قاضی خاں)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے اذان پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔ یعنی اگر اذان نہ پڑھی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

مسئلہ: مسجد میں بلا اذان و اقامت کے جماعت سے نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

مسئلہ: گھر میں اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اذان نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے۔

مسئلہ: وقت ہونے کے بعد اذان پڑھی جائے۔ اگر وقت سے پہلے اذان ہو گئی تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان پڑھی جائے۔

مسئلہ: اذان کے درمیان میں بات چیت منع ہے۔ اگر موذن نے اذان کے بیچ کوئی بات کر لی تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)

مسئلہ: ہر اذان یہاں تک کہ خطبہ جمعہ کی اذان بھی مسجد کے باہر کہی جائے۔ مسجد کے اندر اذان نہ پڑھی جائے۔ (خلاصہ عالمگیری و قاضی خاں)

مسئلہ: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور سلام کا جواب اور ہر کام موقوف کر دے۔ یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ اور یہی اقامت میں بھی کرے۔

(درمختار و عالمگیری)

مسئلہ: جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے۔ اُس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: فرض نمازوں اور جمعہ کی جماعتوں کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی اذان کہی جا سکتی ہے۔ جیسے پیدا ہونے والے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت اسی طرح مغموم کے کان میں۔ مرگی والے اور غضبناک اور بد مزاج آدمی اور جانور کے کان

Marfat.com

میں جنگ اور آگ لگنے کے وقت۔ جنوں اور شیطانوں کی سرکشی کے وقت، جنگل میں راستہ نہ ملنے کے وقت میت کے دفن کرنے کے بعد ان صورتوں میں اذان پڑھنا مستحب ہے۔

(بہار شریعت، ردالمختار ج ۱ ص ۲۵۸)

اذان کا طریقہ مسجد سے خارج حصہ میں کسی اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ اکبر کہے پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر ذرا ٹھہر کر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کہے۔ پھر دو مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کہے۔ پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کہے۔ پھر قبلہ کو منہ کر لے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

مسئلہ: فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہنے کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ بھی کہے کہ مستحب ہے۔

اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھے۔ پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ہ

اذان کا جواب جب اذان سنے تو اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ اور اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

Marfat.com

مسئلہ: جب موذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا درود شریف بھی پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے۔

قُرَّتُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

(ردالمحتار جلد اوّل ص۲۶۸ مصری)

مسئلہ: خطبہ کی اذان کا جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار ج ا ص۲۶۸)

مسئلہ: جنب بھی اذان کا جواب دے۔

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت پر اور جماع میں مشغول ہونے والے پر اور پیشاب پاخانہ کرنے والے پر، اذان کا جواب نہیں۔ (درمختار ص۲۶۵)

صلاۃ پڑھنا اذان و اقامت کے درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یا اس قسم کے دوسرے کلمات نماز کے اعلانِ ثانی کے طور پر بلند آواز سے پکارنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ اس کو شریعت کی اصطلاح میں تثویب کہتے ہیں اور تثویب مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں مستحب ہے تثویب کے لیے کوئی خاص کلمات شریعت میں مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ اس شہر میں جن لفظوں کے ساتھ تثویب کہتے ہوں ان لفظوں سے تثویب کہنا مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ا ص۵۳)

اقامت اقامت اذان ہی کے مثل ہے۔ مگر چند باتوں میں فرق ہے۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے جاتے ہیں۔ اور اقامت کے کلمات کو جلد جلد کہیں۔ درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بھی کہیں۔ اذان میں آواز بلند کرنے کا حکم ہے۔ مگر اقامت میں آواز بس اتنی ہی اونچی ہو کہ سب حاضرینِ مسجد تک آواز پہنچ جائے۔ اقامت میں کانوں کے اندر انگلیاں نہیں ڈالی جائیں گی۔ اذان مسجد کے باہر پڑھنے کا حکم ہے اور اقامت مسجد کے اندر ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر امام نے اقامت کہی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار، غنیہ وغیرہ)

مسئلہ: اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت

Marfat.com

داہنے بائیں منہ پھیرے۔ (در مختار)

مسئلہ: اقامت ہوتے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا جائے اُس وقت کھڑا ہو۔ یوں ہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی اقامت کے وقت بیٹھے رہیں جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مکبر کہے اُس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔ یہی حکم امام کے لیے بھی ہے۔

(عالمگیری صـ۱۳)

آج کل اکثر جگہ یہ غلط رواج ہے۔ اقامت کے وقت بلکہ اقامت سے پہلے ہی لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہ ہے کہ جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اُس وقت تک اقامت نہیں کہی جاتی۔ یہ طریقہ خلافِ سنت ہے۔ اس بارے میں بہت سے رسالے اور فتاویٰ بھی چھاپے گئے مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا کیا علاج؟ خداوند کریم مسلمانوں کو سنت پر عمل کی توفیق بخشے۔

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان ہی کے جواب کی طرح ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے (عالمگیری)

استقبال قبلہ کے چند مسائل

پوری نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا نماز کی شرط اور ضروری حکم ہے۔ لیکن چند صورتیں ہیں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے پھر بھی نماز جائز ہے مثلاً

مسئلہ: جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جا رہا ہو اور صحیح اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ جس رُخ بھی نماز پڑھ سکتا ہو پڑھ لے اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر سکے اور وہاں دوسرا ایسا

Marfat.com

کوئی آدمی بھی نہیں جو کعبہ کی طرف اس کا منہ کرادے تو وہ اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت و رد المختار)

مسئلہ: چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتا رہے چنانچہ فرض نماز ہو یا نفل (غنیہ)

مسئلہ: اگر یہ نہ معلوم ہو کہ قبلہ کدھر ہے اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نمازی کو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیۃ المصلّٰی وغیرہ)

مسئلہ: جس طرف دل جم گیا تھا اُدھر منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر درمیان نماز ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہو گئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اُس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اس طرح اگر نماز میں اس کو چاروں طرف بھی گھومنا پڑا پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

(در مختار و رد المختار ج ا ص ۲۹۱)

مسئلہ: نمازی نے اگر بلا عذر قصداً جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اُس نے قبلہ کی طرف سینہ پھیر لیا پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے۔ اور اگر نماز میں بلا قصد و ارادہ قبلہ سے سینہ پھر گیا اور فوراً ہی وہ قبلہ کی طرف سینہ کر لیا تو اس کی نماز ہو گئی۔ (منیۃ المصلی و بحر)

مسئلہ: اگر صرف منہ قبلہ سے پھیر لیا اور سینہ قبلہ سے نہیں پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے۔ اس کی نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایک سیکنڈ کے لیے بھی قبلہ سے چہرہ پھیر لینا مکروہ ہے (منیۃ المصلی)

Marfat.com

مسئلہ : اگر نمازی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نہ چہرہ پھیرا بلکہ صرف آنکھوں کو پھرا پھرا کر ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

رکعتوں کی تعداد اور نیت کا طریقہ

نیت سے مراد دل میں پکا ارادہ کرنا ہے خالی خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ : اگر زبان سے بھی کہہ دے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ :۔ مقتدی ہو تو نیت میں اس کو اتنا اور کہنا چاہیے کہ پیچھے اس امام کے۔

مسئلہ : امام نے امام ہونے کی نیت نہیں کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی جماعت کا ثواب نہ پائے گا۔

اب ہم تمام نمازوں کی رکعتوں اور ان کی نیتوں کے طریقوں کا الگ الگ سوال و جواب کی صورت میں بیان کرتے ہیں ان کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

سوال : فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ؟

جواب : کل چار رکعت۔ پہلے دو رکعت سنت موکدہ پھر دو رکعت فرض۔

سوال : دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنتِ فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : ظہر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ؟

جواب : بارہ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت موکدہ، پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر دو رکعت نفل۔

سوال : چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر چار رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب :- نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : اور دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنتِ رسول اللہ کی ۔ منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے ۔ ؟

جواب :- نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

فائدہ : نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے میں دو گنا ثواب ملتا ہے اور بیٹھ کر نفل پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے ۔

سوال :- عصر کے وقت، کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ؟

جواب : آٹھ رکعت ۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ، پھر چار رکعت فرض

سوال ، چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے گی ۔ ؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنتِ عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے ؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال ، مغرب کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ؟

Marfat.com

جواب : سات رکعت ۔ پہلے تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل

سوال : تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے ۔

جواب : نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : اور دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کرے ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے ۔ منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال :۔ عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ؟

جواب : سترہ رکعت ۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ۔ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنتِ مؤکدہ ۔ پھر دو رکعت نفل پھر تین رکعت وتر واجب پھر دو رکعت نفل ۔

سوال : چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے ؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے ؟

جواب : نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے گی ؟

جواب : نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ سنتِ عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال : پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے ؟

Marfat.com

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی، اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے۔ منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا پکا ارادہ کیا اور زبان سے ظہر کی جگہ عصر کا لفظ نکل گیا، تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے۔ منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سوال: اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو نیت کیسے کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے فرض ظہر کی، اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

اسی طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کر لینا چاہیے۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

Marfat.com

جواب: بیس رکعت۔ دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب چار رکعت عشاء، تین رکعت وتر، خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے، سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے۔ (عامۂ کتب فقہ)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لَو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں۔ نہ بالکل ملی ہوئی نہ بہت پھیلی ہوئی۔ اس حال میں کہ کانوں کی لَو چھوتے ہوئے دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔ پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے اس طرح باندھ لے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر پہنچوں کے پاس رہے اور بیچ کی تینوں انگلیوں بائیں کلائی کی پیٹھ پر۔ اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل حلقہ کی صورت میں رہیں پھر ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے پھر اَلْحَمْدُ پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے اس کے بعد کوئی سورہ یا تین آیتیں پڑھے، یا ایک لمبی آیت جو تین آیتوں کے برابر ہو پڑھے پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے اس طرح پکڑے کہ ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں۔ اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر اونچا نیچا نہ ہو۔ اور نظر پیروں کی پشت پر ہو۔ اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو۔ تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہے اور دونوں ہاتھ لٹکائے رہے ہاتھوں کو باندھے نہیں پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنہ زمین پر رکھے پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سر رکھے۔ اس طرح پر کہ پہلے ناک زمین پر رکھے پھر ماتھا اور ناک

کی ہڈی کو دبا کر زمین پر جمائے۔ اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے، اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔ اس طرح کہ انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔ اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہے۔ پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے۔ اس طور پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہو گئی اب پھر بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھ کر الحمد پوری اور کوئی سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔ پھر جب سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور یہ پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ ط اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ ط اس کو تشہد کہتے ہیں جب اَشھَدُ اَن لَّا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے۔ اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے۔ اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں اَلحَمدُ کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ سَیِّدِنَا اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ ہ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ سَیِّدِنَا اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ ط پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَن تَوَالَدَ وَلِجَمِیعِ المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ

Marfat.com

وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط یا اور کوئی دعا ماثورہ پڑھے۔ مثلاً یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے پھر بائیں شانے کی طرف اسی طرح۔ اب نماز ختم ہو گئی اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا مثلاً اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ہ پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

نماز کا یہ طریقہ جو لکھا گیا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو الحمد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ۔ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔

نماز میں عورتوں کے چند خاص مسائل

عورتوں کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک ہی ہاتھ اٹھا کر بائیں ہتھیلی سینہ پر رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے اسی طرح عورتیں رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتوں کو بالکل سمٹ کر سجدہ کرنا چاہیے۔ یعنی بازو کو کروٹوں سے ملا دیں۔ اور پیٹ کو ران سے اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دیں۔ اور قعدہ میں التحیات پڑھتے وقت عورتیں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں مردوں کی طرح نہ بیٹھیں۔

Marfat.com

عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں بہت سی جاہل عورتیں فرض وواجب اور سنت ونفل ساری نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ نفل کے سوا کوئی نماز بھی بلا عذر کے بیٹھ کر پڑھنی جائز نہیں۔ یہ جاہل عورتیں فرض وواجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہوں ان سب کی قضا کریں اور توبہ کریں۔

مسئلہ: عورت مردوں کی امامت کرے یہ ناجائز ہے۔ ہرگز عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ اور صرف عورتوں کی جماعت کہ عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں۔ یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

مسئلہ: عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں پنج وقتہ نمازوں کے لیے بھی عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔

افعال نماز کی قسمیں

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں جن جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اگر قصداً ان کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ بھی ہوگا اور نماز کو بھی دہرانا پڑے گا۔ اور اگر بھول کر ان کو چھوڑا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اور بعض باتیں سنت مؤکدہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ ان کو کریں تو ثواب اور اگر نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔ اب ہم ان باتوں کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھ کر اچھی طرح یاد کر لو۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا، تو نماز ہوگی ہی نہیں ۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام ۳۔ قراءت ۴۔ رکوع ۵۔ سجدہ ۶۔ قعدہ اخیرہ ۷۔ کوئی کام کر کے مثلاً سلام یا کلام کر کے نماز سے نکلنا۔

تکبیر تحریمہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز کو شروع کرنا۔ نماز میں بہت مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللہ اکبر کہتے ہیں اس کا نام تکبیر تحریمہ ہے یہ فرض ہے اس کو اگر چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ: قیام فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی مرد یا عورت نے بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کی نماز ادا نہیں ہوئی۔ ہاں نفل نماز کو بلا عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھے تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ: قرأت فرض ہونے کا یہ مطلب ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل اور سنتوں کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن نہیں پڑھا، تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکیں کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ: سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ ماتھا زمین پر جما ہو اور کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو تو اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہے۔ تو نماز نہ ہوگی (درمختار، فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت) ایک انگلی کے پیٹ کا سجدہ میں زمین سے لگنا تو فرض ہے مگر دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین سے لگنا واجب ہے اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ سجدہ میں زمین سے لگا ہونا سنت ہے۔

مسئلہ: نماز کی رکعتوں کو پوری کر لینے کے بعد پوری التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اور اسی کا نام قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ: قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد و ارادہ اور کسی عمل سے نماز کو ختم کر دینا خواہ اسلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے لیکن سلام کے علاوہ اگر کوئی دوسرا کام کر کے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہوگیا لیکن اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ الحمد پڑھنا۔ فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعات میں الحمد کے ساتھ کوئی سورہ یا تین چھوٹی آیتوں کو ملانا۔ فرض نماز دو

Marfat.com

میں دو پہلی رکعتوں میں قرارت کرنا۔ اَلْحَمْدُ[5] کا سورہ سے پہلے ہونا ہر رکعت[6] میں سورہ سے پہلے ایک ہی بار اَلْحَمْدُ[7] اور سورہ کے درمیان آمین اور بِسْمِ اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔ قراءت[8] کے بعد فوراً ہی رکوع کرنا۔ سجدہ[9] میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا۔ دونوں سجدوں[10] کے درمیان کسی رکن کا فاصل نہ ہونا۔ تعدیل[11] یعنی رکوع و سجود اور قومہ جلسہ میں کم سے کم ایک بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا۔ جلسہ[12] یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا قومہ[13] یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔ قعدہ[14] اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ فرض[15] اور وتر اور موکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں التحیات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ ہر قعدہ[16] میں پورا تشہد پڑھنا۔ لفظ[17] السلام دو بار کہنا۔ وتر[18] میں دعائے قنوت پڑھنا۔ وتر[19] میں قنوت کی تکبیر۔ عیدین[20] کی چھ زائد تکبیریں۔ عیدین[21] میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر۔ اور اس تکبیر[22] کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا ہر جہری[23] نماز میں امام کو بلند آواز سے قرارت کرنا۔ اور غیر جہری[24] نمازوں میں آہستہ قراءت کرنا ہر فرض[25] و واجب کا اس کی جگہ پر ادا ہونا۔ ہر رکعت[26] میں ایک ہی رکوع ہونا۔ اور ہر رکعت[27] میں دو ہی سجدہ ہونا۔ دوسری[28] رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ اور چار[29] رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ آیت[30] سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا۔ سہو ہوا[31] تو سجدہ سہو کرنا [32] دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہنے کے برابر وقفہ نہ ہونا۔ امام جب[33] قرارت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت میں مقتدی کا چپ رہنا۔ قراءت[34] کے [35] تمام واجبات میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنی۔

نماز کی سنتیں

نماز میں جو چیزیں سنت ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے۔ نہ نماز دہرانے کی۔ لیکن اگر دہرا لے تو اچھا ہے۔ کیوں کہ نماز کی کسی سنت کو چھوڑ دینے سے نماز کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں۔ تکبیر[1] تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا۔ ہاتھوں[2] کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ کھلی رکھے۔ بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ بوقت[3] تکبیر سر نہ

Marfat.com

جھکانا۔ [4] ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ [5] تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا اسی طرح قنوت اور عیدین کی تکبیروں میں بھی۔ [6] کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا۔ [7] عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ [8] امام کا اللہ اکبر۔ سمع اللہ لمن حمدہ اور سلام بلند آواز سے کہنا۔ [9] تکبیر کے بعد ہاتھ لٹکائے بغیر باندھ لینا۔ [10] ثنا و تعوذ و بسم اللہ پڑھنا اور [11] آمین کہنا اور ان [12] سب کا آہستہ ہونا۔ [13] پہلے ثنا، پھر تعوذ۔ پھر بسم اللہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا۔ [14] رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور [15] گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا۔ اور [16] انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا [17] عورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کشادہ نہ رکھنا۔ [18] حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا [19] رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ [20] رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھنا۔ [21] رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا۔ [22] رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ [23] مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور [24] اکیلے نماز پڑھنے والوں کو دونوں کہنا [25] سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ [26] سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا [27] سجدہ کرنے کے لیے پہلے گھٹنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر ماتھا زمین پر رکھنا۔ اور [28] سجدہ سے اٹھنے کے لیے پہلے ماتھا پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنا زمین سے اٹھانا۔ [29] سجدہ میں بازو کا کروٹوں سے اور پیٹ کا رانوں سے الگ رہنا۔ [30] سجدہ کی حالت میں کلائیوں کو زمین پر نہ بچھانا [31] عورت کو سجدہ میں اپنے بازو کو کروٹوں سے پیٹ کو ران سے، ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دینا۔ [32] دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا۔ اور [33] ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ [34] سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا۔ اور ملی ہوئی ہونا۔ اور [35] پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا۔ [36] دوسری رکعت کے کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔ [37] قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔ [38] داہنا قدم کھڑا رکھنا اور [39] داہنے قدم کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا۔ [40] عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ [41] دایاں ہاتھ داہنی ران پر اور [42] بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور [43] انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا۔ [44] کلمہ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ [45] قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

Marfat.com

نماز کے مستحبات

حالت[1] قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا، رکوع[2] میں قدم کی پشت پر دیکھنا سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا۔ قعدہ میں سینے پر نظر جمانا پہلے[3] سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا، دوسرے[4] سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا۔ جمائی[5] آئے تو منہ بند کیے رہنا اور اس سے جمائی نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے، جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی جمائی کا آنا بند ہو جائے گا۔ مرد[6] کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ عورت[7] کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے جہاں[8] تک ممکن ہو کھانسی کو دفع کرنا۔ جب[9] مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مقتدی سب کو کھڑا ہو جانا جب[10] مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہو جانے پر نماز شروع کرے، دونوں[11] پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا مقتدی[12] کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ سجدہ[13] زمین پر بلا کچھ بچھائے ہوئے کرنا۔

نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد بہت سے اذکار اور دعاؤں کے پڑھنے کا حدیثوں میں ذکر ہے ان میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھے، لیکن ظہر و مغرب اور عشاء میں تمام وظائف سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں۔ سنت سے پہلے مختصر دعا پر قناعت چاہیے۔ ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ اس کا خیال رہے (ردالمختار)

فائدہ: حدیثوں میں جن دعاؤں کے بارے میں جو تعداد مقرر ہے ان سے کم یا زیادہ نہ کرے کیونکہ جو فضائل ان دعاؤں کے ہیں وہ انہیں عددوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کمی بیشی کی مثال یہ ہے کہ کوئی تالا کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے تو اگر اس کنجی کے دندانے کچھ کم یا زائد کر دیں تو اس سے وہ تالا نہ کھلے گا۔ ہاں البتہ اگر گنتی شمار کرنے میں شک ہو سکتا ہے تو زیادہ کر سکتا ہے تو زیادہ کر سکتا ہے۔ اور یہ زیادہ کرنا گنتی بڑھانے کے لیے نہیں ہے بلکہ

Marfat.com

گنتی کو یقینی طور پر پوری کرنے کے لیے ہے (ردالمختار)

ایک مسنون وظیفہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰه اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور سبحان اللّٰه ۳۳ بار، الحمدللّٰه ۳۳ بار، اللّٰه اکبر ۳۴ بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار پڑھ لے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور وہ نامراد نہیں رہے گا (مسلم شریف)

جماعت و امامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۹۵)

مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ اور بادشاہِ اسلام اس کو سخت سزا دے گا اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے (ردالمختار جلد ۱ صفحہ ۳۷۱)

مسئلہ: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی، تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی۔ اور اگر سب نے جماعت چھوڑی تو سب نے برا کیا۔ رمضان شریف میں وتر کو جماعت سے پڑھنا یہ مستحب ہے سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے (درمختار ج ۱ ص ۳۷۱)

مسئلہ: جن عذروں کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینے میں گناہ نہیں وہ یہ ہیں:۔
۱۔ ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت اور دشواری ہو۔ ۲۔ سخت بارش۔ ۳۔ بہت زیادہ کیچڑ۔ ۴۔ سخت سردی۔ ۵۔ سخت اندھیری رات۔ ۶۔ آندھی۔ ۷۔ پاخانہ پیشاب کی حاجت۔ ۸۔

Marfat.com

ریاح کا بہت زور ہونا۔ ۹۔ ظالم کا خوف۔ ۱۰۔ قافلہ چھوٹ جانے کا خوف۔ ۱۱۔ اندھا ہونا ۱۲۔ اپاہج ہونا۔ ۱۳۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو۔ ۱۴۔ مال و سامان یا کھانا ہلاک ہو جانے کا ڈر۔ ۱۵۔ مفلس کو قرض خواہ کا ڈر۔ ۱۶۔ بیمار کی دیکھ بھال کہ اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں (درمختار ج ا ص ۲۷۲)

مسئلہ: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین کی۔ عورت چاہے جوان ہو یا بڑھیا یوں ہی عورتوں کو ایسے مجمعوں میں جانا بھی ناجائز ہے جہاں عورتوں مردوں کا اجتماع ہو (درمختار ج ا ص ۲۸۰)

مسئلہ: اکیلا مقتدی چاہے لڑکا ہو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے دو سے زیادہ کا امام کے بغل میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے (درمختار ج ا ص ۲۸۱)

مسئلہ: پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے۔ لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے (درمختار ج ا ص ۲۸۳)

مسئلہ: امام ہونے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت وغیرہ کے احکام سب سے زیادہ جاننے والا ہو۔ پھر وہ شخص جو قراءت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حق دار ہے جو زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا۔ پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ پھر زیادہ تہجد گذار۔ غرض کہ چند آدمی برابر درجے کے ہوں تو ان میں جو شرعی حیثیت سے فوقیت رکھتا ہو وہی زیادہ حق دار ہے (درمختار ج ا ص ۲۷۳)

مسئلہ: فاسق معلن جیسے شرابی، زناکار، جواری، سود خور، ڈاڑھی منڈانے والا یا کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا ان لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے۔ اور ان لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور نماز کو دہرانا واجب ہے (درمختار ج ا ص ۲۷۶)

مسئلہ، رافضی، خارجی، وہابی اور دوسرے تمام بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گناہ گار

ہو گا (درمختار ج اص ۳۷۷)

مسئلہ : گنوار، اندھے، حرامی، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص کی بیماری والا، امردان لوگوں کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور کراہت اس وقت ہے جب کہ جماعت میں اور کوئی ان لوگوں سے بہتر ہو۔ اور اگر یہی امامت کے حقدار ہوں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو خفیف کراہت ہے (درمختار ج اص ۳۷۶ وغیرہ)

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے اگر کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے (عالمگیری جلد اص ۱۰۴)

نماز وتر تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی الحمد اور سورہ پڑھے، پھر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے۔ اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے۔ اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے دعائے قنوت یہ ہے۔

دعاءِ قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

مسئلہ : جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے، تو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ پڑھ لے اس کی وتر ادا ہو جائے گی (عالمگیری ج اص ۱۰۴)

مسئلہ :۔ دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ اور اگر قصداً چھوڑ دیا، تو وتر کو دہرانا پڑے گا۔

Marfat.com

(عالمگیری جلد اص ۱۰۴)

مسئلہ: دعائے قنوت ہر شخص چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ہمیشہ پڑھے ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا دوسرے دنوں میں (عالمگیری ج اص ۱۰۴)

مسئلہ: وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے۔ ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں (درمختار وردالمختار ج اص ۴۷۵)

سجدہ سہو کا بیان

جو نماز میں چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ کرے اور پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (درمختار ج اص ۴۹۶)

مسئلہ: اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا۔ تو سجدہ سہو کافی نہیں۔ بلکہ نماز کو دہرانا واجب ہے (درمختار ج اص ۴۹۶)

مسئلہ: جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہوسکتی۔ بلکہ پھر سے اس نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: ایک نماز میں اگر بھول سے کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ وہی دو سجدے سہو کے سب کے لیے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کی ضرورت نہیں (درمختار ج اص ۴۹۷)

مسئلہ: پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اتنی دیر لگادی کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکے۔ تو سجدۂ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اس لیے دھیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں التحیات ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جاؤ (درمختار وردالمختار ج اص ۴۹۸)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھول کر بولے زیادہ بولے یا ایک ہی بات بولے اپنی خوشی سے بولے یا کسی کے مجبور کرنے سے بولے بہر صورت نماز ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح زبان سے کسی کو سلام کرے عمداً ہو یا سہواً نماز جاتی رہے گی یوں ہی سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے کسی کو چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر الحمد للّٰہ کہا یا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو ان صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی لیکن اگر خود نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ وہ چپ رہے لیکن اگر اس نے الحمد للّٰہ کہہ دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے غیر کو لقمہ دے دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر اس نے لقمہ لے لیا تو اس کی بھی نماز جاتی رہے گی۔ اور غلط لقمہ دینے سے لقمہ لینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے اللّٰہ اکبر کے الف کو کھینچ کر آللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا یا اَکْبَرْ کہنا یا اَکْبَار کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے اسی طرح نَسْتَعِیْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِیْنُ پڑھے اور اَنْعَمْتَ کے تَ کو پیش یا زیر یعنی اَنْعَمْتُ یا اَنْعَمْتِ پڑھنے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ آہ۔ اوہ، اف، تف درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے۔ یا آواز کے ساتھ روئے اور کچھ حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی اگر مریض کی زبان سے حالت نماز میں بے اختیار آہ اوہ یا ہائے نکل گیا۔ تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ اسی طرح چھینک، کھانسی جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً زبان سے نکل جاتے ہیں معاف ہیں اور ان سے نماز نہیں ٹوٹتی دانتوں کے اندر کوئی کھانے کی چیز اٹکی ہوئی تھی۔ نماز پڑھتے ہوئے زبان چلا کر اس کو نکال لیا اور نگل گیا۔ اگر وہ چیز چنے کی مقدار سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوگئی۔ اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا۔ پھر سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی نماز میں کرتا یا پاجامہ پہنا،

Marfat.com

تہبند باندھا، یا دونوں ہاتھ سے کمربند باندھا، تو نماز ٹوٹ گئی۔ ایک رکن میں تین بار بدن کھجلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تین مرتبہ کھجلانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک مرتبہ کھجلایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجلایا یہ تین مرتبہ گیا۔ اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ کو ہلا کر کھجلایا مگر ہاتھ نہیں ہٹایا اور بار بار کھجلاتا رہا۔ تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا (عالمگیری ج ا ص ۹۲ وغیرہ)

نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ خواہ گذرنے والا مرد ہو یا عورت لیکن نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گذرنے سے بہتر جانتا، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس میں کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گذرنے سے بہتر جانتا راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینہ یا چالیس برس۔

(ترمذی ج ا ص ۴۵)

نماز کے مکروہات

نماز میں جو باتیں مکروہ ہیں وہ یہ ہیں کپڑے یا بدن یا داڑھی مونچھ سے کھیلنا کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا تہبند اٹھا لینا۔ کپڑا لٹکانا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکے رہیں۔ کسی ایک آستین کو آدھی کلائی سے چڑھانا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، پیشاب پاخانہ معلوم ہونے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مرد کا سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔ انگلیاں چٹخانا اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو زمین پر بچھانا، التحیات میں یا دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھنے کی بجائے زمین پر رکھ کر بیٹھنا کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، چادر میں اس طرح لپٹ کر نماز پڑھنا کہ بدن کا کوئی حصہ یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر پگڑی کا کوئی حصہ نہ ہو۔ ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا بے ضرورت کھنکھارنا، قصداً جمائی لینا، اگر خود ہی جمائی آ جائے تو حرج نہیں جس کپڑے پر جاندار کی

Marfat.com

تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، تصویر کا نمازی کے سر پہ یعنی چھت میں ہونا یا اور پر ٹنگی ہوئی ہونا۔ یا دائیں بائیں دیوار میں نبی یا لگی ہونا یا آگے پیچھے تصویر کا ہونا جیب یا تھیلی میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں (درمختار ج ا ص ۴۲۹ و عالمگیری ج ا ص ۹۹)

سجدہ گاہ سے کنکریاں اٹھانا مگر جب کہ پورے طور پر سجدہ نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹا دینے کی اجازت ہے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہیئے، کرتا چادر موجود ہوتے ہوئے صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، نماز میں بلا عذر پالتی مار کر بیٹھنا کپڑے کو حد سے زیادہ دراز کر کے نماز پڑھنا مثلاً عمامہ کا شملہ اتنا لمبا رکھے کہ بیٹھنے میں دب جائے یا آستین اتنی لمبی رکھے کہ انگلیاں چھپ جائیں یا جامہ اور تہبند ٹخنے سے نیچے ہونا نماز میں دائیں بائیں جھومنا، الٹا قرآن مجید پڑھنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجدہ میں جانا یا امام سے پہلے سر اٹھانا یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں اگر نماز میں یہ مکروہات ہو جائیں تو اس نماز کو دہرا لینا چاہیئے (درمختار ج ا ص ۴۲۹ و عالمگیری ص ۹۹)

مسئلہ : نماز میں ٹوپی گر پڑی تو ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا بہتر ہے اور بار بار گر پڑتی ہو تو نہ اٹھانا اچھا ہے۔

مسئلہ : سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ یا گرمی لگتی ہے اس وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے، جیسے یہ خیال کرے کہ نماز کوئی ایسی شاندار چیز نہیں ہے جس کے لیے ٹوپی یا پگڑی کا اہتمام کیا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر خدا کے دربار میں اپنی عاجزی اور انکساری ظاہر کرنے کے لیے ننگے سر نماز پڑھے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نیت پر دارومدار ہے (درمختار و ردالمختار ج ا ص ۴۳۱)

مسئلہ : جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن چراغ یا لالٹین کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں (درمختار و ردالمختار ج ا ص ۴۳۸)

مسئلہ : بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۰۲)

مسئلہ : دوڑتے ہوئے نماز کو جانا مکروہ ہے (ردالمختار)

Marfat.com

مسئلہ :- نماز میں اٹھتے بیٹھتے آگے پیچھے پاؤں ہٹانا مکروہ ہے۔

نماز توڑ دینے کے اعذار

یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔

مسئلہ : کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا، کنوئیں میں گر پڑے گا۔ تو ان صورتوں میں نمازی پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ان لوگوں کو بچائے یوں ہی اگر کوئی کسی کو قتل کر رہا ہو اور وہ فریاد کر رہا ہو اور یہ اس کو بچانے کی قدرت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر اس کی مدد کے لیے دوڑ پڑے (در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۰)

مسئلہ : پیشاب پاخانہ قابو سے باہر معلوم ہوا یا اپنے کپڑے پر اتنی کم نجاست دیکھی جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز ہو سکتی ہے۔ یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھوڑ دیا۔ تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے (در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۴)

مسئلہ : سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ کاٹ لینے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔ (در مختار ص ۴۴۴)

مسئلہ : اپنے یا کسی اور کے درہم کے نقصان کا ڈر ہو۔ جیسے دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری کے جل جانے کا ڈر ہو تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے اسی طرح ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا تو نماز توڑ کر اس کی پکڑنے کی اجازت ہے (در مختار ج ۱ ص ۴۴۴)

مسئلہ : نماز پڑھ رہا تھا کہ ریل گاڑی چھوٹ گئی اور سامان ریل گاڑی میں ہے یا ریل گاڑی چھوٹ جانے سے نقصان ہو جائے گا تو نماز توڑ کر ریل گاڑی پر سوار ہو جانا جائز ہے۔

مسئلہ : نفل نماز میں ہو اور ماں باپ پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے بعد میں اس کی نماز قضا پڑھے (در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۳)

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ : اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا۔ یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا ناقابل برداشت درد ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے (در مختار ج ۱ ص ۵۰۸)

Marfat.com

مسئلہ: اگر لاٹھی یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ تو اس پر فرض ہے، کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہو گی۔

(در مختار جلد ا ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر کچھ دیر کے لیے بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑا ہو کر کھڑا ہو کر اللّٰہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہو گی (در مختار ج ا ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر رکوع وسجود نہ کر سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے (در مختار ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔ مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ کر ذرا سر کو اونچا کرے اور رکوع وسجدہ سر کے اشارہ سے کرے (در مختار ج ا ص ۵۱۰)

مسئلہ: اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے (در مختار ج ا ص ۵۱۰)

مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص تقریباً ۹۲ کلومیٹر کی دوری کے سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا اور اپنی بستی سے باہر چلا گیا۔ تو شریعت میں یہ شخص مسافر ہو گیا۔ اب اس پر واجب ہو گیا۔ کہ قصر کرے یعنی ظہر و عصر و عشاء چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو ہی رکعت پڑھے۔ کیوں کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے (در مختار ص ۵۲۵)

مسئلہ: اگر مسافر نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہ گار ہوا۔ اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(در مختار ج ا ص ۵۳۰)

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے گا۔

مسئلہ :- مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت پوری پڑھے قصر نہ کرے
مسئلہ : مقیم اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مسافر ہونے کی وجہ سے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دے گا۔ اب مقیم مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھیں اور ان دونوں رکعتوں میں قراءت نہ کریں بلکہ سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑے رہیں۔ (درمختار ج اص ۵۳۰)
مسئلہ : فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔
مسئلہ : سنتوں میں قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں۔ ورنہ معاف ہیں۔
(درمختار ص ۵۳۰)
مسئلہ : مسافر اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع کر دے گا اور جب تک اپنی بستی میں داخل نہ ہو جائے یا کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے برابر قصر ہی کرتا رہے گا (درمختار و عامہ کتب فقہ)

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں (درمختار ج اص ۵۱۳)
مسئلہ : سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے بس نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے۔ نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔
(درمختار ج اص ۵۱۳)
مسئلہ : اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے۔ تو فوراً ہی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے ہاں بہتر یہی ہے کہ فوراً ہی کرے، اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔
(درمختار جلد اص ۵۱۷)
مسئلہ : اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر تین

Marfat.com

آیت پڑھنے کی مقدار دیر لگادی تو گنہ گار ہوگا۔ اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی ہو مگر سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو گیا۔ (درمختار ج ا ص ۵۱۸)

مسئلہ: نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہو سکتا (درمختار ج ا ص ۵۱۸)

اردو زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا تب بھی پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو گیا (عالمگیری ج ا ص ۱۲۴)

مسئلہ: ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں دوبارہ اسی آیت کی تلاوت کی۔ تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیتِ سجدہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر وہی آیت سجدہ پڑھی تو جتنی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا اتنے ہی سجدے اس پر واجب ہو جائیں گے۔

مسئلہ: مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کبھی تو جگہ بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے اور مسجد ایک مجلس ہے۔ اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا تو یہ مجلس درس ہوئی پھر اسی جگہ بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو یہ مجلس بدل گئی۔ کہ پہلے مجلس درس تھی اب مجلس طعام ہو گئی کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے، کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ مجلس کے بدل جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔

(درمختار ج ا ص ۵۲۰ و عالمگیری ج ا ص ۱۲۶)

قراءت کا بیان

قراءت قرآن شریف پڑھنے میں اتنی آواز ہونی چاہیئے کہ اگر بہرا نہ ہو اور شور وغل نہ ہو تو خود اپنی آواز سن سکے۔ اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو قراءت نہیں ہوئی اور نماز نہ ہوگی (درمختار ج ا ص ...)

مسئلہ: فجر میں اور مغرب و عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان کی وتر میں امام پر جہر کے ساتھ قرارت کرنا واجب ہے۔ اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم سے کم صف میں قریب کے لوگ سن سکیں اور آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ کم سے کم خود سن سکے (درمختار ج اص ۳۵۸)

مسئلہ: جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ مگر زور سے پڑھنا افضل ہے (درمختار ج اص ۳۵۸)

مسئلہ: قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور دوسری رکعت میں تَبَّتْ يَدَا پڑھنا۔ (درمختار جلد اص ۳۶۸)

مسئلہ: درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ جیسے پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھی اور دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور درمیان میں صرف ایک سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چھوڑ دی لیکن ہاں اگر درمیان کی سورۂ پہلے سے بڑی ہو تو درمیان میں ایک سورہ چھوڑ کر پڑھ سکتا ہے جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہیں چاہیئے (درمختار ج اص ۳۶۸)

مسئلہ: جمعہ و عیدین میں پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون یا پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلى اور دوسری رکعت میں هل اتاك حديث الغاشيه پڑھنا سنت ہے (ردالمحتار ج اص ۳۶۵)

نماز کے باہر تلاوت کا بیان

مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر صحیح صحیح حروف ادا کر کے اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھے، لیکن گانے کے لہجہ میں نہیں کہ گا کر قرآن پڑھنا جائز نہیں تلاوت کے شروع میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا واجب ہے اور سورہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے درمیان تلاوت میں کوئی دنیاوی کلام یا کام کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِسْمِ اللّٰهِ پھر پڑھ لے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ : غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے (غنیہ)

مسئلہ : جب قرآن شریف بلند آواز سے پڑھا جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ اور لوگ اپنے کام میں ہوں (غنیہ، فتاوی رضویہ وغیرہ)

مسئلہ : سب لوگ مجمع میں زور سے قرآن شریف پڑھیں یہ ناجائز ہے۔ اکثر عرس و فاتحہ کے موقعوں پر سب لوگ زور زور سے تلاوت کرتے ہیں یہ ناجائز ہے اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو سب لوگ آہستہ پڑھیں (در مختار وغیرہ)

مسئلہ : بازاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے کیوں کہ لوگ اگر نہ سنیں تو گنہ گار ہوں گے (رد المختار ج ۱ ص ۳۶۶)

مسئلہ : قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ : قرآن شریف کو پیٹھ نہ کی جائے نہ اس کی طرف پاؤں پھیلائیں نہ اس سے اونچی جگہ بیٹھیں۔ نہ اس پر کوئی کتاب رکھیں اگرچہ حدیث و فقہ کی کتاب ہو۔

مسئلہ : قرآن شریف اگر بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہیں رہا۔ تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں۔ اور اس کے لیے لحد بنائی جائے تاکہ مٹی اس کے اوپر نہ پڑے۔ قرآن شریف کو جلانا نہیں چاہیے۔ بلکہ دفن ہی کرنا چاہیے۔

(عالمگیری و بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۸)

احکام مسجد کا بیان

جب مسجد میں داخل ہو تو درود شریف پڑھ کر اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلے تو درود شریف کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ پڑھے۔

مسئلہ : مسجد کی چھت کا بھی مسجد ہی طرح ادب و احترام لازم ہے بلا ضرورت مسجد

Marfat.com

کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے (بہار شریعت جلد۳ ص ۱۷۸)

مسئلہ: بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ ڈالے جہاں بے ادبی نہ ہو۔

مسئلہ: ناپاک کپڑا پہن کر یا کوئی بھی ناپاک چیز لے کر مسجد میں جانا منع ہے یوں ہی ناپاک تیل مسجد میں جلانا، یا ناپاک گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

مسئلہ: وضو کے بعد بدن کا پانی مسجد میں جھاڑنا یا مسجد میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا ناجائز ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۰۳)

مسئلہ: مسجد میں ان آداب کا خیال رکھے (۱) جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہوں ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں تو یوں کہے (۲) وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے (۳) خرید و فروخت نہ کرے (۴) ننگی تلوار مسجد میں نہ لے جائے (۵) گمی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈے (۶) ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے (۷) دنیا کی باتیں نہ کرے (۸) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (۹) جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرے بلکہ جہاں خالی جگہ پائے وہاں نماز پڑھ لے۔ اور اس طرح نہ بیٹھے کہ جگہ میں دوسروں کے لیے تنگی ہو (۱۰) کسی نمازی کے آگے سے نہ گزرے (۱۱) مسجد میں تھوک کھنکار یا کوئی گندی یا گھناؤنی چیز نہ ڈالے۔ (۱۲) انگلیاں نہ چٹخائے (۱۳) نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے (۱۴) ذکر الٰہی کی کثرت کرے (ماخوذ از کتب فقہ)

مسئلہ: کچا لہسن پیاز یا مولی کھا کر جب تک منہ میں بدبو باقی رہے مسجد میں جانا جائز نہیں یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہے کہ اس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کو بغیر دور کیے ہوئے مسجد میں نہ جایا جائے (مشکوٰۃ ج ا ص ۶۸)

مسئلہ: مسجد کی صفائی کے لیے چمگادڑوں اور کبوتروں اور چڑیوں کے گھونسلوں کو نوچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت کم ہو جامع مسجد سے افضل ہے

Marfat.com

بلکہ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہہ کر اکیلے نماز پڑھے۔ یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے (صغیری وغیرہ)

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سنت مؤکدہ اور دوسری سنتِ غیر مؤکدہ

مسئلہ: سنتِ مؤکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی سنت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں۔ مغرب کے بعد دو رکعت سنت عشاء کے بعد دو رکعت سنت، جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت۔ یہ سب سنتیں مؤکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔ بلا عذر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو ملامت کے قابل ہے اور اس کی عادت ڈالے تو فاسق جہنم کے لائق ہے اور اس کے لیے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے۔ ان مؤکدہ سنتوں کو "سُنَنُ الْھُدیٰ" بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: سنت غیر مؤکدہ یہ ہیں چار رکعت عصر سے پہلے۔ چار رکعت عشاء سے پہلے اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت سنت۔ مغرب کے بعد چھ رکعت "صلوٰۃ الاوّابین" اور دو رکعت تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضوء اگر مکروہ وقت نہ ہو۔ دو رکعت نماز اشراق۔ کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت۔ کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے آٹھ رکعت نمازِ تہجد، صلوٰۃ التسبیح نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو اگر پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ہے۔ اور اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ان سنتوں کو "سُنَنُ الزوائد" اور کبھی سنت مستحبہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: قیام کی قدرت ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن جب قدرت ہو تو نفل کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور دوگنا ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی جلد ۱ ص ۴۹)

Marfat.com

نماز تحیۃ الوضوء

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت (نماز تحیۃ الوضوء) پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ردالمختار ج ا ص ۴۵۸)

نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا (ترمذی ج ا ص ۷۶)

نماز چاشت

چاشت کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(ترمذی ج ا ص ۶۲، ۶۳)

نماز تہجّد

نماز تہجّد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھے اس کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے کے وقت تک ہے تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت تک ثابت ہے۔ حدیثوں میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(صحاح ستہ)

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا اگر ہو سکے تو صلوٰۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روزانہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر رکوع سے پہلے دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع سے اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھ کر پھر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد اوپر والی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے، اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے باقی سب جگہ دس دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہو گی اپنے خیال سے گنتا رہے یا انگلیوں کے اشاروں سے تسبیح کا شمار کرتا رہے۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۱۷)

نماز حاجت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ اس کے لیے دو یا چار رکعت نماز پڑھتے حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ، اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ، قُلْ

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آجائے تو اچھا وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (ترمذی و رد المختار جلد ۱ صفحہ ۴۶۱) انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو گی اسی طرح حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب جو نابینا تھے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور دعا کر دیں تو آپ نے ان کو یہ حکم دیا کہ تم خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر اس شان سے آئے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

(ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۷ و مسند ابن حنبل ج ۴ ص ۱۳۸ و مستدرک ج ۱ ص ۵۲۶)

Marfat.com

نمازِ "صلوٰۃ الاسرار"

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پوری ہونے کے لیے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھے اور گیارہ مرتبہ یہ پڑھے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ پڑھے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے (اخبار الاخیار ص ۲۶، نزہۃ الناظر ص ۸)

نمازِ استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یاایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ پڑھے، پھر یہ دعا پڑھ کر با وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے سو رہے دعا کے اول و آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ

وَعَاجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ دونوں جگہ الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلی جگہ ھٰذَا السَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ اور دوسری جگہ میں ھٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ (ترمذی ج ۱ ص ۶۲ وکتب فقہ)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پہ دل جمے اسی میں بھلائی ہے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرتے ہیں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے (درمختار ج ۱ ص ۴۶۱)

تراویح کا بیان

مسئلہ: مرد و عورت سب کے لیے تراویح سنتِ مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں عورتیں گھروں میں اکیلے اکیلے تراویح پڑھیں مسجدوں میں نہ جائیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۷۲)

مسئلہ: تراویح بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ اور اختیار ہے کہ اتنی دیر چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھتا رہے۔ یا کوئی اور بھی دعا پڑھتا رہے عام طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۷۴)

مسئلہ: مردوں کے لیے تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلہ کے سب لوگ گنہگار ہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھ لی تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے (درمختار ج ۱ ص ۴۷۲)

مسئلہ: پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بارہ ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو۔ مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

Marfat.com

(درمختار ج ۱ ص ۴۷۵)

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے نہ وتر۔ جب تک فرض نہ ادا کرے۔

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی اور تراویح جماعت سے تو وہ وتر کو تنہا پڑھے (درمختار ورد المختار ج ۱ ص ۴۷۲) وتر کو جماعت سے وہی پڑھے گا جس نے عشاء کے فرض کو جماعت کے ساتھ پڑھا ہو۔

مسئلہ: جس کی تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں اور امام وتر پڑھانے کے لیے کھڑا ہو جائے تو امام کے ساتھ وتر کی نماز جماعت سے پڑھ لے پھر اس کے بعد تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔ بشرطیکہ عشاء کے فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو۔ اور اگر چھوٹی ہوئی تراویح کی رکعتوں کو ادا کر کے وتر تنہا پڑھے تو یہ بھی جائز ہے مگر پہلی صورت افضل ہے (عالمگیری ورد المختار)

مسئلہ۔ اگر کسی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہ ہو سکے تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لیے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک دوبارہ پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۷۵)

مسئلہ: بلا کسی عذر کے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہا کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار ج ۱ ص ۴۷۵) ہاں اگر بیمار یا بہت زیادہ بوڑھا اور کمزور ہو تو بیٹھ کر تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ یہ بیٹھنا عذر کی وجہ سے ہے۔

مسئلہ: نابالغ کسی نماز میں امام نہیں بن سکتا اسی طرح نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہیں ہوگی صاحب ہدایہ وصاحب فتح القدیر نے اسی قول کو مختار بتایا ہے (بہار شریعت)

نمازوں کی قضا کا بیان

مسئلہ: کسی عبادت کو اس کے مقرر وقت پر ادا کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

مسئلہ: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے وتر کی قضا واجب ہے۔ اور فجر کی سنت اگر

Marfat.com

فرض کے ساتھ قضا ہوا اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔ جمعہ اور ظہر کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لیا۔ اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو ان سنتوں کو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے فرض کے بعد والی سنتوں کو پڑھے پھر ان چھوٹی ہوئی سنتوں کو پڑھے۔

(درمختار ج ا ص ۴۸۸)

مسئلہ : جس شخص کی پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوں اس کو صاحب ترتیب کہتے ہیں اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازوں کو پڑھ لے اگر وقت میں گنجائش ہونے ہوئے اور قضا نماز کو یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز کو پڑھ لے تو یہ نماز نہیں ہو گی۔ مزید تفصیل "بہار شریعت" میں دیکھنی چاہیئے۔ (درمختار ج ا ص ۴۸۸)

مسئلہ : چھ نمازیں یا اس سے زیادہ نمازیں جس کی قضا ہو گئی ہوں وہ صاحب ترتیب نہیں اب یہ شخص وقت کی گنجائش اور یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھ لے گا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ عمر بھر میں جب بھی پڑھ لے گا بری الذمہ ہو جائے گا (درمختار ج ا ص ۴۸۹)

مسئلہ : جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو جب اس نماز کی قضا پڑھے، تو ضروری ہے کہ اس روز اور اس وقت کی قضا کی نیت کرے، مثلاً جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہو گئی، تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت جمعہ کے دن کی نمازِ فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ : اگر مہینے دو مہینے یا چند برسوں کی قضا نمازوں کو پڑھے تو نیت کرتے ہیں جو نماز پڑھنی ہے اس کا نام لے اور اس طرح نیت کرے مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر اس طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ : جو رکعتیں ادا میں سورہ ملا کر پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورہ ملا کر پڑھی جائیں گی۔ اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورہ ملائے پڑھی جاتی ہیں۔ قضا میں بھی بغیر سورہ ملائے پڑھی

Marfat.com

جائیں گی۔

مسئلہ:۔ مسافرت کی حالت میں جب کہ قصر کرنا تھا اس وقت کی چھوٹی ہوئی نمازوں کو اگر وطن میں بھی قضا کرے گا جب بھی دو ہی رکعت پڑھے گا۔ اور جو نمازیں مسافر نہ ہونے کے زمانے میں قضا ہوئی ہیں۔ اگر سفر میں بھی ان کی قضا پڑھے گا تو چار ہی رکعت پڑھے گا۔

(عامۂ کتب فقہ)

جمعہ کا بیان

جمعہ فرض ہے۔ اور اس کا فرض ہونا ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اس کا منکر کافر ہے (درمختار ج ۱ ص ۵۲۵) حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعے برابر چھوڑ دیے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، وہ منافق ہے اور اللہ سے بے تعلق ہے (ابن خزیمہ و بہار شریعت)

مسئلہ: جمعہ فرض ہونے کے لیے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں (۱) شہر میں مقیم ہونا لہذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ (۲) آزاد ہونا لہذا غلام پر جمعہ فرض نہیں۔ (۳) تندرستی یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جا سکتا (۴) مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں (۵) عاقل ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں (۶) بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں (۷) انکھیارا ہونا لہذا اندھے پر جمعہ فرض نہیں (۸) چلنے کی قدرت رکھنے والا ہو یعنی اپاہج اور لنجے پر جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا لہذا جیل خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں (۱۰) حاکم یا ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہونا، (۱۱) بارش کا آندھی کا اس قدر زیادہ نہ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔

(درمختار و ردالمحتار ج ۱ ص ۵۴۶)

مسئلہ: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مثلاً مسافر اور اندھے وغیرہ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو انکی نماز جمعہ صحیح ہو گی یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: جمعہ جائز ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ یعنی ان میں سے ایک بھی اگر نہیں پائی گئی تو جمعہ ادا ہو گا ہی نہیں۔

پہلی شرط: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط شہر یا شہری ضروریات سے تعلق رکھنے والی

Marfat.com

جگہ ہونا ہے۔ شریعت میں شہر سے مراد وہ آبادی ہے کہ جس میں متعدد سڑکیں گلیاں اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل کا شہر یا قصبہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہیں اور اگر ضلع یا تحصیل نہ ہو تو ضلع یا تحصیل جیسی بستی ہو۔ جمعہ جائز ہونے کے لیے ایسی بستی کا ہونا شرط ہے لہذا چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ ان لوگوں کو روزانہ کی طرح ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیئے لیکن جن گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے جمعہ کو بند نہیں کرنا چاہیئے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے لیکن ان لوگوں کو چار رکعت ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

دوسری شرط: دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر وہاں اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر کا جمعہ قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ جمعہ قائم کرے ہر شخص کو یہ حق نہیں کہ جب چاہے جمعہ قائم کرلے۔

تیسری شرط: ظہر کا وقت ہونا ہے۔ لہذا وقت سے پہلے یا بعد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہوگیا تو جمعہ باطل ہو گیا۔

چوتھی شرط: یہ ہے نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو جائے خطبہ عربی زبان میں ہونا چاہیے عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

پانچویں شرط: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت ہے جس کے لیے امام کے سوا کم سے کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔

چھٹی شرط: اذن عام ہونا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ لہذا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (درمختار ج اص ۵۳۶ تا ۵۴۶ وغیرہ)

نماز عیدین کا بیان

عید و بقر عید کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ صرف انہیں لوگوں پر جن لوگوں پر جمعہ

Marfat.com

فرض ہے بلا وجہ عیدین کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے (درمختار ج ا ص ۵۵۵)

مسئلہ: عیدین کی نماز واجب ہونے اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں فرق اتنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ شرط ہے اور عیدین کا خطبہ سنت ہے۔ دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ سے پہلے ہے۔ اور عیدین کا خطبہ نماز عیدین کے بعد ہے۔ اور ایک تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کے لیے اذان واقامت ہے اور عیدین کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبار اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر نماز عیدین کے اعلان کی اجازت ہے۔

مسئلہ: عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے (درمختار جلد ا ص ۵۵۸)

مسئلہ: عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں (۱) حجامت بنوانا (۲) ناخن کٹوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) اچھے کپڑے پہننا نئے ہوں یا پرانے (۶) انگوٹھی پہننا (۷) خوشبو لگانا۔ (۸) صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا (۹) عیدگاہ جلد چلے جانا (۱۰) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۳) عیدگاہ کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا تین، پانچ، سات یا کم زیادہ مگر طاق ہوں کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے (۱۴) خوشی ظاہر کرنا (۱۵) صدقہ وخیرات کرنا (۱۶) عیدگاہ کو اطمینان اور وقار کے ساتھ جانا (۱۷) آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد دینا (درمختار ج ا ص ۲۵۶ تا ۲۵۷)

نماز عیدین کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے خلاصہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے چوتھی تکبیر کے بعد امام آہستہ سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ و

بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد اور کوئی سورہ پڑھے اور رکوع و سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار اللہُ اکبرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار بلا ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے پہلے خطبے کو شروع کرنے سے پہلے امام نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہُ اکبر آہستہ سے کہے کہ یہ سنت ہے۔

(در مختار ج اص ۵۶۱)

مسئلہ اگر کسی عذر مثلاً سخت بارش ہو رہی ہے یا ابر کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور زوال کے بعد چاند ہونے کی شہادت ملی اور عید کی نماز نہ ہو سکی، تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائے اور اگر دوسرے دن بھی نہ ہو سکی تو تیسرے دن عیدالفطر کی نماز نہیں ہو سکتی۔

(در مختار ج اص ۵۶۲)

مسئلہ :- عیدالاضحیٰ (بقرعید) تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے صرف چند باتوں میں فرق ہے عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا لینا مستحب ہے اور عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ اور یہ فرق بھی ہے۔ کہ عیدالفطر کی نماز عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھی جا سکتی ہے اور تیسرے دن نہیں پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر عیدالاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارھویں تک یعنی تیسرے دن بھی بلا کراہت پڑھی جا سکتی ہے۔

(در مختار ج اص ۵۶۲)

مسئلہ : نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (در مختار ج اص ۵۶۲)

مسئلہ :- قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی ذوالحجہ سے دسویں ذوالحجہ تک بال یا ناخن نہ کٹائے۔

Marfat.com

قربانی کا بیان

مسئلہ : ہر مالک نصاب مرد و عورت پر ہر سال قربانی واجب ہے یہ ایک مالی عبادت ہے۔ خاص جانور کو خاص دن میں اللہ کے لیے ثواب کی نیت سے ذبح کرنا اس کا نام قربانی ہے۔

مسئلہ : مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامانِ تجارت یا کسی سامان یا روپیوں نوٹوں پیسوں کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجتِ اصلیہ سے زائد ہوں۔

مسئلہ : مالک نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

مسئلہ : قربانی کا جانور موٹا تازہ اچھا اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی۔ اور اگر زیادہ عیب ہے تو قربانی ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ : اندھا، لنگڑا، کانا، بہت دبلا، تہائی سے زیادہ کان دم، سینگ، تھن وغیرہ کٹا ہوا، پیدائشی بے کان کا بیمار، ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

قربانی کا طریقہ

قربانی کا یہ طریقہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر یہ دعا پڑھیں إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور جانور کے پہلو پر اپنا داہنا پاؤں رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں۔ اور ذبح کے بعد پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو مِنِّيْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اس کا نام لے۔

Marfat.com

مسئلہ: قربانی کے گوشت کو تین حصے کرے ایک حصہ صدقہ کر دے۔ ایک حصہ احباب میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ اپنے خرچ کے لیے رکھ لے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت کافر کو ہرگز نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ: چمڑا، جھول، رسی وغیرہ سب کو صدقہ کر دے چمڑے کو خود اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے مثلاً ڈول، مصلی، جانماز، بچھونا بنا سکتا ہے۔

مسئلہ: آج کل لوگ عموماً قربانی کی کھال دینی مدارس میں دیا کرتے ہیں یہ جائز ہے۔ اگر مدرسہ میں دینے کی نیت سے کھال بیچ کر قیمت مدرسہ میں دے دیں تو یہ بھی جائز ہے۔

(عالمگیری و بہار شریعت)

عقیقہ کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے "عقیقہ" کہتے ہیں۔

مسئلہ: جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کیا جاتا ہے انہی جانوروں کو عقیقہ میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کرنا بہتر ہے اگر گائے بھینس عقیقہ میں ذبح کرے تو دو حصہ لڑکے کی طرف سے اور ایک حصہ لڑکی کی طرف سے ذبح کرنے کی نیت کرے اور اگر چاہے تو پوری گائے یا بھینس لڑکے یا لڑکی کے عقیقہ میں ذبح کر دے۔

مسئلہ: گائے بھینس میں قربانی کے وقت کچھ حصہ قربانی کی نیت سے اور کچھ حصہ عقیقہ کی نیت سے رکھ کر ذبح کرے تو ایک ہی جانور میں قربانی اور عقیقہ دونوں ہو جائیں گے اور ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کے لیے بچے کی پیدائش کا ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کریں سنت ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ دادا دادی نانا نانی وغیرہ سب کھا سکتے

Marfat.com

ہیں۔ اور جاہلوں میں جو یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت یہ لوگ نہیں کھا سکتے یہ بات بالکل غلط ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّهٗ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ دعا میں فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر لڑکی ہو تو یہی دعا اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَّهَا مِنَ النَّارِ دعا میں فُلَانِ بِنْتِ فُلَانٍ کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر دعا یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے فلاں لڑکے یا فلانی لڑکی کا عقیقہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کر دے عقیقہ ہو جائے گا عقیقہ کے لیے دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔

گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت موکدہ اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے سورج گہن کی نماز جماعت سے مستحب ہے۔ اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے، تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لیے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی جماعت قائم کر سکتا ہو۔ اگر وہ نہ ہو تو لوگ تنہا تنہا پڑھیں، چاہے گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

مسئلہ: گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دعا مانگتے رہیں کہ ختم ہو جائے۔

مسئلہ: گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت۔

(در مختار ج ۱ ص ۵۶۵)

Marfat.com

میّت کے متعلقات

جب موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کر دیں مگر اس صورت میں سر کو کچھ اونچا کر دیں تاکہ قبلہ کی طرف منہ ہو جائے اور اگر قبلہ کو منہ کرنے میں اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں (درمختار و عالمگیری ص ۱۴۰)

مسئلہ: جان کنی کی حالت میں اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں اور جب وہ پڑھ لے تو تلقین بند کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کر لی تو پھر تلقین کریں تاکہ اس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو (عالمگیری)

مسئلہ: جان کنی کے وقت حاضرین اپنے لیے اور اس کے لیے دعاء خیر کریں اور سورۂ یٰس و سورۂ رعد پڑھیں، جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کھلا نہ رہے۔ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو مثلاً باپ یا بیٹا وہ کرے (عالمگیری ج ا ص ۱۴۰)

مسئلہ: کفن دفن میں جلدی کریں کہ حدیثوں میں اس کی بہت تاکید آئی ہے (جوہرہ)

میّت کے نہلانے کا طریقہ

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے نہلا دیا تو سب اس ذمہ داری سے بری ہو گئے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۴۰)

مسئلہ: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی پاک کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز جیسا وضو کرائے مگر میت

کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور نتھنوں پر پھرا دیں۔ پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا پاک صابون سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی بہائیں اگر بیری کے پتوں کا ابالا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی، کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ سہلائیں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں اور غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ کر سکھائیں (عالمگیری ج ا ص ۱۴۹)

مسئلہ : مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت اور چھوٹا لڑکا ہو تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی ہو تو مرد بھی اس کو غسل دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۴۹)

مسئلہ : عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے ہاں دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار ج ا ص ۵۷۵) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ بالکل غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا کپڑا حائل ہونے کے ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ : ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں نہلانے کے لیے پانی نہیں ملتا تو میت کو تیمم کرائیں اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں۔ ہاں اگر دفن سے پہلے پانی مل جائے تو غسل دے کر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں (عالمگیری ج ا ص ۱۵۰)

کفن کا بیان

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے کفن کے تین درجے (۱) کفن ضرورت (۲) کفن کفایت (۳) کفن سنت۔ مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ چادر، تہبند، کرتا مگر تہبند سر سے پاؤں تک لمبا ہونا چاہیے اور عورت کے لیے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں چادر، تہبند، کرتا، اوڑھنی سینہ بند۔ اور کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں چادر تہبند اور عورت کے لیے

Marfat.com

تین کپڑے چادر تہبند اوڑھنی یا چادر کرتا اوڑھنی اور کفن ضرورت عورت مرد دونوں کے لیے یہ ہے کہ جو میسر آ جائے اور کم سے کم اتنا ہو تو ہو تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

(در مختار رعالمگیری ج ا ص ۱۵۰)

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھونی دے کر پہلے چادر کو بچھائیں پھر اس کے اوپر تہبند پھر کرتا۔ پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کرتا پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں اور سجدہ کی جگہوں یعنی ماتھے، ناک، دونوں ہاتھ، گھٹنوں قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے پھر چادر لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اڑنے اور بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو ہے عورت کو کفنی یعنی کرتا پہنا کے اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک رہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۵۱)

جنازہ لے چلنے کا بیان

سنت یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی، پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیے جائیں گے اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا (عالمگیری ج ا ص ۱۵۱)

مسئلہ:۔ جنازہ لے چلنے میں سرہانہ آگے ہونا چاہیے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع و ناجائز ہے (عالمگیری ج ا ص ۵۲ او غیرہ)

مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا نیک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲)

Marfat.com

مسئلہ : جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور ساتھ چلنے والوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے داہنے بائیں نہ چلیں اور جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲)

مسئلہ : جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر چلیں مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے۔

مسئلہ : ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہ گار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ مثلاً باغی جو امام برحق پر خروج کرے، اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ (۲) ڈاکو جو ڈاکہ زنی میں مارا گیا (۳) ماں باپ کا قاتل (۴) جس نے کئی شخصوں کا گلا گھونٹ کر مار دیا ہو (درمختار ج ا ص ۵۸۴)

مسئلہ : جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زنا کاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے (عالمگیری، درمختار ج ا ص ۵۸۴)

مسئلہ : جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲)

نماز جنازہ کی ترکیب

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگوں نے نماز جنازہ پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوئے جو نماز جنازہ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے (درمختار ج ا ص ۵۸۱)

مسئلہ : نماز جنازہ کے لیے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲)

مسئلہ : نماز جنازہ اس طرح پڑھیں کہ پہلے یوں نیت کرے، نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف (مقتدی اتنا اور کہے) پیچھے اس امام کے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے پھر یہ ثنا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ

Marfat.com

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جو پنجوقتہ نمازوں میں پڑھے جاتے ہیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

مسئلہ: میت کو ایسے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں نیک لوگوں کی قبریں ہوں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۶)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں سرہانے الٓمّٓ سے مفلحون تک اور پائنتی امن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں (جوہرہ)

قبر پر تلقین

مسئلہ: دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا اہل سنت کے نزدیک جائز ہے (جوہرہ) یہ جو بعض کتابوں میں ہے تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا ہے (شامی) حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر میت اور اس کی ماں کا نام لے کر یوں کہے یا فلان بن فلانة وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاَنَّكَ رَضِیْتَ

Marfat.com

بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ط
نکرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت
سکھا چکے اس پر کسی نے حضور سے عرض کی کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا حوا کی طرف
نسبت کرے (طبرانی فی المعجم الکبیر وضیا فی الاحکام وابن شاہین فی ذکر الموت وفتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۹۴)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل
بہلے گا (ردالمحتار)

مسئلہ: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور
میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے (ردالمحتار ج ا ص ۶۰۶)

مسئلہ: قبر پر سونا چلنا بیٹھنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے اس سے گزرنا
ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو (عالمگیری، درمختار ج ا ص ۶۰۶)

مسئلہ: میت کو دفن کرنے کے بعد سوئم، دسواں، چہلم کرنا یعنی نماز و روزہ اور تلاوت و
کلمہ اور صدقہ و خیرات اور لوگوں کو کھانا کھلانے کا ثواب میت کی روح کو پہنچانا جائز ہے جتنے لوگوں
کی روحوں کو ثواب پہنچائے گا سب کی روحوں کو ثواب پہنچے گا۔ اور اس پہنچانے والے کے ثواب میں
کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہی امید ہے کہ اس کو پورا پورا ثواب ملے گا یہ نہیں کہ
تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے گا۔ بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ
کے برابر ثواب ملے گا۔ (شرح عقائد، ہدایہ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت وغیرہ)

زیارت قبور

قبروں کی زیارت کے لیے جانا سنت ہے ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے
اور اس کے لیے سب سے افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے اولیاء کے
مزارات پر دور دور سے سفر کر کے جانا یقیناً جائز ہے اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو اپنے
رب کی دی ہوئی طاقتوں سے نفع پہنچاتے ہیں اور اگر مزاروں پر کوئی خلافِ شرع بات ہو جیسے
عورتوں کا سامنا یا گانا بجانا وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت نہ چھوڑی جائے کہ ایسی باتوں سے
نیک کام چھوڑا نہیں جاتا بلکہ خلاف شرع باتوں کو برا جانے اور ہو سکے تو بری باتوں سے لوگوں کو منع
کرے، اور بری باتوں کو اپنی طاقت بھر روکے (ردالمحتار ج ا ص ۶۳۱)

Marfat.com

مسئلہ : قبروں کی زیارت کا یہ طریقہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی طرف سے جا کر قبلہ کو پشت کر کے میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے، تو اتنے فاصلہ پر بیٹھے کہ جتنی دور زندگی میں اس کے پاس بیٹھتا تھا (ردالمحتار)

مسئلہ : حدیث میں ہے کہ جو گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کی روح کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی کے برابر اس کو ثواب ملے گا (درمختار ج ۱ ص ۶۰۵)

مسئلہ : وہابی لوگ قبروں کی توہین کرتے ہیں قبروں کی زیارت اور فاتحہ سے منع کرتے ہیں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے اور ہرگز ان لوگوں سے نہ میل جول رکھنا چاہیے نہ ان کی باتوں کو ماننا چاہیے یہ لوگ اہل سنت وجماعت کے خلاف ہیں۔

مسئلہ : علماء اور اولیاء کی قبروں پر قبہ بنانا جائز ہے مگر قبر کو پختہ نہ کیا جائے (درمختار و ردالمختار ص ۶۰۱) یعنی اندر سے پختہ نہ بنائی جائے اور اگر اندر قبر کچی ہو اور اوپر سے پختہ بنائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں (بہار شریعت)

مسئلہ : اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو (جوہرہ درمختار ص ۶۰۱)

مسئلہ : قبر پر بیٹھنا سونا، چلنا، پھرنا، پیشاب پاخانہ کرنا، قبر پر تھوکنا حرام ہے کہ اس سے قبر والے کو تکلیف پہنچے گی اسی طرح قبرستان میں جوتا پہن کر نہ چلے ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتیاں پہن کر قبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا کہ اے شخص جوتیاں اتار لے نہ تو قبر والے کو تکلیف دے اور نہ قبر والا تجھ کو تکلیف دے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۶، بہار شریعت ج ۴ ص ۱۶۴)

مسئلہ : بزرگانِ دین کی قبروں پر صفائی ستھرائی کرتے رہنا وہاں اگربتی جلا کر عطر لگا کر خوشبو کرنا، مزاروں پر پھول پتیاں ڈالنا، عوام کی نظروں میں صاحبِ مزار کی عزت وعظمت پیدا کرنے کے لیے مزاروں پر غلاف وچادر چڑھانا، مزاروں کے آس پاس روشنی کرنا تاکہ راستہ چلنے والوں کو روشنی ملے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کسی بزرگ کا مزار ہے تاکہ یہ لوگ وہاں آ کر

Marfat.com

فاتحہ پڑھیں، یہ سب کام جائز ہیں اور اچھی نیت سے کریں تو مستحب بھی۔ (کشف النور علامہ نابلسی)

مسئلہ:- جہاز پر کسی کا انتقال ہوا اور کنارہ بہت دور ہے تو چاہیے کہ میت کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر پورے اعزاز کے ساتھ سمندر میں ڈال دیں (غنیہ ورد المختار ج ۱ ص ۵۹۹)

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق و جہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰، مصری) نماز کی طرح اس کے بارے میں بھی بہت سی آیتیں و حدیثیں آئی ہیں۔ جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید ہے اور نہ ادا کرنے والے پر طرح طرح کے دنیا و آخرت کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

مسئلہ: اللہ کے لیے مال کا ایک حصہ جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی فقیر کو مالک بنا دینا شریعت میں اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

مسئلہ:- زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا یعنی کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ (۳) عاقل ہونا یعنی دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں (۴) آزاد ہونا یعنی لونڈی غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں (۵) مالک نصاب ہونا یعنی جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ (۶) پورے طور پر مالک ہونا یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا پھر برسوں کے بعد جگہ یاد آئی اور مال مل گیا تو جب تک مال نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ نصاب کا مالک تو تھا مگر اس پر قبضہ نہیں تھا۔ (۷) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا مگر کسی کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے مگر وہ ایک ہزار کا قرض دار بھی ہے۔ تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں۔ لہٰذا اس پر زکوٰۃ نہیں (۸) نصاب کا حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہونا، حاجتِ اصلیہ یعنی آدمی کو زندگی بسر کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے مثلاً اپنے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں کے کپڑے گھریلو سامان یعنی کھانے پینے کے برتن، چارپائیاں، کرسیاں، میزیں، چولہے، پنکھے وغیرہ ان مالوں میں زکوٰۃ نہیں کیونکہ سب یہ مال و سامان حاجتِ اصلیہ سے فارغ نہیں ہیں۔ (۹) مالِ نامی ہونا یعنی بڑھنے والا مال ہونا خواہ

Marfat.com

حقیقۃً بڑھنے والا مال ہو جیسے مالِ تجارت اور چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور یا حکماً بڑھنے والا مال ہو جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لیے پیدا کیے گئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں اور بیچی جائیں تاکہ نفع ہونے سے یہ بڑھتے رہیں لہٰذا سونا چاندی جس حال میں بھی ہو زیور کی شکل میں ہوں یا دفن ہوں، ہر حال میں یہ مالِ نامی ہیں اور ان کی زکوٰۃ نکالنی ضروری ہے۔ (۱۰) مالِ نصاب پر ایک سال گذر جانا یعنی نصاب پورا ہوتے ہی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی بلکہ ایک سال تک وہ نصاب ملک میں باقی رہے۔ تو سال پورا ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۶۰ تا ۱۶۴)

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصّہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا ہی اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاؤ سونے چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دیں۔ (کتب فقہ)

زیورات کی زکوٰۃ

حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عورتوں نے عرض کیا کہ جی نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عورتوں نے کہا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو (ترمذی شریف)

مسئلہ: سونا چاندی جب کہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصّہ نکالنی فرض ہے۔ خواہ سونے چاندی کے ٹکڑے ہوں یا سکے یا زیورات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں مثلاً برتن، گھڑی، سرمہ دانی، سلائی وغیرہ غرض جو کچھ ہو سب کی زکوٰۃ نکالنی فرض ہے (درمختار)

مسئلہ: جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکہ سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنا دیا ہو تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے۔ اور جن زیورات کا مالک مرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کیلئے دیا ہے۔ مالک نہیں بنایا ہے تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے عورت پر نہیں (فتاویٰ رضویہ ج ۴ وغیرہ)

مسئلہ: اگر کسی کے پاس سونا چاندی یا ان دونوں کے زیورات ہوں اور سونا چاندی

میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں تو چاہیے کہ سونے کی قیمت کی چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرکے دونوں کو ملائیں پھر اگر ملانے پر بھی بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو بقدر نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو بقدر نصاب نہیں تو واجب ہے کہ جس صورت میں نصاب پورا ہو جاتا ہے وہ کریں۔ (درمختار ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے اگر سونے یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے (عالمگیری ج اص ۱۶۸)

مسئلہ: اگر سونا چاندی نہ ہو نہ مالِ تجارت ہو، بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں کہ کم سے کم اتنے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے۔ تو وہ شخص صاحبِ نصاب ہے اس کو نوٹ اور روپے پیسوں کی زکوٰۃ چالیسواں حصّہ نکالنا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر شروع سال میں پورا نصاب تھا اور آخر سال میں بھی نصاب پورا رہا، درمیان میں کچھ دنوں مال گھٹ کر نصاب سے کم رہ گیا تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی بلکہ اس کو پورے مال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی (عالمگیری ج ا)

عُشر کا بیان

زمین سے جو بھی پیداوار ہو، گیہوں، جَو، چنا، باجرا، دھان وغیرہ ہر قسم کے اناج، گنا، روئی، ہر قسم کی ترکاریاں، پھول، پھل، میوے سب میں عشر واجب ہے تھوڑی پیدا ہو یا زیادہ۔ (عالمگیری ج اص ۱۷۴)

مسئلہ: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصّہ واجب ہوتا ہے اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے یا خریدے ہوئے پانی سے پیدا ہو اس میں بیسواں حصّہ واجب ہوتا ہے (عالمگیری ج اص ۱۷۴)

مسئلہ: کھیتی کے اخراجات نکال کر عشر نہیں نکالا جائے گا۔ بلکہ جو کچھ پیداوار ہوئی

ہو ان سب کا عشر یا نصف عشر دینا واجب ہے گورنمنٹ کو جو مال گذاری دی جاتی ہے وہ بھی عشر کی رقم سے مجرا نہیں کی جائے گی پوری پیداوار کا عشر یا نصف عشر خدا کی راہ میں نکالنا پڑے گا۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: زمین اگر بٹائی پر دے کر کھیتی کرائی ہے تو زمین والے اور کھیتی کرنے والے دونوں کو جتنی جتنی پیداوار ملی ہے دونوں کو اپنے اپنے حصہ کی پیداوار کا دسواں یا بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۶)

زکوٰۃ کا مال کن کن لوگوں کو دیا جائے

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے وہ یہ لوگ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ اس کے پاس کچھ مال ہے مگر نصاب کی مقدار سے کم ہے (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کھانے کے لیے غلہ اور پہننے کے لیے کپڑا بھی نہ ہو (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔ (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا ہو۔ اس کو بقدر ضرورت زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے (۵) عامل یعنی جس کو بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو۔ (۶) مکاتب غلام تاکہ وہ مال دے کر آزاد ہو جائے (۷) غریب مجاہد تاکہ وہ جہاد کا سامان کرے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۶ تا ۷۷)

کن کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے

جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) مالدار یعنی صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے اس کو زکوٰۃ کا مال جائز نہیں (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علیؓ، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس، حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷ و ہدایہ) (۳) اپنی اصل و فروع یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہم اور بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (۴) شوہر اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو اپنی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یوں ہی صدقہ فطر اور کفارہ بھی ان لوگوں

کو نہیں دے سکتے، (جوہرہ ج ا ص ۱۳۲) (۵) مالدار کے، نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور مالدار کی بالغ اولاد جب کہ وہ نصاب کے مالک نہ ہوں انکو زکوٰۃ دے سکتے ہیں (۶) کسی کافر و بدیا بدمذہب کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (عالمگیری ج ا ص ۱۷۷)

مسئلہ: بہو، داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوں، یا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہوں اور دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (ردالمختار ج ۲ ص ۶۳)

مسئلہ: مالدار کی بیوی اگر وہ مالکِ نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

(عالمگیری ج ا ص ۱۷۷)

مسئلہ: تندرست اور طاقت ور آدمی اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر اس کو سوال کرنا اور بھیک مانگنا جائز نہیں (عالمگیری ج ا ص ۱۷۷)

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اس کو مالک بنا دیں اس لیے اگر زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو بطور دعوت کے کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کیونکہ یہ اباحت ہوئی تملیک نہیں ہوئی ہاں اگر کھانا پکا کر فقیروں کو کھانا دے دے اور ان کو اس کھانے کا مالک بنا دے کہ وہ چاہیں اس کو کھائیں یا کسی کو دے دیں یا بیچ ڈالیں تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

(درمختار و ردالمختار ج ۲ ص ۶۳)

مسئلہ: زکوٰۃ کا مال مسجد یا مدرسہ یا مہمان خانہ کی عمارت میں لگانا یا میت کے کفن دفن میں لگانا یا کنوآں بنوا دینا یا کتابیں خرید کر کسی مدرسہ میں وقف کر دینا اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔ جب تک کسی ایسے آدمی کو مالِ زکوٰۃ کا مالک نہ بنا دیں جو زکوٰۃ لینے کا اہل ہے اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی (عالمگیری ج ا ص ۱۷۶)

مسئلہ: فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے اگر مسجد و مدرسہ کی عمارت میں لگا دے یا میت کے کفن دفن میں صرف کر دے تو جائز ہے۔

قابلِ توجہ تنبیہ آج کل عام طور پر دینی مدارس میں یہ چلن ہے کہ عطیات اور صدقات وخیرات وچرم قربانی اور زکوٰۃ کی سب رقمیں متولی یا ناظم کے پاس

جمع کی جاتی ہیں اور ناظم و متولی ان سب رقموں کو ملا کر رکھتے ہیں اور اسی رقم میں سے طلبہ کا مطبخ بھی چلاتے ہیں اور مدرسین و ملازمین کی تنخواہیں بھی دیتے ہیں اور واعظین و ممتحین کا نذرانہ بھی دیتے ہیں اور مسجد و مدرسہ کی عمارت بھی بنواتے ہیں اور اپنے مصارف میں بھی لاتے ہیں یاد رکھو کہ اس طرح نہ تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے نہ ان کاموں میں زکوٰۃ کی رقموں کو لگانا جائز ہے اور یہ متولیوں اور ناظموں کی بہت بڑی خیانت ہے۔ کہ وہ لوگوں کی زکوٰۃ کے مالوں کو صحیح مصرف میں صرف نہیں کرتے۔ اور گنہ گار ہوتے ہیں لہٰذا علماء کرام پر شرعًا واجب ہے کہ متولیوں اور ناظموں کو یہ مسئلہ بتا دیں کہ مدارس میں جتنی رقمیں زکوٰۃ کی آتی ہیں پہلے ان رقموں کا حیلہ شرعیہ کر لینا ضروری ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے۔ اور پھر ان رقموں کو مدرسہ کی جس مد میں چاہیں خرچ کر سکیں۔

مسئلہ: حیلہ شرعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقموں کو الگ کر کے کسی طالب علم کو جو غریب ہو دے دیں۔ اور ان رقموں کا اس طالب علم کو مالک بنا دیا جائے۔ اور پھر وہ طالب العلم اپنی طرف سے وہ رقم مدرسہ میں اپنی خوشی سے دیدے، اس طرح کر لینے سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور پھر وہ رقم مدرسہ کی ہر مد میں خرچ کی جا سکے گی۔

مسئلہ: زکوٰۃ و صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں، چچاؤں کو پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے ماموؤں اور خالاؤں کو پھر ان کی اولاد کو۔ پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو۔ پھر اپنے شہر اور گاؤں والوں کو دیں اور علم دین حاصل کرنے والے طالبعلموں کو بھی دینا افضل ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۸۷ وغیرہ)

صدقۂ فطر کا بیان

ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صاع صدقہ فطر دینا واجب ہے (درمختار ج ۲ ص ۴۷)

مسئلہ: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں اور گیہوں کا آٹا آدھا صاع اور کھجور یا جو

Marfat.com

کا آٹا یا کھجور ایک صاع دیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۶)

مسئلہ: اعلیٰ درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر، اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ہے (فتاوی رضویہ) اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چورانوے گرام ہوتا ہے اور آدھے صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر دینے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں لہذا اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر اپنی شرارت سے روزہ نہ رکھا، جب بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۷۴)

سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟

آج کل یہ ایک عام بلا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے۔ محنت مشقت سے جان چراتے ہیں۔ اور ناجائز طور پر بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں نے تو سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے گھر میں ہزاروں روپے ہیں کھیتی باڑی بھی ہے مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ تو ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں حالاں کہ ایسے لوگوں کو سوال کرنا اور بھیک مانگنا بالکل حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کا انگارہ کھاتا ہے (ترمذی ج ا ص ۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کو نہ فاقہ ہوا ہے نہ اس کے اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ اور حضور نے فرمایا جس پر فاقہ نہیں گذرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا۔ ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

(بہارِ شریعت بحوالہ بیہقی)

Marfat.com

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ گویا آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے (مشکوٰۃ ج اص ۱۶۲)

خلاصہ یہ ہے کہ بغیر شدید ضرورت کے بھیک مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

صدقہ کرنے کی فضیلت

زکوٰۃ و عشر و صدقہ فطر یہ تینوں تو واجب ہیں جو ان تینوں کو نہ ادا کرے گا سخت گنہ گار ہوگا۔ مگر ان تینوں کے علاوہ صدقہ دینے اور خدا کی راہ میں خیرات کرنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے بڑے بڑے فوائد و منافع ہیں۔ چنانچہ اس کے بارے میں ہم یہاں چند حدیثیں لکھتے ہیں ان کو غور سے پڑھو اور اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مقدس فرمانوں پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لو۔

حدیث ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور زمین کو پہاڑوں کے سہارے پر ٹھہرا دیا۔ یہ دیکھ کر فرشتوں کو پہاڑوں کی طاقت پر بڑا تعجب ہوا۔ اور انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لوہا۔ تو فرشتوں نے کہا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا ہاں آگ، تو فرشتوں نے پوچھا کہ آگ سے بھی بڑھ کر کوئی طاقت والی چیز تیری مخلوق میں ہے؟ تو خدا نے فرمایا کہ ہاں پانی۔ پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے تو ارشاد ہوا ہاں ہوا۔ یہ سن کر فرشتوں نے دریافت کیا کہ کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی بڑھ کر طاقت رکھنے والی کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں، ابن آدم اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپائے۔ مطلب یہ ہے کہ اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ یہ صدقہ پہاڑ، لوہا، آگ، ہوا، پانی تمام چیزوں سے بڑھ کر طاقت ور ہے (مشکوٰۃ ج اص ۱۷۰)

Marfat.com

حدیث ۱: صدقہ اس طرح گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۴)

حدیث ۲: ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیئے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! جو شخص صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نہ پائے۔ تو کیا کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے کچھ کمائے پھر خود بھی اس سے نفع اٹھائے اور صدقہ بھی دے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ کسی حاجت مند کی کسی طرح مدد کر دے، اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خود برائی کرنے سے رک جائے یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۷)

حدیث ۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو رفع کر دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۸)

حدیث ۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک زناکار عورت ایک کتے کے پاس سے گذری جو ایک کنوئیں کے پاس پیاس سے زبان نکالے ہوئے تھا، اور قریب تھا کہ پیاس اس کتے کو مار ڈالے تو اس عورت نے اپنے چمڑے کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر اسی کنوئیں سے پانی بھرا، اور اس کتے کو پلا دیا، (تو اتنا ہی صدقہ کرنے سے) اس کی مغفرت ہوگئی (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۸)

حدیث ۶: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں کی وفات ہوگئی، تو اس کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "پانی" تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوا دیا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۹)

حدیث ۷: حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ جو کسی مسلمان ننگے بدن والے کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ہرا لباس پہنائے گا اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا۔ اور جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا شربت خاص پلائے گا۔ جس پہ مہر لگی ہوگی (مشکوٰۃ جلد ا ص ۱۶۹)

حدیث ۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا تو جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا اس وقت تک کپڑا پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۹)

حدیث ۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مردہ زمین کو زندہ کرے (یعنی کھیت بوئے اور درخت لگائے) تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اور جو پرند اس کا دانہ یا پھل کھالیں گے وہ سب اس کے لیے صدقہ ہوگا یعنی اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۹)

حدیث ۱۰ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے سامنے (خوشی سے) تمہارا مسکرا دینا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھا دینا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی اندھے کی مدد کر دینا یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا یہ بھی صدقہ ہے مطلب یہ ہے کہ ان سب کاموں پر صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۶۹)

روزہ کا بیان

نماز کی طرح روزہ بھی فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گناہگار اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔

مسئلہ: شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے اپنے کو روکے رکھنا۔

Marfat.com

مسئلہ: رمضان کے ادا روزے اور نذر معین اور نفل و سنت و مستحب روزے اور مکروہ روزے ان روزوں کی نیت کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر ضحوۂ کبریٰ (دوپہر سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے) تک ہے اس درمیان میں جب بھی روزہ کی نیت کرے یہ روزے ہو جائیں گے۔ لیکن رات ہی میں نیت کر لینا بہتر ہے ان چھ روزوں کے علاوہ جتنے روزے ہیں مثلاً رمضان کی قضا کا روزہ، نذر غیر معین کی قضا کا روزہ، کفارہ کا روزہ، حج میں کسی جرم کرنے کا روزہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کے بعد نہیں (در مختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۸۵)

مسئلہ: جس طرح اور عبادتوں میں بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح روزہ میں بھی نیت سے مراد دل کا پختہ ارادہ ہے لیکن زبان سے بھی کہہ لینا اچھا ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے کہ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تعالیٰ مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اور اگر دن میں نیت کرے تو یوں کہے کہ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ ط

مسئلہ: قضائے رمضان وغیرہ جن روزوں میں رات سے نیت کر لینی ضروری ہے ان روزوں میں خاص اس روزہ کی نیت بھی ضروری ہے جو روزہ رکھا جائے۔ مثلاً یوں نیت کرے کہ کل میں اپنے پہلے رمضان کے روزے کی قضا رکھوں گا یا میں نے جو ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی تھی کل میں وہ روزہ رکھوں گا۔

مسئلہ:- عید الفطر عید اور ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ تیرہ تاریخ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے (در مختار ج ۲ ص ۸۳)

مسئلہ: کسی کام کی منت مانی تو کام پورا ہو جانے پر اس روزہ کو رکھنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ: اگر نفل کا روزہ رکھ کر اس کو توڑ دیا تو اب اس کی قضا واجب ہے۔

(در مختار ج ۲ ص ۱۲۰)

مسئلہ: عورت کو نفل کا روزہ بلا شوہر کی اجازت کے رکھنا منع ہے

(عالمگیری ج ا ص ۱۸۸)

Marfat.com

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ: پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: شعبان کی انتیس تاریخ کو شام کے وقت چاند دیکھیں دکھائی دے تو روزہ اگلے دن رکھیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کرکے روزہ رکھیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۸۴) مطلع نہ صاف ہونے میں یعنی آسمان میں ابر وغبار ہونے کی حالت میں صرف رمضان کے چاند کا ثبوت ایک مسلمان عاقل و بالغ مستور یا عادل کی گواہی یا خبر سے ہو جاتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا تمام مہینوں کا چاند اس وقت ثابت ہوگا جب دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں۔ اور سب پابند شرع ہوں۔ اور یہ کہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس مہینے کا چاند فلاں دن خود دیکھا ہے (ہدایہ و درمختار و بہار شریعت)

عادل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو تہذیب و مروت کے خلاف ہو جیسے بازاروں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے کھانا پینا۔

مستور سے یہ مراد ہے کہ جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہو۔ مگر باطن کا حال معلوم نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: جس عادل شخص نے چاند دیکھا ہے اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت دے (عالمگیری ج ا ص ۱۸۵)

مسئلہ: گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی حاکم یا قاضی نہیں جس کے سامنے گواہی دے۔ تو گاؤں والوں کو جمع کرکے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دے اگر یہ گواہی دینے والا عادل ہے لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے (عالمگیری ج ا ص ۱۸۵)

مطلع اگر صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہ ہوگا۔ (چاہے رمضان کا چاند ہو یا عید کا یا کسی اور مہینے کا) رہا یہ کہ کتنے لوگوں کی گواہی اس

Marfat.com

صورت ہیں چاہیئے تو یہ قاضی کی رائے پر ہے جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے اتنے گواہوں کی شہادت سے چاند ہونے کا حکم دے گا لیکن اگر شہر کے باہر کسی اونچی جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرے تو ایک مستور کا بھی قول صرف رمضان کے چاند میں مان لیا جائے گا۔

(درمختار ج ۲ ص ۹۳ و بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰۶)

مسئلہ: اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ افطار کے لیے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے چاند کے ثبوت کے لیے ناکافی ہیں۔ اور اس قسم کی شہادتوں سے چاند کا ثبوت نہ ہو سکے گا (درمختار و ردالمختار و بہار شریعت)

مسئلہ: کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے چند جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے۔ اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے چاند نظر آنے کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کر دیئے ہیں تو یہاں والوں کے لیے بھی ثبوت ہو گیا (ردالمحتار و بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰۷)

مسئلہ: کسی نے اکیلے رمضان یا عید کا چاند دیکھا اور گواہی دی مگر قاضی نے اس کی گواہی قبول نہیں کی تو خود اس شخص پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اگر یہ رکھا یا توڑ ڈالا تو قضا لازم (ہدایہ درمختار عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

مسئلہ: اگر دن میں چاند دکھائی دیا دوپہر سے پہلے چاہے دوپہر کے بعد بہر حال وہ آنے والی رات کا چاند مانا جائے گا۔ یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہو گا مثلاً تیس رمضان کو دن میں چاند نظر آیا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند نظر آگیا تو یہ دن شعبان ہی کا ہے رمضان کا نہیں لہذا آج کا روزہ فرض نہیں (درمختار و ردالمختار ج ۲ ص ۹۵)

مسئلہ: تار، ٹیلیفون، ریڈیو سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا اس لیے اگر ان خبروں کو ہر طرح سے صحیح مان لیا جائے جب بھی یہ محض یہ ایک خبر ہے یہ شہادت نہیں ہے اور محض ایک خبر سے چاند کا ثبوت نہیں ہوتا اور اسی طرح بازاری افواہوں سے اور جنتریوں اور

Marfat.com

اخباروں میں چھپنے سے بھی چاند نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ: چاند دیکھ کر اس کی جانب انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسروں کو بتاتے کے لیے ہو (عالمگیری و درمختار ج ۲ ص ۹۰)

روزہ توڑنے والی چیزیں

کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہ رہا اور بھول کر کھا لیا یا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(ہدایہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسئلہ: حُقّہ، بیڑی، سگریٹ، چرٹ، سگار پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: دانتوں میں کوئی چیز رکی ہوئی تھی چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی، اسے کھا لیا یا چنے سے کم ہی تھی مگر اس کو منہ سے نکال کر پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسئلہ: نتھنوں میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے نیچے چلا گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا بلا قصد پانی دماغ میں چڑھ گیا۔ تو روزہ ٹوٹ گیا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: دوسرے کا تھوک نگل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر رکھ کر نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: قصداً منہ بھر کر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر سے کم کی تو روزہ نہیں ٹوٹا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: بلا قصد اور بے اختیار قے ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا تھوڑی قے ہو یا زیادہ، روزہ دار ہونا یاد ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ نہیں ٹوٹے گا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: منہ میں رنگین دھاگہ یا کوئی رنگین چیز رکھی جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر اس رنگین تھوک

کو نگل گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا (عالمگیری ج ۱ص ۱۹۰)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا (عالمگیری ج ۱ص ۱۸۹)

مسئلہ: مکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق کے اندر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح سرمہ یا تیل لگایا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں معلوم ہوتا ہو۔ پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، یوں ہی دوا یا مرچ کوٹا یا آٹا چھانا اور حلق میں اس کا اثر اور مزہ معلوم ہوا۔ تو بھی روزہ بھی نہیں ٹوٹتا (عالمگیری ج ۱ص ۱۹۰)

مسئلہ: کلی کی اور پانی بالکل اگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھوک کے ساتھ اس کو نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا احتلام ہو گیا یا غیبت کی یا جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر سارے دن جنابت کی حالت میں رہ گیا اور غسل نہیں کی تو روزہ نہیں گیا لیکن اتنی دیر تک بلا عذر قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جنب (جس پر غسل فرض ہے) جس گھر میں رہتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (عالمگیری وغیرہ)

روزہ کے مکروہات

جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ کرنے کسی کو تکلیف دینے سے روز مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو بلا وجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر چکھنا یا چبا کر اگل دینا مکروہ ہے اسی طرح عورت کو بوسہ دینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا بھی مکروہ ہے جب کہ یہ ڈر ہو کہ انزال ہو جائے گا۔

مسئلہ: روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو غسل کرنا یا ٹھنڈا پانی ٹھنڈک کے لیے سر پر ڈالنا یا گیلا کپڑا اوڑھنا یا بار بار کلی کرنا یا مسواک کرنا یا سر اور بدن میں تیل کی مالش کرنا یا سرمہ لگانا یا خوشبو سونگھنا مکروہ

Marfat.com

نہیں ہے (عالمگیری و در مختار ردالمختار وغیرہ)

روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ

اگر کسی وجہ سے رمضان کا یا کوئی دوسرا روزہ ٹوٹ گیا تو اس روزہ کی قضا لازم ہے لیکن بلا عذر رمضان کا روزہ قصداً کھاپی کر یا جماع کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہے روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی خرید کر آزاد کرے اور نہ ہو سکے تو لگاتار ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت بھر بھر پیٹ کھانا کھلائے کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں لگاتار ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہیں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے (ردالمختار ج ۲ ص ۱۰۹ وغیرہ)

کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے

شرعی سفر، حاملہ عورت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ دودھ پلانے والی عورت کے دودھ سوکھ جانے کا ڈر، بیماری، بڑھاپا کمزوری کی وجہ سے ہلاک ہو جانے کا خوف یا کسی نے گردن پر تلوار رکھ کر مجبور کر دیا کہ روزہ نہ رکھے ورنہ جان سے مار ڈالے گا۔ یا کوئی عضو کاٹ لے گا۔ یا پاگل ہو جانا، یا جہاد کرنا یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں ان باتوں کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں لیکن بعد میں جب عذر جاتا رہے تو ان چھوڑے ہوئے روزوں کو رکھنا فرض ہے۔ (در مختار ردالمختار ج ۲ ص ۱۱۵)

مسئلہ: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اس کو لازم ہے کہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیا کرے۔ (در مختار ج ۲ ص ۱۱۹)

مسئلہ: جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے ان کو علانیہ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے وہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر کھاپی سکتے ہیں۔

چند نفلی روزوں کی فضیلت

عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے، رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے (بخاری و مسلم و ابوداؤد و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹) اور ارشاد فرمایا کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم شریف و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں روزوں کے برابر بتاتے تھے مگر حج کرنے والوں کو جو میدان عرفات میں ہوں ان کو اس روزہ سے منع فرمایا (ابوداؤد و نسائی و بیہقی و طبرانی)

شوال کے چھ روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور فرمایا جس نے عید کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے (مسلم و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

شعبان کا روزہ اور شب برأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات (شب برات) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو اور اس دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ میں اس کو بخش دوں کیا ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ میں اسے روزی دوں؟ کیا ہے کوئی گرفتار ہونے والا کہ میں اس کو رہائی دوں کیا ہے کوئی ایسا۔ کیا ہے کوئی ایسا اس قسم کی ندائیں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۵)

ایام بیض کے روزے، یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ پندرہ تاریخوں کے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ (بخاری و ترمذی ج ۱ ص ۹۵) اور فرمایا کہ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے، ہر روزہ اس دن کے گناہ مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا

Marfat.com

ہے (طبرانی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں ایامِ بیض کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی و مشکوٰۃ ج اص ۱۸۰)

دو شنبہ اور جمعرات کا روزہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شنبہ اور جمعرات کو اعمال (دربارِ خداوندی) میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے دو آدمیوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں ابھی چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں (ترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ج اص ۱۸۰)

بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بدھ و جمعرات و جمعہ کو روزہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا حصہ باہر سے۔

(طبرانی۔ بہارِ شریعت ج ۵ ص ۹۵)

اعتکاف

عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے اعتکاف کی تین قسمیں ہیں اول اعتکاف واجب، دوسرے اعتکاف سنت، تیسرے اعتکاف مستحب۔

اعتکاف واجب: جیسے کسی نے یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن یا دو دن کا اعتکاف کروں گا۔ اور اس کا کام ہو گیا تو یہ اعتکاف واجب ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے یاد رکھو کہ اعتکاف واجب کے لیے روزہ شرط ہے بغیر کے اعتکاف واجب صحیح نہیں (در مختار ج ۲ ص ۱۲۹، ۱۳۰)

اعتکافِ سنت مؤکدہ: رمضان کے آخری دس دنوں میں کیا جائے گا یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور تیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے کے بعد یا انتیسویں رمضان کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے یاد رکھو

Marfat.com

کہ اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے یعنی اگر محلہ کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب آخرت کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے اور کسی ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہو جائیں گے اس اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے مگر وہی رمضان کے روزے کافی ہیں۔
(درمختار ج ۲ ص ۱۲۹)

اعتکاف مستحب : اعتکاف مستحب یہ ہے کہ جب کبھی بھی دن یا رات میں مسجد کے اندر داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرے جتنی دیر تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا نیت میں صرف اتنا دل میں خیال کر لینا اور منہ سے کہہ لینا کافی ہے کہ میں نے خدا کے لیے اعتکاف مستحب کی نیت کی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۷)

مسئلہ : مرد کے لیے ضروری ہے کہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے گی جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کی ہو (درمختار ج ۲ ص ۱۲۹)

مسئلہ : اعتکاف کرنے والے کے لیے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے قصداً نکلا ہو یا بھول کر۔ اسی طرح عورت نے جس مکان میں اعتکاف کیا ہے اس کو اس گھر سے باہر نکلنا حرام ہے اگر عورت اس مکان سے باہر نکل گئی تو خواہ وہ قصداً نکلی ہو یا بھول کر اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا (درمختار ج ۲ ص ۱۳۳)

مسئلہ : اعتکاف کرنے والا صرف دو عذروں کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے ایک عذر طبعی جیسے پیشاب پاخانہ اور غسل فرض و وضو کے لیے دوسرے عذر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لیے جانا، ان عذروں کے سوا کسی اور وجہ سے اگرچہ ایک ہی منٹ کے لیے ہو مسجد سے اگر نکلا، تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر ہی نکلے۔ (درمختار و ردالمختار ج ۲ ص ۱۳۳)

مسئلہ : اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد ہی میں رہے گا وہیں کھائے پئے سوئے مگر یہ احتیاط رکھے کہ کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے معتکف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے اس لیے اگر کوئی آدمی مسجد میں کھانا پینا اور سونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر اس کے لیے کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہے (درمختار ج ۲ ص ۱۳۴)

مسئلہ: اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ بہت زیادہ لوگوں سے بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہیے کہ نفل نمازیں پڑھے تلاوت کرے علم دین کا درس دے اولیاء و صالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو سنائے کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الٰہی کرے اور اکثر باوضو رہے اور دنیا داری کے خیالات سے دل کو پاک و صاف رکھے اور بکثرت رو رو کر اور گڑگڑا کر خدا سے دعائیں مانگے (درمختار ج ۲ ص ۱۴۵)

حج کا بیان

حج ۹ھ میں فرض ہوا نماز و زکوٰۃ اور روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اس کا فرض ہونا قطعی اور یقینی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور اس کا ترک کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط یعنی حج و عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

احادیث میں حج و عمرہ کے فضائل اور اجر و ثواب کے بارے میں بڑی بڑی بشارتیں آئی ہیں مگر حج عمر میں صرف ایک بار ہی فرض ہے۔

حدیث: ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور حج کے درمیان رفث (فحش کلام) اور فسق نہ کیا تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک و صاف ہو کر لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ ج ا ص ۲۲۱)

حدیث: حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

(ترمذی و مشکوٰۃ ج ا ص ۲۲۲)

حج واجب ہونے کی شرطیں

حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جب تک یہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں (۱) مسلمان ہونا، کافر پر حج فرض نہیں (۲) دارالحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ حج اسلام کے ارکان میں سے ہو۔

(۳) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر حج فرض نہیں (۴) عاقل ہونا لہذا مجنون پر حج فرض نہیں۔ (۵) آزاد ہونا یعنی لونڈی غلام پر حج فرض نہیں (۶) تندرست ہونا کہ حج کو جا سکے اس کے اعضاء سلامت ہوں انکھیارا ہو لہذا اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور اس بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں یوں ہی اندھے پر بھی حج فرض نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر بھی یہ ضروری نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرا دیں (۷) سفر خرچ کا مالک ہونا، اور سواری کی قدرت ہونا چاہیے سواری کا مالک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ سواری کرایہ پر لے سکے۔ (۸) حج کا وقت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲ تا ۲۰۴ وغیرہ)

وجوب ادا کے شرائط

یہاں تک تو وجوب کے شرائط کا بیان ہے اب شرائط ادا کا بیان ہوتا ہے کہ یہ شرطیں اگر پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ سب شرطیں نہ پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری نہیں۔ بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔ یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو۔ ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہوگا۔ وہ شرطیں یہ ہیں (۱) راستہ میں امن و امان ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو حج کے لیے جانا ضروری ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکہ یا لڑائی کی وجہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو حج کے لیے جانا ضروری نہیں۔ (۲) عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم کا ہونا شرط ہے۔ خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور اگر تین دن سے کم کا راستہ ہو تو عورت بغیر شوہر اور محرم کے بھی جا سکتی ہے محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لیے اس عورت کا نکاح حرام ہو۔ چاہے نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے بیٹا باپ بھائی وغیرہ چاہے دودھ کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے رضاعی بھائی، رضاعی باپ، رضاعی بیٹا وغیرہ، یا سسرال کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے خسر یا شوہر کا بیٹا۔ عورت، شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے (۳) حج کو جانے کے زمانہ میں عورت عدت میں نہ ہو۔ چاہے وفات کی عدت ہو یا طلاق کی (۴) قید میں نہ ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴ تا ۲۰۵ وغیرہ)

Marfat.com

صحت اداکی شرطیں

صحت اداکی نو شرطیں ہیں کہ اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں۔(۱) مسلمان ہونا (۲) احرام کہ بغیر احرام کے حج نہیں ہوسکتا (۳) حج کا وقت یعنی حج کے لیے جو وقت شریعت کی طرف سے معین ہے اس سے قبل حج کے افعال نہیں ہوسکتے۔(۴) افعال حج کی جگہوں پر افعال حج کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے وقوف کی جگہ میدان عرفات و مزدلفہ ہے۔ کنکری مارنے کی جگہ منیٰ ہے اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔(۵) تمیز کرنا اتنا چھوٹا بچہ کہ جس میں کسی چیز کی تمیز ہی نہ ہو اس کا حج صحیح نہیں۔(۶) عقل والا ہونا کہ مجنون اور دیوانے کا حج صحیح نہیں۔(۷) حج کے فرائض کو ادا کرنا جس نے حج کا کوئی فرض چھوڑ دیا اس کا حج صحیح نہیں ہوا (۸) احرام کے بعد اور عرفات میں وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہوگا تو حج باطل ہو جائے گا۔(۹) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور چاہے اسی احرام سے آئندہ سال حج کرے تو یہ حج صحیح نہیں ہوگا (بہار شریعت ج ۶)

حج کے فرائض

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں (۱) احرام کہ یہ شرط ہے (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت "عرفات" میں ٹھہرنا۔(۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے یہ دونوں چیزیں یعنی عرفہ کا وقوف، اور طوافِ زیارت، حج کا رکن ہیں۔(۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر عرفہ میں ٹھہرنا پھر طوافِ زیارت (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) مکان یعنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا "سوا بطن عرنہ" کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے (درمختار و ردالمختار)

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں (۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ گزرنا۔ اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے تو جائز ہے۔(۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو "سعی" کہتے ہیں (۳) سعی کو "صفا" سے شروع کرنا (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا (۵) دن میں میدانِ عرفات کے اندر وقوف کیا ہے تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب غروب ہو جائے خواہ آفتاب

ڈھلتے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں غرض غروبِ آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں میدانِ
عرفات کے اندر وقوف کیا ہے تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں۔ مگر وہ اس
واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروبِ آفتاب تک وقوف کرتا (۶) وقوف میں رات کا کچھ حصہ آجانا
(۷) عرفات سے واپسی میں امام کی پیروی کرنا یعنی جب تک امام میدانِ عرفات سے نہ نکلے یہ بھی نہ
چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام سے پہلے میدانِ عرفات سے روانہ ہو جانا
جائز ہے۔ اور اگر زبردست بھیڑ کی وجہ سے یا کسی دوسری ضرورت سے امام کے چلے جانے کے
بعد میدانِ عرفات میں ٹھہرا رہا امام کے ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے (۸) "مزدلفہ" میں ٹھہرنا۔ (۹)
مغرب و عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا (۱۰) تینوں جمروں پر دسویں گیارہویں،
بارھویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں و بارھویں ذوالحجہ
کو تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا۔ (۱۱) جمرۃ العقبہ کی رمی پہلے دن سر منڈانے سے پہلے ہونا (۱۲)
ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا (۱۳) احرام کھولنے کے لیے سر منڈانا یا بال کتروانا۔ (۱۴) یہ سر منڈانا
یا بال کتروانا ایامِ نحر یعنی دسویں، گیارہویں اور بارھویں ذوالحجہ کی تاریخوں کے اندر ہو جانا۔ اور
سر منڈانا یا بال کتروانا منیٰ یعنی حرم کی حدود کے اندر ہونا۔ (۱۵) قران یا تمتع کرنے والے کو
قربانی کرنا (۱۶) اور اس قربانی کا حدودِ حرم اور ایامِ نحر میں ہونا (۱۷) طوافِ زیارت کا اکثر حصہ
ایامِ نحر میں ہو جانا عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام "طوافِ زیارت" ہے
اور اس طواف کو "طوافِ افاضہ" بھی کہتے ہیں (۱۸) طواف "حطیم" کے باہر ہونا (۱۹) داہنی طرف
سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو۔ (۲۰) عذر نہ ہو تو پاؤں سے
چل کر طواف کرنا ہاں عذر ہو تو سواری پر بھی طواف کرنا جائز ہے۔ (۲۱) طواف کرنے میں باوضو
اور باغسل ہونا اگر بے وضو یا جنابت کی حالت میں طواف کر لیا تو اس طواف کو دہرائے (۲۲)
طواف کرتے وقت ستر چھپانا (۲۳) طواف کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الطواف پڑھنا لیکن اگر نہ
پڑھی تو قربانی واجب نہیں (۲۴) کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے اور طوافِ زیارت میں ترتیب
یعنی پہلے کنکریاں مارے پھر غیر مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے، پھر طوافِ زیارت کرے
(۲۵) طوافِ صدر یعنی میقات کے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا (۲۶)

وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا (۲۷) احرام کے ممنوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا (بہار شریعت ج ۶)

حج کی سنتیں

حج کی سنتیں یہ ہیں (۱) طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنیوالا کہ مکہ معظمہ پہنچ کر سب میں پہلا جو طواف کرے اس کو طواف قدوم کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے متمتع کے لیے نہیں (۲) طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا (۳) طواف قدوم یا طواف زیارت میں رمل کرنا یعنی شانہ ہلا ہلا کر اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر چلنا (۴) صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے نشانوں کے درمیان دوڑنا (۵) امام کا مکہ میں ساتویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا (۶) اسی طرح میدان عرفات میں نویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا۔ (۷) اسی طرح منیٰ میں گیارھویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا (۸) آٹھویں ذوالحجہ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء فجر کی پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں (۹) ذوالحجہ کی نویں رات منیٰ میں گذارنا (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا (۱۱) عرفات میں ٹھہرنے کے لیے غسل کر لینا (۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے اندر رات کو رہنا۔ (۱۳) اور آفتاب نکلنے سے پہلے منیٰ سے مزدلفہ کو چلا جانا (۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گذارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات بھی منیٰ میں رہے (۱۵) "البطح"، یعنی وادی محصب میں اترنا اگرچہ تھوڑی ہی دیر کے لیے ہو۔

(بہار شریعت)

ضروری تنبیہ: حج کے فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہوگا ہی نہیں اور حج کے واجبات میں سے اگر کسی واجب کو چھوڑ دیا۔ خواہ قصداً چھوڑا ہو یا سہواً تو اس پر ایک قربانی واجب ہے۔ اور اس کا حج باطل نہیں ہوگا ہاں البتہ بعض واجب ایسے بھی ہیں کہ ان کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں ہوتی مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں تحیۃ الطواف واجب ہیں لیکن اگر کوئی چھوڑ دے تو اس پر قربانی لازم نہیں اور حج کی سنتوں میں سے اگر کوئی سنت چھوڑ دے تو اس سے نہ تو حج باطل ہوگا نہ قربانی لازم ہوگی۔ ہاں البتہ حج کے ثواب میں کچھ کمی آجائے گی۔

Marfat.com

سفرِ حج وزیارت کے آداب

ہر حاجی کو چاہیے کہ روانگی سے پہلے ضروریات سفر پرانے حاجیوں سے معلوم کرکے مہیا کرے اور مندرجہ ذیل آداب وہدایات کا خاص طور سے خیال رکھے۔

۱۔ سب سے پہلے نیت کو درست کرے کہ اس سفر سے مقصود صرف اللہ ورسول ہوں اس کے سوا ناموری یا شہرت، یا سیر وتفریح یا تجارت وغیرہ کا ہرگز ہرگز دل میں خیال نہ لائے۔

۲۔ نماز روزہ، زکوٰۃ جتنی عبادات اس کے ذمہ واجب ہوں سب کو ادا کرے اور توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے اسی طرح اس کے اوپر جن جن لوگوں کا قرض ہو سب کا قرض ادا کرے جن جن لوگوں کی امانتیں ہوں ان کی امانتوں کو ادا کرے جن جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمے ہوں سب سے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے جن لوگوں پر کوئی زیادتی کی ہو ان سے معاف کرائے جن جن لوگوں کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر ان کو رضامند کرکے اجازت حاصل کرے ان تمام چیزوں سے فارغ اور سبکدوش ہوکر سفر حج وزیارت کے لیے روانہ ہو۔

۳۔ عورت کے ساتھ جب تک کہ اس کا شوہر یا بالغ محرم قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو اس وقت تک عورت کے لیے سفر حرام ہے عورت اگر بلا شوہر یا بغیر محرم کے حج کرے گی تو اس کا حج ہو جائے گا مگر ہر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(جوہرہ وبہار شریعت ج ۶)

۴۔ رقم یا توشہ جو کچھ ساتھ لے مالِ حلال سے لے ورنہ حج مقبول ہونے کی امید نہیں اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو چاہیئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے رقم اور توشہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں کو صدقہ دیتا چلے کہ یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

۵۔ چونکہ سفر کرنے والے مختلف حیثیتوں کے لوگ ہوتے ہیں اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مطابق سفر کا سامان اپنے ساتھ لے جائے تاکہ سفر میں تکلیفوں کا سامنا نہ

Marfat.com

کرنا پڑے سب حاجیوں کے لیے سامانوں کی یکساں مقدار معین نہیں کی جا سکتی۔ پھر بھی ایک اوسط درجہ کے حاجی کے لیے سفر حج و زیارت میں مندرجہ ذیل سامانوں کا ساتھ لے لینا آرام و راحت کا باعث ہوگا۔

گرمی اور سردی کے موسموں کے لحاظ سے ایک ہلکا بستر جس میں ایک دری دو چادریں ایک ادنیٰ مثال ایک تکیہ ہو ایک بکس جس میں کپڑے اور دوسرے سامان رکھے جا سکیں ایک ٹین یا لکڑی کا صندوق جس میں متفرق سامانوں کو رکھا جا سکے ایک بوری کا تھیلا جس میں سب برتنوں کو رکھا جا سکے برتنوں میں ایک بڑی بالٹی ایک لوٹا ایک گلاس چھوٹی بڑی چار پلیٹیں دو پیالے تام چینی کے، اگالدان، چھوٹی بڑی دو دیگچیاں، ایک بڑا اور دو تین چھوٹے بڑے چمچے، اگر چند قسم کے کھانوں کا عادی ہو تو اسی انداز سے کھانے پکانے کے برتن ساتھ لے جائے ایک برتن مٹی کا بھی ضرور رکھ لے یا مٹی اور پتھر کی کوئی چیز رکھ لے تاکہ اگر جہاز میں بیمار ہو گیا اور تیمم کی ضرورت پڑی تو اس پر تیمم کر سکے۔ پانی رکھنے کے لیے ٹین کے پیپے بھی ہونے چاہئیں کہ جہاز پر کام دیں گے۔ اور جس منزل یا مکان میں ٹھہرو گے وہاں بھی اس کی ضرورت پڑے گی۔ اسٹوو اور کوئلہ والا چولہا بھی سفر میں ساتھ ہونا بہت ضروری ہے۔ پہننے کے کپڑوں میں پانچ کرتے پانچ پاجامے، پانچ بنڈیاں، دو تہبند دو صدریاں، ایک عمامہ، چار ٹوپیاں، ہاتھ منہ پونچھنے کے دو رومال، دو تولیے، احرام کی چادریں، کفن کا کپڑا ساتھ میں رکھیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے دو جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں، ایک بھیڑ کے بالوں کا دیسی کمبل، یا موٹے پلاسٹک کا دو گز لمبا اور ڈیڑھ گز چوڑا ٹکڑا ساتھ ہونا بہت ہی آرام دہ ہے کہ جہاں چاہو بچھا کر لیٹ بیٹھ جاؤ۔ پھر اٹھا لو۔ مختلف سامانوں میں نزلہ زکام اور قبض و پیچش اور قے دست و بدہضمی کی مجرب دوائیں ضرور ساتھ میں رکھ لو۔ کیونکہ کم ہی حجاج ان امراض سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر تم کو خود ضرورت نہ پڑی تو کسی ضرورت مند کو تم نے دے دی تو وہ اس کس مپرسی کی حالت میں تمہارے لیے کتنی دعائیں دے گا۔ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھو کہ یہ سنت ہے ان کے علاوہ ایک چھری، ایک چاقو، دو ایک بوریاں، سُتلی، سوآ، سوئی دھاگہ، حج و زیارت وغیرہ کے مسائل کی کچھ کتابیں، چند قلم، پنسل دوات، سادی کاپیاں، قرآن مجید، چھڑی، چھتری، ٹارچ، کچھ موم بتیاں

Marfat.com

کچھ دیا سلائیاں بھی ضرور رلے لو۔ کچھ پھٹے پرانے کپڑے بھی ضرور ساتھ رکھو۔ کہ اس کو پھاڑ پھاڑ کر صافی بنا سکو اور جہاز پر قے وغیرہ صاف کرنے اور استنجا وغیرہ سکھانے میں کام دیں گے۔ کھاتے پینے کی چیزوں کو بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اس معاملہ میں لوگوں کی حالتیں اور ان کے کھانے پینے کی عادتیں اور ذوق مختلف ہیں۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہو گی اور ہم کس طرح گذر بسر کر سکتے ہیں اس لیے ہر شخص کو چاہیئے کہ گیہوں، چاول، دال، گھی، تیل مسالے وغیرہ اپنے ذوق اور ضرورت کے مطابق لے لے، اچار، چٹنی اگر ساتھ ہو یا کاغذی لیموں کچھ لے لے تو جہاز پر ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ چائے اور شکر بھی ضرور لے لے کہ سمندر کی مرطوب ہوا میں چائے کی ضرورت بہت زیادہ پڑتی ہے۔ سمندری سفر میں منہ کا ذائقہ بہت خراب رہتا ہے۔ اور اکثر سوندھی چیزیں کھانے کو دل چاہتا ہے۔ اس لیے کچھ پاپڑ یا نمکین دال سیویاں بھنے ہوئے چنے رکھ لو۔ مگر بند ڈبوں میں رکھو ورنہ سمندری ہوا سے بدمزہ ہو جائیں گے عرب میں سگرٹ بہت ملتا ہے مگر بیڑی اور پان بہت کم، اور بے حد گراں ملتا ہے۔ اس لیے ہندوستان ہی سے اس کا انتظام کر لینا چاہیے۔ ضرورت کی تمام چیزیں ساتھ ہوں یہ بہت اچھا ہے لیکن یاد رکھو کہ سفر میں جس قدر کم سے کم سامان ہوگا اتنا ہی زیادہ آرام ملے گا۔ سامانوں کی کثرت بعض جگہوں پر بہت بڑی مصیبت بن جاتی ہے۔ اس کا خیال رکھو۔ اپنے ہر سامان کے بنڈلوں پر اپنا اور اپنے معلم کا نام ضرور لکھ دو۔ اس سے جدہ میں سامان تلاش کرتے وقت بڑی آسانی ہوتی ہے۔

حاجی گھر سے نکلتے وقت

۱۔ چلتے وقت سب عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کرے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اپنے لیے سب سے دعائیں کرائے کیوں کہ دوسروں کی دعائیں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کس کی دعا مقبول ہو گی۔ اس لیے سب سے دعا کرائے اور لوگ حاجی یا کسی مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھیں اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ اور حاجی سب لوگوں کے دین اور جان مال اولاد اور سلامتی و تندرستی کو خدا کے سپرد کرے۔

۲۔ سفر کا لباس پہن کر گھر میں چار رکعت نفل اَلْحَمْدُ اور چاروں قُلْ سے پڑھ کر باہر

نکلے یہ چار دن رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ پھر کچھ صدقہ کرے اور گھر میں سے نکلنے اور دروازہ سے باہر نکلتے ہی کچھ صدقہ کرے۔ اور گھر میں سے نکلے اور یہ پڑھے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ان شاء اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ مکان پر واپس آئے گا۔ گھر سے نکلتے وقت خوشی خوشی باہر نکلے۔

۳۔ سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو اور اگر مکروہ وقت نہ ہو دو رکعت نفل پڑھے، پھر ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو بِسْمِ اللّٰہِ تین بار پڑھے پھر اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ ہر ایک تین تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ہ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ہ سواری کے شر و فساد سے محفوظ رہے گا۔

حاجی بمبئی میں

ٹکٹ وغیرہ لینے اور جہاز کے انتظار میں ہر حاجی کو کم از کم چار پانچ دن بمبئی میں مسافر خانہ حاجی صابو صدیق یا مسافر خانہ داڑی بندر میں ٹھہرنا پڑتا ہے یہاں خاص طور پر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ:

۱۔ مسافر خانہ میں مختلف صوبوں اور مختلف مزاجوں کے حاجی اور ان کو رخصت کرنے والوں کا مجمع ہوتا ہے۔ اور چوریاں بہت ہوتی ہیں۔ اس لیے اپنے سامانوں خصوصاً رقموں کا کی حفاظت کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ بکسوں میں ہر وقت تالا بند رکھے اور جب باہر نکلے تو اپنے ساتھیوں کو سامان کی حفاظت سونپ کر نکلے۔

۲۔ ٹکٹ وغیرہ خریدنے کے لیے ہرگز ہرگز کسی کے ہاتھ میں رقم نہ دے بلکہ خود لائن میں کھڑے ہو کر رقم جمع کرائے اور ٹکٹ خریدے۔

۳۔ بمبئی شہر میں بہت زیادہ اِدھر اُدھر نہ پھرے کہ جیب کٹنے کے علاوہ سواریوں کی بھیڑ بھاڑ سے ایکسیڈنٹ کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ اس لیے سب کو اور خاص کر دیہات والوں کو تو مسافر خانہ سے باہر بہت کم نکلنا چاہیے اور اپنے سامان کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

Marfat.com

۴۔ اپنے قلی کا نمبر ہر وقت یاد رکھنا چاہیے اور جہاز پر سوار ہونے کے لیے بندرگاہ کو جاتے ہوئے اپنے قلی کے سوا کسی کو اپنا سامان سپرد نہیں کرنا چاہیے اور رقم اور پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ کو بہر حال اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

حاجی جہاز پر ہوائی جہاز کے مسافروں کو چاہیے کہ بمبئی ہی میں احرام باندھ لیں اور جہاز پر سواری کی دعا پڑھ کر سوار ہوں اور راستہ بھر لَبَّیْکَ کی دعا پڑھتے رہیں چند گھنٹوں میں یہ لوگ جدہ میں زمین پر اتر جائیں گے مگر سمندری جہاز والوں کو ایک ہفتہ سمندر ہی میں رہنا ہے اس لیے ان لوگوں کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ جہاز میں مختلف صوبوں کے رہنے والوں اور مختلف زبان بولنے والوں کا مجمع ہوتا ہے ایک دوسرے کے مزاج داں نہ ہونے سے اکثر جھگڑے تکرار کی نوبت آجاتی ہے خصوصاً میٹھا پانی پینے کے وقت، لائن لگانے میں اکثر گالی گلوچ بلکہ مارپیٹ ہو جایا کرتی ہے اس لیے جہاز پر بہت صبر و برداشت کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے حج کے سفر میں جھگڑا اور گالی گلوچ کرنا سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔

۲۔ جہاز پر سوار ہونے کے بعد اپنا سب سامان اپنی سیٹ کے نیچے ترتیب سے رکھ کر جب مطمئن ہو جائیں تو وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ حج میں مختلف جگہ پڑھنے کی دعائیں زبانی یاد کرنے میں مشغول ہو جائیں اور انتہائی کوشش کریں کہ ایک ختم قرآن مجید کی تلاوت سمندر میں پوری کرلیں اور نماز باجماعت کی ہر جگہ خاص طور پر پابندی رکھیں اور فضول باتیں خاص کر جھگڑے تکرار سے انتہائی پرہیز رکھیں۔

حاجی جدہ میں جدہ میں جہاز سے اترتے وقت یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے تمام سامانوں کو اچھی طرح باندھ کر ایک جگہ اپنی سیٹ کے اوپر رکھ دیں بکسوں کو رسیوں سے جکڑ دیں اور سامانوں کی بوری کو سی دیں تاکہ جہاز سے اتارتے وقت سامانوں کو ٹوٹنے پھوٹنے اور بکھر جانے کا خطرہ نہ رہے پھر صرف پاسپورٹ اور رقم ساتھ لے کر جہاز سے اتر جائیں۔ پاسپورٹ کی چیکنگ اور معائنہ کے بعد سب سے بڑا اور مشکل کام

Marfat.com

سامانوں کے ڈھیر میں سے اپنے سامانوں کو تلاش کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حاجیوں کو بے حد پریشانی ہوتی ہے اور لوگ اپنے اپنے سامانوں کی تلاش میں دیوانہ وار دوڑتے اور بھاگتے پھرتے ہیں اس موقع پر نہایت ہی صبر و سکون چاہیے۔ اور سامانوں کی تلاش میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ تھوڑی دیر سکون کے ساتھ بیٹھ جانا چاہیے۔ جب لوگ اپنے اپنے سامانوں کو اٹھالیں گے۔ اور سامان تھوڑے رہ جائیں تو اپنے سامانوں کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا۔ اطمینان رکھیں کہ کوئی دوسرا آپ کے سامانوں کو نہیں اٹھائے گا۔ آخر تک آپ کا سامان وہیں پڑا رہے گا۔ اور اگر خدا نخواستہ آپ کا سامان وہاں نہ ملے تو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے معلم کے وکیل کو ہمراہ لے کر مدینۃ الحجاج کی مسجد کے سامنے والے میدان میں اپنے سامان کو تلاش کیجیے وہاں ملے گا وہاں کا دستور ہے کہ حاجیوں کا جو سامان چھوٹ جاتا ہے ٹرک والے اس کو لا کر مسجد کے میدان میں ڈال دیتے ہیں۔ ہاں اس کا خیال رکھیے کہ آپ کے ہر سامان پر آپ کا اور آپ کے معلم کا نام ضرور لکھا ہونا چاہیے۔ یہ سعودی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہر حاجی کا چھوٹا ہوا سامان اس کے معلم کے مکان پر پہنچائے۔

احرام جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے تو جہاز والے سیٹی بجا کر احرام باندھنے کی اطلاع دیتے ہیں جب وہ جگہ آ جائے تو غسل کریں اور مسواک کے ساتھ وضو کریں اور ایک نئی یا دھلی چادر کا احرام باندھ لیں۔ اور ایسے ہی ایک چادر اوڑھ لیں۔ اور احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھیں، نماز سے فارغ ہو کر احرام باندھنے کی دعا پڑھیں۔

ضروری ہدایت: یاد رکھو کہ حج کا احرام تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ خالی حج کرے اس حاجی کو "مفرد" کہتے ہیں دوسرا یہ کہ یہاں سے فقط عمرہ کی نیت کرے اور عمرہ ادا کر کے مکہ مکرمہ ہی حج کا احرام باندھے ایسے حاجی کو "متمتع" کہتے ہیں تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے۔ یہ سب سے افضل ہے اس کو قران کہتے ہیں اور ایسے حاجی کو قارن کہا جاتا ہے مگر ان تینوں قسموں میں تمتع زیادہ آسان ہے۔ اور اکثر ہندوستانی لوگ یہی احرام باندھتے ہیں اس سبب ہم یہی آسان طریقہ لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

Marfat.com

دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔	اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان کر دے اور میری طرف سے قبول فرمائے میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا خالص اللہ تعالیٰ کے لیے۔

اس نیت کی دعا کے بعد بلند آواز سے لَبَّیْکَ پڑھے لَبَّیْکَ یہ ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ۔	یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوا میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ بے شک تعریف اور نعمت اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں دعا میں وقف کی علامت (ط) بنی ہے وہاں وقف کرے، اور لَبَّیْکَ کی دعا تین مرتبہ پڑھے پھر درود شریف پڑھے، پھر دل لگا کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ ہ	اے اللہ میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

لَبَّیْکَ پڑھ لینے کے بعد احرام بندھ گیا۔ اب جتنی چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننا، سر چھپانا، شکار کرنا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، جوں مارنا وغیرہ ان سب چیزوں سے بچے اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خاص کر سحر کے وقت لَبَّیْکَ برابر بلند آواز سے پڑھتا رہے۔

طواف کعبہ مکرمہ جب مکہ مکرمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد حرام میں جائے اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے

Marfat.com

مرد اپنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر نکال دے۔ اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجرِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود اپنے داہنے ہاتھ کے سامنے رہے۔ پھر طواف کی نیت کرے اور نیت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

یعنی اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں لہٰذا تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول فرما لے۔

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کیے اپنی داہنی طرف چلو۔ جب حجر اسود بالکل تمہارے منہ کے سامنے ہو۔ (اور یہ بات ایک ذرا حرکت کرنے میں حاصل ہو جائے گی کیونکہ پہلے حجرِ اسود داہنے ہاتھ کے سامنے تھا اب ذرا سا ہٹ جانے سے منہ کے سامنے ہو جائے گا) اب کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰهِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط
اگر آسانی سے ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دے کہ آواز نہ پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرو، اور اگر بھیڑ کی وجہ سے اس طرح بوسہ لینا نصیب نہ ہو۔ تو ہاتھ رکھ کر ہاتھ کو چوم لو یا اس پر چھڑی رکھ کر چھڑی کو چوم لو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنا ہاتھ چوم لو۔ اب طواف کے لیے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھو جب حجر اسود کے سامنے سے گذر جاؤ سیدھے ہو لو خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا مت دو۔ پہلے تین پھیروں میں مرد کو رمل کرنا چاہیے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا۔ شانے ہلاتا ہوا بہادروں کی طرح چلے نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے اور جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لے دعائیں پڑھتے ہوئے طواف کرے۔ معلم دعائیں پڑھاتے ہوئے طواف کراتے ہیں۔ لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو درود شریف پڑھتے ہوئے

Marfat.com

طواف کے ساتوں چکر پورے کرے جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر چوم لے۔ حجر اسود کو پہلی بار جب چوما اس وقت سے لَبَّیْکَ پڑھنا بند کر دے طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آکر یہ آیت پڑھو وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی پھر دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھو یہ نماز واجب ہے۔ اور اس کا نام "تحیۃ الطواف" ہے نماز کے بعد یہ دعا نہایت روتے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر پڑھے۔

مقام ابراہیم کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْ مَّعِیْشَةٍ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔	اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے۔ اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نماز اور اس دعا سے فارغ ہو کر مُلْتَزَم کے پاس جائے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور رخساروں کو دیوار کعبہ سے ملے۔ اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پہ پھیلائے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلائے اور یہ دعا خوب رو رو کر اور گڑگڑا کر مانگے۔

Marfat.com

دعاءِ ملتزم

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ۔

اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

اس کے علاوہ اور دوسری دعائیں بھی یہاں مانگو کہ یہ مقبولیت کی جگہ ہے اور مقبولیت کا وقت بھی ہے اس کے بعد زمزم شریف کے نلوں کے پاس آؤ اور کھڑے ہو کر ادب کے ساتھ کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے تین سانس میں خوب بھر پیٹ پیو۔ ہر بار بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر ختم کرو اور ہر بار نگاہ اٹھا کر کعبہ مکرمہ کو دیکھو بچا ہوا پانی اپنے سر اور بدن پر ڈال لو۔ زمزم شریف پینے کی دعا یہ ہے:

دعاءِ زمزم

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ روزی اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کو چومو اور اللہ اکبر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود شریف پڑھتے ہوئے۔

صفا و مروہ کی سعی

باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی جانب چلو اور اس پر چڑھتے ہوئے یہ پڑھو:

اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے

Marfat.com

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ کندھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور تھوڑی دیر تسبیح و تہلیل و تکبیر اور درود شریف پڑھ کر اپنے لیے اور دوستوں کے لیے دعا مانگو کہ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے۔

پھر اس طرح سعی کی نیت کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

یعنی اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان فرما دے۔ اور اس کو تو میری طرف سے قبول فرما لے۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلو اور درود شریف اور دعاؤں کا پڑھنا برابر جاری رکھو۔ جب سبز رنگ کا نشان آئے تو یہاں سے دوڑنا شروع کرو یہاں تک کہ دوسرے سبز نشان سے آگے نکل جاؤ اور مروہ تک پہنچو، یہاں بھی تکبیر، تسبیح اور حمد و ثنا اور درود شریف پڑھو اور یہ دعا مانگو یہ ایک پھیرا ہوا۔ پھر یہاں سے صفا کو چلو اور سبز نشان کے پاس پہنچو تو دوڑو اور دوسرے نشان سے آگے نکل جاؤ۔ یہاں تک کہ صفا پر پہنچ کر بدستور سابق دعائیں مانگو۔ اسی طرح سے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک اور صفا سے مروہ تک آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو۔ ہر پھیرے میں اسی طرح کرو۔ اور دونوں سبز رنگ کے نشانوں کے درمیان ہر پھیرے میں دوڑ کر چلتے رہو۔ طواف کعبہ اور سعی کر لینے سے تمہارا عمرہ جس کا احرام باندھ کر آئے ادا ہو گیا اب سر منڈا کر یا بال کٹوا کر احرام اتار لو۔ اور غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لو۔ اور بلا احرام کے مکہ مکرمہ میں مقیم رہو۔ اور روزانہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے نفلی طواف کرتے رہو۔

منیٰ کو روانگی

پھر آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھو۔ اور ایک نفلی طواف میں رمل اور صفا مروہ کی سعی کر لو اور مسجد حرام میں دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھو۔ اس کے بعد حج کی نیت کرو اور لبیک پڑھو۔ اور جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ کو چلو اگر ہو سکے تو پیدل جاؤ کہ جب تک مکہ مکرمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ

Marfat.com

نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تقریباً اٹھہتر کھرب چالیس ارب آ بنتی ہیں راستہ بھر لبیک اور حمد و ثنا درود شریف پڑھتے رہو جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ	الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے
بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ۔	اولیاء پر تو نے کیا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہرو اور ظہر سے نویں ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں یہاں کی "مسجد خیف" میں پڑھو اور بار بار بلند آواز سے پڑھتے رہو اور جس قدر ہو سکے رو رو کر دعائیں مانگو۔

میدانِ عرفات میں

نویں ذوالحجہ کو آفتاب طلوع ہو جانے کے بعد اب میدان عرفات کو چلو دل کو خیالِ غیر سے پاک صاف کر کے اور یہ سوچتے ہوئے نکلو کہ آج وہ دن ہے کہ بہت سے خوش بختوں کا حج مقبول ہوگا۔ اور بہت سے لوگ ان کے صدقے میں بخشے جائیں گے جو آج کے دن محروم رہا وہ واقعی محروم ہے راستہ لبیک بے شمار بار پڑھتے چلو جب "جبلِ رحمت" پر نظر پڑے اور زیادہ گڑگڑا کر بلند آواز سے لبیک پڑھو اور اپنی دنیاوی و دینی مرادوں اور اپنے حج کی مقبولیت کے لیے دعائیں مانگتے میدان عرفات میں پہنچ کر اپنے معلم کے خیمہ میں اتر کر ٹھہرو۔ دوپہر تک زیادہ وقت رونے گڑگڑانے میں اور صدقہ و خیرات کرنے میں گزارو۔ اور لبیک و درود شریف و کلمہ توحید و استغفار پڑھتے رہو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن سب سے بہتر وظیفہ میرا اور دوسرے نبیوں کا یہی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ	کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ	ہے اسی کے لیے حمد ہے وہ زندگی اور موت
لَّا یَمُوْتُ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ	دیتا ہے اور وہ زندہ ہے وہ نہیں مرے گا
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط	اس کے قبضہ میں سب بھلائیاں ہیں اور وہ
	ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

دوپہر ڈھلتے ہی ظہر کی نماز جماعت سے پڑھو۔ ظہر کے فرض پڑھ کر فوراً تکبیر ہوگی اور عصر کی نماز پڑھو یاد رکھو کہ یہ ظہر و عصر ملا کر ظہر کے وقت پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطانِ اسلام

Marfat.com

پڑھائے یا اس کا نائب۔ میدانِ عرفات میں جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اس کو وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کے وقت میں پڑھے (بہار شریعت) نماز کے بعد فوراً مُوقف کو روانہ ہو جائیں موقف، وہ جگہ ہے کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر الٰہی اور دعا مانگنے کا حکم ہے اگر ہجوم اور اپنی کمزوری کی وجہ سے "موقف" میں نہ جا سکو تو اپنے خیمہ ہی میں لبّیک پڑھنے اور ذکر و دعا میں آفتاب غروب ہونے تک مشغول رہو۔ اور خبردار اس انمول اور قیمتی وقت کو چائے بیڑی اڑانے اور گپ لڑانے میں برباد نہ کرو۔ بلکہ آنکھیں بند کیے گردن جھکائے دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچا اٹھا کر پھیلائے تکبیر و تہلیل اور لبیک و دعا اور توبہ و استغفار میں ڈوب جائے اور خوب روئے اور اگر رونا نہ آئے تو کم سے کم رونے جیسی صورت بنائے اور انتہائی کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسو ٹپک جائے کہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے۔

رات بھر مزدلفہ میں

سورج غروب ہو جانے کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جاؤ اور پورے راستہ میں لبیک اور ذکر و دعا اور تکبیر کثرت سے بلند آواز سے پڑھتے چلو، مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھو پھر مغرب کے بعد فوراً ہی عشا پڑھو اس کے بعد "مشعر الحرام" کی مقدس پہاڑی یا اس کے قریب میں یا پورے میدان میں "وادی محسّر" کے سوا جہاں چاہو ٹھہرو اور لبیک اور تکبیر و تہلیل میں خوب رو رو کر مشغول رہو اور صبح صادق کے طلوع ہونے سے اجالا ہونے تک کا وقت بہت ہی خاص وقت ہے اس میں ذکر و دعا سے غافل نہ رہو۔

مزدلفہ ہی سے تینوں دن جمروں پر مارنے کے لیے ۴۹ کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر چین لو اور ان کو تین مرتبہ دھو لو۔ اور طلوع آفتاب میں جب دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاؤ اور منیٰ پہنچ کر "جمرۃ العقبہ" کو سب سے پہلے جاؤ اور اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو اب پانچ ہاتھ کی دوری سے سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر داہنا ہاتھ خوب اونچا اٹھا کر جمرہ کو مارو، اور ہر کنکری کو یہ دعا پڑھ کر پھینکو۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا — اللہ کے نام سے، اللہ بہت بڑا ہے

Marfat.com

لِلشَّیْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ	شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اللہ کی رضا
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا	کے لیے ، اے اللہ! اس حج کو مبرور بنا
وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا	دے اور سعی مشکور کر دے ۔ اور گناہوں
مَّغْفُوْرًا ط	کو بخش دے ۔

کنکری مار کر قربانی کرے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ قربانی وہ قربانی نہیں ہے جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے جو قران کرنے والے اور تمتع کرنے والوں پر واجب اور مفرد پر مستحب ہے قربانی کے بعد مرد سر منڈائیں یا بال کتروائیں عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پورے کے برابر سر کے بال کٹا دیں اور احرام اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں اور افضل یہ ہے کہ آج دسویں ذوالحجہ ہی کو مکہ جا کر طواف زیارت جو فرض ہے کر لیں اگر دسویں کو یہ طواف نہ کر سکیں تو ۱۱ یا ۱۲ کو سورج غروب ہونے سے پہلے یہ طواف کر لیں اور مکہ سے منیٰ جا کر ٹھہریں اور ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو منیٰ ہی میں رہیں اور سورج ڈھلنے کے بعد دونوں روز تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارتے رہیں بارہویں ذوالحجہ کو کنکری مار کر غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ کو روانہ ہو جاؤ۔ جب وادی محصب میں جو جنت المعلیٰ کے قریب ہے پہنچو تو سواری سے اتر لو یا سواری ہی پر کچھ دیر ٹھہر کر دعا کر لو۔ اب مکہ میں جب تک قیام رہے اپنی اور اپنے ماں باپ کی ، اپنے استادوں ، اپنے پیروں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روزانہ عمرے ادا کرتے رہو۔ کچھ عرصے "تنعیم سے (چھوٹا عمرہ) کرو۔ کچھ عمرے جعرانہ سے (بڑا عمرہ) کرو۔

مکہ کی چند زیارت گاہیں

قبرستان جنت المعلیٰ میں خاص طور پر بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر مزارات کی زیارت اسی طرح مکان ولادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و مکان خدیجۃ الکبریٰ و مکان حضرت علی رضی اللہ عنہما و مسجد الجن ، و مسجد الرایہ و مسجد الفتح و مسجد جبل ابوقبیس و مزارات شہداو شبیکہ ، و جبل ثور و غار حرا ، وغیرہ مقامات متبرکہ کی زیارتوں سے بھی مشرف ہو۔ کعبہ معظمہ میں داخلہ اور دو رکعت نماز اندر ادا کرنا بھی بڑی سعادت ہے۔ کمال ادب سے آنکھیں جھکائے لرزتے کانپتے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر داہاں قدم پہلے رکھے اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے

وہاں دو رکعت نفل پڑھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر حمد الٰہی اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اور ستونوں اور دیواروں سے چمٹے اور روتے گڑگڑاتے آنکھیں نیچی کیے واپس چلا آئے۔

مکہ مکرّمہ سے روانگی جب رخصت کا ارادہ ہو تو طواف وداع کرے کہ باہر والوں پر یہ طواف واجب ہے مگر اس طواف میں نہ رمل کرے، نہ اضطباع کرے اور اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی بھی نہ کرے طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر دعا مانگے پھر زمزم شریف کے پاس آکر خوب سیراب ہو کر پیئے اور کچھ بدن پر ڈالے پھر دروازہ کعبہ کے پاس آکر چوکھٹ چومے اور قبول حج و زیارت کی اور بار بار حاضری کی دعائیں مانگے اور یہ دعا پڑھے کہ:

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔	(یا اللہ) تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل واحسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔

پھر "ملتزم" پر آکر غلاف کعبہ سے چمٹے اور خوب روئے پھر حجر اسود کو بوسہ دے پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے کعبہ مقدسہ کو حسرت سے دیکھتے ہوئے مسجد حرام کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلے اور کلمہ شہادت و حمد الٰہی اور درود شریف و دعا کرتے ہوئے روانہ ہو۔ اور فقرائے مکہ مکرمہ کو حسب توفیق صدقہ و خیرات دیتے ہوئے سرکار اعظم دربار مدینہ طیبہ کے مقدس سفر کے لیے روانہ ہو جائے۔

حاضری دربار مدینہ منوّرہ مدینہ طیبہ کی حاضری اور اس مقدس سفر میں مندرجِ ذیل ہدایات پر خاص طور سے دھیان رکھو۔

۱۔ مزار اقدس کی زیارت قریب بواجب ہے محدث ابن عدی نے کامل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا (بہار شریعت)

۲۔ حاضری میں خاص قبر انور کی زیارت کی نیت کرے یہاں تک کہ امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ

اس مرتبہ مسجد نبوی کی نیت بھی شریک نہ کرے (بہار شریعت)

۳- راستہ میں اس قدر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہو کہ ذکر درود شریف میں غرق ہو جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے اور زیادہ ذوق شوق بلکہ وجد میں جھوم جھوم کر درود شریف پڑھو اور عشق رسول کی مستی میں ڈوب جاؤ۔

۴- جب حرم مدینہ منورہ آئے تو اگر سواری سے اتر سکو تو پیادہ سر جھکائے روتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے چلو اور جب گنبد خضرا پر نگاہ پڑے تو درود و سلام والہانہ جوش و خروش کے ساتھ پڑھو۔ جب شہر اقدس مدینہ منورہ میں پہنچو تو جلال و جمال محبوب کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازۂ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھو اور یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ	میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو
اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ	اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ سے
مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ	اے اللہ سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور
مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ	سچائی کے ساتھ مجھ کو باہر لے جا الٰہی تو اپنی
لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ	رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے اور
مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ	اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَكَ	مجھے وہ نصیب کر جو تو نے اپنے اولیاء اور
وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِیْ	فرمانبردار بندوں کے لیے نصیب کیا اور مجھے
مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ	جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور
یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ۔	مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کیے گئے۔

۵- پھر غسل و وضو اور تمام ضروریات سے فارغ ہو کر مسواک کر کے خوشبو لگا کر اور سفید و صاف کپڑے پہن کر آستانہ مقدسہ کی طرف انتہائی عاجزی و خاکساری اور ادب و احترام کے ساتھ متوجہ ہو اور روتے ہوئے مسجد نبوی کے دروازے پر صلاۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو۔ گویا تم سرکار سے حاضری کی اجازت طلب کر رہے ہو پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر سراپا ادب بن کر داخل ہو۔ اور محبوب کے خیال و تصور میں ڈوب جاؤ۔

Marfat.com

۶۔ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سچی حقیقی جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ الہٰی کے تصدیق کے لیے ایک ایک آن کے واسطے تھی ان کا انتقال صرف عوام کی نظروں سے چھپ جانا ہے۔ چنانچہ امام محمد ابن حاج مکی مدخل میں اور امام احمد قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اور دوسرے ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کی حاجتوں اور نیتوں کو اور ان کے دلوں کے خیالات کو خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ اور یہ سب حضور پر اس طرح روشن ہے کہ قطعاً اس میں کوئی پوشیدگی نہیں"

(بہار شریعت بحوالہ مدخل و مواہب)

۷۔ مسجد نبوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلّٰی پر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سے مختصر پڑھے، پھر سجدہ میں گر کر دربار حبیب میں مقبولیت کی دعا مانگے پھر کمال ادب میں غرق ہو کر گردن جھکائے لرزتے کانپتے ندامت سے پسینہ پسینہ ہو کر آنسو بہاتے ہوئے مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مزارِ انور میں جلوہ افروز ہیں اس طرف سے تم حاضر ہو گے تو حضور کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہو گی اور یہ سعادت تمہارے لیے دونوں جہان میں کافی ہے۔

۸۔ اب انتہائی ادب و احترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار پر انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑا ہو (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ صہ ۲۴۸) اور نہایت ہی ادب و وقار کے ساتھ باآواز درد انگیز آواز سے اس طرح صلاۃ وسلام عرض کرو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ	اے نبی! آپ پر درود وسلام
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ	اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام، اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام، اے گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

ان سلاموں کو بار بار جب تک دل جمے بکثرت پڑھتے رہو۔ اور اپنے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور اپنے تمام عزیزوں کی طرف سے بھی سلام عرض کرو اور سب کے لیے بار بار شفاعت کی بھیک مانگو اور بار بار یہ عرض کرو کہ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اور جو میری اس کتاب کو پڑھے اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ مجھ گنہ گار کی طرف سے بھی سلام عرض کر کے شفاعت کی بھیک مانگیں پھر اپنے داہنے ہاتھ کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نورانی چہرہ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ پر سلام اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام اے غار ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق آپ پر سلام، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر اتنی ہی دور ہٹ کر حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پُر جلال چہرہ کے سامنے عرض کرو کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اے امیر المومنین! آپ پر سلام اے چالیس کا وعدہ پورا کرنے والے مسلمان آپ پر سلام اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔

پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان

Marfat.com

کھڑے ہو کر عرض کرو کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ہ	اے رسول اللہ کے دونوں خلیفہ آپ دونوں پر سلام اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، آپ دونوں سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہماری شفاعت کیجیے، اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر درود اور برکت وسلام نازل فرمائے۔

۹۔ یہ سب حاضریاں مقبولیت دعا کے مقامات ہیں لہٰذا خوب دعائیں مانگو، پھر منبر شریف کے پاس دعا کرو اور ستون ابولبابہ و ستون حنانہ کے پاس دو رکعت پڑھ کر دعاؤں میں مشغول رہو۔ یہاں کی حاضری میں ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو۔ تلاوت درود شریف وسلام اور نوافل میں ہمہ تن مصروف رہو۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں کم از کم ایک ایک روزہ بھی رکھ لو تو تمہاری خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ پنجگانہ نمازوں کے بعد سلام کے بعد سلام کے لیے حاضر ہوا ہو۔ ہر نماز مسجد نبوی میں ادا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں گی (بہار شریعت)

۱۰۔ قبر منور کو کبھی پیٹھ نہ کرو نہ روضہ انور کا طواف کرو نہ سجدہ کرو نہ اتنا جھکو کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

۱۱۔ قبرستان جنت البقیع کی زیارت سنت ہے روضہ منورہ کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آرام فرما رہے ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحا کی گنتی کا کوئی شمار ہی نہیں کر سکتا جب حاضر ہو تو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرو اور اس طرح سلام پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ	تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو!

Marfat.com

مُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا	تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم انشاء اللہ تم
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط	سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ	غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ ہ	کو اور انہیں بخش دے۔

۱۲۔ تمام اہل بقیع میں افضل حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں ان کے مزار انور پر حاضر ہو کر کمال ادب و احترام کے ساتھ اس طرح سلام عرض کرے کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ	اے امیر المومنین! آپ پر سلام، اے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ	خلفاء راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام
الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا	اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام
صَاحِبَ الْھِجْرَتَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ	اے غزوہ تبوک کی نقد و جنس سے تیاری
یَا مُجَھِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ بِالنَّقْدِ	کرنے والے آپ پر سلام۔ اللہ تعالیٰ آپکو
وَالْعَیْنِ جَزَاکَ اللّٰہُ [illegible]	اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف
[illegible] وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ	سے آپ کو بدلہ دے۔ اور آپ
وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَعَنِ الصَّحَابَۃِ	سے اور تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ
اَجْمَعِیْنَ ہ۔	راضی ہو۔

۱۳۔ ظالم نجدیوں نے تمام قبوں اور قبروں کو توڑ پھوڑ کر میدان کر ڈالا ہے بہت کم قبروں کے نشان باقی ہیں بہر حال جو مقابر ظاہر ہیں سب جگہ سلام پڑھو اور فاتحہ خوانی کرو اور دعائیں مانگو کہ یہ سب بارش انوار و برکات کی جگہیں اور مقبولیت دعا کے مقامات ہیں۔

۱۴۔ قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھے حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز عمرہ کے مثل ہے اور دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر کو قبا تشریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی کے بارے میں دوسری احادیث بھی ہیں (ترمذی وغیرہ)

۱۵۔ شہداء احد کی بھی زیارت کرو حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال

Marfat.com

کے شروع میں شہداء احد کی مقدس قبروں پر تشریف لے جاتے اور یہ فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اور احد پہاڑ کی بھی زیارت کرو کہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوہِ احد ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس پہ سلام عرض کرے اور حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما پر بھی سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں یہ دونوں یہیں مدفون ہیں۔

مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں

۱۶۔ مدینہ طیبہ کے وہ کنوئیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا، کسی کا پانی نوش فرمایا، کسی میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، اگر کوئی جاننے والا اور بتانے والا ملے تو ان مبارک کنوؤں کی بھی زیارت کرو، خاص کر مندرجہ ذیل کنوؤں کا خیال رکھو۔

بئیر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ کنواں وادی عقیق کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک باغ میں ہے اس کنوئیں کو "بئیر رومہ" بھی کہتے ہیں یہ وہی کنواں ہے جس کا مالک ایک یہودی تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم پر اس کنوئیں کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

بئیر اریس یہ کنواں مسجد قبا سے متصل پچھم جانب ہے اس کو "بئیر خاتم" بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی اور بڑی تلاش و جستجو کے باوجود نہیں ملی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی پیا، اور اس سے وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔

Marfat.com

بیئرِ غرس یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پورب اتر کونے پر واقع ہے اس کے پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس کا پانی پیا بھی ہے اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔

بیئرِ بُصّہ یہ کنواں قبا کے راستہ میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ اس کنوئیں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا اس جگہ دو کنوئیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ بڑا کنواں بیئرِ بُصّہ ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے۔

بیئرِ بُضاعہ یہ کنواں شامی دروازہ سے باہر جمل اللیل باغ کے پاس ہے۔ اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ڈالا، اور برکت کی دعا فرمائی ہے۔

بیئرِ حاء یہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے۔ یہ کنواں حضرت ابوطلحہ صحابی رضی اللہ عنہ کے باغ میں تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے۔ اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے جب آیۃ مبارکہ نازل ہوئی تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لیے انہوں نے اس کو خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیئرِ عہن یہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے اس کنوئیں کے پانی سے بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وضو فرمایا ہے اس کا پانی قدرے کھاری ہے اس کو بیر الیسیرہ بھی کہا جاتا ہے۔

مدینہ منوّرہ کی چند مسجدیں

۱۔ مدینہ منور کی چند مشہور مسجدوں کی بھی زیارت کرے اور ہر مسجد میں کم سے کم دو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دعائیں مانگے۔ خصوصیت کے ساتھ ان مسجدوں کی۔

مسجد جمعہ یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے جانب مشرق ہے پہلا جمعہ حضورِ اقدس

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد غمامہ اس جگہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدین کی نماز پڑھتے تھے اسی لیے اس کو مسجد مصلّٰی بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ مسجد بالکل مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ عنہ یہ مسجد بھی غمامہ کے پاس ہی ہے۔

مسجد بغلہ یہ مسجد جنۃ البقیع کے مشرق میں ہے۔ مسجد کے قریب ایک پتھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کے کھر کا نشان ہے۔ اس لیے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں۔ بغلہ کے معنی خچر ہے۔

مسجد اجابہ یہ مسجد جنۃ البقیع شمالی جانب ہے ایک دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ والوں کے لیے اس جگہ دعائیں مانگیں جو مقبول ہوئیں۔

مسجد اُبَیّ رضی اللہ عنہ یہ مسجد جنت البقیع کے بالکل قریب ہی ہے اسی جگہ حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی یہاں رونق افروز ہوتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سقیا باب عنبریہ کے قریب ریلوے سٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "بئر السقیا" ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں جاتے ہوئے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب یہ مسجد سَلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر ہے۔ جنگِ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اسی لیے بعض لوگ اسے مسجد الفتح بھی کہتے ہیں اس کے قریب میں چار دوسری مسجدیں بھی ہیں ایک کا نام مسجد ابوبکر، دوسری کا نام مسجد عمر، تیسری کا نام مسجد عثمان اور چوتھی کا نام مسجد سلمان ہے۔ ان پانچوں مسجدوں کو مساجد خمسہ کہا جاتا ہے۔ یہ چاروں مقامات درحقیقت جنگ کے مورچے تھے اور یہ چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے۔ ان حضرات

Marfat.com

نے ان مورچوں میں نماز بھی پڑھیں اس لیے یہ مورچے مسجد بن گئے۔

مسجد بنی حرام

سلع پہاڑی کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف یہ مسجد واقع ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے۔ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ وحی اتری تھی۔ اور جنگِ خندق کے موقع پر رات کو اس غار میں آرام فرماتے تھے اس کی بھی زیارت کرنی چاہیئے۔

مسجد ذباب

یہ مسجد ذباب کی پہاڑی پر ہے۔ جو جبل احد کے راستہ کے بائیں جانب ہے۔ جنگِ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیمہ گاڑا گیا تھا۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے۔ اسی جگہ بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف قبلہ مقرر ہوا۔ اسی لیے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد فضیخ

عوالی کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد ہے اس جگہ بنو نضیر کے یہودیوں کا محاصرہ کرنے کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس کا دوسرا نام "مسجد شمس" بھی ہے اس مسجد کو نجدی حکومت نے شہید کر ڈالا ہے۔

مسجد بنو قریظہ

محاصرہ بنی نضیر کے وقت یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا یہ مسجد فضیخ سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

مسجد ابراہیم رضی اللہ عنہ

یہ مسجد بنی قریظہ سے جانب شمال واقع ہے اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی ہے۔

Marfat.com

دربارِ اقدس سے واپسی

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی شریف میں جاکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّٰی پر یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں۔ اس کے بعد سنہری جالی کے سامنے مواجہہ اقدس میں حاضر ہوکر گریہ وزاری میں ڈوب کر درد وغم کے ساتھ صلاۃ وسلام عرض کریں پھر دونوں جہان کی بھلائی، حج و زیارت کی مقبولیت اور حصول شفاعت کی سعادت اور خاتمہ بالخیر کے لیے خوب گڑگڑا کر اور روتے ہوئے دعائیں مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خداوند قدوس اس مقدس دربار کی حاضری بار بار نصیب فرمائے اپنے ساتھ اپنے والدین اور رشتہ داروں، عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں اور بچوں کے لیے بھی دعا مانگیں اس کے بعد روضہ منور کی طرف دیکھتے ہوئے اور جدائی کے رنج و غم میں آنسو بہاتے ہوئے مسجد نبوی شریف سے پہلے بایاں پاؤں نکالیں۔ اور جہاں تک گنبدِ خضرا نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہوں سے اس کا دیدار کرتے رہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہوجائیں کہ

مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
اسی میں عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

Marfat.com

۶

اسلامیات

ہمیں کرنی ہے شاہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے ہے رحمت پروردگار اپنی!

کھانے کا طریقہ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں ہی نہ دھوئے کہ اس سے سنت ادا نہ ہوگی لیکن اس کا دھیان رہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا نہ چاہیے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے پونچھ لینا چاہیے تاکہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے (ترمذی ج ۲ ص ، دعالمگیری ج ۵ ص ۲۹۶)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اور بلند آواز سے بسم اللہ پڑھیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی یاد آجائے اور سب بسم اللہ پڑھ لیں اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو جب یاد آجائے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (ترمذی ج ۲ ص ۷)

روٹی کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں کھانا ہمیشہ داہنے ہاتھ سے کھائیں، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۶۳)

مسئلہ: کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے یا داہنا پاؤں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے اور اگر بھاری بدن یا کمزور ہونے کی وجہ سے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو پالتی مار کر کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں کھانا کھاتے کے درمیان میں کچھ باتیں بھی کرتا رہے بالکل چپ رہنا یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر کوئی بے ہودہ یا پھوہڑ بات

Marfat.com

ہرگز نہ بکے بلکہ اچھی اچھی باتیں کرتا رہے کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے۔ اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے، کھانے کی ابتداء نمک سے کریں اور نمک ہی پر ختم کریں۔ کہ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفاء ہے۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط کھانے کے بعد صابون لگا کر ہاتھ دھونے میں کوئی حرج نہیں کھانے سے قبل عوام اور جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد علماء ومشائخ اور بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ کھانا کھا لینے کے بعد دستر خوان پر صاحبِ خانہ اور حاضرین کے لیے خیر و برکت کی دعا مانگنی بھی سنت ہے۔

(درمختار وردالمختار ج ۵ ص ۲۱۶ وغیرہ)

مسئلہ: پاؤں پھیلا کر اور لیٹ کر اور چلتے پھرتے کچھ کھانا پینا خلافِ ادب اور طریقہ سنت کے خلاف ہے مسلمانوں کو ہر بات اور ہر کام میں اسلامی طریقوں کی پابندی اور آدابِ سنت کی تابعداری کرنی چاہیے۔

مسئلہ: چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ ان چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں۔ جیسے سونے چاندی کا چمچہ استعمال کرنا یا ان کے بنے ہوئے خلال سے دانت صاف کرنا، اسی طرح چاندی سونے کے بنے ہوئے گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا یا خاصدان میں پان رکھنا یا چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانا یا چاندی کی پیالی میں تیل رکھ کر تیل لگانا یہ سب حرام ہے (درمختار وردالمختار ج ۵ ص ۲۱۷)

آداب

کسی کے یہاں دعوت میں جاؤ تو کھانے کے لیے بہت بے صبری نہ ظاہر کرو کہ ایسا کرنے میں تم لوگوں کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے۔ کھانا سامنے آئے تو اطمینان کے ساتھ کھاؤ، بہت جلدی جلدی مت کھاؤ دوسروں کی طرف مت دیکھو، اور دوسروں کے برتنوں کی جانب نگاہ مت ڈالو خبردار کسی کھانے میں عیب نہ نکالو کہ اس سے گھر والوں کی دل شکنی ہوگی اور سنت کی مخالفت بھی ہوگی۔ کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ یہی تھا کہ کبھی آپ نے کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔ بلکہ دستر خوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا اس کو تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اس کو نہ کھاتے بعض مردوں اور عورتوں کی عادت

ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحبِ خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں کبھی منتظمین کو کوسنے دیتے ہیں میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں لہٰذا ان بُری باتوں کو چھوڑ دو بلکہ یہ طریقہ اختیار کرو کہ اگر دعوتوں میں تمہارے مزاج سے کچھ خلاف بھی کوئی بات ہو تو اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرو اور صاحبِ خانہ کی دلجوئی کے لیے چند تعریف کے کلمات کہہ کر اس کا حوصلہ بڑھا دو۔ ایسا کرنے سے صاحبِ خانہ کے دل میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا۔

مسئلہ : ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھا لو شیخی مت بگھارو، کہ اس کو ضائع کر دینا اسراف ہے جو گناہ ہے۔ بہت زیادہ گرم کھانا مت کھاؤ نہ کھانے کو سونگھو، نہ کھانے پر پھونک مار مار کر اس کو ٹھنڈا کرو کہ یہ سب باتیں خلاف ادب بھی ہیں اور مضر بھی (ردالمختار ج ۵ ص ۲۱۶)

پینے کا طریقہ

جو کچھ بھی پیو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے پینا شیطان کا طریقہ ہے جو چیز بھی پیو تین سانس میں پیو اور ہر مرتبہ برتن سے منہ ہٹا کر سانس لو، چاہیے کہ پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ ایک گھونٹ پیئے۔ اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی لے، کھڑے ہو کر ہرگز کوئی چیز نہ پیئے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت ہے۔ پانی چوس چوس کر پینا چاہیے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے پینے کے بعد گلاس یا کٹورے کا بچا ہوا پانی پھینکنا اسراف و گناہ ہے۔ صراحی اور مشک کے منہ میں منہ لگا کر پانی پینا منع ہے اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینے کی ممانعت ہے لیکن اگر پانی انڈیلنے کے لیے کوئی برتن نہ ہو تو ٹونٹی وغیرہ میں دیکھ بھال کر پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹ وغیرہ)

مسئلہ : وضو کا بچا ہوا پانی اور زمزم شریف کا پانی کھڑے ہو کر پیا جائے ان دو کے سوا ہر پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہرگز تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر کچھ نہ پیئے

اور اگر بھول کر کھڑے کھڑے پی لے تو اس کو چاہیئے کہ قے کر دے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۰)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا کہ جب بھول کر پی لینے میں یہ حکم ہے کہ قے کر دے، تو قصداً پینے میں تو بدرجہ اَولیٰ یہ حکم ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۲۲)

مسئلہ: سبیل کا پانی مالدار بھی پی سکتا ہے ہاں البتہ وہاں سے پانی کوئی اپنے گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں پینے کے لیے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لیے لیکن اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو گھر میں لے جا سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹)

مسئلہ: جاڑوں میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو و غسل کریں۔ وہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جا سکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں اس طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جا سکتے۔ بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ جائز نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۲۷)

سونے کے آداب

مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر کچھ دیر داہنی کروٹ پر اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی پڑھ کر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر سوئے۔ پیٹ کے بل نہ لیٹے حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جب کہ تہبند پہنے ہوئے ہو کیونکہ ایسی صورت میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔ ایسی چھت پر سونا منع ہے جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو لڑکا جب دس برس کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے بلکہ اتنی عمر کا لڑکا لڑکوں اور مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ)

مسئلہ: دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب، وعشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ

ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۲، وبہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۹ ۔

مسئلہ: شمال کی طرف پاؤں پھیلا کر بلاشبہ سونا جائز ہے اس کو ناجائز سمجھنا غلطی ہے ہاں البتہ مغرب کی طرف پاؤں کر کے سونا یقیناً ناجائز ہے کہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے۔

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی آ جائے تو بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو۔ کہ اس وقت میں شیاطین ادھر اُدھر نکل پڑتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دروازوں کو بند کر لو اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو اور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو (بخاری ومسلم و ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ: رات میں جب کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے بولنے کی آوازیں سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو (شرح السنۃ)

مسئلہ: اگر رات میں کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھوکنا چاہیے اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط پڑھ کر اور کروٹ بدل کر سو رہنا چاہیے اور کسی سے بھی اس خواب کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۴)

مسئلہ: اپنی طرف سے جھوٹا خواب گھڑ کر لوگوں سے بیان کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے (ترمذی ج ۲ ص ۵۲)

مسئلہ: سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا سنت ہے۔ جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط اور بستر سے اٹھ جائے (عالمگیری)

لباس کا پہننا

اتنا لباس پہننا ضروری ہے کہ جس سے ستر عورت ہو جائے عورتیں بہت باریک اور اتنا چست

Marfat.com

لباس ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے مرد بھی پاجامہ اور تہبندا تنے باریک اور ہلکے اور ہلکے کپڑے کا نہ پہنیں، کہ جس سے بدن کی رنگت جھلکے اور ستر پوشی نہ ہو کہ مردوں کو بھی ایسا تہبند اور پاجامہ پہننا جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو دھوتی نہیں پہننی چاہیئے کہ دھوتی پہننا ہندوؤں کا لباس ہے اور اس سے ستر پوشی بھی نہیں ہوتی۔ کہ چلنے اور اٹھنے بیٹھنے میں اکثر ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے اسی طرح ہر وہ لباس جو یہود ونصاریٰ یا دوسرے کفار کا قومی یا مذہبی لباس ہے مسلمانوں کو ہرگز نہیں پہننا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۴)

اور ایسا تنگ لباس بھی ناجائز ہے کہ جس سے رکوع وسجود نہ ہو سکے، نیکر اور جانگیہ بھی ہرگز نہ پہنیں، کہ گھٹنوں اور ران کا کھولنا حرام ہے۔ ہاں تہبند کے نیچے اگر نیکر یا جانگیہ پہنیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو ریشمی لباس پہننا یا لڑکوں کو پہنانا حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے لیکن اگر ریشمی کپڑے کا بانا سوت کا ہو اور تانا ریشم کا ہو تو یہ کپڑا مردوں کے لیے بھی جائز ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۱)

مسئلہ: عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۸)

مسئلہ: بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آکر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا بھی منع ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۱۲)

مسئلہ: سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ رنگ کے کپڑے بھی بہتر ہی ہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب

Marfat.com

فاتحانہ حیثیت سے کہ معظمہ تشریف لائے تو سر اقدس پر کالے رنگ کا عمامہ تھا کسم دزعفران میں رنگا ہوا اور سرخ رنگ کا کپڑا عورتوں کے لیے جائز اور مردوں کے لیے منع ہے (درمختار وردالمختار ج ۵ صفحہ ۲۲۸)

مسئلہ: علماء و فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیئے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے علمی فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم کی عزت و وقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

(ردالمختار و بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۲)

مسئلہ: عورتوں کو چوڑی دار تنگ، پاجامہ نہیں پہننا چاہیے کہ اس سے ان کی پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے۔ عورتوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ ان کے پاجامے غرارے یا ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں ان کے لیے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے یہ بہت ہی اچھا ہے۔

مسئلہ: مردوں کا پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچا ہونا سخت منع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ ناپسند ہے۔

مسئلہ: اون اور بالوں کے کپڑے حضرت انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں اور بہت سے اولیاء کاملین اور بزرگانِ دین نے اپنی زندگی بھر ان کپڑوں کو پہنا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کو منور کرو۔ کہ یہ دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں نور ہے

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳)

مسئلہ: کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرے پہلے داہنی آستین داہنا پائنچہ پہننا یہ سنت ہے نیا لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔	یعنی اس اللہ کے لیے حمد ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور مجھے رزق دیا بغیر میری طاقت و قوت کے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۰۲ مجتبائی)

زینت کا بیان

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وزن

Marfat.com

ہیں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو پہن سکتے ہیں مرد چند انگوٹھی یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مردوں کے لیے ناجائز ہیں عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں لیکن سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا، تانبہ، پیتل، رولڈ گولڈ، وغیرہ کے زیورات یا انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لیے منع ہیں۔ نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے پہنانے والے گنہ گار ہوں گے (درمختار وردالمختار ج ۵ ص ۲۳۰ و عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۵)

مسئلہ: شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ کے لیے نہ ہو بلکہ نعمتِ خداوندی کے اظہار کے لیے ہو۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کو عورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھے تاکہ اس کے بال زیادہ اور خوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر اون یا کالے دھاگوں کو چوٹی بنا کر بالوں میں گوندھے تو یہ جائز ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۲)

مسئلہ: دانتوں کو ریتی سے رگڑ کر خوبصورت بنانے والی یا موچنے سے بھوؤں کے بالوں کو نوچ کر بھوؤں کو باریک اور خوبصورت بنانے والی ان سب عورتوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے (بخاری ج ۲ ص ۸۸۰)

لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض جاہل مرد اور عورتوں لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکوں کے کان بھی چھدوانا ناجائز اور ان کے کان میں زیور پہنانا بھی حرام ہے۔ (ردالمحتار)

عورتیں اپنی چوٹیوں میں سونے چاندی، سونے چاندی کے دانے، پھول، کلپ لگا سکتی ہیں۔

مسئلہ: عورتوں کو کاجل اور کالا سرمہ زینت کے لیے لگانا جائز ہے مردوں کو کالا سرمہ محض زینت کے لیے لگانا ناجائز ہے۔ ہاں اگر کالا سرمہ آنکھوں کے علاج کے لیے لگائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۴)

Marfat.com

آداب

۱۔ جو امیر عورتیں بہت ہی قیمتی اور زرق برق لباس اور شاندار زیورات پہنتی ہیں ان کے پاس بہت کم اٹھو بیٹھو، کہ ان کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر تم کو اپنی مفلسی اور غریبی پر افسوس ہوگا۔ اور تم خداوند کریم کی ناشکری کرنے لگوگی اور خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

۲۔ ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی، زیادہ سے زیادہ چالیس دن، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور بال صاف نہ کیے تو گناہ ہوا۔ عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیئے کیوں کہ عورتوں کی گندگی اور پھوہڑپن سے شوہروں کو اپنی بیویوں سے نفرت ہو جایا کرتی ہے۔ پھر میاں بیوی کے تعلقات ہمیشہ کے لیے خراب ہو جایا کرتے ہیں۔

(درمختار ج ۵ ص ۲۶۱)

۳۔ موٹے کپڑے پہننا اور پھٹے پرانے کپڑوں میں پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳) حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کپڑے میں پیوند لگا کر نہ پہن لو اس وقت تک کپڑے کو پرانا نہ سمجھو۔ اس لیے خبردار، خبردار کبھی ہرگز بھی پیوند لگا کر کپڑوں کو پہننے میں نہ شرم کرو۔ اور نہ اس کو حقیر سمجھو نہ اس پر کسی کو طعنہ مارو۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۴)

۴۔ ناک منہ صاف کرنے کے لیے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے یا پسینہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا عورتوں اور مردوں کے لیے جائز ہے۔ اس لیے رومال رکھنا چاہیئے دامن یا آستین سے ہاتھ منہ پونچھنا یا ناک صاف کرنا خلاف ادب اور گھناؤنی بات ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲)

متفرق مسائل

مسئلہ: مردوں کو عمامہ باندھنا سنت ہے خصوصاً نمازمیں، کیونکہ جو نماز عمامہ باندھ کر پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ: عمامہ باندھے تو اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے اور شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۱) بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے یہ سنت کے خلاف ہے۔ اور بعض لوگ شملہ کو اوپر لا کر عمامہ میں گھرس لیتے ہیں۔

Marfat.com

یہ بھی نہیں چاہیئے۔ خصوصاً نماز کی حالت میں تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۵)

مسئلہ: عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اس کو اتار کر زمین پر پھینک نہ دے بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح ادھیڑنا چاہیئے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۱)

مسئلہ: ٹوپی پہننا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سنت ہے (عالمگیری جلد ۵ ص ۲۹۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم میں اور مشرکین میں یہ فرق ہے کہ ہم عماموں کے نیچے ٹوپی رکھتے ہیں اور وہ صرف پگڑی باندھتے ہیں اور اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے چنانچہ ہندوستان کے کفار و مشرکین بھی اگر پگڑی باندھتے ہیں تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۴)

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا۔ لہٰذا بس اسی سنت کے مطابق عمامہ رکھنا چاہیئے بارہ ہاتھ سے زیادہ بڑا عمامہ باندھنا سنت کے خلاف ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۶)

مسئلہ: اولیاء و صالحین کے مزاروں پر غلاف و چادر ڈالنا جائز ہے۔ جب کہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی عظمت و رفعت عوام کی نظروں میں پیدا ہو۔ اور عوام ان اللہ والوں کا ادب کریں۔ اور ان سے فیوض و برکات حاصل کریں۔ اور وہاں با ادب حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کریں۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۷۲) وہابی اور بدعقیدہ لوگ جن کے دلوں میں اولیاء اور بزرگانِ دین کی محبت و عقیدت نہیں ہے اس کو ناجائز و حرام بتاتے ہیں۔ ان لوگوں کی بات ہرگز ہرگز نہیں ماننی چاہیئے ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

مسئلہ: گلے میں تعویذ پہننا یا بازو پر تعویذ باندھنا اسی طرح بعض دعاؤں یا آیتوں کو کاغذ پر یا رکابی پر لکھ کر شفا کی نیت سے دھو کر پلانا بھی جائز ہے۔ یاد رکھو کہ بعض حدیثوں میں جو گلے میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد زمانۂ جاہلیت کے وہ تعویذات ہیں جو مشرکانہ منتروں سے بنائے جاتے تھے ایسے جنتروں کا پہننا آج کل بھی حرام ہے لیکن قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے تعویذات ہمیشہ اور ہر زمانے میں جائز ہیں اور اب بھی جائز ہیں۔

Marfat.com

(در مختار و رد المختار ج ۵ ص ۲۳۲)

مسئلہ: بچھونے یا مصلّٰی یا دسترخوان یا تکیوں یا مسندوں یا رومالوں پر اگر کچھ لکھا ہوا ہو تو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ یہ لکھاوٹ خواہ کپڑوں میں بنی ہوئی ہو یا کاڑھی ہوئی ہو، یا روشنائی سے لکھی ہوئی ہو۔ الفاظ ہوں یا حروف ہوں، ہر صورت میں ممانعت ہے کیونکہ لکھے ہوئے الفاظ اور حروف کا ادب، واحترام لازم ہے۔ (رد المختار ج ۵ ص ۲۲۲)

مسئلہ: نظر سے بچنے کے لیے ماتھے یا ٹھوڑی وغیرہ میں کاجل وغیرہ سے دھبہ لگا دینا یا کھیتوں میں کسی لکڑی میں کپڑا لپیٹ کر گاڑ دینا، تاکہ دیکھنے والی کی نظر پہلے اس پر پڑے اور بچوں اور کھیتی کو کسی کی نظر نہ لگے۔ ایسا کرنا منع نہیں ہے۔ کیوں کہ نظر کا لگنا حدیثوں سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ اچھی لگے اور پسند آجائے تو فوراً یہ دعا پڑھے تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ط یا اردو میں یہ کہہ دے کہ اللہ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی (رد المختار ج ۵ ص ۲۳۲)

مسئلہ: جس کے یہاں میت ہوئی ہے اسے اظہارِ غم کے لیے کالے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳) اسی طرح اظہارِ غم کے لیے کالے بلّے لگانا بھی ناجائز ہے۔ اولاً تو یہ سوگ کی صورت ہے دوم یہ کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔ اسی طرح محرم کے دنوں میں پہلی محرم سے بارھویں محرم تک تین قسم کے رنگ والے کپڑے نہ پہنے جائیں کالا کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔ سبز کہ یہ بدعتیوں یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے۔ اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لیے سرخ لباس پہنتے ہیں۔

(بہار شریعت بحوالہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ ج ۱۶ ص ۵۳)

مسئلہ: علماء و فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے۔ کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے مسائل پوچھنے اور دینی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم دین کی عزت و وقعت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

(بہار شریعت ج ۵ ص ۵۲ بحوالہ رد المختار)

Marfat.com

مسئلہ: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں (بہار شریعت ج ۲ ص ۲۵۸ بحوالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب)

مسئلہ: پاجامہ کا تکیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عمامہ کا بھی تکیہ نہ بنائے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۲۵۸)

چلنے کے آداب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۱)

اور زمین پر اترا کر مت چلو۔ کوئی اترا کر چلنے والا فخر کرنے والا اللہ کو پسند نہیں ہے اور درمیانی چال چلو نہ بہت ہی آہستہ اور نہ بلا ضرورت دوڑ کر، اور بات چیت میں اپنی آواز پست رکھو بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (پارہ ۱۵ رکوع ۴)

یعنی تو زمین پر اترا کر مت چل۔ بیشک تو ہرگز نہ تو زمین کو چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔

تیسری آیت میں فرمایا کہ:

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا۔ (پارہ ۱۹ رکوع ۴)

یعنی رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

مسئلہ: چلنے میں اترا اترا کر چلنا یا اکڑ کر چلنا یا دائیں بائیں ہلتے اور جھومتے ہوئے چلنا، یا زمین پر پاؤں ٹھک ٹھک کر چلنا، یا بلا ضرورت دوڑتے ہوئے چلنا یا بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلنا۔ یا لوگوں کو دھکا دیتے ہوئے چلنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے اس لیے شریعت میں اس قسم کی چال چلنا منع اور ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اترا اترا کر چل رہا تھا اور بہت گھمنڈ میں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۰۴) ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ چلنے میں جب تمہارے سامنے عورتیں آ جائیں تو تم ان کے درمیان میں سے مت گذرو۔ داہنے یا بائیں کا راستہ لے لو۔ (شعب الایمان بیہقی)

مسئلہ: راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین میں چلنے کا حق نہیں ہاں اگر وہاں راستہ نہیں ہے تو چل سکتا ہے مگر جب کہ زمین کا مالک منع کرے تو اب نہیں چل سکتا۔ یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور جب بہت سے لوگ ہوں تو جب زمین کا مالک راضی نہ ہو نہیں چلنا چاہیے لیکن اگر راستہ میں پانی ہے اور اس کے کنارے کسی کی زمین ہے۔ ایسی صورت میں اس زمین پر چل سکتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱، بحوالہ عالمگیری) بعض مرتبہ کھیت بویا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ اس میں چلنا کاشتکار کے نقصان کا سبب ہے۔ ایسی صورت میں ہرگز اس میں نہ چلنا چاہیے بلکہ بعض مرتبہ کاشتکار کھیت کے کنارے پر کانٹے رکھ دیتے ہیں یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی ممانعت ہے اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے ان لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ اس صورت میں چلنا منع ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱)

آدابِ مجلس کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو تم لوگ جگہ دے دو اللہ تعالیٰ تم کو جگہ دیگا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں

Marfat.com

دَرَجٰتٍ (پارہ ۲۸ رکوع ۲) اور علم والوں کے درجات کو بلند فرما دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ مجلس سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ بلکہ آنے والوں کے لیے ہٹ جائے اور جگہ کشادہ کر دے (بخاری وغیرہ) مجلسوں میں ہر مرد و عورت کو ان چند آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

۱۔ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۶)

۲۔ کوئی مجلس سے اٹھ کر کسی کام کو گیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ ابھی آئے گا تو ایسی صورت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہیں چاہیے وہ جگہ اسی کا حق ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۸)

۳۔ اگر دو شخص مجلس میں پاس پاس بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں جا کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے۔ ہاں البتہ اگر وہ دونوں اپنی خوشی سے تمہیں اپنے درمیان میں بٹھائیں، تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۷)

۴۔ جو تم سے ملاقات کے لیے آئے تو تم خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لیے ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس سے وہ یہ جانے کہ میری قدر و عزت کی۔

۵۔ مجلس میں سردار بن کر مت بیٹھو۔ بلکہ جہاں بھی جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔ گھمنڈ اور غرور اللہ تعالیٰ کو بیحد ناپسند ہے اور تواضع اور انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

۶۔ مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو۔ اور پست آواز سے چھینکو اور بلند آواز سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو اور بلند آواز سے حاضرین مجلس جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہیں۔

۷۔ جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو، اگر پھر بھی نہ رکے تو ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانک لو۔

۸۔ بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسو کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ مجلسوں میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر اور ماتھے پر بل ڈال کر، ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ گھمنڈی لوگوں اور متکبروں کا طریقہ ہے بلکہ نہایت عاجزانہ انداز سے غریبوں کی طرح بیٹھو کوئی بات موقع کی ہو تو لوگوں سے بول چال بھی لو، لیکن ہرگز ہرگز کسی کی بات مت کاٹو، نہ کسی کی دل آزاری کرو۔ نہ کوئی گناہ کی بات بولو۔

Marfat.com

۱۰۔ مجلس میں خبردار خبردار کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ بالکل ہی خلافِ ادب ہے۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور جو شخص مجلسِ خیر اور مجلسِ ذکر میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس خیر پر مہر کر دے گا (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۹ مجتبائی)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

زبان کی حفاظت کا بیان

بات چیت میں ہمیشہ اس کا دھیان رکھو کہ تمہاری زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ نکل جائے حدیث شریف میں ہے کہ بہت سے لوگوں کو ان کی زبانوں سے نکلی ہوئی باتیں جہنم میں لے جائیں گی اس لیے خاص طور پر بات چیت کرنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔

۱۔ بے سوچے سمجھے ہرگز کوئی بات مت کہو، جب سوچ کر تمہیں یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو ورنہ بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

۲۔ کسی کو بے ایمان کہنا، یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کی لعنت، خدا کا غضب پڑے، فلاں کو دوزخ نصیب ہو اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے جس کو ایسا کہا ہے اگر واقعی وہ ایسا نہ ہوا تو یہ ساری لعنت اور پھٹکار لوٹ کر کہنے والے پر پڑے گی۔

۳۔ اگر تم کو کسی نے دکھ دینے والی بات کہہ دی ہے تو تم صبر کرو اور معاف کر دو تمہیں بہت بڑا اجر و ثواب ملے گا اور اگر تم اس کا جواب دینا چاہو تو تم بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو جتنا اس نے تم کو کہا ہے اگر اس سے زیادہ کہو گے تو گنہ گار ہو جاؤ گے۔

۴۔ دو غلی بات ہرگز ہرگز مت کہو کہ اس کے منہ پر اس کی سی بات کرو۔ اور دوسرے

کے منہ پر اس کی سی بات کرو۔ کہ یہ دونوں جہان میں رسوائی کا سامان ہے۔

۵۔ نہ کسی کی چغلی کرو نہ کسی کی چغلی سنو، کہ یہ بڑے بڑے فسادوں کی جڑ اور گناہ کبیرہ ہے۔

۶۔ جھوٹ کبھی ہرگز نہ بولو کہ یہ بہت ہی سخت گناہِ کبیرہ ہے۔

۷۔ خوشامد کے طور پر کسی کے منہ پر اس کی تعریف نہ کرو۔ نہ پیٹھ کے پیچھے بھی حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرو۔

۸۔ نہ کسی کی غیبت کرو نہ کسی کی غیبت سنو، غیبت گناہِ کبیرہ ہے اور غیبت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کی ایسی کوئی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو اگرچہ وہ بات سچی ہی ہو اور اگر وہ بات ہی غلط ہو تو اس کو کہنا یہ بہتان ہے اس میں غیبت سے بھی زیادہ گناہ ہے۔

۹۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس کے لیے مغفرت کی دعائیں کیا کرو۔ امید ہے کہ قیامت میں وہ معاف کر دے۔

۱۰۔ کبھی ہرگز کسی سے جھوٹا وعدہ نہ کرو۔

۱۱۔ محض اپنی بات کو اونچی رکھنے کے لیے کسی سے بحث نہ کرو۔

۱۲۔ کبھی ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔

۱۳۔ سنی سنائی باتوں کو بلا تحقیق کیے ہوئے مت کہا کرو۔ کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

۱۴۔ کسی کی بری صورت یا بُری بات کی نقل مت کرو۔

۱۵۔ ہمیشہ اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہو۔

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو۔ جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اندر مت جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ یہ تمہارے لیے

Marfat.com

زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اس کو جانتا ہے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسے گھروں کے اندر چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان میں تمہارا سامان موجود ہے۔ اور اللہ جانتا ہے تمام ان باتوں کو جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو تم چھپاتے ہو۔

(قرآن مجید)

مسئلہ: کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اور اس نے اندر سے کہا "کون؟" تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ "میں" جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ "میں" کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ "میں" کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے پھر یہ جواب ہی کب ہوا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے۔ پھر اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس شخص کے پاس گیا ہے وہ مکان سے باہر ہی مل گیا تو آپ اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں سلام کرے پھر کلام شروع کر دے۔ (خانیہ)

مسئلہ: اگر تم نے کسی کے مکان پر جا کر اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی اور گھر والے نے اجازت نہ دی تو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں خوشی خوشی وہاں سے واپس چلے آؤ، ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی ضروری کام میں مشغول ہو اور اس کو تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو۔

مسئلہ: اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو کہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے (در مختار ج ۵ ص ۲۶۷ و رد المختار) یا اس طرح کہے کہ السلام علیک ایھا النبی کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوا کرتی ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۴)

سلام کے مسائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا اور جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے

بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۔ (پارہ ۵ رکوع ۸)

تو تم اس سے بہتر لفظ میں جواب دو یا وہی لفظ تم بھی کہہ دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

مسئلہ: سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: سلام کرنے والے کے لیے چاہیے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان، اس کا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۸)

مسئلہ: عورت ہو یا مرد سب کے لیے سلام کرنے اور جواب دینے کا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ السلام علیکم کہے اور جواب میں وعلیکم السلام کہے اس کے سوا دوسرے سب طریقے غیر اسلامی ہیں۔

مسئلہ: اگر دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے علیک و علیہم السلام۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: السلام علیکم اور جواب میں وعلیکم السلام کہنا کافی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور جواب دینے والا بھی یہی کہے سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ" کا لفظ بھی سلام ہے مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہو گیا ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شخص شیعہ مذہب کا ہے لہٰذا سنیوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۹)

مسئلہ: سلام کا جواب فوراً ہی دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گنہ گار ہوا اور یہ گناہ سلام کا جواب دے دینے سے دفع نہیں ہوگا۔ بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔

(درمختار وردالمحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور ان میں سے کسی ایک نے

Marfat.com

بھی سلام کیا تو سب سنت چھوڑنے کے الزام میں گرفتار ہوئے اور اگر ان میں سے ایک شخص نے بھی سلام کر لیا تو سب بری ہو گئے لیکن افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں۔ یوں ہی اگر جماعت میں سے کسی نے بھی سلام کا جواب نہ دیا تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے سب گنہ گار ہوئے اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کا جواب دے دیا۔ تو پوری جماعت الزام سے بری ہو گئی مگر افضل یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ : ایک شخص شہر سے آ رہا ہے اور دوسرا شخص دیہات سے آ رہا ہے دونوں میں سے کون کس کو سلام کرے، بعض نے کہا کہ شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض کا قول ہے کہ دیہاتی شہری کو سلام کرے اور اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے چھوٹا بڑے کو سلام کرے سوار پیدل کو سلام کرے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں ایک شخص پیچھے سے آیا یہ آگے والے کو سلام کرے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ : کافر کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف علیکم کہے اور اگر ایسی جگہ گذرنا ہو جس جگہ مسلمان اور کفار دونوں جمع ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے اور مسلمانوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے ملے جلے مجمع کو "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی" کہہ کر سلام کرے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ : اذان و اقامت اور جمعہ و عیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیئے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ : علانیہ فسق و فجور کرنے والوں کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہوں اور یہ اگر ان سے سختی برتتا ہے تو وہ اس کو پریشان کرتے ہوں اور ایذا دیتے ہوں اور اگر یہ ان سے سلام و کلام جاری رکھتا ہے تو وہ اس کو ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہوں تو ایسی صورت میں ظاہری طور پر ان فساق کے ساتھ سلام و کلام کے ساتھ میل جول رکھنے میں یہ شخص معذور سمجھا جائے گا (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

Marfat.com

مسئلہ: کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کرلیا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا تو سلام پہنچانا اس پر واجب نہیں۔

مسئلہ: خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کو پڑھتے ہی زبان سے وعلیکم السلام کہہ دے تحریری سلام کا جواب ہوگیا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ کا بھی یہی طریقہ ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۲)

مسئلہ:۔ انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرکے سلام کرنا یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں یوں سلام کا جواب نہیں ہوا۔ زبان سے سلام کا جواب دینا واجب ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ، چھوٹے جب بڑوں کو سلام کرتے ہیں تو بڑا جواب میں کہتا ہے کہ "جیتے رہو" اسی طرح بڑھیا عورتیں بچیوں کے سلام کا جواب اس طرح دیا کرتی ہیں "خوش رہو"، "سہاگن بنی رہو"، "دودھ پوت والی رہو" ان سب الفاظ سے سلام کا جواب نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ اور ہر مرد و عورت کو سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا چاہیئے۔

مسئلہ: اس زمانے میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لیے ہیں جن میں سب سے بُرے الفاظ "نمستے" اور "بندگی عرض" ہیں، مسلمانوں کو کبھی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہنا چاہیئے بعض لوگ "آداب عرض" کہتے ہیں۔ اس میں اگرچہ اتنی برائی نہیں مگر یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو میں ہے تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت بھی سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی بات چیت کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور

Marfat.com

حاضرین سن رہے ہیں تو آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: جو شخص پیشاب یا خانہ پھر رہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو یا گا رہا ہو یا ننگا نہا رہا ہو یا پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا سکھا رہا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے بچوں کے سامنے گذرے تو ان بچوں کو سلام کرے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے (خانیہ)

مسئلہ: بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنا رکوع کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۲)

مسئلہ: کسی کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کہنا یہ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت جبرئیل علیہ السلام، نبی اور فرشتے کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہیئے (بہار شریعت، ج ۱۶ ص ۹۲)

مسئلہ: سلام محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ، اور تم لوگ مومن نہیں بنو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ لہذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کام کرنے لگو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو (ابو داؤد ج ۲ ص ۳۵۹، مجتبائی)

مسئلہ: سلام خیر و برکت کا سبب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے! جب تو گھر میں داخل ہوا کرے تو گھر والوں کو سلام کر، کیونکہ تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب

ہوگا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۹)

مسئلہ: سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷)

مسئلہ: ہر مسلمان کے ہر مسلمان کے اوپر چھ حقوق ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو (۳) جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (۴) جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے، (۵) جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۶) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷)

مصافحہ و معانقہ و بوسہ و قیام

حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی (ابو داؤد جلد ثانی صفحہ ۳۶۱ مجتبائی)

مسئلہ: مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت متواتر حدیثوں سے ہے۔ اور احادیث میں اس کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو ہلایا تو اس کے تمام گناہ گر جائیں گے۔ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جائز ہونا یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر و نمازِ عصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے۔ اور فقہ کی جو بعض کتابوں میں اس کو بدعت کہا گیا ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہے اور ہر بدعت حسنہ جائز ہی ہوا کرتی ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸ بحوالہ درمختار و ردالمحتار ج ۵ ص ۲۴۴) اور جس طرح نماز فجر و عصر کے بعد مصافحہ جائز ہے۔ دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے۔ کیوں کہ جب اصل مصافحہ کرنا جائز ہے تو جس وقت بھی مصافحہ کیا جائے جائز ہی رہے گا جب تک کہ شریعت مطہرہ سے اس کی ممانعت ثابت نہ ہو جائے اور ظاہر ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی ممانعت شریعت کی طرف سے ثابت نہیں ہے لہذا پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ جائز ہے (بہار شریعت ج ۱۶

Marfat.com

ص ۹۸ بحوالہ ردالمختار ج ۵ ص ۲۴۴)

مسئلہ: مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا۔ یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہاء نے بیان کیا ہے اور اس کو بھی حدیث سے ثابت بتلاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے داہنے ہاتھ سے اور بایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸)

مسئلہ: وہابی غیر مقلد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ناجائز اور خلافِ سنت بتاتے ہیں اور صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف تحریر فرمایا ہے کہ:

"ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیئے،" (اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ ج ۴ ص ۲۰)

مسئلہ: معانقہ کرنا بھی سنت ہے کیوں کہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ فرمایا ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۶۱)

مسئلہ: بعد نماز عیدین مسلمانوں میں معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہار خوشی کا ایک طریقہ ہے یہ معانقہ بھی جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو مثلاً خوبصورت امرد لڑکوں سے معانقہ کرنا کہ یہ فتنہ کا محل ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸)

مسئلہ: کسی مرد کے رخسار یا پیشانی یا ٹھوڑی کو بوسہ دینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ناجائز ہے اور اگر اکرام و تعظیم کے لیے ہو تو جائز ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا اور حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۶۲ وغیرہ)

مسئلہ: عالم دین اور بادشاہِ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے بلکہ ان لوگوں کے

Marfat.com

قدم کو چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی عالم دین سے لوگ یہ خواہش ظاہر کریں کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجئے کہ میں بوسہ دوں تو لوگوں کی خواہش کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ یا پاؤں بوسہ کے لیے لوگوں کی طرف بڑھا سکتا ہے (در مختار ج ۵ ص ۲۴۵)

مسئلہ: بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ زیلعی و در مختار ج ۵ ص ۲۴۵)

بوسہ کی چھ قسمیں

یاد رکھو کہ بوسہ کی چھ قسمیں (۱) بوسہ رحمت: جیسے ماں باپ کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا (۲) بوسہ شفقت: جیسے اولاد کا اپنے والدین کو بوسہ دینا (۳) بوسہ محبت: جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے (۴) بوسہ تحیت: جیسے بوقت ملاقات ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بوسہ دے (۵) بوسہ شہوت: جیسے مرد عورت کو بوسہ دے (۶) بوسہ دیانت: جیسے حجر اسود کا بوسہ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ زیلعی)

مسئلہ: قرآن شریف کو بوسہ دینا بھی صحابۂ کرام کے فعل سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزانہ صبح کو قرآن مجید کو چومتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ میرے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی قرآن مجید کو بوسہ دیتے تھے۔ اور اپنے چہرے سے لگاتے تھے (در مختار ج ۵ ص ۲۴۶)

مسئلہ: سجدۂ تحیت یعنی ملاقات کے وقت تعظیم کے طور پر کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت سے ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۴۶)

مسئلہ: آنے والے کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے خصوصاً جب کہ ایسے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جو تعظیم کا مستحق ہے مثلاً عالم دین کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا (رد المحتار ج ۵ ص ۲۴۶)

مسئلہ: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اس کی یہ خواہش مذموم اور ناپسندیدہ ہے (رد المحتار) بعض حدیثوں میں جو قیام کی مذمت آئی ہے اس سے مراد ایسے ہی شخص کے لیے قیام ہے یا اس قیام کو منع کیا گیا ہے جو عجم کے بادشاہوں میں رائج ہے کہ سلاطین

Marfat.com

اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں اور اس کے ارد گرد تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں آنے والے کے لیے قیام کرنا اس قیام میں داخل نہیں۔

چھینک اور جمائی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے کیونکہ جب کوآدمی جماہی لیتا ہے۔ تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ جماہی کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۸)

مسئلہ: جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور جس طرح سلام کا جواب فوراً ہی دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے واجب ہے بالکل اسی طرح چھینک کا جواب بھی فوراً ہی اور بلند آواز سے دینا واجب ہے۔

(درمختار و ردالمختار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیوں کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں ہے کہ جب کوئی جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۰۵) جماہی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہونٹ کو دانتوں سے دبا لے، اور جماہی روکنے کا ایک مجرب عمل یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں یہ خیال کرے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی یہ خیال دل میں لاتے ہی ہرگز جماہی نہیں آسکے گی (ردالمختار ج ۱ ص ۴۴۲)

مسئلہ: جس کو چھینک آئے وہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد للہ رب العلمین کہے اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے یَرْحَمُکَ اللہ پھر چھینکنے والا یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ کہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: اگر ایک مجلس میں کسی کو کئی مرتبہ چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

Marfat.com

مسئلہ: دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہے (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینکنے والے کو چاہیئے کہ سر جھکا کر پست آواز سے منہ کو چھپا کر چھینکے بہت ہی بہت بلند آواز سے چھینکنا حماقت ہے۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل لوگ چھینک کو بدشگونی سمجھتے ہیں اگر کسی کام کے لیے جانے وقت خود کو یا کسی دوسرے کو چھینک آگئی تو لوگ یہ بدفالی لیتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ یہ بہت بڑی جہالت ہے اور بے عقلی کی دلیل ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یہ بھی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بات کرتے ہوئے چھینک آجائے تو یہ چھینک اس بات پر "شاہد عادل" ہے اب غور کرو کہ جب چھینک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "شاہد عادل" کا لقب دیا تو پھر بھلا چھینک منحوس اور بدشگونی کا سامان کیسے بن سکتی ہے؟ اس لیے لوگوں کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیئے کہ چھینک منحوس اور بدفالی کی چیز ہے خداوند کریم مسلمانوں کو اتباعِ سنت اور پابندی شریعت کی توفیق بخشے آمین (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۳)

مسئلہ: کافر کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو جواب میں یَهْدِيكَ اللہ کہنا چاہیے (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے دوبارہ چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلہ کہا تو دوبارہ جواب دینا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۰ و بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۶)

خرید و فروخت کے چند مسائل

خریدنے اور بیچنے کے مسائل بہت زیادہ ہیں اس مختصر کتاب میں بھلا اس کی گنجائش کہاں ؟ جس کو مفصل طور پر خرید و فروخت کے مسائل کو جاننا ہو وہ بہار شریعت حصہ یازدہم کا بغور مطالعہ کرے یہ اس بارے میں بہت ہی جامع اور معتبر کتاب ہے۔ ہم یہاں صرف چند ضروری مسائل کا ذکر لکھتے ہیں جن سے اکثر و بیشتر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ان کو غور سے پڑھ کر یاد کر لو۔

مسئلہ: جب تک خرید و فروخت کے ضروری مسائل نہ معلوم ہوں کہ کونسی بیع جائز ہے اور کون سی ناجائز اس وقت تک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ تجارت نہ کرے بلکہ تجارت کرنے سے پہلے ان مسئلوں کو جان لینا چاہیئے تاکہ تجارت میں حرام کمائی سے بچا رہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲/۷)

مسئلہ: تاجر کو اپنی تجارت میں اس قدر مشغول نہ ہو جانا چاہیئے کہ فرائض فوت ہو جائیں بلکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو لازم ہے کہ تجارت کو چھوڑ کر نماز پڑھنے چلا جائے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۸)

مسئلہ: بیچنے اور خریدنے میں یہ ضروری ہے کہ سودے اور قیمت دونوں کو اچھی طرح صاف صاف طے کرلیں کوئی بات ایسی گول مول نہ رکھیں جس سے بعد میں جھگڑے بکھیڑے پڑیں اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہوگی تو بیع صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز ہے۔ اور اپنے کسی کام میں لانا بھی درست نہیں (ہدایہ ج ۳ ص ۲۹)

مسئلہ: عورت کے دودھ کو بیچنا اور خریدنا ناجائز ہے اگرچہ اس کو کسی برتن میں رکھ لیا ہو اگرچہ جس کا دودھ ہو وہ باندی ہو (ہدایہ ج ۳ ص ۲۹)

مسئلہ: خنزیر کے بال اس کی کھال وغیرہ اس کے کسی جزو کا بیچنا اور خریدنا حرام اور اس کی بیع باطل ہے۔ اسی طرح مردار کے چمڑے کی بیع بھی باطل اور ناجائز ہے جب کہ پکایا ہوا نہ ہو۔ اور اگر دباغت کرلی ہو تو اس کی بیع درست اور اس کو کام میں لانا جائز ہے۔

(ہدایہ ج ۲ ص ۲۹)

مسئلہ: تیل ناپاک ہوگیا اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے (درمختار ج ۴ ص ۱۱۴) مگر یہ ضروری ہے کہ بیچنے والا خریدار کو تیل کے ناپاک ہونے کی اطلاع دے دے۔ تاکہ خریدار اس کو کھانے کے کام میں نہ لائے اور اس وجہ سے بھی خریدار کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ کہ تیل کا ناپاک ہونا عیب ہے اور بیچنے والے پر لازم ہے کہ خریدار کو سودے کے عیب پر مطلع کر دے، ناپاک تیل مسجد میں جلانا جائز نہیں گھر میں جلا سکتا ہے ناپاک تیل کا چراغ جلا کر استعمال کرنا اگرچہ جائز ہے۔ مگر بدن یا کپڑے پر جہاں

Marfat.com

بھی لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گا اور بدن یا کپڑے کو پاک کرنا پڑے گا۔ بعض دوائیں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں مثلاً جانور کا پتہ یا خون یا حرام جانوروں کی چربی یا شراب وغیرہ یہ دوائیں اگر بدن یا کپڑے میں لگ گئیں تو ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: مردار کی چربی کو بیچنا یا اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں۔ نہ اس سے چراغ جلا سکتے ہیں نہ چمڑا پکانے کے کام میں لا سکتے ہیں نہ اس کو کسی مرہم یا صابون میں ملا سکتے ہیں (ردالمختار ج ۴ ص ۱۱۴)

مسئلہ: مردار کے بال، ہڈی، سینگ، کھر، پر، چونچ، ناخن ان سب کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں ان کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ اسی طرح ہاتھی کے دانت اور ہڈی اور اس کی بنی ہوئی چیزوں کو بھی خریدنا اور بیچنا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

(ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، ان سب کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں یا بغیر سکھائے ہوئے ان کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ وہ سکھائے جانے کے قابل ہوں کٹکھنا کتا یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔ اس کو خریدنا بیچنا جائز نہیں (ردالمختار ج ۴ ص ۱۱۱)

مسئلہ: جانور یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے اور ان مقاصد کے لیے نہ ہوں تو کتا پالنا جائز نہیں۔ اور جن صورتوں میں کتا پالنا جائز ہے ان صورتوں میں بھی مکان کے اندر کتوں کو نہ رکھے لیکن اگر چور یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے (فتح القدیر و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۹)

مسئلہ: مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور، مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ اور حشرات الارض مثلاً چوہا، سانپ، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی وغیرہ کو خریدنا اور بیچنا جائز نہیں (درمختار ج ۲ ص ۱۱۱) بندر کو کھیل اور مذاق کے لیے خریدنا منع ہے۔ اور اس کو نچانا اور اس کے ساتھ کھیل کرنا حرام ہے (درمختار)

مسئلہ: گیہوں وغیرہ اناجوں میں دھول اور کنکری وغیرہ ملا کر بیچنا جائز ہے (عالمگیری) اسی طرح

Marfat.com

دودھ میں پانی ملاکر بیچنا بھی ناجائز ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۶)

مسئلہ: تالاب کے اندر کی مچھلیوں کو بیچنے کا جو دستور ہے یہ بیع ناجائز ہے تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک وہ شکار کر کے پکڑ نہ لی جائیں تب تک ان کا کوئی مالک نہیں شکار کر کے جو ان مچھلیوں کو پکڑ لے وہی ان کا مالک بن جاتا ہے جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھو کہ جس شخص کا تالاب ہے جب وہ ان مچھلیوں کا مالک ہی نہیں تو اس کا ان مچھلیوں کو بیچنا کیسے درست ہوگا؟ ہاں اگر تالاب کا مالک خود ان مچھلیوں کو پکڑ کر بیچا کرے تو یہ درست ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص سے پکڑوائے گا تو پکڑنے والا ان مچھلیوں کا مالک ہو جائے گا۔ تالاب کے مالک کا ان مچھلیوں میں کوئی حق نہیں ہوگا۔ تالاب کے مالک کو یہ بھی حق نہیں ہے کہ مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرے (درمختار ج ۴ ص ۱۰۶)

مسئلہ: کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اگی نہ اس نے لگایا نہ اس نے پانی دے کر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جو چاہے کاٹ لے جائے زمین کے مالک کے لیے نہ اس گھاس کو بیچنا جائز ہے نہ کسی کو منع کرنا درست ہے ہاں البتہ اگر زمین کے مالک نے پانی دے کر سینچا ہو اور محنت کی ہو اور حفاظت و رکھوالی کی ہو تو اس صورت میں وہ گھاس زمین کے مالک کی ہو جائے گی اب اس کو بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو اس گھاس کے کاٹنے سے منع کرنا بھی درست ہے۔ (درمختار و ردالمختار ج ۴ ص ۱۱۰)

مسئلہ: کافر نے اگر قرآن مجید خرید لیا تو قاضی کو چاہیے کہ اس کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دے (تنویر)

مسئلہ: تاڑی، سیندھی، شراب کی تجارت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر، اور اس کے پینے والے پر، اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر، اور اس کے بیچنے والے پر، اور اس کو نچوڑنے والے پر، اور اس کو چھاننے والے پر، اور اس کو اٹھانے والے پر، اور یہ جس کے اوپر لادی گئی ہو لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۱ مجتبائی)

مسئلہ: لوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد اور عورت دونوں کے لیے ناجائز ہے اس کا بیچنا مکروہ ہے (عالمگیری) اسی طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا جائز نہیں ایسوں کے ہاتھ بیچنا جو ان کو

Marfat.com

نشہ کے طور پر کھانے ہیں ناجائز ہے کیوں کہ یہ گناہ پر اعانت ہے۔

مسئلہ: جس سودے کے متعلق یہ معلوم ہے کہ یہ چوری یا غصب کا مال ہے اس کو خریدنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۱۸)

مسئلہ: رنڈیوں کو حرام کاری یا گانے ناچنے کی اجرت میں جو سامان ملتا ہے وہ بھی مال خبیث اور حرام ہے اس کو بھی خریدنا جائز نہیں۔

مسئلہ: کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع جائز ہے لیکن جب اس سامان کو دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے اور اگر ناپسند ہو تو پھیر دے اگرچہ اس میں کوئی عیب نہ ہو اس کو شریعت میں "خیار رویت" کہتے ہیں (ہدایہ ج ۳ ص ۳۵)

مسئلہ: جب کوئی سودا بیچے تو واجب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و خرابی ہو تو خریدار کو بتا دے، عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکہ دے کر بیچنا حرام ہے۔

مسئلہ: کوئی چیز خریدی اور خریدنے کے بعد دیکھا کہ اس میں عیب ہے مثلاً تھان کو اندر سے چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا اندر سے کٹا ہوا ہے۔ تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے لے لیوے چاہے واپس کر دے اس کو شریعت میں "خیار عیب" کہتے ہیں (ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہے دوہنے سے پہلے اس کا بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ پہلے دودھ لے تب بیچے، اسی طرح بھیڑ دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لے اس کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں (درمختار ج ۳ ص ۱۰۸)

مسئلہ: گوبر کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے لیکن آدمی کے پاخانہ کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں ہاں البتہ اگر آدمی کے پاخانہ میں راکھ اور مٹی اس قدر مل جائے کہ مٹی اور راکھ غالب ہو جائے اور پاخانہ کھاد بن جائے تو اس کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے (درمختار ج ۵ ص ۲۴۶ و بہار شریعت)

مسئلہ: احتکار (ذخیرہ اندوزی) ممنوع ہے احتکار کے معنی یہ ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو اس لیے چھپا کر رکھ لینا کہ جب اس کا بھاؤ زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور قحط کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اور مخلوق خدا کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے اس لیے شریعت نے اس سے منع کیا ہے اور اس کے بارے میں بہت سی وعید کی حدیثیں آئی ہیں ایک حدیث

Marfat.com

میں ہے کہ جو چالیس دن تک احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جذام (کوڑھ) اور مفلسی میں مبتلا کرے گا اور ایک دوسرے حدیث میں آیا ہے کہ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کی نفلی عبادتوں کو قبول فرمائے گا۔ نہ فرض عبادتوں کو (درمختار ج ۵ ص ۲۴۶) احتکار (ذخیرہ اندوزی) انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً اناج شکر وغیرہ اور جانوروں کے چارہ میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس بھوسا (درمختار و ردالمحتار ج ۵ ص ۲۵۱)

مسئلہ: احتکار وہیں کہلائے گا جب کہ غلہ کا روکنا وہاں والوں کے لیے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرانی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضہ میں ہے اس کے روکنے سے قحط کا اندیشہ ہے دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۴) اور اگر کسی نے فصل پر غلہ اس نیت سے خرید کر رکھ لیا کہ جب غلہ کا بھاؤ کچھ گراں ہوگا تو بیچ کر کچھ نفع اٹھاؤں گا تو یہ نہ احتکار ہے نہ ممنوع ہے۔

مسئلہ: احتکار کرنے والوں کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کر ڈالے اگر وہ لوگ قاضی کے حکم کے خلاف کریں یعنی زائد غلہ نہ بیچیں تو قاضی ان لوگوں کو مناسب سزا دے گا۔ اور ان لوگوں کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہوگا قاضی خود اس کو فروخت کر دے گا۔ کیونکہ لوگوں کو پریشانی اور ضرر عام سے بچانے کی یہی صورت ہے۔ (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۵)

مسئلہ: بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ذخیرہ اندوزی کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا پر تقسیم کر دے پھر جب ان لوگوں کے پاس غلہ ہو جائے تو جتنا جتنا لیا ہے واپس دے دیں۔ (درمختار ج ۵ ص ۲۵۶)

مسئلہ: تاجروں نے اگر چیزوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی ہے اور بغیر کنٹرول کے کام چلتا نظر نہ آتا ہو تو حاکم چیزوں کی قیمتیں مقرر کر کے بھاؤ پر کنٹرول کر سکتا ہے اور کنٹرول کی ہوئی قیمت پر جو بیع ہوگی وہ جائز و درست ہوگی۔ (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۶)

نشہ والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لیے بھی اس کا

Marfat.com

پہننا درست نہیں بلکہ جن دواؤں میں تاڑی یا شراب پڑی ہو اس کا کھانا اور بدن میں لگانا جائز نہیں۔

(ردالمحتار ج ا ص ۲۱۶ وغیرہ)

مسئلہ: تاڑی شراب کے علاوہ جتنی نشہ لانے والی چیزیں ہیں جیسے افیون بھنگ جائفل وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لیے اتنی مقدار میں ان کا کھا لینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا بدن میں لگانا بھی جائز ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں لیکن ان کو اتنی مقدار میں کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل عورتیں بچوں کو افیون پلا کر سلا دیتی ہیں کہ وہ نشہ میں پڑے ہوتے رہیں روئیں دھوئیں نہیں یہ حرام ہے اور اس کا گناہ عورتوں کے سر پر ہے۔

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لے لینا

کسی کی کوئی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی اجازت کے بغیر لے لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی رشتہ دار کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہے اسی طرح بعض مرد اپنے دوستوں اور ساتھیوں یا اپنی عورتوں کی چیزیں بلا اجازت لے لیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ جائز و درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز بلا اجازت لے لی ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ اس چیز کو واپس کر دینا ضروری ہے اور اگر خرچ یا ہلاک ہو گئی تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چیز ہے کہ اس کی مثل بازار میں مل سکتی ہے تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی خرید کر دیدینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی ہے کہ اس کی مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا واجب ہے۔ یا یہ کہ جس کی چیز تھی اس سے معاف کرا لے اور وہ معاف کر دے تب چھٹکارا مل سکتا ہے (عامۂ کتب فقہ)

تصویروں کا بیان

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) جس گھر میں کتا یا تصویر ہو (مشکوٰۃ ص ۳۸۵ اصح المطابع) اور دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ سب

Marfat.com

سے زیادہ عذاب اللہ کے نزدیک تصویر بنانے والوں کو ہوگا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۵) ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تصویر بنانے والے پر خدا کی لعنت ہے (بخاری ج ۲ ص ۸۸۱)

مسئلہ :- جاندار چیزوں کی تصویر بنانا، بنوانا اس کا رکھنا اس کا بیچنا، خریدنا حرام ہے ہاں البتہ غیر جاندار چیزوں جیسے درختوں، مکانوں وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے اوپر کی حدیثوں میں جن تصویروں کی ممانعت ہے ان سے مراد جاندار کی تصویریں ہیں۔

مسئلہ : کچھ لوگ مکانوں میں زینت کے لیے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا مورتیاں رکھتے ہیں یہ حرام ہے اسی طرح کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لیے خریدتے ہیں یہ سب حرام و ممنوع ہیں اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہیئے۔ اور ایسے کھلونوں اور گڑیوں کو توڑ پھوڑ دینا یا جلا دینا چاہیے۔

مسئلہ : جانوروں اور کھیتی اور مکان کی حفاظت اور شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے ان مقصدوں کے علاوہ کتا پالنا جائز نہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۵۹) بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں، اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں حدیث میں جن کتوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کتوں سے مراد وہی کتے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔

بیوہ عورتوں کا نکاح

مسلمانوں میں ہندوؤں کے میل جول سے جہاں بہت سی بیہودہ رسموں کا رواج اور چلن ہو گیا ہے ان میں سے ایک رسم یہ بھی ہے۔ کہ بیوہ عورت کے نکاح کو برا اور عار سمجھتے ہیں اور خاص کر اپنے کو شریف کہلانے والے مسلمان اس بلا میں بہت زیادہ گرفتار ہیں حالاں کہ شرعًا اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا۔ ان دونوں میں فرق سمجھنا انتہائی حماقت اور بے وقوفی بلکہ شرمناک جہالت ہے عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ خود دوسرا نکاح کرنا یا دوسروں کو اس کی رغبت دلانا تو درکنار۔ اگر کوئی اللہ کی بندی اللہ و رسول کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر لے کر دوسرا نکاح

Marfat.com

کر لیتی ہے تو وہ عمر بھر حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور عورتیں بات بات پر اس کو طعنہ دے کر ذلیل کرتی ہیں یاد رکھو کہ دوسرا نکاح کرنے والی عورتوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اور نکاح ثانی کو برا جاننا یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیوں کہ شریعت کے کسی حکم کو عیب سمجھنا اور اس کے کرنے والے کو ذلیل جاننا کفر ہے کون نہیں جانتا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی کنواری نہ تھیں ایک ایک دو دو نکاح ان کے پہلے ہو چکے تھے۔ تو کیا نعوذ باللہ کوئی ان امت کی ماؤں کو ذلیل یا برا کہہ سکتا ہے ؟ توبہ نعوذ باللہ۔

بہر حال یاد رکھو کہ بیوہ عورتوں سے نکاح یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کسی چھوڑی ہوئی اور مردہ سنت کو زندہ اور جاری کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ لہٰذا مسلمان مردوں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اس بیہودہ رسم کو دنیا سے مٹا دیں۔ اور اللہ و رسول کی خوشنودی کے لیے بیوہ عورتوں کا نکاح ضرور کرا دیں اور ان بیچاری دکھیاری اللہ کی بندیوں کو بیکسی اور تباہی و بربادی سے بچا کر ایک سو شہیدوں کا ثواب حاصل کریں اور بیوہ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ اللہ و رسول کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھتے ہوئے بغیر کسی شرم اور عار کے خوشی خوشی دوسرا نکاح کر لیں اور سو شہیدوں کے ثواب کی حق دار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ (سورۂ نور)	اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق غلاموں اور کنیزوں کا۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۰ اصح المطابع)	یعنی میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت جو شخص مضبوطی کے ساتھ میری سنت پر عمل کرے اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

اس حدیث کو امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے بھی "کتاب الزہد" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۳۰)

بیماری اور علاج کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری (بخاری و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ہر بیماری کے لیے دوا ہے جب بیماری کو دوا پہنچ جائے گی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا (مسلم و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)

ابوداؤد ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواؤں سے ممانعت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے سے جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت دی ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۸)

بیمار پرسی بیمار کا حال پوچھنا بڑے ثواب کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لیے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں (ابوداؤد ج ۲ ص ۸۶)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے، تو آسمان سے ایک اعلان کرنے والا فرشتہ یہ ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے اور جنت کی ایک منزل کو تو نے اپنا ٹھکانا بنا لیا (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۷)

مسئلہ: مریض کی بیمار پرسی کے لیے جانا سنت اور ثواب ہے۔ لیکن اگر معلوم ہو کہ بیمار پرسی کو جائے گا تو مریض پر گراں گزرے گا تو ایسی حالت میں بیمار پرسی کو نہ جائے۔

مسئلہ: دوا علاج کرنا جائز ہے جب کہ یہ اعتقاد ہو کہ درحقیقت شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس نے دواؤں کو مرض کے زائل کرنے کا سبب بنا دیا ہے اگر کوئی دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہے تو اس اعتقاد کے ساتھ دوا علاج کرنا جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۰)

مسئلہ: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔ انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ، الکوحل، اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے۔ ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۸)

مسئلہ: شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے جیسے زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کے زخم پر شراب کا پھایہ رکھا یا شراب ملے ہوئے مرہم یا لیپ کو بدن پر لگایا یا بچہ کے علاج میں شراب کا استعمال کیا۔ ان سب صورتوں میں وہ گنہ گار ہوا جس نے شراب کو استعمال کیا یا کرایا۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۱)

مسئلہ: کوئی شخص بیمار ہوا اور دوا علاج نہیں کیا اور مر گیا تو گنہ گار نہیں ہوا۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۱۰) مطلب یہ ہے کہ دوا علاج کرنا فرض یا واجب نہیں ہے کہ اگر دوا نہ کرے اور مر جائے تو گنہ گار ہو ہاں البتہ بھوک پیاس کا غلبہ ہوا اور کھانا پانی موجود ہوتے ہوئے کچھ کھایا پیا نہیں اور بھوک پیاس سے مر گیا تو ضرور گنہ گار ہوگا۔ کیونکہ یہاں یقیناً معلوم ہے کہ کھانے پینے سے اس کی بھوک پیاس چلی جاتی اور بھوک پیاس کی وجہ سے اس کی موت نہ ہوتی (عالمگیری ج ۵ ص ۲۱۰)

مسئلہ: حقنہ کرنے یعنی عمل دینے میں کوئی حرج نہیں۔ جب کہ حقنہ ایسی چیز کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۹)

مسئلہ: بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جا سکے یا ہڈی کو کاٹا یا جوڑا جا سکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں اس ضرورت سے دواؤں کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا جائز ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۲۷)

مسئلہ: حقنہ لگانے یا پیشاب اتارنے کے لیے سلائی چڑھانے میں اس جگہ کی طرف دیکھنے اور چھونے کی نوبت آتی ہے بوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۳۷)

مسئلہ: اسقاط حمل کے لیے دوا استعمال کرنا یا دوائی سے حمل گروانا منع ہے بچہ کی صورت بن گئی ہو یا نہ بنی ہو۔ دونوں صورتوں میں حمل گرانا ممنوع ہے لیکن ہاں اگر کوئی عذر ہو مثلاً بچہ پیدا ہونے میں عورت کی جان کا خطرہ ہو یا عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی عورت مل نہیں سکتی۔ اور باپ کے پاس

Marfat.com

اتنی وسعت نہیں کہ وہ بچہ کے لیے دودھ کا انتظام کر سکے۔ اور بچہ کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں مجبوری کی وجہ سے حمل گرایا جا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ بچے کے اعضاء نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے یعنی اگر حمل ایک سو بیس دن کا ہو چکا ہو اور بچے کے اعضاء بن چکے ہوں تو ایسی صورت میں حمل گرانے کی اجازت نہیں ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۱۲، و بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۲۸)

مسئلہ: بیماری میں نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرنا سنت ہے بدپرہیزی نہیں کرنی چاہیے (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۸۲)

مسئلہ: مریض کو کھلانے پلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیے حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو۔ کیوں کہ مریضوں کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۸) اور یہ بھی فرمانِ نبوی ہے کہ جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔ (ابن ماجہ) یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانا مریض کو مضر نہ ہو۔ اور کھانے کی اشتہاء صادق ہو۔

مسئلہ: جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش، کوڑھ وغیرہ ایسے مریضوں کو چاہیے کہ وہ خود سب سے الگ رہیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

قرآن کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل اور اجر و ثواب بہت زیادہ ہیں اس کے متعلق چند حدیثوں کو پڑھ لو اور ان پر عمل کر کے اجر و ثواب کی دولتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں وہ بہترین شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے (بخاری ج ۲ ص ۵۲)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ "کراماً کاتبین" کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں اس کے لیے

Marfat.com

دوگنا ثواب ہے (ابوداؤد جلد ا ص ۲۱۲)

حدیث: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اور اجاڑ مکان کے مثل ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۵)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف الٓمٓ پڑھ لیا تو اس کو تیس نیکیاں ملیں گی (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۵)

حدیث: جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اور اس نے قرآن کے حلال کیے ہوئے کو حلال سمجھا اور حرام کیے ہوئے کو حرام جانا تو وہ اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جن کے لیے جہنم واجب ہو چکا تھا (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۴)

حدیث: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ نماز میں تم نے کون سی سورۃ پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ الحمد للہ رب العٰلمین پڑھ کر سنائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ نہ اس کے مثل توریت میں کوئی سورہ اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں یہ سورۃ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر میں سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دو چمکدار سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل اس سورۃ کی تاب نہیں لا سکتے۔

(مسلم و مشکوٰۃ ج ا ص ۱۸۴)

حدیث: جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے دونوں جمعوں کے

درمیان نور روشن ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۹)

حدیث: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو (مشکوٰۃ ج ا ص ۱۸۹) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے جس نے سورۂ یٰسٓ پڑھی۔ دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھے گا۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۱۸۷)

حدیث: رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے وہ وہ آدمی کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ وہ سورۃ ملک ہے (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۳)

حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۳) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ سورۃ قُلْ هو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی داہنی جانب جنت میں چلا جا (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۳)

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ: قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا اور قیمتی غلاف چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظروں میں قرآن مجید کی عظمت پیدا ہوتی ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید بہت چھوٹے سائز کا چھپوانا جیسے کہ لوگ تعویزی قرآن چھپواتے ہیں، مکروہ ہے کہ اس سے قرآن مجید کی عظمت عوام کی نظروں میں کم ہوتی ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴)

مسئلہ: قرآن مجید بہت پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور اس قابل نہیں رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق ادھر سے ادھر بکھر جائیں گے تو چاہیئے کہ اس کو

Marfat.com

پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور دفن کرنے میں اس پر تختہ لگا کر دفن کر دیں تاکہ قرآن مجید پر مٹی نہ پڑے قرآن پرانا بوسیدہ ہو جائے تو اس کو جلایا نہ جائے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید پر اگر توہین کے ارادہ سے کسی نے پاؤں رکھ دیا تو کافر ہو جائے گا (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴) اور اگر بے احتیاطی سے پاؤں پڑ گیا تو قرآن مجید کو ادب سے اٹھا کر بوسہ دے اور توبہ کرے۔

مسئلہ: کسی نے محض خیر و برکت کے لیے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھا ہے اور اس میں تلاوت نہیں کرتا تو کچھ گناہ نہیں۔ بلکہ اس کی یہ نیت باعثِ ثواب ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴)

مسئلہ: لغت اور نحو و صرف کی کتابوں کو نیچے رکھے اور ان کے اوپر علم کلام کی کتابوں رکھی جائیں ان کے اوپر فقہ کی کتابیں اور حدیث کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر تفسیر کی کتابوں کو رکھیں اور سب کتابوں سے اوپر قرآن مجید کو رکھیں اور قرآن مجید کے اوپر کوئی چیز نہ رکھیں بلکہ قرآن مجید جس بکس یا الماری میں ہو اس بکس اور الماری کے اوپر بھی کوئی چیز نہ رکھیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: جس گھر میں قرآن مجید ہو اس میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت ہے جب کہ قرآن مجید پر پردہ پڑا ہو۔ قرآن مجید کی طرف پیٹھ کرنا یا پاؤں پھیلانا قرآن سے اونچی جگہ بیٹھنا سخت خلافِ ادب اور ممنوع ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴)

مسجد اور قبلہ کے آداب

مسئلہ: مسجد کو چونے اور گچ سے منقش کرنا جائز ہے اور سونے چاندی کے پانی سے نقش و نگار بنانا درست ہے جب کہ کوئی شخص اپنے مال سے ایسا کرے مسجد کے وقف کے مال سے متولی کو ایسے نقش و نگار بنوانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن بعض مشائخ کرام دیوارِ قبلہ میں نقش و نگار بنوانے کو مکروہ بتاتے ہیں۔ کہ نمازی کا دل ادھر متوجہ ہوگا۔ اور دھیان بٹے گا۔

(درمختار و عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۱)

مسئلہ: مسجد میں کھانا، سونا، معتکف کے لیے جائز ہے۔ غیر معتکف کے لیے کھانا

Marfat.com

سونا مکروہ ہے اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اور کچھ ذکر الٰہی کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد مسجد میں کھائے اور سوئے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۲) ہندوستان میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ لوگ مسجد کے اندر روزہ افطار کرتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اگر خارج مسجد کوئی ایسی جگہ ہو جب تو مسجد میں نہ افطار کریں ورنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیں۔ اب افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر اس کا لحاظ ضروری ہے کہ مسجد کے فرش اور چٹائیوں کو کھانے پانی سے آلودہ نہ کریں۔

مسئلہ: مسجد کو راستہ بنانا مسجد میں کوئی سامان یا تعویز وغیرہ بیچنا یا خریدنا جائز نہیں۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجد کے سائل کو دینا یا مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی منع ہیں مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا لیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے یہ جائز کلام کے متعلق ہے ناجائز کلام کا گناہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے (در مختار و رد المختار)

مسئلہ: مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۳) ہاں اگر نمازیوں کی کثرت اور مسجد میں تنگی ہو تو چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ بمبئی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے۔

مسئلہ: عظمت اور احترام کے لحاظ سے سب سے بڑا درجہ مسجد حرام یعنی کعبہ مقدسہ کی مسجد کا ہے پھر مسجد نبوی کا پھر مسجد بیت المقدس کا۔ پھر جامع مسجد کا پھر محلہ کی مسجد کا، پھر سڑکوں کی مسجدوں کا (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں کی صفائی کے لیے ابابیلوں اور چمگادڑوں وغیرہ کے گھونسلوں کو نوچ کر پھینک دینا جائز ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں میں جوتا پہن کر داخل ہونا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۲) یہ اس وقت ہے جب کہ جوتوں میں کوئی نجاست نہ لگی ہو اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہو تو ان ناپاک جوتوں کو پہن کر مسجد میں داخل ہونا سخت حرام ہے۔

مسئلہ : مسجد میں ان آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں (۱) جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ وہاں لوگ ذکر الٰہی اور درس یا نماز میں مشغول نہ ہوں اور اگر مسجد میں کوئی موجود نہ ہو یا جو لوگ موجود ہوں وہ عبادتوں میں مشغول ہوں تو السلام علیکم کہنے کی بجائے یوں کہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (۲) وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے (۳) خرید و فروخت نہ کرے (۴) ننگی تلوار لے کر مسجد میں نہ جائے (۵) گمی ہوئی چیز چلا کر مسجد میں نہ ڈھونڈھے (۶) ذکر الٰہی کے سوا آواز بلند نہ کرے ۔ (۷) دنیا کی باتیں مسجد میں نہ کرے (۸) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے ، (۹) جگہ کے لیے لوگوں سے جھگڑا نہ کرے ۔ (۱۰) اس طرح نہ بیٹھے کہ لوگوں کے لیے جگہ تنگ ہو جائے (۱۱) نمازی کے آگے سے نہ گذرے (۱۲) مسجد میں تھوک اور کھنکار نہ ڈالے (۱۳) انگلیاں نہ چٹخائے (۱۴) نجاست اور بچوں یا گلوں سے مسجد کو بچائے (۱۵) ذکر الٰہی کی کثرت کرے (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۳)

مسئلہ : قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح قبلہ کی طرف نشانہ بنا کر اس پر تیر چلانا یا گولی مارنا یعنی چاند ماری کرنا مکروہ ہے قبلہ کی طرف تھوکنا بھی خلاف ادب ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۱۸ وغیرہ)

لہو ولعب کا بیان

مسئلہ : گنجفہ چوسر، شطرنج، تاش کھیلنا ناجائز ہے ۔ حدیثوں میں شطرنج کھیلنے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے "نردشیر" کھیلا گویا سور کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۷) پھر یہ بھی وجہ ہے کہ ان کھیلوں میں آدمی اس قدر محو اور غافل ہو جاتا ہے کہ نماز وغیرہ دین کے بہت سے کاموں میں خلل پڑ جاتا ہے تو جو کام ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے دینی کاموں میں خلل پڑتا ہو وہ کیوں نہ برا ہوگا ۔ یہی حال پتنگ اڑانے کا بھی ہے ۔ کہ یہی سب خرابیاں اس میں بھی ہیں ۔ بلکہ بہت سے لڑکے پتنگ کے پیچھے چھتوں سے گر کر مر گئے ۔ اس لیے پتنگ اڑانا بھی منع ہے غرض لہو ولعب کی جتنی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے لہو کی حدیث میں اجازت ہے

Marfat.com

(۱) بیوی کے ساتھ کھیلنا (۲) گھوڑے کی سواری کرنے میں مقابلہ (۳) تیر اندازی کا مقابلہ۔

مسئلہ: ناچنا، تالی بجانا، ستار، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا اسی طرح دوسرے قسم کے تمام باجے سب ناجائز ہیں اسی طرح ہارمونیم ڈھول بجاکر گانا سنانا اور سننا بھی ناجائز ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۸)

مسئلہ: عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانے کی اجازت ہے جب کہ ان دفوں میں جھانج نہ لگے ہوں اور موسیقی کے قواعد پر نہ بجائے جائیں بلکہ محض ڈھب ڈھب کی بے سری آواز سے فقط نکاح کا اعلان مقصود ہو (ردالمحتار و عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۸)

مسئلہ: رمضان شریف میں سحری کھاتے اور افطاری کے وقت بعض شہروں میں نقارے یا گھنٹے بجتے ہیں یا سیٹیاں بجائی ہیں۔ جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ بیدار ہوکر سحری کھائیں یا انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے۔ اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے۔ اور افطار کا وقت ہو گیا۔ یہ سب جائز ہیں کیوں کہ یہ لہو ولعب کے طور پر نہیں ہیں بلکہ ان سے اعلان کرنا مقصود ہے اسی طرح ملوں اور کارخانوں میں کام شروع ہونے اور کام ختم ہونے کے وقت جو سیٹیاں بجائی جاتی ہیں۔ یہ بھی جائز ہیں کہ ان سے لہو مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لیے یہ سیٹیاں بجائی جاتی ہیں (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰)

مسئلہ: کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لیے نہ ہو تو جائز ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانے کے لیے پالا ہے تو ناجائز ہے کیونکہ کبوتر بازی یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانے کے لیے چھت پر چڑھتا ہو جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہو تو اس کو سختی کے ساتھ منع کیا جائے گا اور وہ اس پر بھی نہ مانے تو اسلامی حکومت کی طرف سے اس کے کبوتر ذبح کر کے اس کو دے دیے جائیں گے تاکہ اڑانے کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتے (درمختار ج ۵ ص ۲۵۷)

مسئلہ: جانوروں کو لڑانا جیسے لوگ مرغ، بٹیر، تیتر، مینڈھوں کو لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور ان کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۱)

مسئلہ: اکھاڑوں میں کشتی لڑنا اگر لہو ولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ستر پوشی کے ساتھ آج کل لنگوٹ اور

Marfat.com

جانگیہ پہن کر جو کشتی لڑتے ہیں جس میں ران وغیرہ کھلی رہتی ہیں یہ ناجائز ہے اور ایسی کشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیوں کہ کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ اس کو پچھاڑا کیوں کہ رکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ چنانچہ رکانہ مسلمان ہو گئے (درمختار ردالمختار ج ۵ ص ۲۵۹)

مسئلہ: اگر لوگ اس طرح آپس میں ہنسی مذاق کریں کہ نہ گالی گلوچ ہو نہ کسی کی ایذا رسانی ہو بلکہ محض پرلطف اور دل خوش کرنے والی باتیں ہوں جن سے اہلِ محفل کو ہنسی آ جائے اور تفریح ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسی تفریح اور مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت ہے (دیکھو ہماری کتاب روحانی حکایات اوّل ودوم)

علمِ دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب کی فضیلت کا کیا کہنا؟ اس علم سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے والوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ	اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور
وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ	ان لوگوں کے جن کو علم دیا گیا ہے بہت
(پارہ ۲۸ رکوع ۲)	سے درجات بلند فرمائے گا۔

ہمارے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور علمِ دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اور ان کے مراتب و درجات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

حدیث: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے، یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں، اور یہاں تک کہ مچھلی سب اس کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔ جو عالم کہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

Marfat.com

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۶)

حدیث: عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی (خطیب)

حدیث: علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے (احمد)

حدیث: ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

پیارے بھائیو اور عزیز بہنو! آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علم دین سیکھنے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مٹ چکا ہے۔ اس لیے ہر طرف بے دینی اور لامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین ومذہب سے آزاد، اور خدا و رسول سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں، بلکہ بہت سے تو خدا ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا موجود ہے اس لیے بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی دین کا علم پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لیے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خود بھی فرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں۔ اور اپنے بچے اور بچیوں کو ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔

حلال روزی کمانے کا بیان

اتنا کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لیے اور جن لوگوں کا خرچہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کا خرچ چلانے کے لیے اور اپنے قرضوں کو ادا کرنے کیلئے کافی ہو۔ اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنی ہی کمائی پر بس کرے یا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ پس ماندہ مال رکھنے کی بھی کوشش کرے کسی کے ماں باپ اگر محتاج و

Marfat.com

تنگ دست ہوں تو لڑکوں پر فرض ہے کہ کما کر انہیں اتنا دیں کہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۵)

مسئلہ: سب سے افضل کمائی جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ جہاد کے بعد افضل کمائی تجارت ہے پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا مرتبہ ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۶)

مسئلہ: جو لوگ مسجدوں اور بزرگوں کی خانقاہوں اور درگاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لیے کوئی کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالانکہ ان کی نظریں ہر وقت لوگوں کی جیبوں پر لگی رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے ان لوگوں نے اس کو اپنی کمائی کا پیشہ بنا لیا ہے اور یہ لوگ طرح طرح کے مکر و فریب سے کام لے کر لوگوں سے رقمیں کھسوٹتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ طریقہ ناجائز ہے ہرگز ہرگز یہ لوگ متوکل نہیں بلکہ مفت خور اور کام چور ہیں اس سے لاکھوں درجے بہتر اچھا ہے کہ یہ لوگ بسر اوقات کے لیے کچھ کام کرتے اور رزق حلال کھا کر خدا کے فرائض کو ادا کرتے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۶ وغیرہ)

مسئلہ: اپنی ضرورتوں سے بہت زیادہ مال و دولت کمانا اگر اس نیت سے ہو، کہ فقراء و مساکین اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں گے تو یہ مستحب بلکہ نفلی عبادتوں سے افضل ہے اور اگر اس نیت سے ہو کہ میرے وقار و عزت میں اضافہ ہوگا تو یہ بھی مباح ہے لیکن اگر مال کی کثرت اور فخر و تکبر کی نیت سے زیادہ مال کمائے تو یہ ممنوع ہے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۶)

ضروری تنبیہ یاد رکھو کہ مال کمانے کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض صورتیں ناجائز ہیں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے دور بھاگے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق مت کھاؤ۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے فرمایا کہ،

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو روزی دی ہے اس

Marfat.com

طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ — میں سے حلال و طیب مال کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

ان آیتوں کے علاوہ اس بارے میں چند حدیثیں بھی سن لو۔

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی کو پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا چنانچہ اس نے اپنے رسولوں سے فرمایا کہ:

یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ — یعنی اے رسولو! حلال چیزوں کو کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔

اور مومنین سے فرمایا کہ،

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔ — یعنی اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا اس میں سے حلال چیزوں کو کھاؤ۔

اس کے بعد پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص لمبے لمبے سفر کرتا ہے جس کے بال پراگندہ اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا مانگے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے۔ (دعا مانگتا ہے) مگر اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور غذا حرام ہے پھر اس کی دعا کیوں کر مقبول ہو (یعنی اگر دعا مقبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال روزی اختیار کرو کہ بغیر اس کے دعا قبول ہونے کے تمام اسباب بیکار ہیں (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۱)

حدیث: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۲)

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے حلال سے یا حرام سے؟

(بخاری و مشکوٰۃ ج ا ص ۲۴۱)

حدیث: حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو بندہ حرام مال حاصل کرتا

Marfat.com

ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب ہی ہیں) - (امام احمد)

مسئلہ : چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، رشوت، شراب، ہیجا، جوا، ناچ گانا، سٹہ، جھوٹ فریب، دھوکا بازی، کم ناپ تول، بغیر کام کیے مزدوری اور تنخواہ لینا، سود وغیرہ یہ ساری کمائیاں حرام و ناجائز ہیں (قرآن و حدیث و کتب فقہ)

مسئلہ : جس شخص نے حرام طریقوں سے مال جمع کیا اور مر گیا تو اس کے وارثوں پر یہ لازم ہے کہ اگر انہیں معلوم ہو کہ یہ فلاں فلاں کے اموال ہیں تو ان کو واپس کر دیں اور نہ معلوم ہو تو کل مالوں کو صدقہ کر دیں کہ جان بوجھ کر حرام مال کو لینا جائز نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۶ وغیرہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ مال حرام سے بچتا رہے حدیث شریف میں ہے کہ مالِ حرام جب حلال مال میں مل جاتا ہے تو مالِ حرام مالِ حلال کو بھی برباد کر دیتا ہے اس زمانے میں لوگ حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتے یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے لیکن بہر حال ایک مسلمان کے لیے حلال و حرام میں فرق کرنا فرض ہے اور تم یہ حدیث پڑھ چکے ہو کہ خدا کے فرائض کے بعد رزقِ حلال تلاش کرنا بھی مسلمان کے لیے ایک فریضہ ہے

پیری مریدی کے لیے ہدایات

۱- مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر کا ظاہر و باطن میں، سامنے اور پیٹھ پیچھے انتہائی ادب و احترام رکھے، پیر جو وظیفہ بتائے اس کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے اور اپنے پیر کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ جس قدر ظاہری اور باطنی فیض مجھے اپنے پیر سے مل سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں مل سکتا۔

۲- اگر پیر نے اپنے مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہ سنوارا ہو۔ اور پیر کا وصال ہو جائے تو مرید کو چاہیے کہ کسی دوسرے پیر کامل سے جس میں پیری کی سب شرائط پائی جاتی ہوں اس سے مرید ہو کر فیض حاصل کرے اور پہلے پیر کے لیے ہمیشہ فاتحہ دلاتا اور ایصالِ ثواب کرتا رہے۔

۳۔ بغیر اپنے پیر سے پوچھے ہوئے کوئی وظیفہ یا فقیری کا کوئی عمل نہ کرے اور جو کچھ دل میں برے یا اچھے خیالات پیدا ہوں یا نئے کام کا ارادہ کرے تو پیر سے پوچھ لیا کرے۔

۴۔ عورت کو چاہیئے کہ اپنے پیر کے سامنے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے وقت پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید نہ ہو بلکہ پیر کا رومال پکڑ کر مرید بنے۔

۵۔ اگر غلطی سے کسی خلافِ شرع پیر کا مرید بن گیا یا پہلے وہ پیر شریعت کا پابند تھا اب بگڑ گیا تو مرید کو لازم ہے کہ اس کی بیعت توڑ دے اور کسی دوسرے پابند شریعت پیر سے مرید ہو جائے لیکن اگر پیر میں کوئی ہلکی سی خلافِ شریعت بات کبھی دیکھ لے تو فوراً اعتقاد خراب نہ کرے اور یہ سمجھ لے کہ پیر بھی آدمی ہی ہے کوئی فرشتہ تو ہے نہیں اس لیے اگر اس سے اتفاقیہ کوئی معمولی سی خلاف شرع بات ہوگئی ہے جو توبہ کر لینے سے ... ہو سکتی ہے تو ایسی بات پر بدظن ہو کر پیر کو نہ چھوڑے ہاں البتہ اگر پیر بدعقیدہ ہو جائے یا کسی گناہ کبیرہ پر اڑا رہے تو پھر مرید ہی توڑ دے کیوں کہ بدعقیدہ اور فاسق معلن کو اپنا پیر بنانا حرام ہے۔

۶۔ آج کل کے مکار فقیر کہا کرتے ہیں کہ شریعت کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے ایسا کہنے والے فقیر خواہ کتنا ہی شعبدہ دکھائیں مگر ان کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنا فرض ہے یہ گمراہ اور جھوٹے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ ایسے فقیروں سے مرید ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور وہ جو کچھ تعجب خیز چیزیں دکھلا رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز کرامت نہیں۔ بلکہ جادو یا نظر بندی کا عمل یا شیطان کا دھوکا ہے۔

(دیکھو ہماری کتاب معمولات الابرار)

۷۔ اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفوں سے دل میں کچھ روشنی یا اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا خواب، و بیداری میں بزرگوں کا دیدار اور ان کی زیارت ہوتے لگے یا نماز اور وظیفوں میں کوئی چمک پیدا ہو یا کوئی خاص کیفیت یا لذت محسوس ہو تو خبردار! خبردار ان باتوں کا اپنے پیر کے سوا کسی دوسرے سے ذکر نہ کرے۔ نہ اپنے وظیفوں اور عبادتوں کا پیر کے علاوہ کسی کے سامنے اظہار کرے۔ کیونکہ ظاہر کر دینے سے یہ ملی ہوئی روحانی دولت چلی جاتی ہے اور پھر مرید عمر بھر ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔

Marfat.com

۸- اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفہ یا ذکر کا کچھ مدت تک کوئی اثر یا کیفیت نہ ظاہر ہو تو اس سے تنگ دل اور پیر سے بدظن نہ ہو۔ اور اس کو اپنی خامی یا کوتاہی سمجھے اور یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ مجھے اللہ کا نام لینے کی توفیق ہو رہی ہے۔ ہر مرید میں پیدائشی طور پر الگ الگ صلاحیت ہوا کرتی ہے ایک ہی وظیفہ اور ایک ہی ذکر سے کسی میں کوئی اثر پیدا ہوتا ہے اور کسی میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہوتی ہے کسی میں جلد اثر ظاہر ہوتا ہے کسی میں بہت دیر کے بعد اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس میں جیسی اور جتنی صلاحیت ہوتی ہے اسی لحاظ سے وظیفوں اور ذکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مرید کا حال یکساں ہی ہو بہرحال اگر وظیفہ و ذکر سے کچھ کیفیات پیدا ہوں تو خدا کا شکر ادا کرے اور اگر کچھ اثرات نہ ہوں یا کم ہوں یا اثرات ہو کر کم ہو جائیں یا بالکل اثرات و کیفیات زائل ہو جائیں تو ہرگز ہرگز پیر سے بداعتقاد ہو کر ذکر اور وظیفہ کو نہ چھوڑے بلکہ برابر پڑھتا رہے اور پیر کا ادب و احترام بدستور رکھے۔ اور ذرا بھی تنگ دل نہ ہو اور یہ سوچ سوچ کر صبر کرے اور اپنے دل کو تسلی دیتا رہے کہ ؎

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدیؔ سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی؟ اگر تو کسی قابل ہوتا

۹- ہر مرید کو لازم ہے کہ دوسرے بزرگوں یا دوسرے سلسلہ کی شان میں ہرگز ہرگز کبھی کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ کرے، نہ کسی دوسرے پیر کے مریدوں کے سامنے کبھی یہ کہے کہ میرا پیر تمہارے پیر سے اچھا ہے یا ہمارا سلسلہ تمہارے سلسلہ سے بہتر ہے۔ نہ یہ کہے کہ ہمارے پیر کے مرید تمہارے پیر سے زیادہ ہیں یا ہمارے پیر کا خاندان تمہارے پیر کے خاندان سے بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس قسم کی فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے اور فخر و غرور کا شیطان سر پر سوار ہو کر مرید کو جہنم کے گڑھے میں گرا دیتا ہے اور پیروں و مریدوں کے درمیان نفاق و شقاق، پارٹی بندی اور قسم قسم جھگڑوں کا اور فتنہ و فساد کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

مرید کو کس طرح رہنا چاہیئے؟

۱- ضرورت کے مطابق دین کا علم حاصل کرتا رہے۔ خواہ کتابیں پڑھ پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ

پوچھ کر۔

۲۔ سب گناہوں سے بچتا رہے۔

۳۔ اگر کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً دل میں شرمندہ ہو کر خدا سے توبہ کرے۔

۴۔ کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دے نہ کسی کا کوئی حق مارے۔

۵۔ مال کی محبت اور عزت و شہرت کی تمنا دل میں نہ رکھے نہ اچھے کھانے اور اچھے کپڑے کی فکر کرے بلکہ وقت پہ جو کچھ مل جائے اس پر صبر و شکر کرے۔

۶۔ اگر کسی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات کو پیچ کر کے اس پر اڑا نہ رہے بلکہ فوراً ہی خوشی دل سے اپنی غلطی کو تسلیم کرے اور توبہ کرے۔

۷۔ بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے کیوں کہ سفر میں بہت سی بے احتیاطی ہوتی ہے، اور بہت سے دینی کاموں اور وظیفوں یہاں تک کہ نمازوں میں خلل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

۸۔ کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔

۹۔ بہت زیادہ اور قہقہہ لگا کر نہ ہنسے۔

۱۰۔ ہر بات اور ہر کام میں شریعت اور سنت کی پابندی کا خیال رکھے۔

۱۱۔ زیادہ وقت تنہائی میں رہے اگر لوگوں سے ملنا جلنا پڑے، تو لوگوں سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ ملے۔ سب کی خدمت کرے اور ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے۔

۱۲۔ امیروں کی صحبت میں بہت کم بیٹھے۔

۱۳۔ بددینوں اور بدفعلوں سے بہت دور بھاگے۔

۱۴۔ دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے بلکہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔

۱۵۔ نمازوں کو اچھی طرح اچھے وقت میں پابندی کے ساتھ دل لگا کر پڑھے۔

۱۶۔ جو کچھ نقصان یا رنج و غم پیش آئے اس کو اللہ کی طرف سے جانے اور اس پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا۔ اور اگر کوئی فائدہ حاصل ہو یا کوئی خوشی حاصل

ہو تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس نفع اور خوشی کو میرے حق میں بہتر بنائے۔

۱۷۔ دل یا زبان سے ہر وقت خدا کا ذکر کرتا رہے کسی وقت غافل نہ رہے کم سے کم ہر دم یہ خیال رکھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔

۱۸۔ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو دین یا دنیا کا فائدہ پہنچاتا رہے۔ اور ہرگز کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچائے۔

۱۹۔ خوراک میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

۲۰۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی آدمی سے کوئی امید اور آس نہ لگائے اور ہرگز یہ خیال نہ رکھے کہ فلاں جگہ سے یا فلاں آدمی سے مجھے کوئی فائدہ مل جائے گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے آس لگائے رکھے، اور اس عقیدہ پہ جما رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو سب میرے کام آئیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا تو کوئی میرے کام نہیں آسکتا۔

۲۱۔ جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے عیوب کو چھپائے۔

۲۲۔ مہمانوں، مسافروں اور عالموں و درویشوں کی خدمت کرے اور غریبوں محتاجوں کی اپنی طاقت بھر مدد کرے۔

۲۳۔ اپنی موت کو یاد رکھے۔

۲۴۔ روزانہ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کو سوچے کہ آج دن بھر میں مجھ سے کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنے گناہ ہوئے، نیکیوں پہ خدا کا شکر ادا کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

۲۵۔ جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، فضول بکواس سے ہمیشہ بچتا رہے۔

۲۶۔ جو محفل خلاف شریعت ہو وہاں ہرگز قدم نہ رکھے اور اس معاملہ میں عزیز و اقرباء کی ناراضگی کی بھی کوئی پروا نہ کرے۔

۲۷۔ اپنی صورت و سیرت یا اپنے علم و فن یا اپنی عزت و شہرت، اپنے مال و دولت اور دوسری خوبیوں پر ہرگز کبھی مغرور نہ ہو۔

Marfat.com

۲۸۔ نیکوں کی صحبت میں بیٹھے۔

۲۹۔ غصہ نہ کرے ہمیشہ بردباری اور برداشت کرنے کی عادت بنائے۔

۳۰۔ ہر شخص سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے۔

۳۱۔ اپنے پیر کے بتائے ہوئے ذکر اور وظیفوں کی پابندی کرے، اور اس کی نصیحتوں کو ہر دم پیش نظر رکھے۔

خیر و برکت والی مجلسیں

مسلمانوں کی وہ مجلسیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان مجلسوں میں رحمت کے فرشتے اترتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے ان مبارک مجلسوں میں سے چند یہ ہیں جن میں مسلمانوں کا حاضر ہونا سعادت اور باعثِ خیر و برکت اور اجر و ثواب کی دولت سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔

۱۔ میلاد شریف اس مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا بیان اور اسی کے ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور آپ کی سیرتِ مبارکہ اور آپ کی مقدس زندگی کے حالات کا ذکرِ جمیل ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔ اور حدیثوں میں بھی بکثرت ان باتوں کا ذکر ہے اگر مسلمان اپنی محفل میں ان مقدس مضامین کو بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لیے محفل منعقد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی بھلا کون سی وجہ ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ یقیناً یہ مجلس جائز بلکہ مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے اس مجلس کے لیے لوگوں کو بلانا اور شریک کرنا یقیناً ایک خیر کی طرف بلانا ہے جو ثواب کا کام ہے جس طرح وعظ اور جلسوں کے اعلان کیے جاتے ہیں اور تاریخ مقرر کر کے اشتہار چھاپے جاتے ہیں اور اعلان کر کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان باتوں کی وجہ سے وہ وعظ اور جلسے ناجائز نہیں ہو جاتے اسی طرح میلاد شریف کے لیے بلاوا دینے سے اس مجلس کو ناجائز اور بدعت نہیں کہا جا سکتا!

اسی طرح میلاد شریف میں شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔ مٹھائی بانٹنا مسلمانوں کے ساتھ ایک

Marfat.com

نیک سلوک اور احسان کرنا ہے جب میلاد شریف کی محفل جائز ہے تو مٹھائی بانٹنا جو ایک جائز اور نیک کام ہے اس محفل کو ناجائز نہیں کر دے گا۔ میلاد شریف کی مجلس میں ذکرِ ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں عرب وعجم کے بڑے بڑے علماء کرام اور مفتیانِ عظام نے اس قیام اور صلاۃ وسلام کو مستحب فرمایا ہے اس لیے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا یقیناً جائز اور ثواب کا کام ہے بعض اکابر اولیاء کو میلاد شریف کی مجلس پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہی اس مجلسِ میلاد شریف میں تشریف لاتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے کسی امتی پر اپنا خاص کرم فرمائیں اور تشریف لائیں تو یہ کوئی محال بات بھی نہیں۔ بہت سے غلاموں کو آقائے نامدار نے نوازا ہے اور اپنے دیدارِ انوار سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مشرف فرماتے رہتے ہیں اور قیامت تک مشرف فرماتے رہیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حیاتِ جاودانی عطا فرمائی ہے اور ان کو بڑی بڑی طاقتوں کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنایا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ سُلْطَانِ الْعَالَمِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

۲۔ رجبی شریف

۲۶-۲۷ رجب کو معراج شریف کا بیان کرنے کے لیے جو جلسہ کیا جاتا ہے اس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں۔ میلاد شریف کی طرح یہ بھی بہت ہی مبارک جلسہ ہے اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین وسامعین سب ثواب کے مستحق ہیں ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراج جسمانی کا ذکرِ جمیل کس قدر خداوندِ جلیل کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوگا! اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس مجلس خیر وبرکت کو منعقد کریں اور ذکرِ معراج سننے کے لیے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر انوار وبرکات کی سعادتوں سے سرفراز ہوں۔ اور اس مقدس رات میں نوافل پڑھ کر اور صدقات وخیرات کر کے ثوابِ دارین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔

۳۔ گیارہویں شریف

۱۱-۱۲ ربیع الآخر کو حضرت غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب اور آپ کی کرامات کو بیان

کرنے کے لیے یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے لہٰذا یہ جلسے بھی جائز اور بہت ہی بابرکت ہیں اور بلاشبہ ثواب کے کام ہیں۔

۴۔ سیرتِ پاک کے اجلاس ان جلسوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی مقدس سیرت اور اتباع سنت و شریعت اور محبت رسول کا بیان ہوا کرتا ہے میلاد شریف کی طرح یہ جلسے بھی بہت مبارک اور خیر و برکت والے ہیں اور اہل جلسہ و حاضرین سب ثواب پاتے ہیں۔

۵۔ حلقۂ ذکر صوفیائے کرام اہل طریقت جمع ہو کر اور حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر شجرہ شریفہ پڑھ کر پیرانِ کبار کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ ان حلقوں کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا! ان ذکر کے حلقوں کو حدیث میں "جنت کا باغ" کہا گیا ہے۔

اسی طرح دوسرے صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے تذکروں کی مجلسیں منعقد کرنا بھی جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ ان سب جلسوں میں روایاتِ صحیحہ بیان کی جائیں غیر ذمہ دار لوگوں سے نہ وعظ کہلایا جائے نہ غلط روایتوں کو بیان کیا جائے ورنہ ثواب کی جگہ عذاب کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔

عرس بزرگانِ دین بزرگانِ دین و علماء صالحین کے وصال کی تاریخوں میں ان کے مزاروں پر حاضرین کا اجتماع جس میں قرآن مجید کی تلاوت اور میلاد شریف، نعت خوانی اور وعظ ہوتا ہے۔ اور ان بزرگ کے حالات زندگی بیان کیے جاتے ہیں پھر فاتحہ و ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے یہ جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر سال کے اوّل یا آخر میں شہیدائے احد کے مزاروں کی زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے ہاں یہ ضرور ہے کہ عرسوں کو زمانہ حال کے خرافات و لغویات چیزوں سے پاک رکھا جائے جاہلوں کو ناجائز کاموں سے منع کیا جائے منع کرنے سے بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو ان ناجائز کاموں کا گناہ ان کے سر پر ہوگا ان لغویات و خرافات کی وجہ سے عرس کو حرام نہیں کہا جا سکتا ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دی جائے گی۔

Marfat.com

ایصالِ ثواب

یعنی قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف یا نفلی نمازوں یا کسی بھی بدنی یا مالی عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا یہ جائز ہے اور اسی کو عام طور پر لوگ فاتحہ دینا اور فاتحہ دلانا کہتے ہیں زندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے فقہ اور عقائد کی کتابوں مثلاً ہدایہ و شرح عقائد نسفیہ میں اس کا بیان موجود ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا جہالت اور ہٹ دھرمی ہے حدیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ صحابی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہو گیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہو گیا ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے۔؟ حضور اقدس نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضورؐ کے فرمان کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا دیا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب اس کی روح کو ملے) (مشکوٰۃ ج ۱ص ۱۶۹)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی۔ میرا گمان ہے کہ وہ انتقال کے وقت کچھ بول سکتی تو صدقہ ضرور دیتی۔ تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا (مسلم ج ۱ص ۳۲۴)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرمایا کہ:

"اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے، تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے"

(نووی شرح مسلم ج ۱ص ۳۲۴)

اس کے علاوہ ان دونوں حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل بھی نہایت ہی واضح طور پر ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ میت کے ایصالِ ثواب کے لیے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنواں کھدوا کر یا نل لگوا کر، یا سبیل لگا کر اس کا ثواب میت کو بخشا جائے۔

Marfat.com

۲۔ میت کو کسی کارِ خیر کا ثواب بخشنا بہتر اور اچھا کام ہے چنانچہ تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۱۱۳ پر ہے کہ :

"مردہ ایک ڈوبنے والے کی طرح کسی فریاد رس کے انتظار میں رہتا ہے ایسے وقت میں صدقات اور دعائیں اور فاتحہ اس کے بہت کام آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ ایک سال تک خصوصاً موت کے بعد ایک چلّہ تک میت کو اس قسم کی امداد پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔"

۳۔ ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

۴۔ کھانا شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے اس لیے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اشارۂ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ھذہ لام سعد یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اے اللہ! اس کنوئیں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

۵۔ غریب مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی فاتحہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت سعد نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ثواب بخش دیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا اسی طرح اگرچہ غریب مسکین کو کھانا دینے کے بعد ثواب ملے گا، لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا جائز ہے۔

۶۔ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک کا بکرا یا غازی میاں کا مرغا کہنے سے بکرا یا مرغا حرام نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ حضرت سعد صحابی نے اس کنوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک بیرِ اُمِّ سعد ہی کے نام سے مشہور ہے اور دورِ صحابہ سے آج تک مسلمان اس کا پانی پیتے رہے ہیں اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ ام سعد کا نام لول دینے سے کنوئیں کا پانی حرام ہو گیا۔ بہرحال اس بات پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ ایصالِ ثواب یعنی زندوں کی طرف سے مُردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ اب رہیں تخصیصات کہ تیسرے دن ثواب پہنچانا، چالیسویں دن ثواب پہنچانا، تو یہ تخصیصات اور دنوں کی خصوصیات نہ تو شرعی تخصیصات ہیں نہ کوئی بھی ان کو شرعی سمجھتا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اسی دن ثواب پہنچے گا، بلکہ یہ تخصیصات

محض عرفی اور رواجی بات ہے جو لوگوں نے اپنی سہولت کے لیے مقرر کر رکھی ہے ورنہ سب جانتے ہیں کہ انتقال کے بعد ہی سے تلاوتِ قرآن مجید اور صدقات وخیرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اکثر لوگوں کے یہاں بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سنی لوگ تیسرے دن اور چالیسویں دن کے سوا دوسرے دنوں میں ایصالِ ثواب کو ناجائز مانتے ہیں یہ بہت بڑا افترا اور شرمناک تہمت ہے جو مخالفین کی طرف سے ہم سنی مسلمانوں پر لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور خواہ مخواہ تیجہ اور چالیسویں کو حرام کہہ کر مُردوں کو ثواب سے محروم کیا جا رہا ہے۔ بہر حال جب ہم یہ قاعدہ کلیہ بیان کر چکے ہیں کہ ایصالِ ثواب اور فاتحہ جائز ہے تو ایصالِ ثواب کے تمام جزئیات کے احکام اسی قاعدہ کلیہ سے معلوم ہو گئے۔ مثلاً۔

تیجہ کی فاتحہ مرنے سے تیسرے دن بعد قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے اور کچھ بتاشے یا چنے یا مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور ان کا ثواب میّت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے چوں کہ یہ ایصالِ ثواب کا ایک طریقہ ہے اس لیے جائز اور بہتر ہے لہٰذا اس کو کرنا چاہیے۔

چالیسویں اور برسی کی فاتحہ مرنے کے چالیسویں دن بعد بھی کچھ کھانا پکوا کر فقراء و مساکین کو کھلایا جاتا ہے اور قرآن خوانی بھی کی جاتی ہے اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے اسی طرح ایک برس پورا ہو جانے کے بعد بھی کھانوں اور تلاوت وغیرہ کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں لہٰذا ان کو کرتے رہنا چاہیے۔

شب برأت کی فاتحہ شب برأت میں حلوہ پکایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے حلوہ پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ دلانا یہ ایصالِ ثواب میں داخل ہے، لہٰذا یہ بھی جائز ہے۔

کونڈوں کی فاتحہ رجب کے مہینے میں چاول یا کھیر پکا کر کونڈوں میں رکھتے ہیں، اور حضرت جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ اسی طرح ماہِ رجب میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے پوریوں کے کونڈے

Marfat.com

بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں مگر کونڈوں کی فاتحہ میں جاہلوں کا یہ فعل مذموم اور نری جہالت ہے کہ جہاں کونڈوں کی فاتحہ ہوتی ہے وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے یہ پابندی غلط اور بے جا ہے ۔ مگر یہ جاہلوں کا طریقہ عمل ہے ۔ پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں ہے اسی طرح کونڈوں کی فاتحہ کے وقت ایک کتاب " داستان عجیب " لوگ پڑھتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ۔ لہٰذا اس کو نہیں پڑھنا چاہیئے مگر فاتحہ دلانا چاہیئے کہ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے ۔

اسی طرح حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ تمام بزرگانِ دین کی فاتحہ دلانا جائز اور ثواب کا کام ہے جو لوگ ان بزرگوں کی فاتحہ سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت ان بزرگوں کے دشمن ہیں لہٰذا ان کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے ۔ نہ ان لوگوں سے میل جول رکھنا چاہیے بلکہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب اہل سنت و جماعت پہ قائم رہنا چاہیئے کہ یہی مذہب حق ہے اور اس کے سوا جتنے فرقے ہیں وہ سب صراطِ مستقیم سے بہکے اور بھٹکے ہوئے ہیں خداوند کریم سب کو اہل سنت و جماعت کے مذہب پہ قائم رکھے رکھے اور اسی مذہب پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الامین و آلہ واصحابہ اجمعین ۔

فاتحہ کا طریقہ

پہلے تین بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قُل ، سورۂ فاتحہ اور الٓمّ سے مُفۡلِحُوۡنَ تک پڑھے اس کے بعد پڑھے وَاِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝ اور اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝ ـــــــ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۝ ـــــــ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤـئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۝ ۔

اب تین بار درود شریف پڑھے۔

اور سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے، یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کو قبول فرما اور ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی بھی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانے اور شیرینی کا ثواب) ہماری جانب سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر پہنچا دے پھر آپ کے وسیلہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ عظام و ازواج مطہرات و اہل بیت اطہار و شہدائے کربلا اور تمام اولیاء و علماء و صلحاء و شہداء کو عطا فرما۔ (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت کے ساتھ لے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو نذر پہنچا دے) اور جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد یا والدہ کی روح کو ثواب پہنچا دے آمین یا رب العلمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

Marfat.com

تذکرۂ صالحات

چند نیک عورتوں کا حال

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
اسی غیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

جہاں تک مسائل اور اسلامی عادات و خصائل کا تعلق ہے اس کے بارے میں ہم ایک حد تک کافی لکھ چکے، اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند خواتینِ اسلام یعنی ان مقدس بیبیوں کا مختصر تذکرہ بھی تحریر کر دیں، جو تاریخ اسلام میں صالحات (نیک بیبیوں) کے لقب سے مشہور ہیں تاکہ آج کل کی ماؤں بہنوں کو ان کے واقعات اور ان کی مقدس زندگی کے مبارک حالات سے عبرت و نصیحت حاصل ہو اور یہ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی سنوار لیں اور دنیا و آخرت کی نیک نامیوں سے سرخرو و سربلند ہو جائیں ان قابل احترام خواتین کی لذیذ حکایتوں کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیبیوں کے ذکر جمیل سے شروع کرتے ہیں جو تمام امت کی مائیں ہیں اور جن کو تمام دنیا کی عورتوں میں یہ خصوصی شرف ملا ہے کہ انہیں بستر نبوت پر سونا نصیب ہوا اور وہ دن رات محبوب خدا کی محبت اور ان کی خدمت و صحبت کے انوار و برکات سے سرفراز ہوتی رہیں اور جن کی فضیلت و عظمت کا خطبہ پڑھتے ہوئے قرآن عظیم نے قیامت تک کے لیے یہ اعلان فرما دیا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔	یعنی اے نبی کی بیبیو! تمام جہان کی عورتوں میں کوئی بھی تمہاری مثل نہیں ہے

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی اور رفیقہ حیات ہیں یہ خاندانِ قریش کی بہت ہی باوقار و ممتاز خاتون ہیں ان کے والد کا نام خویلد بن اسد، اور ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے، ان کی شرافت اور پاکدامنی کی بنا پر تمام مکہ والے ان کو "طاہرہ" کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اخلاق و عادات اور جمالِ صورت و کمالِ سیرت کو دیکھ کر خود ہی آپ سے نکاح کی رغبت ظاہر کی چنانچہ اشرافِ قریش کے مجمع میں باقاعدہ نکاح ہوا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی جاں نثار اور وفا شعار بیوی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت ہی بے پناہ محبت تھی چنانچہ جب تک یہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور یہ مسلسل پچیس سال تک محبوبِ خدا کی جاں نثاری و خدمت گزاری کے شرف سے سرفراز ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ان سے اس قدر محبّت تھی کہ ان کی وفات کے بعد آپ اپنی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی، اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لیے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔

(زرقانی ج ۳ ص ۲۲۴ واستیعاب ج ۴ ص ۱۸۱۷)

اس بات پر ساری اُمّت کا اتفاق ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یہی ایمان لائیں اور ابتدائے اسلام میں جب کہ ہر طرف آپ کی مخالفت کا طوفان اٹھا ہوا تھا ایسے خوف ناک اور کٹھن وقت میں صرف ایک حضرت خدیجہ کی ہی ذات تھی جو پروانوں کی طرح

حضور پر قربان ہو رہی تھیں، اور اتنے خطرناک اوقات میں جس استقلال و استقامت کے ساتھ انہوں نے خطرات و مصائب کا مقابلہ کیا۔ اس خصوصیت میں تمام ازواج مطہرات پر ان کو ایک ممتاز فضیلت حاصل ہے۔

ان کے فضائل میں بہت سی حدیثیں بھی آئی ہیں۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی اور باکمال چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم، دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی، تیسری حضرت خدیجہ، چوتھی حضرت فاطمہ رضؓ، ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس ایک برتن میں کھانا لے کر آ رہی ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو ان سے ان کے رب کا اور میرا سلام کہہ دیجئے، اور ان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے، کہ جنت میں ان کے لیے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہو گا نہ کوئی تکلیف ہو گی۔

(بخاری ج ا ص ۵۳۹)

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے نکاح فرمایا لیکن حضرت خدیجہ کی محبت آخری عمر تک حضور کے قلب مبارک میں رچی بسی رہی، یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی حضور کے گھر میں کوئی بکری ذبح ہوتی تو آپ حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے یہاں بھی ضرور گوشت بھیجا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ آپ بار بار حضرت بی بی خدیجہ کا ذکر فرماتے رہتے تھے، ہجرت سے تین برس قبل پینسٹھ برس کی عمر پا کر ماہِ رمضان میں مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان حجون (جنۃ المعلیٰ) میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبرِ انور میں اتر کر اپنے مقدس ہاتھوں سے ان کو سپردِ خاک فرمایا اس وقت تک نمازِ جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے حضور نے ان کے جنازہ پر نماز نہیں پڑھائی، حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات سے تین یا پانچ دن پہلے حضور کے چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا تھا ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلب نازک رنج و غم سے نڈھال تھا ہی کہ حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ اس سانحہ کا قلبِ مبارک پر اتنا زبردست صدمہ گذرا کہ آپ نے اس سال کا نام "عام الحزن" (غم کا سال)

Marfat.com

رکھ دیا۔

تبصرہ حضرت اُم المومنین بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مقدس زندگی سے ماں بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ انہوں نے کیسے کٹھن اور مشکلات کے دور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ اور سینہ سپر ہو کر تمام مصائب و مشکلات کا مقابلہ کیا۔ اور پہاڑ کی طرح ایمان و عملِ صالح پر ثابت، قدم رہیں۔ اور مصائب و آلام کے طوفان میں نہایت ہی جان نثاری کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجوئی اور تسکین قلب کا سامان کرتی رہیں اور ان کی ان قربانیوں کا دنیا ہی میں ان کو یہ صلہ ملا کہ رب العالمین کا سلام ان کے نام لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشکلات اور پریشانیوں میں اپنے شوہر کی دلجوئی اور تسلی دینے کی عادت خدا کے نزدیک محبوب و پسندیدہ خصلت ہے لیکن افسوس کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں اپنے شوہروں کی دلجوئی تو کہاں! اُلٹے اپنے شوہروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں۔ کبھی طرح طرح کی فرمائشیں کر کے، کبھی جھگڑا تکرار کر کے، کبھی غصہ میں منہ پھُلا کے۔

ماں بہنو! تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے شوہروں کا دل نہ دکھاؤ اور ان کو پریشانیوں میں نہ ڈالا کرو، بلکہ آڑے وقتوں میں اپنے شوہروں کو تسلی دے کر ان کی دلجوئی کیا کرو۔

۲۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور تمام اُمّت کی ماں ہیں ان کے باپ کا نام "زمعہ" اور ماں کا نام "شموس بنتِ عمرو" ہے یہ بھی قریشی خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت ہیں۔ یہ پہلے اپنے چچازاد بھائی "سکران بن عمرو" سے بیاہی گئی تھیں اور اسلام کی شروعات ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تھے۔ اور کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حبشہ کو ہجرت بھی کر چکے تھے لیکن جب حبشہ سے واپس ہو کر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں آ کر رہنے لگے، تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

کے انتقال کے بعد رات دن مغموم رہا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں یہ درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ! حضرت سودہ بنتِ زمعہ سے نکاح فرمالیں تاکہ آپ کا خانہ معیشت آباد ہو جائے حضرت سودہ بہت ہی دیندار اور وفا شعار خاتون ہیں اور بے حد خدمت گذار بھی ہیں آپ نے حضرت خولہ کے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول فرمالیا چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے باپ سے بات چیت کر کے نسبت طے کرادی اور نکاح ہو گیا۔ اور یہ عمر بھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت کے شرف سے سرفراز ہیں۔ اور جس والہانہ محبت وعقیدت کے ساتھ وفاداری وخدمت گذاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور کی محبت کو دیکھ کر انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی مگر میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے جمالِ صورت وحسنِ سیرت کو دیکھ کر یہ تمنا کیا کرتی تھی کہ کاش میں بھی حضرت سودہ جیسی ہوتی۔ یہ اپنی دوسری قسم کی خوبیوں کے ساتھ بہت فیاض اور اعلیٰ درجے کی سخی تھیں ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا انہوں نے اس تھیلے کو دیکھ کر کہا کہ واہ بھلا کھجوروں کے تھیلے میں کہیں درہم بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہا اور اٹھ کر اسی وقت ان تمام درہموں کو مدینہ منورہ کے فقراء ومساکین کو گھر میں بلا کر بانٹ دیا اور تھیلا خالی کر دیا۔ امام بخاری اور امام ذہبی کا قول ہے کہ ۲۳ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی، لیکن واقدی اور صاحب الکمال کے نزدیک ان کی وفات کا سال ۵۴ھ ہے مگر علامہ ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں ان کی وفات کا سال ۵۵ھ شوال کا مہینہ لکھا ہے ان کی قبر منور مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں ہے (زرقانی ج ۳ ص ۵۹۹)

تبصرہ غور کرو کہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم کو غلط کیا اور کس طرح کاشانۂ نبوت کو سنبھالا کہ قلبِ مبارک مطمئن ہو گیا اور پھر ان کی محبتِ رسول پر ایک نظر ڈالو کہ انہوں نے حضور

کی خوشی کے لیے اپنی باری کا دن کس خوش دلی کے ساتھ اپنی سوت حضرت بی بی عائشہ کو دے دیا پھر ان کی فیاضی اور سخاوت بھی دیکھو درھموں سے بھرے ہوئے تھیلے کو چند منٹوں میں فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا اور اپنے لیے ایک درہم بھی نہ رکھا۔

ماں بہنو! خدا کے لیے ان امت کی ماؤں کے طرز عمل سے سبق سیکھو اور نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھاؤ، حسد اور کنجوسی نہ کرو۔ اور کام چور نہ بنو۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی ماں کا نام "ام رومان" ہے۔ ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں یہ حضور کی محبوبہ اور بہت ہی چہیتی بیوی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نہیں اتری مگر حضرت عائشہ جب میرے ساتھ نبوت کے بستر پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اترتی رہتی ہے (بخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

فقہ و حدیث کے علوم میں حضور کی بیبیوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا ہے بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے عبادت میں بھی ان کا یہ عالم تھا کہ نماز تہجد کی بے حد پابند تھیں اور نفلی روزے بھی بہت زیادہ رکھتی تھیں سخاوت اور صدقات و خیرات کے معاملہ میں بھی حضور کی سب بیبیوں میں خاص طور پر بہت ممتاز تھیں، ام درہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کہیں سے ایک لاکھ درہم ان کے پاس آئے آپ نے اسی وقت ان سب درہموں کو خیرات کر دیا۔ اس دن وہ روزہ دار تھیں میں نے عرض کیا کہ آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا۔ اور ایک درہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا، کہ اس سے آپ گوشت خرید کر روزہ افطار کرتیں، تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگا لیتی۔ آپ کے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ۱۷ رمضان منگل کی رات میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں مدینہ منورہ کے اندر آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات میں

Marfat.com

دوسری ازواجِ مطہرات کے پہلو میں جنۃ البقیع کے اندر مدفون ہوئیں۔

(زرقانی ج ۳ ص ۲۴۲ وغیرہ)

تبصرہ یہ عمر میں حضور کی تمام بیبیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ مگر علم و فضل، زہد و تقویٰ، سخاوت و شجاعت، عبادت و ریاضت میں سب سے بڑھ کر ہوئیں۔ اس کو فضلِ خداوندی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ بہر حال پیاری بہنو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی سے سبق حاصل کرو۔ اور اچھے اچھے عمل کرتی رہو، اور اپنے شوہروں کو خوش رکھو۔

۴۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور امت کی ماؤں میں سے ہیں، یہ حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی بلند اقبال صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ کا نام زینب بنتِ مظعون ہے۔ جو ایک مشہور صحابیہ ہیں یہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، اور میاں بیوی دونوں ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے۔ مگر ان کے شوہر جنگِ اُحد میں زخمی ہو کر وفات پا گئے تو ۳ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرما لیا۔ یہ بھی بہت ہی شاندار، بلند ہمت اور سخی عورت تھیں، اور فہم و فراست اور حق گوئی و حاضر جوابی میں اپنے والد ہی کا مزاج پایا تھا، اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں، اور تلاوت، قرآن مجید اور دوسری قسم قسم کی عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں، عبادت گذار ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث کے علوم میں بھی بہت معلومات رکھتی تھیں۔ شعبان ۴۵ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ حاکم مدینہ مروان بن حکم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور ان کے بھتیجوں نے قبر میں اتارا اور جنۃ البقیع میں دفن ہوئیں بوقت وفات ان کی عمر ساٹھ یا ترسیٹھ برس کی تھی۔

(زرقانی ج ۳ ص ۲۳۶ تا ۲۳۸)

تبصرہ گھریلو کام دھندا سنبھالتے ہوئے روزانہ اتنی عبادت بھی کرنی پھر حدیث و فقہ کے علوم میں بھی مہارت حاصل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں آرام پسند اور کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں۔ بلکہ دن رات کا

Marfat.com

ایک منٹ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں۔ اور دن رات گھر کے کام کاج یا عبادت یا شوہر کی خدمت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں، سُبحان اللہ! ان خوش نصیب بیبیوں کی زندگی نبی رحمت کے نکاح میں ہونے کی برکت سے کتنی مقدس، کس قدر پاکیزہ، اور کس درجہ نورانی زندگی تھی ماں بہنو! کاش تمہاری زندگی میں بھی ان اُمّت کی ماؤں کی زندگی کی چمک دمک یا ہلکی سی بھی جھلک ہوتی تو تمہاری زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی اور تمہاری گود میں ایسے بچے اور بچیاں پرورش پاتے جن کی اسلامی شان اور زاہدانہ زندگی کی عظمت کو دیکھ کر آسمانوں کے فرشتے دعا کرتے اور جنت کی حُوریں تمہارے لیے "آمین" کہتیں۔ مگر ہائے افسوس کہ تم کو تو اچھا کھانے، اچھے لباس، بناؤ سنگار کر کے پلنگ پر دن رات لیٹے ریڈیو کا گانا سننے سے اتنی فرصت ہی کہاں کہ تم ان امت کی ماؤں کے نقش قدم پر چلو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے اس دعا کے سوا ہم تمہارے لیے اور کیا کر سکتے ہیں! کاش تم ہماری ان مخلصانہ نصیحتوں پر عمل کر کے اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لو، اور امت کی نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھا کر دونوں جہان میں سرخرو ہو جاؤ۔

۵۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

ان کا نام "ہند" اور کنیت "اُمّ سلمہ" ہے لیکن یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ان کے والد کا نام "حذیفہ" یا "سہیل" اور ان کی والدہ "عاتکہ بنت عامر" ہیں یہ پہلے ابو سلمہ عبداللہ بن اسد سے بیاہی گئی تھیں۔ اور یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو کر پہلے "حبشہ" ہجرت کر گئے پھر حبشہ سے مکہ مکرمہ چلے آئے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ابو سلمہ نے اونٹ پر کجاوہ باندھا اور بی بی اُمّ سلمہ کو اونٹ پر سوار کرایا اور وہ اپنے دودھ پیتے بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر بیٹھ گئیں تو ایک دم حضرت اُمّ سلمہ کے میکہ والے بنو مغیرہ دوڑ پڑے اور ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہمارے خاندان کی لڑکی مدینہ نہیں جا سکتی حضرت اُمّ سلمہ کو اونٹ سے اتار ڈالا، یہ دیکھ کر حضرت ابو سلمہ کے خاندان والوں کو طیش آگیا اور ان لوگوں نے حضرت اُمّ سلمہ کی گود سے بچے کو چھین لیا اور یہ کہا کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ہے اس لیے ہم اس بچہ کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے اس طرح بیوی اور بچہ دونوں

Marfat.com

حضرت ابوسلمہ سے جدا ہو گئے۔ مگر حضرت ابوسلمہ نے ہجرت کا ارادہ نہیں چھوڑا، بلکہ بیوی اور بچہ دونوں خدا کے سپرد کر کے تنہا مدینہ منورہ چلے گئے۔ حضرت اُمِّ سلمہ شوہر اور بچے کی جدائی پر دن رات رویا کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال دیکھ کر ان کے ایک چچازاد بھائی کو رحم آ گیا اور اس نے بنو مغیرہ کو سمجھایا کہ آخر اس غریب کو تم لوگوں نے اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا ہے؟ کیا تم لوگ یہ نہیں دیکھ رہے ہو کہ وہ ایک پتھر کی چٹان پر ایک ہفتہ سے اکیلی بیٹھی ہوئی بچے اور شوہر کی جدائی میں رویا کرتی ہے۔ آخر بنو مغیرہ کے لوگ اس پر رضا مند ہو گئے کہ اُمِّ سلمہ اپنے بچے کو لے کر اپنے شوہر کے پاس مدینہ چلی جائے۔ پھر حضرت ابوسلمہ کے خاندان والوں نے بھی بچہ کو حضرت اُمِّ سلمہ کے سپرد کر دیا۔ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچے کو گود میں لے کر ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو گئیں مگر جب مقام "تنعیم" میں پہنچیں تو عثمان بن طلحہ راستہ میں ملا جو مکہ کا مانا ہوا ایک نہایت ہی شریف انسان تھا اس نے پوچھا کہ اُمِّ سلمہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینہ جا رہی ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے؟ حضرت اُمِّ سلمہ نے درد بھری آواز میں جواب دیا میرے ساتھ میرے اللہ اور میرے اس بچہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر عثمان بن طلحہ کو شریفانہ جذبہ آ گیا۔ اور اس نے کہا کہ خدا کی قسم میرے لیے یہ زیب نہیں دیتا کہ تمہارے جیسی ایک شریف زادی اور ایک شریف انسان کی بیوی کو تنہا چھوڑ دوں، یہ کہہ کر اس نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لی اور پیدل چلنے لگا، حضرت اُمِّ سلمہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف کسی عرب کو نہیں پایا جب ہم کسی منزل پر اترتے تو وہ الگ دور جا کر کسی درخت کے نیچے سو رہتا اور میں اپنے اونٹ پر سو رہتی پھر چلنے کے وقت، وہ اونٹ کی مہار ہاتھ میں لے کر پیدل چلنے لگتا اسی طرح اس نے مجھے "قبا" تک پہنچا دیا۔ اور یہ کہہ کر واپس مکہ چلا گیا کہ اب تم چلی جاؤ، تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے چنانچہ حضرت اُمِّ سلمہ بخیریت مدینہ پہنچ گئیں۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۳۹) پھر دونوں میاں بیوی مدینہ میں رہنے لگے چند بچے بھی ہو گئے تو حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی بے کسی میں پڑ گئیں چند چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بیوگی میں زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا۔ ان کا یہ حال زار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے نکاح فرمالیا۔ اور بچوں کو اپنی پرورش میں لے لیا اس طرح یہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے گھر آگئیں۔ اور تمام اُمّت کی ماں بن گئیں حضرت بی بی اُمّ سلمہ عقل و فہم، علم و عمل، دیانت و شجاعت کے کمال کا ایک بے مثال نمونہ تھیں اور فقہ و حدیث کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ تین سو اٹھہتر حدیثیں انہیں زبانی یاد تھیں۔ مدینہ منورہ میں چوراسی برس کی عمر پاکر وفات پائی ان کے وصال کے سال میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین نے ۵۳ھ بعض نے ۵۹ھ بعض نے ۶۲ھ لکھا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کا انتقال ۶۳ھ کے بعد ہوا ہے۔ ان کی قبر مبارک جنۃ البقیع میں ہے (زرقانی ج ۳ ص ۲۳۸ تا ۲۴۴)

تبصرہ اللہ اکبر۔ حضرت بی بی اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی صبر و استقامت، جذبۂ ایمانی، جوشِ اسلامی، زاہدانہ زندگی، علم و عمل، محنت و جفاکشی، عقل و فہم کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی مثال مشکل ہی سے مل سکے گی۔ ان کے کارناموں اور بہادری کی داستانوں کو تاریخِ اسلام کے اوراق میں پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اے آسمان بول! اے زمین بتا! کیا تم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا جیسی شیر دل اور پیکرِ ایمان عورت کو ان سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔

ماں بہنو! تم پیارے نبی کی پیاری بیبیوں کی زندگی سے سبق حاصل کرو، اور خدا کے لیے سوچو کہ وہ کیا تھیں؟ اور تم کیا ہو؟ تم بھی مسلمان عورت ہو۔ خدا کے لیے کچھ تو ان کی زندگی کی جھلک دکھاؤ۔

۶۔ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

یہ سردارِ مکہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں ان کی ماں "صفیہ بنت عاص" ہیں جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا، اور میاں بیوی دونوں اسلام قبول کر کے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے مگر حبشہ جا کر عبید اللہ بن جحش نصرانی ہو گیا اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مر گیا لیکن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب و مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی تو قلب نازک پر بے حد صدمہ گذرا اور آپ نے حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ان کی دلجوئی کے لیے حبشہ بھیجا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بن کر حضرت اُمِّ حبیبہ کے ساتھ میرا نکاح کر دو، نجاشی بادشاہ نے اپنی لونڈی "ابرہہ" کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، جب حضرت بی بی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ خوشخبری کا پیام سنا تو خوش ہو کر ابرہہ لونڈی کو انعام کے طور پر اپنا زیور اتار کر دے دیا۔ پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت اُمِّ حبیبہ کا نکاح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کر دیا، اور اپنے پاس سے مہر بھی ادا کر دیا۔ اور پھر پورے اعزاز کے ساتھ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیج دیا۔ اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بن کر حضور کے خانۂ نبوت میں رہنے لگیں یہ سخاوت و شجاعت، دینداری اور امانت و دیانت کے ساتھ بہت ہی قوی ایمان والی تھیں ایک مرتبہ ان کے باپ ابوسفیان جو ابھی کافر تھے مدینہ میں ان کے گھر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھ گئے۔ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ذرا بھی باپ کی پرواہ نہیں کی اور باپ کو بستر سے اٹھا دیا اور کہا کہ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول کے اس پاک بستر پر بیٹھے اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبۂ اسلامی کے واقعات عجیب و غریب ہیں جو تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں بہت ہی دیندار اور پاکیزہ عورت تھیں بہت سی حدیثیں بھی یاد تھیں اور انتہائی عبادت گذار، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا خدمت گذار اور وفادار بیوی تھیں ۴۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور جنۃ البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے خطیرہ میں مدفون ہوئیں۔

(زرقانی ج ۳ ص ۲۴۳ و مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۸۱)

Marfat.com

تبصرہ اللہ اکبر! حضرت بی بی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کتنی عبرت خیز اور تعجب انگیز ہے۔ سردارِ مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لیے اپنا وطن چھوڑ کر حبشہ کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے چلی جاتی ہیں اور پناہ گزینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں۔ پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تنہا ایک سہارا تھا عیسائی ہو کر الگ تھلگ ہو گیا اور کوئی دوسرا سہارا نہ رہ گیا۔ مگر ایسے نازک اور خطرناک وقت میں بھی ذرا بھی ان کا قدم نہیں ڈگمگایا۔ اور پہاڑ کی طرح دینِ اسلام پر قائم رہیں۔ اک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ نہ انہوں نے اپنے کافر باپ کو یاد کیا نہ اپنے کافر بھائیوں بھتیجوں سے کوئی مدد طلب کی خدا پر توکل کر کے ایک نامانوس پردیس کی زمین میں پڑی خدا کی عبادت میں لگی رہیں، یہاں تک کہ خدا کے فضل و کرم اور رحمۃ للعالمین کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خداوند قدوس نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بی بی اور ساری اُمّت کی ماں بنا دیا۔ کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو اُمّ المومنین (مومنوں کی ماں) کہہ کر پکارتی رہے گی اور قیامت میں بھی ساری خدائی خدا کے اس فضل و کرم کا تماشا دیکھے گی۔

اے مسلمان عورتو! دیکھو ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور خدا پر توکل کرنے کا پھل کتنا میٹھا اور کس قدر لذیذ ہوتا ہے۔؟ اور یہ تو دنیا میں اجر ملا ہے ابھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا! اور کیسے کیسے درجات کی بادشاہی ملے گی؟ اس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہم لوگ تو ان درجوں اور مرتبوں کی بلندی و عظمت کو سوچ بھی نہیں سکتے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔

۷۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آزاد کردہ غلام اور حضرت زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا لیکن خدا کی شان کہ میاں بیوی میں نباہ نہ ہو سکا، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی جب ان کی عدت گذر گئی تو اچانک ایک دن یہ آیت اتر پڑی کہ:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا — جب زید نے حاجت پوری کر دی

وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا۔ (احزاب) وطلاق دیدی اور عدت گذر گئی) توہم نے (زینب کا) تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

اس آیت کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری سنا دے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔ یہ سن کر ایک خادمہ دوڑی ہوئی گئی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو یہ خوشخبری سنادی۔ حضرت زینب کو یہ خوش خبری سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے زیورات اتار کر خادمہ کو انعام میں دے دیئے۔ اور خود سجدہ میں گر پڑیں۔ اور پھر دو ماہ لگاتار شکریہ کا روزہ رکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے پر اتنی بڑی دعوت ولیمہ فرمائی کہ کسی بیوی کے نکاح پر اتنی بڑی دعوتِ ولیمہ نہیں کی تھی۔ تمام صحابہ کرام کو آپ نے نان گوشت کھلایا۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۰۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیبیوں میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اس خصوصیت میں سب بیبیوں سے ممتاز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح خود اپنے حبیب سے کر دیا۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ہاتھ سے کچھ دستکاری کر کے اس کی آمدنی فقراء و مساکین کو دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور نے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے میری اس بی بی کی وفات ہوگی جس کے ہاتھ سب بیبیوں سے لمبے ہیں یہ سن کر سب بیبیوں نے ایک لکڑی سے اپنا اپنا ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ تو لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ ہاتھ لمبا ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مراد کثرت سے صدقہ دینا تھا بہر حال اپنی قسم قسم کی صفاتِ حمیدہ کی بدولت یہ تمام ازواج مطہرات میں خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز تھیں ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر کوچہ و بازار میں اعلان کرا دیا تھا کہ سب لوگ اُم المومنین کے جنازہ میں شریک ہوں چنانچہ بہت بڑا مجمع ہوا۔ امیر المومنین نے خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو

Marfat.com

جنۃ البقیع میں حضور کی دوسری بیویوں کے پہلو میں دفن کیا۔ مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۷۶ وغیرہ)

تبصرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے کس قدر والہانہ محبت اور عشق تھا۔ کہ انہوں نے اپنے نکاح کی خبر سن کر اپنا سارا زیور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو دے دیا۔ اور سجدہ شکر ادا کیا۔ اور خوشی میں دو ماہ لگاتار روزہ دار رہیں پھر ذرا ان کی سخاوت پر بھی ایک نظر ڈالو۔ کہ شہنشاہِ دارین کی ملکہ ہو کر اپنے ہاتھ کی دستکاری سے جو کچھ کمایا کرتی تھیں وہ فقراء و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں۔ اور صرف اسی لیے محنت و مشقت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی امداد کریں۔ اللہ اکبر، محبتِ رسول اور مسکین نوازی و غریب پروری کے یہ جذبات تمام مسلمان عورتوں کے لیے نصیحت آموز و قابلِ تقلید شاہکار ہیں۔ خداوندِ کریم سب عورتوں کو توفیق عطا فرمائے (آمین)

۸۔ حضرت زینب بنتِ خُزَیمہ رضی اللہ عنہا

یہ بچپن ہی سے بہت سخی تھیں۔ غریبوں اور مسکینوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانا کھلایا کرتی تھیں۔ اس لیے لوگ ان کو "اُمّ المساکین" (مسکینوں کی ماں) کہا کرتے تھے پہلے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا تھا۔ لیکن جب وہ جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔ اور یہ "اُمّ المساکین" کی جگہ "اُمّ المومنین" کہلانے لگیں۔ مگر یہ حضور سے نکاح کے بعد ... دو یا تین مہینے زندہ رہیں اور ربیع الاوّل ۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ وفات پا گئیں۔ اور جنۃ البقیع میں ازواج مطہرات کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وفات تک ان سے بے حد خوش رہے۔ اور ان کی وفات کا قلبِ نازک پر بڑا صدمہ گذرا۔ یہ ماں کی جانب سے حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں ان کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہن میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(زرقانی ج ۳ ص ۲۴۹)

۹- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

ان کے والد کا نام حارث بن حزن اور ان کی والدہ ہند بنت عوف ہیں پہلے ان کا نام "برہ" تھا مگر جب یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آگئیں تو حضور نے ان کا نام میمونہ (برکت والی) رکھ دیا۔ ۷ھ عمرۃ القضاء کی واپسی میں حضور نے ان سے نکاح فرمایا اور مقام "صرف" میں یہ پہلی مرتبہ بستر نبوت پر سوئیں۔ کل چھہتر حدیثیں ان سے مروی ہیں ان کے انتقال کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۵۱ھ بعض نے ۶۱ھ لکھا۔ لیکن ابن اسحاق کا قول ہے کہ ۶۳ھ میں ان کی وفات مقام "سرف" میں ہوئی جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ جنازہ بہت آہستہ آہستہ لے کر چلو اور ان کی مقدس لاش کو ہلنے نہ دو حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو مقام سرف میں اسی چھپر کے اندر دفن کیا جس میں پہلی بار ان کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربت سے سرفراز فرمایا تھا۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۵۳ و ترمذی ج ا ص ۱۰۴)

تبصرہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت بلکہ عشق تھا۔ انہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی تمنا ظاہر کی تھی۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ میں اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کرتی ہوں۔ اور مجھے مہر لینے کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے ماں بہنو! دیکھ لو حضور کی مقدس بیبیوں کو حضور سے کیسی والہانہ محبت تھی۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا کہنا؟ ان امت کی ماؤں کے ایمان کی نورانیت کا۔

۱۰- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اعظم حارث بن ضرار کی بیٹی ہیں۔ غزوہ مریسیع میں ان کا سارا قبیلہ گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن چکا تھا۔ اور سب مسلمانوں کے لونڈی غلام بن چکے تھے۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت جویریہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا تو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی شادمانی و مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسلامی لشکر میں یہ خبر پھیلی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہؓ سے نکاح فرمالیا تو تمام مجاہدین اسلام ایک زبان ہو کر کہنے لگے کہ جس خاندان میں ہمارے رسول نے نکاح فرمالیا اس خاندان کا کوئی فرد لونڈی غلام نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس خاندان کے جتنے لونڈی غلام مسلمانوں کے قبضہ میں تھے، سب کے سب آزاد کر دیئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دنیا میں کسی عورت کا نکاح حضرت جویریہؓ کے نکاح سے زیادہ مبارک نہیں ثابت ہوا کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے تمام خاندان بنی مصطلق کو غلامی سے نجات مل گئی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میرے قبیلے میں آنے سے پہلے میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ مدینہ کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا آیا اور میری گود میں گر پڑا۔ میں نے کسی سے اس خواب کا ذکر نہیں کیا لیکن جب حضور نے مجھ سے نکاح فرمالیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے۔ ان کا اصلی نام "برہ" تھا مگر حضور نے ان کا نام "جویریہؓ" رکھ دیا ان کے دو بھائی عمرو بن حارث و عبداللہ بن حارث اور ان کی ایک بہن عمرہ بنت حارث نے بھی اسلام قبول کر کے صحابیت کا شرف پایا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بڑی عبادت گذار اور دیندار تھیں۔ نمازِ فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ اپنے وظیفوں میں مشغول رہا کرتی تھیں۔ ۵۰ھ میں پینسٹھ برس کی عمر پا کر وفات پائی۔ حاکم مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ جنۃ البقیع میں سپرد خاک کی گئیں (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۸۱ و زرقانی ج ۳ ص ۲۵۵)

تبصرہ ان کا زندگی بھر کا یہ عمل کہ نمازِ فجر سے نمازِ چاشت تک ہمیشہ لگاتار ذکر الٰہی اور وظیفوں میں مشغول رہنا، یہ ان عورتوں کے لیے تازیانہ عبرت ہے۔ جو نمازِ چاشت تک سوتی رہتی ہیں۔ اللہ اکبر! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں تو اتنی عبادت گذار اور دیندار اور امتیوں کا یہ حالِ زار کہ نوافل کا تو پوچھنا ہی کیا؟ فرائض سے بھی بیزار، بلکہ الٹے دن رات طرح طرح کے گناہوں کے آزار میں گرفتار، الٰہی توبہ، الٰہی تیری پناہ۔

۱۱۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

یہ خیبر کے سردار اعظم "حُیَي بن اَخْطَب" کی بیٹی اور قبیلہ بنو نضیر کے رئیس اعظم "کنانہ بن الحقیق" کی بیوی تھیں جو "جنگِ خیبر" میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ یہ خیبر کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاندانی عزت و وجاہت کا خیال فرما کر اپنی ازواجِ مطہرات اور اُمت کی ماؤں میں شامل فرمالیا۔ جنگِ خیبر سے واپسی میں تین دنوں تک منزلِ صہبا میں آپ نے ان کو اپنے خیمہ کے اندر اپنی قربت سے سرفراز فرمایا اور ان کے ولیمہ میں کھجور گھی، پنیر کا مالیدہ آپ نے صحابہ کرام کو کھلایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو "پستہ قد" کہہ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر غصہ میں بھر کر ڈانٹا کہ کبھی بھی ان کو اتنا نہیں ڈانٹا تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو "یہودیہ" کہہ دیا تو یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پر اس قدر خفا ہو گئے کہ دو تین ماہ تک ان کے بستر پر قدم نہیں رکھا۔ یہ بہت ہی عبادت گذار اور دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث و فقہ سیکھنے کا بھی جذبہ رکھتی تھیں۔ چنانچہ دس حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے واقدی نے ۵۰ھ اور ابنِ سعد نے ۵۲ھ لکھا ہے یہ بھی مدینہ کے مشہور قبرستان جنۃ البقیع میں مدفون ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۸۲ و زرقانی ج ۳ ص ۲۵۹)

تبصرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے محض اس بنا پر خود نکاح فرمالیا تاکہ ان کے خاندانی اعزاز و اکرام میں کوئی کمی نہ ہونے پائے۔ تم غور سے دیکھو گے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر جن جن عورتوں سے نکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بنا پر ہوا۔ کچھ عورتوں کی بے کسی پر رحم فرما کر اور کچھ عورتوں کے خاندانی اعزاز و اکرام کو بچانے کے لیے۔ کچھ عورتوں سے اس بنا پر نکاح فرمایا کہ وہ رنج و غم کے صدموں سے نڈھال تھیں۔ لہٰذا حضور نے ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کے لیے ان کو اعزاز بخش دیا۔ کہ اپنی ازواجِ مطہرات میں ان کو شامل کر لیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتنی عورتوں سے نکاح فرمانا ہرگز ہرگز اپنی خواہش نفسانی کی بنا پر نہیں تھا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضور کی بیبیوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں۔ بلکہ سب عمر دراز اور بیوہ تھیں۔ حالانکہ اگر حضور خواہش فرماتے تو کون سی ایسی کنواری لڑکی تھی۔ جو حضور سے نکاح کرنے کی تمنائیں نہ کرتی مگر دربار نبوت کا تو یہ معاملہ ہے کہ شہنشاہِ دو عالم کا کوئی قول کوئی فعل کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ہوا جو دین اور دین کی بھلائی کے لیے نہ ہو آپ نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لیے کیا بلکہ آپ نے جو کیا اور کہا وہی دین ہے بلکہ آپ کی ذاتِ اکرم ہی مجسم دین ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ حضور اکرم شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ گیارہ ازواجِ مطہرات ہیں جن پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ ان کا مختصر تذکرہ تم نے پڑھ لیا اگر مفصل حال پڑھنا ہو تو ہماری کتاب "سیرۃ المصطفیٰ" پڑھو۔

اب ہم حضور سلطانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چار شہزادیوں کا مختصر تذکرہ لکھتے ہیں جو صالحات اور نیک بیبیوں کی لڑی میں آبدار موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں۔

۱۲۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں۔ جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں یہ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں۔ اور جنگ بدر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا تھا۔ مکہ میں کافروں نے ان پر جو جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ان کا تو پوچھنا ہی کیا حد ہو گئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ اور ایک بدنصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا۔ یعنی "ہبار بن الاسود" اس نے نیزہ مار کر اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کے صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے دیور "کنانہ" کو جو اگرچہ کافر تھا ایک دم طیش آ گیا اور اس نے

Marfat.com

جنگ کے بیٹے نے تیر کمان اٹھایا یہ ماجرا دیکھ کر "ابوسفیان" نے درمیان میں پڑکر راستہ صاف کرادیا اور یہ مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا کہ:

هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِي اُصِيْبَتْ فِيَّ۔	یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔

پھر ان کے بعد ان کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آگئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے۔ ان کی اولاد میں ایک لڑکا جن کا نام "علی" تھا اور ایک لڑکی جن کا نام "امامہ" تھا زندہ رہے۔ ابن عساکر کا قول ہے کہ "علی" جنگ یرموک میں شہید ہو گئے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد محبت تھی۔ بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی۔ تو آپ نے یہ انگوٹھی حضرت امامہ کو عطا فرمائی اسی طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی بیش قیمت اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا، تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور یہ ہار حضرت عائشہ کے گلے میں ڈالیں گے۔ مگر آپ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے یہ فرما کر آپ نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں ڈال دیا۔ ۸ھ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نے تبرک کے طور پر اپنا تہبند شریف ان کے کفن میں دے دیا۔ اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو قبر میں اتارا ان کی قبر شریف بھی جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے (زرقانی ج ۳ ص ۱۹۵ تا ۱۹۷)

تبصرہ حضور نبی اکرم کی صاحبزادی کو اسلام لانے کی بنا پر کافروں نے جس قدر ستایا اور دکھ دیا اس سے مسلمان بیبیوں کو سبق لینا چاہیے۔ کہ کافروں اور ظالموں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسول اور رسول کے گھر والوں کی سنت ہے اور خدا کی راہ میں دین کے لیے تکلیف اٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

۱۳- حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا

اعلان نبوت سے سات برس قبل جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تینتیسواں سال تھا یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے "عتبہ" سے ہوا تھا مگر ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ "سورہ تبت یدا" نازل ہوئی۔ اس غصہ میں ابولہب کے بیٹے عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ اور ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں صاحب الہجرتین (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

جنگ بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ زیادہ بیمار تھیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لیے مدینہ میں رہنے کا حکم دے دیا۔ اور جنگ بدر میں جانے سے روک دیا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جس دن جنگ بدر میں فتح مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچے اسی دن بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا نے بیس برس کی عمر پا کر مدینہ میں انتقال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا۔ اور مجاہدین کے برابر مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے تھے۔ جن کا نام "عبداللہ" تھا مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد ۴ھ میں وفات پا گئے۔ بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی جنۃ البقیع میں ہے۔ (زرقانی ج ۳ ص ۱۹۸)

۱۴- حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا

یہ بھی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے "عتیبہ" سے بیاہی گئی تھیں۔ مگر "سورۃ تبت یدا" میں ابولہب کی برائی سن کر "عتیبہ" اس قدر طیش میں آ گیا کہ اس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم پر جھپٹ کر آپ کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب نازک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی صدمہ گذرا اور جوشِ غم سے آپ کی زبانِ مبارک سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ۔

"یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرما دے۔"

اس دعاءِ نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستہ میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا تھا اور ابولہب قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا مگر اچانک ایک شیر آیا۔ اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا۔ اور وہ مر گیا حضرت بی بی رقیہ کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ھ میں حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ مگر ان کے شکم مبارک سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۹ھ میں حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں ان کو دفن فرمایا (زرقانی ج ۳ ص ۲۰۰)

۱۵۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

یہ حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ چہیتی اور لاڈلی شہزادی ہیں ان کا نام فاطمہ اور لقب زہرا و بتول ہے۔ اللہ اکبر! ان کے فضائل اور مناقب اور ان کے درجات و مراتب کا کیا کہنا۔ حدیثوں میں بکثرت ان کے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر ہے جن کو مفصل ہم نے اپنی کتاب "حقانی تقریریں" میں لکھا ہے ۲ھ میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان کے شکم مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت محسن اور تین صاحبزادیاں زینب، اُمِّ کلثوم ورقیہ رضی اللہ عنہم وعنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت محسن ورقیہ تو بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ حضرت اُمِّ کلثوم کی شادی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جن کے شکم مبارک سے ایک فرزند حضرت زید اور ایک صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب کی شادی حضرت عبداللہ

بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ہوئی جن کے فرزند عون و محمد کربلا میں شہید ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ مہینے بعد ۳ رمضان ۱۱ھ منگل کی رات میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۶۱ وغیرہ وزرقانی ج ۳ ص ۲۰۰)

۱۶۔ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ یہ بہت شیر دل اور بہادر خاتون ہیں۔ جنگِ خندق کے موقع پر تمام مجاہدین اسلام کفار سے مقابلہ پر مورچہ بندی کر کے کھڑے تھے اور ایک محفوظ مقام پر سب عورتوں بچوں کو ایک پرانے قلعہ میں جمع کر دیا گیا تھا۔ اچانک ایک یہودی تلوار لے کر قلعہ کی دیوار پھاندتے ہوئے عورتوں کی طرف بڑھا، اس موقع پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اکیلی اس یہودی پر جھپٹ کر پہنچیں اور خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس زور سے اس یہودی کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اور وہ تلوار لیے ہوئے چکرا کر گرا اور مر گیا پھر اسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ کر باہر پھینک دیا یہ دیکھ کر جتنے یہودی عورتوں پر حملہ کرنے کے لیے قلعہ کے باہر کھڑے تھے بھاگ نکلے، اسی طرح جنگِ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا اور آپ نے ان کے فرزند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے زبیر! اپنی ماں اور میری پھوپھی کی بہادری تو دیکھو کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اکیلی لڑ رہی ہیں۔ اس طرح جب جنگِ احد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اور کافروں نے ان کے کان ناک کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکم چاک کر دیا تو حضور نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا کہ میری پھوپھی حضرت صفیہ کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائے گی۔ مگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پھر بھی لاش کے پاس پہنچ گئیں اور حضور سے اجازت لے کر لاش کو دیکھا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

پڑھا اور کہا کہ میں خدا کی راہ میں اس کو کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی پھر مغفرت کی دعا مانگتے ہوئے وہاں سے چلی آئیں ۲۰ھ میں تہتر برس کی عمر پا کر مدینہ میں وفات پائی۔ اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئیں (زرقانی ج ۳ ص ۲۸۷)

۱۷۔ ایک انصاریہ عورت رضی اللہ عنہا

مدینہ کی ایک عورت جو انصار کے قبیلہ کی تھیں ان کو یہ غلط خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے تو یہ بے قرار ہو کر گھر سے نکل پڑیں اور میدانِ جنگ میں پہنچ گئیں وہاں لوگوں نے ان کو بتایا کہ اے عورت! تیرے باپ اور بھائی اور شوہر تینوں اس جنگ میں شہید ہو گئے یہ سن کر اس نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جب لوگوں نے بتایا کہ حضور اگرچہ زخمی ہو گئے ہیں مگر الحمد للہ کہ زندہ سلامت ہیں تو بے اختیار اس کی زبان سے اس شعر کا مضمون نکل پڑا کہ ؎

تسلی ہے پناہِ بیکساں زندہ سلامت ہے
کوئی پروا نہیں سارا جہاں زندہ سلامت ہے

اللہ اکبر! اس شیر دل اور بہادر عورت کا کیا کہنا؟ باپ اور شوہر اور بھائی تینوں کے قتل ہو جانے سے صدمات کے تین تین پہاڑ دل پر گر پڑے ہیں۔ مگر محبتِ رسول کے نشہ میں اس کی مستی کا یہ عالم ہے کہ زبانِ حال سے یہ نعرہ اس کی زبان پر جاری ہے کہ ؎

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہِ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم (طبری ص ۱۴۲۵)

۱۸۔ حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا

یہ جنگِ احد میں اپنے شوہر حضرت زید بن عاصم اور اپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر میدانِ جنگ میں کود پڑیں اور جب کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیا تو یہ ایک خنجر لے کر کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئیں اور کفار کے تیر و تلوار

کے ہر ایک وار کو روکتی رہیں یہاں تک کہ جب ابن قمیہ ملعون نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار چلا دی تو حضرت اُم عمارہ نے اس تلوار کو اپنی پیٹھ پر روک لیا چنانچہ ان کے کندھے پر اتنا گہرا زخم لگا کہ غار پڑ گیا۔ پھر خود بڑھ کر ابن قمیہ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر وہ ملعون دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس لیے بچ گیا اس جنگ میں بی بی اُم عمارہ کے سر گردن پر تیرہ زخم لگے تھے حضرت بی بی اُم عمارہ کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگِ اُحد میں زخمی کر دیا اور میرے زخم سے خون بند نہیں ہوتا تھا میری والدہ حضرت اُم عمارہ نے فوراً اپنا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھ دیا اور کہا کہ بیٹا اٹھو، کھڑے ہو جاؤ اور پھر جہاد میں مشغول ہو جاؤ اتفاق سے وہی کافر سامنے آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُم عمارہ! دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی ہے یہ سنتے حضرت اُم عمارہ نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ میں تلوار کا ایسا بھرپور وار مارا کہ وہ کافر گر پڑا، اور پھر چل نہ سکا بلکہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا بھاگا یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ اے اُم عمارہ! تو خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور ہمت عطا فرمائی کہ تو نے خدا کی راہ میں جہاد کیا حضرت اُم عمارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ کی خدمت گذاری کا شرف عطا فرمائے اس وقت آپ نے ان کے لیے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لیے اس طرح دعا فرمائی کہ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔	یا اللہ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔

حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ عنہا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آ جائے تو مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲۶)

تبصرہ حضرت بی بی صفیہ اور انصاریہ عورت اور حضرت بی بی اُم عمارہ کے تینوں واقعات کو پڑھ کر غور کرو کہ مادرِ اسلام کی آغوش میں کیسی کیسی شیر دل اور بہادر عورتوں نے جنم لیا ہے۔ ان بہادر خواتین اسلام کے کارناموں کو گردش لیل و نہار قیامت

Marfat.com

تک بھی نہیں مٹا سکتی ان کے سینوں میں پتھر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط دل تھا جس میں اسلام کی حرارت کا جوش اور محبت رسول کی ایسی مستی بھری ہوئی تھی کہ کفار کے لشکروں کا ٹڈی بادل ان کی نظروں میں مکھیوں اور مچھروں کا جھنڈ نظر آتا تھا اور ان کے دلوں میں صبر و استقامت کا ایسا سمندر لہریں مار رہا تھا کہ اس کے طوفان میں بڑی بڑی مصیبتوں کے پہاڑ پاش پاش ہو جایا کرتے تھے مگر افسوس آج کل کی مسلمان عورتوں کے دلوں میں محبتِ رسول کا چراغ اس طرح بجھ گیا ہے کہ اسلام کا جوش ایمان کا جذبہ، محبتِ رسول کی مستی، جہاد کا نشہ سب کچھ غارت ہو گیا۔ اور دنیا کی محبت اور زندگی کی ہوس نے بدن کے رونگٹے رونگٹے میں خوف و ہراس اور بزدلی کی ایسی آندھی چلا دی ہے کہ کفار کے مقابلہ میں ہر مسلمان عورت رونے اور گڑگڑانے کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ اے مسلمان عورتو! تم ان جانبازو اور سرفروش جہاد کرنے والی عورتوں کے جذبۂ ایمانی اور جوش اسلامی سے سبق سیکھو۔ تم بھی مسلمان عورت ہو اگر کفار کا مقابلہ ہو تو اپنی جان پہ کھیل کر اور سر ہتھیلی پر رکھ کر کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت پی لو۔ اور جنۃ الفردوس میں پہنچ جاؤ۔ خبر دار، خبر دار! کفار کے آگے روتے گڑگڑاتے ہوئے اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے بزدلی کی موت ہرگز نہ مرو۔ اور یاد رکھو کہ وقت سے پہلے ہرگز موت نہیں آسکتی لہٰذا ڈر خوف اور ہراس و بزدلی سے موت نہیں ٹل سکتی۔ اس لیے بہادر بنو، شیر دل بنو اور بی بی صفیہ اور بی بی اُمّ عمارہ اور بی بی انصاریہ کی مجاہدانہ سرفروشیوں کا کردار پیش کرو۔

۱۹۔ حضرت بی بی سُمَیَّہ رضی اللہ عنہا

یہ حضرت عمار بن یاسر صحابی رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں اسلام لانے کی وجہ سے مکہ کے کافروں نے ان کو بہت زیادہ ستایا ایک مرتبہ ابوجہل نے نیزہ تان کر ان سے دھمکا کر کہا کہ تو کلمہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا حضرت بی بی سُمیّہ رضی اللہ عنہا نے سینہ تان کر زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کیا ابوجہل نے غصّہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۶۳)

Marfat.com

تبصرہ یہ ایک جاں باز مسلمان عورت کا پہلا خون تھا جس سے خدا کی زمین رنگین ہوگئی مگر اس خون کی گرمی نے ہزاروں مسلمان مردوں اور عورتوں میں جوشِ جہاد کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ بدر و اُحد اور حنین کا میدان کفار کا قبرستان بن گیا اور مکہ و خیبر میں کفر و شرک کے جنگلات کٹ گئے اور ہر طرف اسلام کا باغ پھلنے پھولنے لگا۔

۲۰۔ حضرت بی بی لُبَینہ رضی اللہ عنہا

یہ ایک لونڈی تھیں ابتداءِ اسلام ہی میں اسلام کی حقانیت کا نور ان کے دل میں چمک اٹھا اور یہ اسلام کے دامن میں آگئیں کفار مکہ نے ان کو ایسی ایسی دردناک تکلیفیں دیں کہ اگر پہاڑ بھی ان کی جگہ پر ہوتا تو شاید لرز جاتا مگر اس پیکرِ ایمان کے قدم نہیں ڈگمگاتے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب تک دامنِ اسلام میں نہیں آئے تھے اس لونڈی کو اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے تھے مگر حضرت لُبَینہ رضی اللہ عنہا اف نہیں کرتی تھیں بلکہ نہایت ہی جرأت و استقلال کے ساتھ کہتی تھیں کہ اے عمر! تم جتنا چاہو مجھ غریب کو مار لو کہ اگر خدا کے سچے رسول پر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو خدا ضرور تم سے انتقام لے گا (زرقانی ج ۱ ص ۲۷۰)

تبصرہ حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا کی اس ایمانی تقریر کی جہانگیری تو دیکھو کہ ابھی حضرت لُبَینہ کے زخم نہیں بھرے تھے کہ اسلام کی حقانیت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس طرح دبوچ لیا کہ وہ بے اختیار دامنِ اسلام میں آگئے اور زندگی بھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہے اور حضرت لبینہ جیسی غریب و مظلوم لونڈیوں کے سامنے شرم سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے اور ان کمزوروں اور غریبوں سے معافی مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جن کو یہ گرم گرم جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر وزنی پتھر رکھا ہوا دیکھ کر حقارت سے ٹھوکر مار کر گذرتے تھے تھوڑے دن نہیں گذرے کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنے تختِ شاہی پر بیٹھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ سَیِّدُنَا وَمَوْلٰنَا بِلَالٌ یعنی بلال تو ہمارے سردار ہیں بلال تو ہمارے آقا ہیں اور بلال کی صورت کو کمالِ ادب اور محبت کے ساتھ دیکھ کر زبانِ حال سے بھرے مجمعوں میں یہ کہا کرتے تھے کہ؎

بدر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے
چشم بینا ہو تو دونوں سے بلال اچھا ہے

۲۱- حضرت بی بی نہدیہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی لونڈی تھیں مگر اسلام لانے پر کافروں نے ان کے ساتھ کیسے کیسے ظالمانہ سلوک کیے اس کی تصویر کھینچنے سے قلم کا سینہ شق ہو جاتا ہے۔ اور ہاتھ کانپنے لگتے ہیں لیکن یہ اللہ والی بڑی بڑی مار دھاڑ کو برداشت کرتی رہی اور مصیبتیں جھیلتی رہی۔ مگر اسلام سے بال بھر بھی اس کے قدم کبھی بھی نہیں ڈگمگائے یہاں تک کہ وہ دن آگیا کہ اسلام کو ڈھانیوالے خود اسلام کے معمار بن گئے۔ اور اسلام کے خون کے پیاسے اپنے خونوں سے اسلام کے باغ کو سینچ سینچ کر سرخرو بننے لگے۔ (زرقانی و سیرت ابن ہشام ج ا ص ۳۱۹)

۲۲- حضرت بی بی اُمِّ عُبَیس رضی اللہ عنہا

حضرت بی بی نہدیہ رضی اللہ عنہا کی طرح یہ بھی لونڈی تھیں اور ان کو بھی کافروں نے بہت ستایا، بے حد ظلم و ستم کیا لوہا گرم کر کے ان کے بدن کے نازک حصوں پر داغ لگایا کرتے تھے کبھی پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیا کرتے تھے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا تھا مار پیٹ کا تو پوچھنا ہی کیا وہ تو ان کافروں کا روزانہ ہی کا محبوب مشغلہ تھا۔ آخر پیارے رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار صدیق جانثار رضی اللہ عنہ نے اپنا خزانہ خالی کر کے ان مظلوموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔ تو ان مصیبت کے ماروں کو کچھ آرام ملا۔ (زرقانی و سیرت ابن ہشام ج ا ص ۳۱۹)

۲۳- حضرت زِنّیرہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھرانے کی ایک لونڈی تھیں انہوں نے بھی جب کلمہ پڑھا تو سارا گھر ان کی جان کا دشمن ہو گیا اور ان کافروں نے اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ تو کافران کو یہ طعنہ دینے لگے کہ تو نے ہمارے دیوتاؤں کو چھوڑ دیا تو تیری

Marfat.com

آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اب کہاں ہے تیرا ایک خدا تو کیوں نہیں اس کو بلاتی کہ وہ تیری آنکھوں کو روشن کر دے، یہ طعنہ سن کر وہ نہایت جرأت کے ساتھ کہا کرتی تھیں کہ میں جس رسول پر ایمان لائی ہوں یقیناً وہ خدا کے سچے رسول ہیں۔ اور میرا ایک خدا اگر چاہے گا تو ضرور میری آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ اور تمہارے سیکڑوں دیوتا میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کا یہ طعنہ سنا تو فرمایا کہ اے زنّیرہ! تو صبر کر۔ پھر حضور ؐ نے دعا فرما دی تو ان کی آنکھوں میں ایک دم روشنی آ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر کفار کہنے لگے کہ یہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جادو ہے۔ وہ رسول نہیں ہیں بلکہ وہ تو عرب کے سب سے بڑے جادوگر ہیں (معاذ اللہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(زرقانی ج اص ۲۷۰ و استیعاب ج ۴ص ۱۸۴۹)

تبصرہ اے مسلمان ماں بہنو! تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ حضرت لبینہ و حضرت نہدیہ و حضرت اُمّ عبیس و حضرت زنّیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہن کی جان سوز و دل دوز حکایتوں کو بغور اور بار بار پڑھو۔ اور سوچو کہ ان اللہ والیوں نے اسلام کے لیے کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں مگر ایک سیکنڈ کے لیے بھی اسلام سے ان کے قدم نہیں ڈگمگائے۔ ایک تم ہو کہ ذرا کوئی تکلیف پہنچی تو تم گھبرا کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتی ہو۔ اور خدا اور رسول کی شان میں ناشکری کے الفاظ بولنے لگتی ہو اور ذرا کافروں نے دھونس دی تو تم کافروں کی بولیاں بولنے لگتی ہو خدا کے لیے اے مسلمان مردو اور اے مسلمان عورتو! تم ان اللہ کی مقدس بندیوں کا کردار پیش کرو کہ اپنے ایمان و اسلام پر اتنی مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہیں دیکھ کر کافروں کی دنیا پکار اٹھے کہ ؎

بنائے آسمان بھی اس ستم پر ڈگمگائے گی
مگر مومن کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے گی

۲۴۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ مقدس اور خوش نصیب عورت ہیں کہ انہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہو جانے کے بعد طائف کے شہر پر

جہاد فرمایا اس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھا کر ان کو اس پر بٹھایا اور انعام واکرام سے بھی نوازا۔ اور یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

(استیعاب ج ۴ ص ۱۸۱۲)

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور مدینہ منورہ میں جنۃ البقیع کے اندر ہے۔

تبصرہ ۱۹۵۹ء میں جب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور جنۃ البقیع کے مزارات مقدسہ کی زیارتوں کے لیے گیا تو دیکھ کر قلب و دماغ پر رنج وغم اور صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ ظالم نجدی وہابیوں نے تمام مزارات کو توڑ پھوڑ کر اور قبوں کو گرا کر پھینک دیا ہے صرف ٹوٹی پھوٹی قبروں پر چند پتھروں کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ اور صفائی ستھرائی کا بھی کوئی اہتمام نہیں ہے۔ بہر حال سب مقدس قبروں کی زیارت کرتے ہوئے جب میں حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور کے سامنے کھڑا ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جنۃ البقیع کی کسی قبر پر میں نے کوئی گھاس اور سبزہ نہیں دیکھا۔ لیکن حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کو دیکھا کہ بہت ہی ہری اور شاداب گھاسوں سے پوری قبر چھپی ہوئی ہے۔ میں حیرت سے دیر تک اس منظر کو دیکھتا رہا۔ آخر میں نے اپنے گجراتی ساتھیوں سے کہا کہ لوگو! بتاؤ تم لوگوں نے جنۃ البقیع کی کسی قبر پر بھی گھاس جمی ہوئی دیکھی؟ لوگوں نے کہا کہ "جی نہیں" میں نے کہا کہ حضرت بی بی حلیمہ کی قبر کو دیکھو کہ کیسی ہری ہری گھاس سے یہ قبر سرسبز و شاداب ہو رہی ہے لوگوں نے کہا کہ "جی ہاں بے شک" پھر میں نے کہا کہ کیا اس کی کوئی وجہ تم لوگوں کی سمجھ میں آرہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی نہیں آپ ہی بتائیے"، تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی ہے، کہ انہوں نے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دودھ پلا پلا کر سیراب کیا تھا تو رب العالمین نے اپنی رحمت کے پانیوں سے ان کی قبر پر ہری ہری گھاس اگا کر ان کی قبر کو سرسبز و شاداب کر دیا ہے۔ میری یہ تقریر سن کر تمام حاضرین پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سب لوگ چیخ مار مار کر رونے لگے اور میں خود بھی روتے روتے نڈھال ہو گیا پھر میرے محب مخلص سیٹھ الحاج عثمان غنی چھیپہ رنگ والے احمد آبادی نے عطر کی ایک بڑی سی شیشی جس میں سے دو دو تین تین قطرہ وہ ہر قبر

Marfat.com

پر عطر ڈالتے تھے ایک دم پوری شیشی انہوں نے حضرت بی بی حلیمہ کی قبر پر انڈیل دی۔ اور روتے ہوئے کہا کہ اے دادی حلیمہ! خدا کی قسم اگر آپ کی قبر احمد آباد میں ہوتی تو میں آپ کی قبر مبارک کو عطر سے دھو دیتا پھر بڑی دیر کے بعد ہمارے دلوں کو سکون ہوا۔ اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لگ بھگ پچاس آدمی میرے پیچھے کھڑے تھے۔ اور سب کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں (یا اللہ! پھر دوبارہ یہ موقع نصیب فرما۔ آمین یا رب العالمین)

۲۵۔ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا

جب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا جو آپ کے والد ماجد کی باندی تھیں آپ کی خاطر داری و خدمت گذاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں یہی آپ کو کھانا کھلاتی تھیں، کپڑے پہناتی تھیں، کپڑے دھوتی تھیں جب آپ بڑے ہوئے تو آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ جن سے حضرت اسامہ بن زید پیدا ہوئے (رضی اللہ عنہم) حضرت بی بی اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد کافی دنوں تک مدینہ میں زندہ رہیں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اپنی اپنی خلافتوں کے دوران حضرت بی بی اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت و ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے ان کی خبر گیری فرماتے تھے۔ (زرقانی علی المواہب و استیعاب ج ۴ ص ۱۷۹۳)

تبصرہ ماں بہنو! غور کرو کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنی جلالتِ شان کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ایک بڑھیا عورت کی زیارت کیلئے ان کے گھر جایا کرتے تھے۔ ایسا کیوں؟ اور کس لیے تھا؟ صرف اس لیے کہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تعلق تھا کہ انہوں نے بچپن میں آپ کی خاطر داری اور خدمت گذاری کا شرف پایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اس عمل سے ثابت یہ ہوا کہ جن جن ہستیوں کو بلکہ جن چیزوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

سے تعلق رہا ہو ان سے محبت و عقیدت اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کا ادب و احترام یہ ایمان کا نشان اور ہر مسلمان کی ایمانی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۲۶۔ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا

یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام مالک تھا بیوہ ہو جانے کے بعد ان کا نکاح حضرت ابو طلحہ صحابی رضی اللہ عنہ سے ہو گیا۔ یہ رشتہ میں ایک طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہوتی تھیں اور ان کے بھائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بہت مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ بخاری شریف وغیرہ میں ان کا ایک بہت ہی نصیحت آموز اور عبرت خیز واقعہ لکھا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت اُمّ سُلیم کا ایک بچہ بیمار تھا جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ صبح کو اپنے کام دھندے کے لیے باہر جانے لگے، تو اس بچہ کا سانس بہت زور زور سے چل رہا تھا۔ ابھی حضرت طلحہ مکان پر نہیں آئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت بی بی اُمّ سلیم نے سوچا کہ دن بھر کے تھکے ماندے میرے شوہر مکان پر آئیں گے اور بچے کے انتقال کی خبر سنیں گے۔ تو نہ کھانا کھائیں گے نہ آرام کر سکیں گے۔ اس لیے انہوں نے بچے کی لاش کو ایک الگ مکان میں لٹا دیا اور کپڑا اوڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگار کر کے بیٹھ کر شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں جب حضرت ابو طلحہ رات کو گھر میں آئے تو پوچھا کہ بچہ کا کیا حال ہے۔؟ تو بی بی اُمّ سلیم نے کہہ دیا کہ اب اس کا سانس ٹھہر گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ مطمئن ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سانس کا کھنچاؤ تھم گیا ہے۔ پھر فوراً ہی کھانا سامنے آ گیا اور انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر بیوی کے بناؤ سنگار کو دیکھ کر انہوں نے بیوی سے صحبت بھی کی۔ جب سب کاموں سے فارغ ہو کر بالکل ہی مطمئن ہو گئے تو بی بی اُمّ سلیم نے کہا کہ اے میرے پیارے شوہر! مجھے

یہ مسئلہ بتائیے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی دے دینی چاہیے۔ شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت اُمّ سلیم نے کہا کہ اے میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا۔ کہ ہمارا بچہ جو ہمارے پاس خدا کی ایک امانت تھا آج خدا نے وہ امانت لے لی۔ اور ہمارا بچہ مر گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو طلحہ چونک کر اٹھ بیٹھے اور حیران ہو کر بولے کہ کیا میرا بچہ مر گیا؟ بی بی نے کہا کہ "جی ہاں" حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اس کے سانس کا کھنچاؤ تھم گیا ہے۔ بیوی نے کہا کہ جی ہاں مرنے والا کہاں سانس لیتا ہے۔ حضرت ابو طلحہ کو بے حد افسوس ہوا کہ ہائے میرے بچے کی لاش گھر میں پڑی رہی اور میں نے بھر پیٹ کھانا کھایا اور صحبت بھی کی۔ بیوی نے اپنا خیال ظاہر کر دیا۔ کہ آپ، دن بھر کے تھکے ہوئے گھر آئے تھے میں فوراً ہی اگر بچے کی موت کا حال کہہ دیتی تو آپ رنج و غم میں ڈوب جاتے نہ کھانا کھاتے نہ آرام کرتے اس لیے میں نے اس خبر کو چھپایا حضرت ابو طلحہ صبح کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے لیے گئے۔ اور رات کا پورا ماجرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا آپ نے حضرت ابو طلحہ کے لیے یہ دعا فرمائی کہ تمہاری رات کی اس صحبت میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے۔ اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات میں حضرت بی بی اُمّ سُلیم کے حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور ان عبداللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۷۴ و حاشیہ وغیرہ)

تبصرہ مسلمان ماؤں اور بہنو! حضرت بی بی اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا سے صبر کرنا سیکھو اور شوہر کو آرام پہنچانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی اس واقعہ سے ذہن نشین کرو اور دیکھو کہ بی بی ام سُلیم نے کیسی اچھی مثال دے کر شوہر کو تسلی دی۔ اگر ہر آدمی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے گا۔ اور دیکھو کہ صبر کا پھل خداوند کریم نے کتنی جلدی حضرت بی بی اُمّ سلیم کو دیا کہ حضرت عبداللہ ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیدا ہو گئے اور پھر ان کا گھر عالموں سے بھر گیا۔

Marfat.com

۲۷۔ حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا

یہ حضرت بی بی اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ جن کا ذکر تم نے اوپر پڑھا ہے ان کے مکان پر بھی کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے تو حضرت بی بی اُمِّ حرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی اپنی امت کے کچھ مجاہدین کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہ وہ سمندر میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لیے جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ لوگ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے رہا کرتے ہیں حضرت اُمِّ حرام نے کہا کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مجاہدین میں شامل فرمائے پھر آپ سو گئے اور دوبارہ پھر اسی طرح ہنستے ہوئے اُٹھے۔ اور یہی خواب بیان فرمایا تو اُمِّ حرام نے کہا کہ آپ دعا فرمائیے کہ میں ان مجاہدوں میں شامل رہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم پہلے مجاہدین کی صف میں رہو گی۔ چنانچہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں بحری بیڑہ تیار ہوا۔ اور مجاہدین کشتیوں میں سوار ہونے لگے تو حضرت بی بی اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان مجاہدین کی جماعت میں شامل ہو کر جہاد کے لیے روانہ ہو گئیں سمندر سے پار ہو جانے کے بعد یہ اونٹ پر سوار ہونے لگیں تو اونٹ پر سے گر پڑیں اور اونٹ کے پاؤں سے کچل کر ان کی روح پرواز کر گئی۔ اس طرح یہ شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئیں۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۰۳ باب غزوۃ البحر)

تبصرہ مسلمان بیبیو! حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ سے جہاد کا شوق اور اسلام پر قربان ہونے کا جذبہ سیکھو۔ ان دونوں بوڑھے میاں بیوی کو بڑھاپے کے باوجود جہاد کا کس قدر شوق تھا؟ اور شہادت کی کتنی زیادہ تمنا تھی۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

Marfat.com

۲۸۔ حضرت فاطمہ بنتِ خطّاب رضی اللہ عنہا

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں یہ اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اسلام کے شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر یہ دونوں حضرت عمر کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے۔ حضرت عمر کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خبر ملی۔ تو غصہ میں آگ بگولا ہو کر بہن کے گھر پہنچے کواڑ بند تھے مگر اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو حضرت عمر کی آواز سن کر سب گھر والے ادھر ادھر چھپ گئے۔ بہن نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر چلا کر بولے کہ اے اپنی جان کی دشمن! کیا تو نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا۔ اور مارنے لگے۔ ان کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب اپنے شوہر کو بچانے کے لیے حضرت عمر کو پکڑنے لگیں تو ان کو حضرت عمر نے ایسا طمانچہ مارا کہ کان کے جھومر ٹوٹ کر گر پڑے۔ اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا۔ بہن نے نہایت جرأت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیا کہ عمر! سن لو تم سے جو ہو سکے کر لو مگر اب ہم اسلام سے کبھی ہرگز ہرگز نہیں پھر سکتے۔ حضرت عمر نے بہن کا جو لہولہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دم ان کا دل نرم پڑ گیا۔ تھوڑی دیر چپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا حضرت عمر نے سورہ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن کی حقانیت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرا گیا جب اس آیت پر پہنچے کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ یعنی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو پھر حضرت عمر ضبط نہ کر سکے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن ارقم کے مکان پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے چمٹ گئے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ اس دن سے مسلمانوں کو خوف و ہراس سے کچھ سکون ملا اور حرم کعبہ میں علانیہ نماز پڑھنے

کا موقع ملا۔ ورنہ لوگ پہلے گھروں میں چھپ چھپ کر نماز و قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۲۷۲)

تبصرہ اے اسلامی بہنو! حضرت فاطمہ بنت خطاب سے ایمانی جوش اور اسلامی جرأت کا سبق سیکھو۔

۲۹۔ حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا

یہ ہمارے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ اور حضور کی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں یہ حضرت عباس سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان پر بے حد مہربان تھے۔ اور حضور نے ان کو دین و دنیا کی بڑی بڑی بشارتیں دی تھیں۔ یہ ہجرت کے لیے بیقرار تھیں مگر یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے سے لاچار تھیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکتی ہیں۔ تو ان پر کوئی گناہ نہیں (بخاری ج ۱ ص ۱۸۱ باب اذا اسلم الصبی)

۳۰۔ حضرت رُبَیِّع بنتِ مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا

یہ انصاریہ صحابیہ ہیں اور جنگِ بدر میں ابوجہل کو قتل کرنے والے صحابی حضرت معوّذ بن عفرا کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے بیعۃ الرضوان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر بڑا خاص کرم تھا۔ ان کی شادی کے دن حضور ان کے مکان پر تشریف لے گئے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں کھجور کا ایک خوشہ نذر کیا۔ تو آپ نے اس کو قبول فرما کر کچھ سونا یا چاندی ان کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس کے زیور بنوا لو۔ امام واقدی نے ان کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت اسماء بنت مخرمہ مدینہ منورہ میں عطر بیچا کرتی تھی۔ وہ عطر لے کر حضرت رُبَیِّع بنت معوذ کے پاس آئی اور کہا کہ تم اس شخص کی بیٹی ہو جس نے اپنے سردار یعنی ابوجہل کو قتل کر دیا؟ تو انہوں نے تڑپ کر جواب دیا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے اپنے غلام یعنی

ابوجہل کو قتل کر دیا۔ یہ جواب سن کر عطر بیچنے والی عورت جھلا گئی۔ اور کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے ہاتھ اپنا عطر بیچوں تو حضرت ربیع نے بھی جوش میں آ کر یہ کہہ دیا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تیرا عطر خریدوں تیرے عطر سے تو بدبودار میں نے کسی کا عطر ہی نہیں پایا۔ حضرت ربیع کہتی ہیں کہ اس کا عطر بدبودار نہیں تھا مگر میں نے اس کو جلانے کے لیے اس کے عطر کو بدبودار کہہ دیا تھا۔ کیوں کہ وہ ابوجہل کی مداح تھی (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۴۷)

تبصرہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی جرأت ایمانی دیکھو کہ ابوجہل کو سردار کہنے والی عورت کو اس کے منہ پر کیسا دنداں شکن جواب دیا کہ اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ لاجواب ہو گئی اور بلاشبہ جو کچھ کہا وہ حق ہی کہا۔ ابوجہل ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا سردار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ہر مسلمان کا غلام بلکہ غلام سے بھی ہزاروں درجے بدتر اور کمتر ہے۔

مسلمان بیبیو! کاش تم بھی اللہ و رسول کے دشمنوں سے ایسی ہی عداوت اور نفرت رکھو تاکہ تم سنت صحابہ پر عمل کر کے ثواب دارین کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ۔

۱۲۱۔ حضرت اُمِّ سلیط رضی اللہ عنہا

یہ مدینہ منورہ کی ایک انصاریہ عورت ہیں بڑی بہادر اور اسلام پر جان دینے والی صحابیہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں مدینہ کی عورتوں کے درمیان چادریں تقسیم کر رہے تھے۔ کہ ایک بہت ہی عمدہ چادر بچ گئی۔ تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ یہ چادر میں کس کو دوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ چادر آپ حضرت علی کی صاحبزادی بی بی اُمِّ کلثوم کو دے دیجئے جو آپ کی بیوی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ہرگز ہرگز نہیں میں یہ چادر اُمِّ کلثوم کو نہیں دوں گا۔ بلکہ میری نظر میں اس چادر کی حقدار بی بی اُمِّ سلیط ہیں خدا کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جنگ اُحد کے دن یہ اور اُمُّ المومنین بی بی عائشہ دونوں اپنے کندھوں پر مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور مجاہدین اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ اور پھر اُمِّ سلیط ان خوش نصیب عورتوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی ہیں۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرما کر وہ چادر حضرت اُمِّ سلیط رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دی (بخاری ج ۱ ص ۴۰۳ باب حمل

Marfat.com

النساء القرب)

۴۲۔ حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا

یہ خاندان قریش کی ایک باوقار عورت ہیں شرف صحابیت پایا اور ہجرت کی فضیلت بھی ان کو ملی۔ یہ بہت ہی عبادت گذار صحابیہ ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہ رات بھر جاگ کر عبادت کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا بلکہ تمہیں لوگ اکتا جاؤ گے اس لیے تم لوگ اتنے ہی اعمال کرو جتنے اعمال کی تم طاقت رکھتے ہو اپنی طاقت سے زیادہ کوئی عمل مت کیا کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حولاء بنت تویت نے حضور کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ تو حضور نے ان کو مکان کے اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی طرف بہت خصوصی توجہ فرمائی۔ اور ان کی مزاج پرسی فرمائی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ کے زمانے میں بھی ہمارے گھر بہت زیادہ آیا جایا کرتی تھیں اور پرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ ایمانی خصلت ہے (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۱۵)

تبصرہ اے اسلامی بہنو! حضرت حولاء بنت تویت کی عبادت اور اپنی مرحومہ بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ حضور کے اچھے برتاؤ سے سبق سیکھو۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمائے (آمین)

۴۳۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

یہ بھی صحابیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان چھڑکنے والی عورت ہیں مکہ میں جب کافروں نے مسلمانوں کو بے حد ستانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا چنانچہ جب لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے

Marfat.com

بھی اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ کا سفر کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حبشہ کے مہاجرین حبشہ سے مدینہ منورہ چلے آئے جب بی بی اسماء بنت عمیس بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں تو حضور نے ان کو صاحب الہجرتین (دو ہجرتوں والی) کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اجر عظیم کی بشارت دی (استیعاب ج ۴ ص ۷۸۴، اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۸۷، بخاری)

۲۴۔ حضرت اُمّ رومان رضی اللہ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کی ماں ہیں ان کی شکل وصورت اور ان کی بہترین عادتوں اور خصلتوں کی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں اگر کسی کو حُور دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اُمّ رومان کو دیکھ لے۔ کہ وہ جمالِ صورت اور حسنِ سیرت میں بالکل جنت کی حُور جیسی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر بڑا خاص کرم فرمایا کرتے تھے۔ ۶ھ میں جب حضرت اُمّ رومان کا انتقال ہوا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں اترے اور اپنے دستِ مبارک سے ان کو سپرد خاک فرمایا۔ اور ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ یا اللہ! اُمّ رومان نے تیرے اور تیرے رسول کے ساتھ جو بہترین مبارک کیا ہے وہ تجھ پر پوشیدہ نہیں لہٰذا تو ان کی مغفرت فرما (استیعاب ج ۴ ص ۱۹۳۶)

تبصرہ خدا کی عبادت اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی بدولت حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو کتنی عظیم سعادت اور کتنی بڑی فضیلت نصیب ہو گئی۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ان کو قبر میں اتارا اور بہترین انداز سے ان کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔ یقیناً یہ حضرت اُمّ رومان رضی اللہ عنہا کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے اور اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خداوند کریم کی عبادت اور رسول کی محبت و اطاعت سے دین و دنیا کی کتنی بڑی بڑی نعمتیں اور دولتیں ملتی ہیں۔ خداوند قدوس تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی عبادت اور رسول کی محبت و اطاعت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

۳۵۔ حضرت ہالہ بنتِ خُویلد رضی اللہ عنہا

یہ ہمارے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بڑی محبت فرماتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے دروازے کے باہر سے کھڑے ہوکر مکان میں آنے کی اجازت طلب کی ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ جب حضور نے ان کی آواز سُنی۔ تو حضرت خدیجہ کی یاد آگئی۔ اور آپ نے جلدی سے اُٹھ کر دروازہ کھولا اور خوش ہوکر فرمایا کہ یا اللہ! یہ تو ہالہ آگئیں (بخاری ج ا ص ۵۳۹)

۳۶۔ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا

یہ بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں یہ مجاہدین کو پانی پلایا کرتی تھیں۔ اور زخمیوں کا علاج اور ان کی تیمارداری کیا کرتی تھیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی عاشقانہ محبّت تھی کہ جب بھی یہ حضور کا نام لیتی تھیں۔ تو ہر مرتبہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں کہ "میرے باپ آپ پر قربان" (بخاری واستیعاب ج ۴ ص ۴۷۱)

تبصرہ مسلمان بیبیو! تم ان اللہ و رسول والی عورتوں کی ان حکایتوں سے سبق سیکھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح عشق و محبت رکھو کہ محبّتِ رسول ایمان کا نشان بلکہ ایمان کی جان ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو یہ کرامت نصیب فرمائے (آمین)

۳۷۔ حضرت اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن، اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر ان ہی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد مہاجرین کے یہاں کچھ دنوں تک اولاد نہیں ہوئی تو یہودیوں کو بڑی خوشی ہوئی بلکہ بعض یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگوں نے

ایسا جادو کر دیا ہے کہ کسی مہاجر کے گھر بچہ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ اس فضا میں سب سے پہلے جو بچہ مہاجرین کے یہاں پیدا ہوا وہ یہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔ پیدا ہوتے ہی حضرت بی بی اسماء نے اس اپنے فرزند کو بارگاہ رسالت میں بھیجا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس گود میں لے کر کھجور منگائی۔ اور خود چبا کر کھجور کو اس بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ اور عبداللہ نام رکھا۔ اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یہ اس بچے کی خوش نصیبی ہے کہ سب سے پہلی غذا جو ان کے شکم میں گئی۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب دہن تھا۔ چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو اپنے بچے کے اس شرف پر بڑا ناز تھا۔ ان کے شوہر حضرت زبیر رشتہ میں حضور کے پھوپھی زاد ہیں۔ مہاجرین میں بہت ہی غریب تھے۔ حضرت بی بی اسماء جب ان کے گھر میں آئیں تو گھر میں آئیں تو گھر میں نہ کوئی لونڈی تھی نہ کوئی غلام۔ گھر کا سارا کام دھندا ہی کیا کرتی تھیں یہاں تک کہ گھوڑے کا گھاس دانہ اور اس کی مالش کی خدمت بھی یہی انجام دیا کرتی تھیں بلکہ اونٹ کی خوراک کے لیے کھجوروں کی گٹھلیاں بھی باغوں سے چن کر اور سر پر گٹھری لاد کر لایا کرتی تھیں۔ ان کی یہ مشقت دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک غلام عطا فرما دیا تو ان کے کاموں کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک غلام دے کر گویا میرے والد نے مجھے آزاد کر دیا۔

(بخاری ج ۲ ص ۷۸۶)

یہ محنتی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی بہادر اور دل گردہ والی عورت تھیں ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ سفر ایک تھیلے میں رکھا گیا اور اس تھیلے کا منہ باندھنے کے لیے کچھ نہ ملا تو حضرت بی بی اسماء نے فوراً اپنی کمر کے پٹکے کو پھاڑ کر اس سے توشہ دان کا منہ باندھ دیا اسی دن سے ان کو ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ (دو پٹکے والی) کا معزز لقب ملا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہجرت کی۔ لیکن حضرت اسماء نے اس کے بعد اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۵۵ وغیرہ)

سنہ ۶۳ھ میں واقعہ کربلا کے بعد یزید پلید کی فوجوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان ظالموں کا مقابلہ کیا۔ اور یزیدی لشکر کو کتوں اور چوہوں کی طرح

Marfat.com

دوڑا دوڑا کر مارا۔ اس وقت بھی حضرت اسماء مکہ مکرمہ میں موجود رہ کر اپنے فرزند حضرت عبد اللہ بن زبیر کی ہمت بڑھاتی اور ان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگتی رہیں۔ اور جب عبد الملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس ظالم کی فوجوں کا بھی مقابلہ کیا تو اس خوں ریز جنگ کے وقت بھی حضرت اسماء مکہ مکرمہ میں اپنے فرزند کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب عبد اللہ بن زبیر کو شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کی مقدس لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ اور اس ظالم نے مجبور کر دیا کہ بی بی اسماء چل کر اپنے بیٹے کی لاش کو سولی پر لٹکی ہوئی دیکھیں۔ تو آپ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس تشریف لے گئیں۔ جب لاش کو سولی پر دیکھا تو نہ روئیں نہ بلبلائیں بلکہ نہایت جرأت کے ساتھ فرمایا کہ سب سوار تو گھوڑوں سے اتر گئے۔ لیکن اب تک یہ سوار گھوڑے سے نہیں اترا۔ پھر فرمایا! کہ اے حجاج! "تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اس نے تیرے دین کو برباد کر دیا۔" اس واقعہ کے بعد بھی چند دنوں حضرت اسماء زندہ رہیں۔ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مقدس قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں۔ جن کو نجدیوں نے توڑ پھوڑ ڈالا ہے مگر ابھی نشان باقی ہے اور ۱۹۵۹ء میں ان دونوں مزاروں کی زیارت میں نے کی ہے رضی اللہ عنہما۔

(استیعاب ج ۴ ص ۷۸۱ وغیرہ)

تبصرہ اسلامی بہنو! حضرت بی بی اسماء رضی اللہ عنہا کی غریبی اور اپنے شوہر کی خدمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت پھر ان کی بہادری اور جرأت و استقلال کے ان واقعات کو بار بار پڑھو۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو اور یہ بھی سن لو کہ پہلے تو حضرت اسماء کے شوہر بہت غریب تھے مگر بہت ہی بڑے مجاہد تھے بہت زیادہ مال غنیمت میں سے حصہ پایا یہاں تک کہ بہت مالدار ہو گئے۔ اور پھر ان کے مالوں میں اس قدر خیر و برکت ہوئی کہ شاید ہی کسی صحابی کے مال میں اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی ہو گی۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۴۹)

یہ ان کی نیک نیتی اور اسلام کی خدمتوں اور عبادتوں کی برکتوں کے میٹھے میٹھے پھل تھے جو ان کو دنیا کی زندگی میں ملے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان اللہ والیوں کے لیے جو نعمتوں کے

خزانے تیار فرمائے ہیں ان کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے خیال میں آسکتا ہے۔

اے اللہ کی بندیو! ہمت کرو اور کوشش کرو اور ان نیک بندیوں کے طریقوں پر چلنے کا پختہ ارادہ کرلو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ جل شانہ، کی امداد و نصرت تمہارا بازو تھام لے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا بیڑہ پار ہو جائے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ یہ عزم کرلو کہ ہم ان اللہ والی مقدس بیبیوں کے نقش قدم پر اپنی زندگی کی آخری سانس تک چلتی رہیں گی۔ اور اسلام کے عقائد و اعمال پر پوری طرح کاربند رہ کر دوسری عورتوں کی اصلاحِ حال کے لیے بھی اپنی طاقت بھر کوشش کرتی رہیں گی۔

۴۸۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا

یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ اور ان کی کنیت اُم سلمہ ہے قبیلہ انصار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ ہیں۔ یہ بہت عقلمند اور ہوش گوش والی عورت تھیں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! میں بہت سی عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم عورتیں آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کی پیروی کا عہد کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم عورتیں پردہ نشین بنا کر گھروں میں بٹھا دی گئی ہیں اور ہم اپنے شوہروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں۔ اور ان کے بچوں کو گود میں لیے پھرتی ہیں اور ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی ہیں۔ اور ان کے مالوں اور سامانوں کی حفاظت کرتی ہیں اور مرد لوگ جنازوں اور جہادوں میں شرکت کر کے اجرِ عظیم حاصل کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان مردوں کے ثوابوں میں سے کچھ ہم عورتوں کو بھی حصہ ملے گا یا نہیں یہ سُن کر حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ دیکھو اس عورت نے اپنے دین کے بارے میں کتنا اچھا سوال کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے اسماء! تم سن لو اور جا کر عورتوں سے کہہ دو کہ عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خدمت گذاری کر کے ان کو خوش رکھیں اور ہمیشہ اپنے شوہروں کی خوشنودی

Marfat.com

طلب کرتی رہیں اور ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں۔ تو مردوں کے اعمال کے برابر ہی عورتوں کو بھی ثواب ملے گا۔ یہ سن کر حضرت اسماء بنت یزید مارے خوشی کے نعرۂ تکبیر لگاتی ہوئی باہر نکلیں۔

(استیعاب ج ۴ ص ۷۸۷)

تبصرہ اسماء بنت یزید کو ثواب آخرت حاصل کرنے کا کتنا شوق اور جذبہ تھا۔ یہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ کاش اس زمانے کی عورتوں میں بھی یہ شوق اور جذبہ ہوتا۔ تو یقیناً یہ عورتیں بھی نیک بیبیوں کی فہرست میں شامل ہوجاتیں اور ثواب سے مالا مال ہوجاتیں۔

۳۹۔ حضرت اُمّ خالد رضی اللہ عنہا

یہ بھی صحابیہ ہیں جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تو یہ حبشہ میں پیدا ہوئیں جب ان کے والدین حبشہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے تو ان کے باپ ان کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں گئے یہ اس وقت پیلے رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ بہت اچھا لباس ہے۔ بہت اچھا کپڑا ہے پھر ایک پھولدار چادر جو بہت ہی خوب صورت تھی آپ نے پیار و محبت سے ان کو اوڑھا دی۔ اور یہ فرمایا کہ اس کو پرانی کرو اس کو پھاڑ۔ یہ بہت اچھی لگتی ہے۔ اس دعا کا مطلب یہ تھا کہ تیری عمر خوب بڑی ہو تاکہ اس کو اوڑھتے اوڑھتے پرانی کردے اور بالکل پھٹ جائے۔ چنانچہ اس دعاء نبوی کا یہ اثر ہوا کہ حضرت اُمّ خالد رضی اللہ عنہا کی عمر اس قدر لمبی ہوئی کہ ان کی بڑی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم نے نہیں سنا کہ جتنی لمبی عمر انہوں نے پائی ہے اتنی بڑی عمر مدینہ میں کسی نے پائی ہو (بخاری و استیعاب ج ۴ ص ۷۹۰ وغیرہ)

تبصرہ سُبحان اللہ! عمر لمبی ہو اور پھر ساری عمر نیکیوں کے کمانے میں گذر جائے اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوسکتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بڑی نیک بخت اور خوش نصیب تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو چادر اوڑھائی اور اپنی مبارک دعاؤں سے ان کو سرفراز فرمادیا

Marfat.com

جس کا یہ اثر ہوا کہ عمر لمبی ہوئی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ نیکیوں اور عبادتوں کی چھاؤں میں گذرا۔

دینی بہنو! تم بھی کوشش کرو کہ جتنی بھی عمر گذرے وہ نیکیوں میں گذرے یہ یقیناً تجارتِ آخرت ہے کہ جس میں نفع کے سوا کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہو سکتا۔

۴۰۔ حضرت اُمّ ہانی بنتِ ابوطالب رضی اللہ عنہا

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں فتح مکہ کے سال ۸ھ میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ظہورِ اسلام سے پہلے ہی ان کی شادی ہبیرہ بن ابی وہب کے ساتھ ہوگئی تھی۔ ہبیرہ اپنے کفر پر اڑا رہا اور مسلمان نہیں ہوا۔ اس لیے میاں بیوی میں جدائی ہوگئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخمی دل کو تسکین دینے کے لیے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں خود تم سے نکاح کر لوں۔ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں کفر کی حالت میں آپ سے محبت کرتی تھی۔ تو بھلا اسلام کی دولت مل جانے کے بعد میں کیوں نہ آپ سے محبت کروں گی؟ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے خوف ہے کہ میرے ان بچوں کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا جواب سن کر مطمئن ہو گئے (اکمال ص ۶۲۳ واستیعاب ج ۴ ص ۱۹۶۳ و حاشیہ بخاری)

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی یہ دو خصوصیات بہت زیادہ باعثِ شرف ہیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے ایک کافر کو امان اور پناہ دے دی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کافر کو قتل کرنا چاہا۔ جب اُمّ ہانی نے حضور سے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا کہ جس کو تم نے امان دے دی اس کو ہم نے بھی امان دے دی۔ دوسری یہ کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکان پر غسل فرمایا اور کھانا نوش فرمایا، پھر آٹھ رکعت نمازِ چاشت ادا فرمائی۔

(ترمذی ج ۱ ص ۶۲ و بخاری ج ۱ ص ۴۴۹)

Marfat.com

۴۱ حضرت اُمّ کلثوم بنتِ عقبہ رضی اللہ عنہا

یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ مفلسی کی وجہ سے سواری کا انتظام نہ ہو سکا اس لیے پیدل چل کر انہوں نے ہجرت کی۔ اور مدینہ منورہ پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت ہوئیں مدینہ میں ان سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمالیا۔ پھر جب وہ جنگِ "موتہ" میں شہید ہو گئے تو ان سے جنتی صحابی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمالیا۔ پھر طلاق دے دی۔ تو دوسرے جنتی صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمالیا۔ اور ان کے شکم سے ابراہیم و حمید دو فرزند پیدا ہوئے۔ پھر جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور چند مہینے زندہ رہ کر وفات پاگئیں یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ماں کی طرف سے بہن ہیں (اکمال ص ۶۱۵ و استیعاب ج ۴ ص ۱۹۵۳)

تبصرہ مسلمان بہنو! غور کرو کہ انہوں نے اسلام کی محبت میں اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر پیدل ہجرت کی اور مدینہ جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت ہوئیں پھر یہ بھی غور کرو کہ انہوں نے یکے بعد دیگرے چار شوہروں سے نکاح کیا۔ اس میں ان عورتوں کے لیے بہت بڑا سبق ہے جو دوسرا نکاح کرنے کو عیب سمجھتی ہیں۔ اور پوری عمر بلا شوہر کے گذار دیتی ہیں۔

۴۲ حضرت شفاء بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا

یہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہوگئی تھیں۔ بہت ہی عقل مند اور فضل و کمال والی عورت تھیں۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم ان پر بہت زیادہ شفقت و کرم فرماتے تھے انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایک مخصوص بستر بنا رکھا تھا کہ جب آپ دوپہر میں کبھی کبھی ان کے مکان پر قیلولہ فرماتے تھے تو وہ اس بستر کو حضور کے لیے بچھا دیتی تھیں۔ دوسرا کوئی شخص بھی نہ اس بستر پر سو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۶۰۰ و استیعاب

ج ۴ ص ۱۸۶۸)

تبصرہ سبحان اللہ! ان کے قلب میں کس قدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور کتنا بوت کا احترام تھا کہ جس بستر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرما لیا انہوں نے دوسرے کسی شخص کو بھی اس پر بیٹھنے نہیں دیا۔ یہ بستر حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے بعد ان کے صاحبزادہ حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کے پاس ایک یادگاری تبرک ہونے کی حیثیت سے محفوظ رہا مگر حاکم مدینہ مروان بن حکم اموی نے اس مقدس بچھونے ان سے چھین لیا اس طرح یہ تبرک لاپتہ ہو کر ضائع ہو گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو جاگیر میں ایک گھر بھی عطا فرمایا تھا۔ جس میں یہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ بلکہ بہت سے معاملات میں ان سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے ان کو بچھو کے ڈنگ کا زہر اتارنے والا ایک عمل بھی یاد تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تم یہ عمل میری بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی سکھا دو۔ الغرض یہ بارگاہ نبوت میں مقرب تھیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کی دولت سے مالا مال تھیں۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۶۸)

۴۳ حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں بہت سمجھدار نہایت ہی عقلمند صحابیہ ہیں علمی فضیلت کے علاوہ عبادت میں بھی بے مثال تھیں۔ اپنے شوہر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دو سال پہلے ملک شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ان کی وفات ہوئی (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۴ واستیعاب ج ۴ ص ۱۹۳۴)

۴۴ حضرت رُبَیِّع بنت نضر رضی اللہ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ بہت ہی بہادر اور بلند

Marfat.com

حوصلہ صحابیہ ہیں ان کے فرزند حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہما بھی بہت باکمال ہوئے۔ انصاری خاندان میں قابلِ فخر عورت تھیں۔ جب ان کے بیٹے حارثہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کر دوں گی۔ ورنہ اتنا غم کھاؤں گی کہ آپ بھی دیکھیں گے تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۳۸)

۴۵ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ "دوس" کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئی تھیں یہ بہت ہی عبادت گزار اور صاحبِ کرامت بھی تھیں۔ ان کی دو کرامتیں بہت مشہور ہیں جن کو ہم نے اپنی کتاب "کرامات صحابہ" میں بھی لکھا ہے ایک کرامت تو یہ ہے کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہی تھیں اور روزہ دار تھیں راستہ میں ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں تاکہ روزہ افطار کر لیں۔ اس دشمنِ اسلام نے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا۔ تاکہ ان کو روزہ افطار کرنے کے لیے ایک قطرہ پانی بھی نہ مل سکے۔ جب سورج غروب ہو گیا اور ان کو روزہ افطار کرنے کی فکر ہوئی۔ تو اندھیری بند کوٹھڑی میں اچانک کسی نے ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا ڈول ان کے سینہ پر رکھ دیا۔ اور انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ ان کے پاس چمڑے کا ایک کُپہ تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کُپے میں پھونک مار کر اس دھوپ میں رکھ دیا۔ تو وہ کپہ گھی سے بھر گیا۔ پھر ہمیشہ اس کُپّے میں سے گھی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کرامت کا چرچا ہو گیا کہ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ اُمّ شریک کا کُپّہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۵ بحوالہ ابن سعد)

۴۶ حضرت اُمّ سائب رضی اللہ عنہا

یہ ایک بڑھیا اور نابینا صحابیہ ہیں۔ جو خدا کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ رہنے لگی تھیں۔ ان کی بھی ایک کرامت عجیب و غریب ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ایک بیٹا جو ابھی بچہ تھا۔ اچانک انتقال کر گیا۔ لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا

اور حضرت اُمِ سائب کو خبر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا یہ سُن کر انہوں نے آبدیدہ ہو کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر اس طرح دعا مانگی کہ :

"یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور میں نے اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول کی طرف ہجرت کی ہے اس لیے اے میرے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مصیبت مجھ پر نہ ڈال"

حضرت انس بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت اُمِ سائب رضی اللہ عنہا کی دعا ختم ہوتے ہی ایک دم ان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اُٹھ بیٹھا اور زندہ ہو گیا (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۱۵۴، ۲۵۹)

تبصرہ اسلامی بہنو! غور کرو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والیوں اور عبادت گزار عورتوں کو خداوند کریم نے کیسی کیسی کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ تم بھی رسول پاک سے سچی محبت رکھو۔ اور قسم قسم کی نیکیوں اور عبادتوں میں اپنی زندگی گزار دو۔ خداوند قدوس بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا فضل و کرم فرما دے اور تم کو بھی صاحبِ کرامت بنا دے۔

۴۷ حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مشک کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرما لیا تو حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے اس مشک کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ (ابن ماجہ ص ۲۵۳ باب الشرب قائماً و استیعاب ج ۴ ص ۱۹۰۷)

تبصرہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرات صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی والہانہ اور عاشقانہ محبت تھی۔ کہ جس چیز کو بھی حضور سے تعلق ہو جاتا تھا وہ چیز ان کی نظروں میں باعثِ تعظیم اور لائق احترام ہو جایا کرتی تھی۔ کیوں نہ ہو کہ یہی ایمان کی نشانی ہے۔ کہ مسلمان نہ صرف حضور کی ذات سے محبت کرے بلکہ حضور کی

Marfat.com

ہر ہر چیز سے بھی محبت کرے۔ اور حضور کی ہر چیز کو اپنے لیے قابلِ تعظیم جانے اور اس کا ایمانی محبت کے ساتھ اعزاز و اکرام کرے۔

۴۸ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا

یہ زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں یہاں تک کہ "عکاظ" کے میلے میں ان کے خیمے پر جو سائن بورڈ لگتا تھا اس پر "ارثی العرب" (عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ) لکھا ہوتا تھا۔ یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دربارِ خلافت میں بھی حاضر ہوئیں ان کی شاعری کا دیوان آج بھی موجود ہے۔ اور علماءِ ادب کا اتفاق ہے کہ مرثیہ کے فن میں آج تک خنساء کا مثل پیدا نہیں ہوا۔ ان کے مفصل حالات علامہ ابو الفرج اصفہانی نے اپنی کتاب "کتاب الاغانی" میں تحریر کیے ہیں یہ صحابیت کے شرف سے سرفراز ہیں۔ اور بے مثال شعر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں۔ محرم ۱۴ھ میں جنگِ قادسیہ کے خوں ریز معرکہ میں یہ اپنے چار جوان بیٹوں کے ساتھ تشریف لے گئیں جب میدانِ جنگ میں لڑائی کی صفیں لگ گئیں اور بہادروں نے ہتھیار سنبھال لیے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کے سامنے یہ تقریر کی کہ

"میرے پیارے بیٹو! تم اپنے ملک کو دوبھر نہ تھے نہ تم پر کوئی قحط پڑا تھا باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا کی قسم جس طرح تم ایک ماں کی اولاد ہو۔ اسی طرح ایک باپ کے بھی ہو۔ میں نے کبھی تمہارے باپ سے بد دیانتی نہیں کی۔ نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا لو جاؤ آخیر تک لڑو۔"

بیٹوں نے ماں کی تقریر سن کر جوش میں بھرے ہوئے ایک ساتھ دشمنوں پر حملہ کر دیا، جب نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو حضرت خنساء رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا کہ الٰہی! تو میرے بچوں کا حافظ و ناصر ہے تو ان کی مدد فرما۔

چاروں بھائیوں نے انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ یہاں تک کہ

چاروں اس لڑائی میں شہید ہو گئے۔ امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس واقعہ سے بیحد متاثر ہوئے اور ان چاروں بیٹوں کی تنخواہیں ان کی ماں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو عطا فرمانے لگے (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۲۶)

تبصرہ خواتینِ اسلام! خدا کے لیے حضرت خنساء کا دل اپنے سینوں میں پیدا کرو۔ اور اسلام پر اپنے بیٹوں کو قربان کر دینے کا سبق اس دیندار اور جاں نثار عورت سے سیکھو۔ جس کے جوشِ اسلام و جذبہ جہاد کی یاد قیامت تک فراموش نہیں کی جا سکتی۔ (رضی اللہ عنہا)

۴۹ حضرت اُمِّ ورقہ بنتِ عبداللہ رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی ایک صحابیہ ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بہت ہی مہربان تھے۔ اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ اور ان کی زندگی ہی میں آپ نے ان کو شہادت کی بشارت دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا جنگِ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس جنگ میں چلنے کی اجازت دے دیجیے۔ میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے۔ یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔ یقیناً تم شہیدہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کو ان کے گھر کے اندر ان کے ایک غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا اور دونوں فرار ہو گئے۔ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج و قلق ہوا اور آپ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا اور مدینہ منورہ میں ان دونوں کو پھانسی دی۔ حالانکہ ان دونوں سے پہلے مدینہ منورہ میں کسی کو پھانسی نہیں دی گئی۔ اُمِّ ورقہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کی خبر سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے کیونکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ چلو اُمِّ ورقہ شہیدہ کی ملاقات کر لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گھر بیٹھے ان کو شہادت نصیب ہو گئی (استیعاب ج ۴ ص ۱۹۶۵)

Marfat.com

تبصرہ حضرت اُمِّ ورقہ رضی اللہ عنہا کے شوقِ شہادت سے عبرت حاصل کرو۔

۵۰ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ حضرت غوثِ اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پھوپھی ہیں بڑی عابدہ زاہدہ اور صاحبِ کرامات ولیہ تھیں۔ ایک مرتبہ گیلان میں بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگ قحط سے پریشان حال ہو کر ان کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے صحن میں جھاڑو دے کر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ کہا کہ :

رَبِّ اَنَا کَنَسْتُ — یعنی اے پروردگار! میں نے جھاڑو

فَرُشَّ اَنْتَ — دے دیا تو چھڑکاؤ کر دے ۔

اس دعا کے بعد فوراً ہی موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ نہال اور خوش حال ہو گئے (بہجۃ الاسرار و قلائد الجواہر)

تبصرہ اللہ اکبر! خدا کے نیک بندوں اور نیک بندیوں کی ولایت اور کرامت کا کیا کہنا؟ جو لوگ اولیاء سے عقیدت و محبت نہیں رکھتے وہ بہت بڑے محروم بلکہ منحوس ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ ان بزرگوں سے عقیدت و محبت رکھے اور فاتحہ پڑھ کر ان کی نیاز دلا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتا رہے۔ اور ان کو وسیلہ بنا کر خدا سے دعائیں مانگتا رہے۔ اولیاء خدا کے محبوب اور پیارے بندے ہیں اس لیے جو مسلمان اولیاء سے الفت و عقیدت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے خوش ہو کر اس کو اپنا پیارا بندہ بنا لیتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتوں اور دولتوں سے اس بندے کو مالا مال اور خوش حال بنا دیتا ہے اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں کہ اگر ان کو لکھا جائے تو کتاب بہت موٹی ہو جائے گی۔

۵۱ حضرت مُعاذہ عَدویّہ رضی اللہ عنہا

یہ بہت ہی عبادت گزار اور پرہیزگار اللہ کی نیک بندی تھیں۔ حضرت اُمّ المومنین بی بی

Marfat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں شاگرد ہیں۔ دن رات میں چھ سو رکعات نفل پڑھا کرتی تھیں۔ اور رات بھر نوافل اور خدا کی یاد میں مصروف رہ کر جاگتی تھیں۔ خدا کے خوف سے کبھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتی تھیں۔ دن میں کبھی کبھی جب بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہوتا تھا۔ تو گھنٹہ دو گھنٹہ سو لیا کرتی تھیں۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتی تھیں کہ ابھی کیوں سوئیں؟ یہ تو عمل کا وقت ہے۔ جاگ کر جتنا ہو سکے اچھے اچھے عمل کر لینا چاہئیں۔ موت کے بعد جب عمل کا وقت نہیں رہے گا پھر تو قیامت تک سونا ہی ہے۔ کبھی کہا کرتی تھیں کہ میں کیوں سوؤں؟ کیا معلوم کب موت آجائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوتی رہ جاؤں اور خدا کی یاد سے غافل رہتے ہوئے میرا دم نکل جائے۔ غرض ان پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ تھا۔ جو ولایت کی خاص نشانی ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے (آمین) (اکمال ص۶۲۰ وغیرہ)

تبصرہ اللہ کی بندیو! آنکھیں کھولو، اور دیکھو کہ کیسی کیسی نیک بیبیاں اس دنیا میں ہوگئیں کیا تم میں بھی نیک بننے کا کوئی شوق ہے؟ ہائے افسوس! آج کل کی مسلمان عورتوں کی زندگی اور ان کی غفلتوں اور بداعمالیوں کو دیکھ دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ان گناہوں کی نحوست سے خدا کا عذاب نہ اتر پڑے، اے سینما دیکھ دیکھ کر جاگنے والیو! کیا خدا کے خوف سے بھی تم کبھی جاگتی رہی ہو۔ اور اے ناول اور جھوٹے افسانے پڑھنے والیو! کیا تمہیں اس کی بھی توفیق ہوئی کہ قرآن اور دینی و ایمانی کتابیں پڑھو؟ سوچو اور عبرت پکڑو اور اپنی حالتوں کو بدلو اور یہ نہ بھولو کہ دنیا کی زندگی چند روزہ اور آنی فانی ہے لہٰذا جلد کچھ آخرت کا کام کر لو۔

۵۲ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ نیک بی بی اور کرامت والی ولیہ ہیں کہ تمام دنیا میں ان کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ یہ دن رات خدا کے خوف سے رویا کرتی تھیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی جہنم کا ذکر کر دیتا تو یہ مارے خوف کے بیہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ خدا نے ان کا دل اس قدر روشن کر دیا تھا کہ ہزاروں میل کے واقعات کی ان کو خبر ہو جایا کرتی تھی بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کرتی تھیں، بڑے بڑے بزرگانِ دین ان کی دعا لینے کے لیے ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے

Marfat.com

تھے ان کی کرامتیں اور ان کے اقوال بہت زیادہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں۔

۵۳ حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رضی اللہ عنہا

یہ بڑی اللہ والی ہوئی ہیں۔ مصر کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ والی نیک بی بی سے مجھے بہت زیادہ فیض ملا ہے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ فاطمہ کے برابر بزرگی میں عورت کوئی میری نظر سے نہیں گزری، وہ یہ فرمایا کرتی تھیں کہ جو خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ وہ تمام گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔ جو منہ میں آتا ہے بک ڈالتا ہے۔ اور جو دل چاہتا ہے کر بیٹھتا ہے اور خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ وہ فضول کاموں اور گناہ کی باتوں کے کرنے اور بولنے سے محفوظ رہتا ہے مکہ مکرمہ میں عمرہ کے راستہ میں ۲۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۵۴ حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی بہت بلند مرتبہ اور باکرامت ولیہ ہیں۔ حضرت بشر حانی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے محدث اور صاحب کرامت ولی ہیں۔ ان کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بشر حانی بیمار ہو گئے تو حضرت آمنہ رملیہ ان کی بیمار پرسی کے لیے گئیں اتفاق سے اسی وقت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی عیادت کے لیے آ گئے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ بی بی آمنہ رملہ سے آئی ہوئی ہیں۔ تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بشر حانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ان بی بی صاحبہ سے ہمارے حق میں دعا کرائیے۔ چنانچہ حضرت بی بی آمنہ رملیہ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! بشر حانی اور احمد بن حنبل کو جہنم کے عذاب سے امان دے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسی رات کو ایک پرچہ آسمان سے ہمارے آگے گرا جس میں بسم اللہ کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے بشر حانی اور احمد بن حنبل کو دوزخ کے عذاب سے امان دے دی۔ اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لیے اور بھی نعمتیں ہیں۔

Marfat.com

۵۵ حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ عنہا

یہ پاک باطن عورت بھی اپنے زمانے کی ایک بہت ہی مشہور کرامت والی ولیہ ہیں ان کے زمانے کے ایک بہت مرتبہ با کرامت ولی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! جنت میں دنیا کی جو عورت میری بیوی بنے گی مجھے وہ عورت دنیا ہی میں ایک مرتبہ دکھا دے۔ خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ عورت "میمونہ سودا" ہے اور وہ کوفہ میں رہتی ہے۔ چنانچہ میں کوفہ گیا اور جب لوگوں سے اس کا پتہ ٹھکانا پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانی عورت ہے جو جنگل میں بکریاں چراتی ہے۔ میں اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گیا تو یہ دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک ساتھ چل پھر رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو مجھ سے فرمایا کہ اے عبدالواحد! جاؤ ہماری تمہاری ملاقات بہشت میں ہو گی۔ مجھے بیحد تعجب ہوا کہ ان بی بی صاحبہ کو میرا نام اور میرے آنے کا مقصد کیسے معلوم ہو گیا۔ مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے عبدالواحد! کیا تم کو معلوم نہیں کہ روزِ ازل میں جن جن روحوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہو گئی ہے ان میں دنیا کے اندر الفت و محبت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں کو میں ایک ساتھ چرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ جائیے اپنا کام کیجئے مجھے نماز پڑھنے دیجئے میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کر لیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا ہے۔

تبصرہ ماں بہنو! یہ مختلف زمانوں کی پچپن باکمال عورتوں کا تذکرہ ہم نے لکھ دیا ہے تاکہ مسلمان عورتیں ان اللہ والیوں کے حالات و واقعات کو پڑھ کر عبرت اور سبق حاصل کریں اور اپنی اصلاح کر کے دونوں جہان کی صلاح و فلاح حاصل کرنے کا سامان کریں خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں سب کو ہدایت دے اور سب کو صراط مستقیم پر چلا کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے (آمین)

Marfat.com

نیک بیبیوں کا انعام

محشر میں بخشی جائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت خدا سے پائیں گی سب نیک بیبیاں

حورانِ خُلد آنکھیں بچھائیں گی راہ میں
جنت میں جبکہ جائیں گی سب نیک بیبیاں

ہر ہر قدم پر نعرہ تکبیر و مرحبا
اعزاز ایسا پائیں گی سب نیک بیبیاں

کوثر بھی سلسبیل بھی بہتی رہیں گی یہ
جنت کے میوے کھائیں گی سب نیک بیبیاں

دیدار حق تعالیٰ کا ہوگا انہیں نصیب
انوار میں نہائیں گی سب نیک بیبیاں

تاروں میں جیسے چاند کی ہوتی ہے روشنی
اس طرح جگمگائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت کے زیورات، بہشتی لباس میں
سج دھج کے مسکرائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت کی نعمتوں میں مگن ہو کے وجد میں
نغماتِ شوق گائیں گی سب نیک بیبیاں

اے بیبیو! نماز پڑھو، نیکیاں کرو
انعامِ خُلد پائیں گی سب نیک بیبیاں

تم اعظمیؔ کے پند و نصائح کو مان لو
جلوہ تمہیں دکھائیں گی سب نیک بیبیاں

Marfat.com

۸

متفرق ہدایات

یہ آسمانِ ہدایت کے چند تارے ہیں
خدا کرے تمہیں مل جائے روشنی ان سے

دستکاری اور پیشوں کا بیان

اس زمانے میں سینکڑوں تعلیم یافتہ لڑکے اور لڑکیاں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے اِدھر اُدھر مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنا خرچ چلانے سے عاجز ہیں۔ اسی طرح بعض لاوارث غریب عورتیں خصوصاً بیوہ عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ، اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ہر لڑکا اور ہر لڑکی کوئی نہ کوئی دستکاری اور اپنے ہاتھ کا ہنر ضرور سیکھ لے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کے بعض جاہل مسلمان خصوصاً شرفاء کہلانے والے دستکاری اور ہاتھ کے ہنر کو عیب سمجھتے ہیں بلکہ ہاتھ کے ہنر سے پیشہ کرنے والوں کو حقیر و ذلیل شمار کرکے ان پر طعنہ بازی کرتے رہتے ہیں اور پیشہ ور لوگوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ حد ہوگئی کہ مکر و فریب کرکے رشوت خوروں کی دلالی کرکے یہاں تک کہ چوری کرکے اور بھیک مانگ کرکے کھانا ان بدبختوں کو گوارا ہے مگر کوئی دستکاری اور پیشہ کرنا ان کو قبول و منظور نہیں۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! سن لو کہ دستکاری اور اپنے ہاتھوں کی کمائی اسلام میں بہترین کمائی شمار کی گئی ہے بلکہ قرآن و حدیث میں اس کو خدا کے نبیوں اور رسولوں کا

Marfat.com

طریقہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا کبھی اس کھانے سے اچھا اور بہتر نہیں ہوگا جس کو آدمی اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی سے کما کر کھائے۔ اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی کھاتے تھے۔ یعنی لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے (مشکوٰۃ باب الکسب ج ۱ ص ۲۴۱)

اس لیے ماں بہنو! خبردار، خبردار کبھی ہرگز ہرگز کسی دستکاری اور اپنے ہاتھ کے ہنر کو حقیر و ذلیل مت سمجھو، اور اگر کوئی نادان اس کو حقیر سمجھے اور اس کا مذاق اڑائے تو ہرگز اس کی پرواہ مت کرو، اور ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ لو۔ کہ یہ خدا کے پیارے نبیوں کی صفت ہے اور حلال کمائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اس لیے اس پر جی جان سے عمل کرو۔

بعض نبیوں کی دستکاری

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے کھیتی کی، حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا پیشہ ہے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعض مفسرین نے ان کو نبی بھی کہا ہے وہ زنبیل یعنی ڈلیا اور ٹوکری بنایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ جو معماری کا کام ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے تیر بنایا کرتے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد بکریاں چراتے تھے۔ اور بکریاں پال پال کر ان کو بیچا کرتے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بھی اونٹ اور بکریاں چراتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے۔ جو لوہار کا کام ہے حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنایا کرتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دوکاندار کے ہاں کپڑا رنگتے تھے اور خود ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۸ باب الاجارہ وغیرہ مختلف کتب)

اگرچہ ان مقدس پیغمبروں کا گزر بسر ان چیزوں پر نہیں تھا مگر یہ تو قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ان پیغمبروں نے ان کاموں کو کیا ہے۔ اور ان دھندوں کا عار اور عیب نہیں سمجھا ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے اولیاء اور فقہاء و محدثین میں سے بعض نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے۔ کسی نے جوتا بنانے کا پیشہ کیا ہے۔ کسی نے مٹھائی بنانے کا دھندا کیا ہے کسی نے درزی کا کام کیا ہے۔

بعض آسان دستکاریاں

لڑکوں کے لیے بعض آسان دستکاریاں اور پیشے یہ ہیں، سلائی کا ہنر، اور مشین سے کپڑے سینا، کپڑا بننا، سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کرنا، بجلی کی فٹنگ کرنا، بڑھئی کا کام، لوہار، معمار اور سنار کا کام کرنا ٹائپ کرنا، کتابت کرنا، پریس چلانا، کپڑوں کی رنگائی چھپائی، دھلائی کرنا، کھیتی کرنا۔

لڑکیوں کے لیے آسان دستکاریاں یہ ہیں سوئٹر بننا، اونی اور سوتی موزے بنانا، چکن کاڑھنا، ٹوپیاں اور کپڑے سی سی کر بیچنا، سوت کاتنا، چوٹیاں بنانا، رسی بٹنا، چارپائی بننا، کتابوں کی جلد بنانا، اچار، چٹنی، مربے وغیرہ بنا کر بیچنا۔

لڑکے اور لڑکیاں ان پیشوں اور ہنروں کو اگر سیکھ لیں تو وہ کبھی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی روزی روٹی کے لیے محتاج نہ رہیں گے۔

نہ تکلیف دو، نہ تکلیف اٹھاؤ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

یعنی مسلمان کا اسلامی نشان یہ ہے کہ تمام مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے سلامت رہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لیے بھی پسند کرے۔

ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے لیے یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ تکلیفوں میں مبتلا ہو۔ اور دکھ اٹھائے، تو پھر فرمانِ رسول کے مطابق ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے کسی قول وفعل سے کسی کو ایذا اور تکلیف نہ پہنچائے۔ اس لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

۱۔ کسی کے گھر مہمان جاؤ یا بیمار پرسی کے لیے جانا ہو تو اس قدر زیادہ دنوں تک یا اتنی دیر تک نہ ٹھہرو کہ گھر والا تنگ ہو جائے۔ اور تکلیف میں پڑ جائے۔

۲۔ اگر کسی کی ملاقات کے لیے جاؤ تو وہاں اتنی دیر تک مت بیٹھو یا اس سے اتنی زیادہ باتیں نہ کرو کہ وہ اکتا جائے۔ یا اس کے کام میں حرج ہونے لگے۔ کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔

۳۔ راستوں میں چارپائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ لوگ روزانہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے تیزی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر الجھ کر گر پڑتے ہیں۔ بلکہ خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چوٹ کھا جاتا ہے۔

۴۔ کسی کے گھر جاؤ تو جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی۔ اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے اس سے ایک گھٹیا درجے کے چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔

۵۔ ہڈی یا لوہے شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو، اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو ورنہ راستہ چلنے والوں کو ان چیزوں کے چبھ جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تمہیں کو تکلیف پہنچ جائے۔ اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے چھلکوں کو راستوں پر نہ

Marfat.com

ڈالو، ورنہ لوگ پھسل کر گریں گے۔

۶۔ کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرجس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو، کیونکہ بعض نازک مزاج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہوجایا کرتی ہے۔

۷۔ جب آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو جھاڑو مت دلواؤ، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔

۸۔ تمہاری کوئی دعوت کرے تو جتنے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا ہے خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ، شاید کھانا کم پڑ جائے، تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھی بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔

۹۔ اگر کسی مجلس میں دو آدمی پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہوں تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کہ ایسا کرنے سے ان دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔

۱۰۔ عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرے، کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے اسی طرح مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی چال ڈھال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے، کیونکہ بیوی کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔

۱۱۔ کسی دوسرے کے خط کو کبھی ہرگز نہ پڑھا کرو۔ ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ ہر شخص سے چھپانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم خط پڑھ لوگے تو اس کو تکلیف ہوگی۔

۱۲۔ کسی سے اس طرح کی ہنسی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اسی طرح کسی کو ایسے نام یا القاب سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو، قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۳۔ جس مجلس میں کسی عیبی آدمی کے عیب کا ذکر کرنا ہو۔ تو پہلے دیکھ لو کہ وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں ہے ورنہ اس عیب کا ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف و ایذا پہنچے گی۔

۱۴۔ دیواروں پر پان کھا کر نہ تھوکو۔ کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی گھن پیدا ہوگی۔

۱۵۔ دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں۔ اور تم سے کچھ پوچھتے گچھتے نہ ہوں تو خواہ مخواہ تم ان کو کوئی رائے مشورہ نہ دو، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے، یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، اور تم خود بلا ضرورت خواہ مخواہ کسی تکلیف میں پڑو۔

آدابِ سفر

۱۔ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے پیشاب و پاخانہ وغیرہ ضروریات سے فراغت حاصل کرلو۔

۲۔ اکیلے سفر کرنا خصوصاً خطروں کے دور میں اچھا نہیں ایک دو رفقاءِ سفر میں ساتھ ہوں تاکہ وقتِ ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں یہ مسنون طریقہ ہے۔

۳۔ سفر میں کم سے کم سامان ہو۔ یہ آرام دہ اور اچھا ہے بعض عورتوں میں یہ عیب ہے کہ وہ سفر میں بہت زیادہ سامان لاد لیا کرتی ہیں جس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ خاص کر سب سے زیادہ مصیبت مردوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔ تمام سامانوں کو سنبھالنا لادنا اتارنا، مزدوری کے پیسے دینا یہ ساری بلائیں مردوں کے سروں پر نازل ہوتی ہیں عورتیں تو اچھی خاصی بے فکر بیٹھی رہتی ہیں پان چباتی رہتی ہیں اور باتیں بناتی رہتی ہیں۔

۴۔ لڑاکا اور جھگڑالو آدمیوں کے ساتھ ہرگز سفر نہ کیا کرو، ہر قدم پر کوفت اور تکلیف اٹھاؤ گے۔

۵۔ سفر میں جب تم کسی کے مہمان بنو تو سب سے پہلے پیشاب پاخانہ کی جگہ معلوم کرلو۔

Marfat.com

۶۔ سفر میں مطالعہ کے لیے کوئی کتاب، چند کارڈ، لفافے، پنسل، سادہ کاغذ، لوٹا گلاس مصلّٰی، چاقو، سوئی دھاگہ، کنگھا، آئینہ ضرور ساتھ رکھ لو، اگر میزبان کے گھر بستر ملنے کی امید ہو تو خیر ورنہ مختصر بستر بھی ہونا چاہیئے۔

۷۔ جہاں جانا ہے وہاں دن میں اور جلد پہنچنا چاہیئے۔ بعض مردوں اور عورتوں میں یہ عیب ہے کہ خواہ شہر میں یا سفر میں کہیں بھی جانا ہو۔ تو ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتے ہیں بعض کی گاڑیاں چھوٹ جاتی ہیں۔ اور بلا وجہ تاخیر سے منزل مقصود پر پہنچتے ہیں اور سارا پروگرام بگڑ جاتا ہے۔

اللہ و رسول کا محب یا محبوب کون؟

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا محب بن جائے یا اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بن جائے تو اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ سچی بات بولے، اور جب اس کو کسی چیز کا امین بنا دیا جائے تو وہ اس امانت کو ادا کرے اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

مسلمانوں کے عیوب چھپاؤ

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو دیکھ لے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا بڑا ثواب عطا فرمائے گا جیسے کہ زندہ درگور کی ہوئی بچی کو کوئی قبر سے نکال کر اس کی پرورش اور اس کی زندگی کا سامان کر دے، (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴ باب الشفقۃ والرحمۃ)

دل کی سختی کا علاج

ایک شخص نے دربارِ رسالت میں یہ شکایت کی کہ میرا دل سخت ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۵)

Marfat.com

بوڑھوں کی تعظیم کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جوان آدمی کسی بوڑھے کی تعظیم اس کے بڑھاپے کی بنا پر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت کچھ ایسے لوگوں کو تیار فرمادے گا جو بڑھاپے میں اس کا اعزاز و اکرام کریں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ اصح المطابع)

بہترین گھر، اور بدترین گھر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو۔ اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے کہ اس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ اصح المطابع)

غرور اور گھمنڈ کی برائی

غرور یا گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں دیانتداری یا حسب نسب میں یا مال و سامان میں یا عزت و آبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت ہی قابل نفرت خصلت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ کے لیے نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخت دل اور متکبر جہنمی ہے اسی طرح ایک تیسری حدیث میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک بڈھا زناکار،

Marfat.com

دوسرے جھوٹا بادشاہ، تیسرے متکبر فقیر۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳، اصح المطابع)

دنیا کے لوگ بھی مغرور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس کے ڈر سے اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لیے ظاہر ہیں لوگ اس کی آؤ بھگت کر لیتے ہیں۔ مگر دل میں اس کو انتہائی برا سمجھ کر اس سے بے انتہا نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں چنانچہ جب متکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروّت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے بہر حال گھمنڈ و غرور اور شیخی مارنا جیسا کہ اکثر مالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے یہ بہت بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور وہ جب چاہے ایک سیکنڈ میں سب لے لے پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کون سی خوبی پر شیخی ماروں، تو ان شاء اللہ یہ بری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

بڑھیا عورتوں کی خدمت

حدیث شریف میں ہے کہ بڑھیا عورتوں اور مسکینوں کی خدمت کرنے کا ثواب اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اور ساری رات عبادت میں مستعدی کے ساتھ کھڑے ہونے والے کو اور لگاتار روزے رکھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲، اصح المطابع)

لڑکیوں کی پرورش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا یہ ارشاد نبوی سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص دو لڑکیوں

Marfat.com

کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی لڑکی کو پالے؟ تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ اصح المطابع)

ماں باپ کی خدمت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سنا کہ وہاں کوئی شخص قرآن مجید کی قراءت کر رہا ہے جب میں نے دریافت کیا کہ قراءت کرنے والا کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ کے صحابی حارثہ بن نعمان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے میرے صحابیو! دیکھ لو یہ ہے نیکوکاری۔ اور ایسا ہوتا ہے اچھے سلوک کا بدلہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ بہترین سلوک اپنی ماں کے ساتھ کرتے تھے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۹ اصح المطابع)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۹)

بیٹیاں جہنّم سے پردہ بنیں گی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر بھیک مانگنے کے لیے آئی۔ تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے اور میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور سے کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ مبتلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱ اصح المطابع)

Marfat.com

انسان کی تیس غلطیاں

(۱) اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی (۲) مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ پکار کرنا (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا (۵) بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا۔ (۶) اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسروں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا۔ (۷) کسی بدکار کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آجانا (۸) بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا (۹) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا (۱۱) لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا (۱۲) ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کرلینا (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا (۱۵) ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لیے نیکی کی توقع رکھنا۔ (۱۶) گمراہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا (۱۸) خود حرام و حلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر، جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا (۲۰) علم دین اور دینداری کی عزت نہ سمجھنا (۲۱) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا (۲۲) فقیروں اور سائلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا (۲۴) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا (۲۷) بغیر سوچے سمجھے بات کرنا (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا (۲۹) اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

سلیقہ اور آرام کی چند باتیں

۱۔ رات کو دروازہ بند کرتے وقت گھر کے اندر اچھی طرح دیکھ بھال کر لو کہ کوئی اجنبی

یا کُتّا بلّی اندر تو نہیں رہ گیا۔ یہ عادت ڈال لینے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ گھر میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

۲۔ گھر اور گھر کے تمام سامانوں کو صاف ستھرا رکھو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔

۳۔ سب گھر والے آپس میں طے کرلیں کہ فلاں چیز فلاں جگہ پر رہے گی پھر سب گھر والے اس کے پابند ہو جائیں کہ جب اس چیز کو وہاں سے اٹھائیں تو استعمال کرکے پھر اسی جگہ رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو بغیر پوچھے اور بلا ڈھونڈھے وہ مل جایا کرے۔ اور ضرورت کے وقت تلاش کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

۴۔ گھر کے تمام برتنوں کو دھو مانجھ کر کسی الماری یا طاق پر الٹا کرکے رکھ دو اور پھر دوبارہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو بغیر دھوئے استعمال نہ کرو۔

۵۔ کوئی جھوٹا برتن یا غذا یا دوا لگا ہوا برتن ہرگز ہرگز نہ رکھ دیا کرو۔ جھوٹے یا غذاؤں اور دواؤں سے آلودہ برتنوں میں جراثیم پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

(۶) اندھیرے میں بلا دیکھے ہرگز ہرگز پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ۔

۷۔ گھر یا آنگن کے راستہ میں چارپائی یا کرسی یا کوئی برتن یا کوئی سامان مت ڈال دیا کرو ایسا کرنے سے بعض دفعہ روز کی عادت کے مطابق بے کھٹکے چلے آنے والے کو ٹھوکر ضرور لگتی ہے اور بعض مرتبہ تو سخت چوٹیں بھی لگ جاتی ہیں۔

۸۔ صراحی کے منہ یا لوٹے کی ٹونٹی سے منہ لگا کر ہرگز کبھی پانی نہ پیو کیونکہ اولاً تو یہ خلافِ تہذیب ہے دوسرے یہ خطرہ ہے کہ صراحی یا ٹونٹی میں کوئی کیڑا مکوڑہ چھپا ہوا ور وہ پانی کے ساتھ پیٹ میں چلا جائے۔

۹۔ ہفتہ یا دس دنوں میں ایک دن میں گھر کی مکمل صفائی کے لیے مقرر کرلو کہ اسی دن سب کام دھندا بند کرکے پورے مکان کی صفائی کرلو۔

۱۰۔ دن رات بیٹھے رہنا یا پلنگ پر سوئے یا لیٹے رہنا تندرستی کے لیے بے حد نقصان دہ ہے مردوں کو صاف اور کھلی ہوا میں کچھ چل پھر لینا اور عورتوں کو کچھ محنت کا کام ہاتھ سے

کرلینا تندرستی کے لیے بہت ضروری ہے ۔

۱۱۔ جس جگہ چند آدمی بیٹھے ہوں اس جگہ بیٹھ کر نہ تھوکو نہ کھنکھار نکالو، نہ ناک صاف کرو کہ خلاف تہذیب بھی ہے اور دوسروں کے لیے گھن پیدا کرنے والی چیز ہے ۔

۱۲۔ دامن یا آنچل یا آستین سے ناک صاف نہ کرو ۔ نہ ہاتھ منہ ان چیزوں سے پوچھو، کیونکہ یہ گندگی ہے اور تہذیب کے خلاف بھی ۔

۱۳۔ جوتی اور کپڑا یا بستر استعمال سے پہلے جھاڑ لیا کرو ممکن ہے کوئی موذی جانور بیٹھا ہو جو بے خبری میں تمہیں ڈس لے ۔

۱۴۔ چھوٹے بچوں کو کھلاتے کھلاتے کبھی ہرگز ہرگز اچھال اچھال کر نہ کھلاؤ خدانخواستہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو بچے کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی ۔

۱۵۔ بیچ دروازہ میں نہ بیٹھا کرو سب آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی اور خود تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے ۔

۱۶۔ اگر پوشیدہ جگہوں میں کسی کے پھوڑا پھنسی یا درد و ورم ہو تو اس سے یہ نہ پوچھو کہ کہاں ہے ؟ اس سے خواہ مخواہ اس کو شرمندگی ہوگی ۔

۱۷۔ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمربند یا تہبند یا ساڑھی باندھتے ہوئے باہر مت نکلو بلکہ اندر ہی سے باندھ کر باہر نکلو ۔

۱۸۔ جب تم سے کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو پہلے اس کا جواب دو پھر دوسرے کام میں لگو ۔

۱۹۔ جو بات کسی سے کہو یا کسی کا جواب دو تو صاف صاف بولو اور اتنے زور سے بولو کہ سامنے والا اچھی طرح سن لے اور تمہاری باتوں کو سمجھ لے ۔

۲۰۔ زبان بند کر کے ہاتھ یا سر کے اشاروں سے کچھ کہنا یا کسی بات کا جواب دینا یہ خلاف تہذیب اور حماقت کی بات ہے ۔

۲۱۔ اگر کسی کے بارے میں کوئی پوشیدہ بات کسی سے کہنی ہو اور وہ شخص اس مجلس میں موجود ہو تو آنکھ یا ہاتھ سے بار بار اس کی طرف اشارہ مت کرو کہ ناحق اس شخص کو طرح

Marfat.com

طرح کے شبہات ہوں گے۔

۲۲۔ کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دو یا برتن میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کرو، دور سے پھینک کر کوئی چیز کسی کو مت دیا کرو۔ شاید اس کے ہاتھ میں نہ پہنچ سکے اور زمین پر گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے یا خراب ہو جائے۔

۲۳۔ اگر کسی کو پنکھا جھلو تو اس کا خیال رکھو کہ اس کے سر یا چہرہ یا بدن کے کسی حصہ میں پنکھا لگنے نہ پائے، اور پنکھے کو اتنے زور سے بھی نہ جھلا کرو کہ تم خود یا دوسرے پریشان ہو جائیں۔

۲۴۔ میلے کپڑے جو دھوبی کے یہاں جانے والے ہوں گھر میں اِدھر اُدھر پڑا یا بکھرا ہوا زمین پر نہ رہنے دو، بلکہ مکان کے کسی کونے میں لکڑی کا ایک معمولی بکس رکھ لو اور سب میلے کپڑوں کو اسی میں جمع کرتے رہو۔

۲۵۔ اپنے اونی کپڑوں کو کبھی کبھی دھوپ میں سکھا لیا کرو اور کتابوں کو بھی، تاکہ کیڑے مکوڑے کپڑوں اور کتابوں کو کاٹ کر خراب نہ کر سکیں۔

۲۶۔ جہاں کوئی آدمی بیٹھا ہو وہاں گرد و غبار والی چیزوں کو نہ جھاڑو۔

۲۷۔ کسی دکھ یا پریشانی یا غم اور بیماری وغیرہ کی خبروں کو ہرگز اس وقت تک نہیں کہنا چاہیے جب تک کہ اس کی خوب اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے۔

۲۸۔ کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو۔ ہمیشہ ڈھانک کر رکھا کرو۔ اور مکھیوں کے بیٹھنے سے بچاؤ۔

۲۹۔ دوڑ کر منہ اوپر اٹھا کر نہیں چلنا چاہیئے اس میں بہت سے خطرات ہیں۔

۳۰۔ چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر اور پورا پاؤں زمین پر رکھ کرو، پنجوں یا ایڑی کے بل چلنا یا پاؤں گھسیٹتے ہوئے چلنا یہ تہذیب کے خلاف بھی ہے۔

۳۱۔ کپڑا پہنے پہنے نہیں سینا چاہیئے۔

۳۲۔ ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو، جب تک کسی کو ہر طرح سے بار بار آزما نہ لو، اس کا اعتبار مت کر لیا کرو، خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حجن صاحبہ بنی ہوئی

Marfat.com

کعبہ کا خلاف لیے ہوئے کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی گھروں میں گھسی پھرتی ہیں اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھ کر اللہ و رسول کی باتیں کرتی ہیں، خبردار خبردار ان عورتوں کو ہرگز ہرگز گھروں میں آتے ہی مت دو، دروازے ہی سے واپس کر دو۔ ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کا صفایا کر ڈالا ہے۔ ان عورتوں میں بعض چوروں اور ڈاکوؤں کی مخبر بھی ہوا کرتی ہیں جو گھر کے اندر گھس کر سارا ماحول دیکھ لیتی ہیں پھر چوروں اور ڈاکوؤں کو ان کے گھروں کا حال بتا دیتی ہیں۔

۳۳۔ جہاں تک ہو سکے کوئی سودا سامان ادھار مت منگایا کرو، اور اگر مجبوری سے منگایا کرو اور اگر مجبوری سے منگانا ہی پڑ جائے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو اور جب روپیہ تمہارے پاس آ جائے تو فوراً ادا کر دو، زبانی یاد پر بھروسہ مت کرو۔

۳۴۔ جہاں تک ہو سکے خرچ چلانے میں بہت زیادہ کفایت سے کام لو اور روپیہ پیسہ بہت ہی انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ کے لیے تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

۳۵۔ جو عورتیں بہت سے گھروں میں آیا جایا کرتی ہیں جیسے دھوبن، نائن وغیرہ ان کے سامنے ہرگز ہرگز اپنے گھر کے اختلاف اور جھگڑوں کو مت بیان کرو کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھروں میں کہتی پھرتی ہیں۔

۳۶۔ کوئی مرد تمہارے دروازہ پر آ کر تمہارے شوہر کا دوست یا رشتہ دار ہونا ظاہر کرے تو ہرگز اس کو اپنے مکان کے اندر مت بلاؤ نہ اس کا کوئی سامان اپنے گھر میں رکھو نہ اپنا کوئی قیمتی سامان اس کے سپرد کرو ایک غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ اس کے لیے باہر بھیج دو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے ہرگز اس پر بھروسہ مت کرو۔ نہ گھر میں آنے دو ایسے لوگوں نے بہت سے گھروں کو لوٹ لیا ہے اسی طرح اگر بے پہچانا ہوا آدمی گھر پر آ کر یا سفر میں کوئی کھانے کی چیز دے تو ہرگز مت کھاؤ وہ لاکھ برا ماننے پروا مت کرو بہت سے سفید پوش ٹھگ نشہ والی یا زہریلی چیز کھلا کر گھر والوں یا مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔

۳۷۔ محبت میں اپنے بچوں کو بلا بھوک کے کھانا مت کھلاؤ، نہ اصرار کر کے زیادہ کھلاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں بچے بیمار ہو جاتے ہیں جس کی تکلیف تم کو اور بچوں دونوں کو

بھگتنی پڑتی ہے۔

۳۸۔ بچوں کو سردی گرمی کے کپڑوں کا خاص طور پر دھیان لازمی ہے بچے سردی گرمی لگنے سے بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔

۳۹۔ بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھا کرو تاکہ یاد رہے اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تیرے باپ کا کیا نام ہے؟ تیرے ماں باپ کون ہیں؟ تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کوئی نہ کوئی اس کو تمہارے پاس پہنچا دے گا۔ یا تمہیں بلا کر بچہ تمہارے سپرد کر دے گا۔ اور اگر بچے کو ماں باپ کا نام یاد نہ رہا تو بچہ یہی کہے گا کہ میں ابا یا اماں کا بچہ ہوں۔ کچھ خبر نہیں کہ کون ابا؟ کون اماں؟

۴۰۔ چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گھر سے باہر نہ چلی جایا کرو۔ ایک عورت بچے کے آگے کھانا رکھ کر باہر چلی گئی، بہت سے کوّوں نے بچے کے آگے کا کھانا چھین کر کھا لیا اور چونچ مار مار کر بچے کی آنکھ بھی پھوڑ ڈالی۔ اسی طرح ایک بچے کو بلی نے اکیلا پا کر اس قدر نوچ ڈالا کہ بچہ مر گیا۔

۴۱۔ کسی کو ٹھہرانے یا کھانا کھلانے پر بہت زیادہ اصرار مت کرو بعض مرتبہ اس میں مہمان کو الجھن یا تکلیف ہو جاتی ہے پھر سوچو کہ بھلا ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور بدنامی ہو۔

۴۲۔ وزن یا خطرہ والی کوئی چیز کسی آدمی کے اوپر سے اٹھا کر مت دیا کرو خدانخواستہ وہ چیز ہاتھ سے چھوٹ کر آدمی کے اوپر گر پڑی تو اس کا انجام کتنا خطرناک ہوگا؟

۴۳۔ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینی ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو خدانخواستہ اگر کسی نازک جگہ چوٹ لگ جائے تو کتنی بڑی مصیبت سر پر آن پڑے گی۔

۴۴۔ اگر تم کسی کے گھر مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے کہہ دو کہ ہم کھانا کھا کر آئے ہیں کیونکہ گھر والے لحاظ کی وجہ سے پوچھیں گے نہیں اور چپکے چپکے کھانا تیار کر لیں گے اور جب کھانا سامنے آ گیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو کھانا کھا کر آئے ہیں سوچو کہ

Marfat.com

اس وقت گھر والوں کو کتنا افسوس ہوگا؟

۴۵۔ مکان میں اگر رقم یا زیور وغیرہ دفن کر رکھا ہے تو اپنے گھر وں میں سے جس پر بھروسہ ہو اس کو بتا دو ورنہ شاید تمہارا اچانک انتقال ہو جائے تو وہ زیور یا رقم ہمیشہ زمین ہی میں رہ جائے گی۔

۴۶۔ مکان میں جلتا چراغ یا آگ چھوڑ کر باہر مت چلے جاؤ، چراغ اور آگ کو مکان سے نکلتے وقت بجھا دیا کرو۔

۴۷۔ اتنا زیادہ مت کھاؤ کہ چورن کی جگہ بھی پیٹ میں باقی نہ رہ جائے۔

۴۸۔ جہاں تک ممکن ہو رات کو مکان میں تنہا مت رہو خدا جانے رات میں کیا اتفاق پڑ جائے؟ لاچاری اور مجبوری کی تو اور بات ہے مگر جب تک ہو سکے مکان میں رات کو اکیلے نہیں سونا چاہیئے۔

۴۹۔ اپنے ہنر پر ناز نہ کرو۔

۵۰۔ بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا اس لیے صرف خدا پر بھروسہ رکھو۔

کارآمد تدبیریں

۱۔ پلنگ کی پائنتی اجوائن کی پوٹلیاں باندھنے سے اس پلنگ کے کھٹمل بھاگ جائیں گے۔

۲۔ اگر مچھر دانی میسر نہ ہو اور گرمیوں کے موسم میں مچھر زیادہ تنگ کریں تو بستر پر جا بجا تلسی کے پتے پھیلا دیں مچھر بھاگ جائیں گے۔

۳۔ لکڑی میں کیل ٹھوکتے ہوئے لکڑی کے پھٹنے کا خطرہ ہو تو اس کیل کو پہلے صابون میں ٹھوکنے کے بعد لکڑی میں ٹھوکنا چاہیے اس طرح لکڑی نہیں پھٹے گی۔

۴۔ کاغذی لیموں کا رس اگر دن میں چند بار پی لیں تو ملیریا کا حملہ نہیں ہوگا۔

۵۔ لُو سے بچنے کے لیے تیز دھوپ میں سفر کرتے وقت جیب میں ایک پیاز رکھ لینا چاہیئے۔

Marfat.com

۶۔ ہیضہ کے حملہ سے بچنے کے لیے سرکہ، لیموں اور پیاز کا بکثرت استعمال کرنا چاہیئے۔

۷۔ سبزیوں کو جلد اگانے اور آٹے میں خمیر جلد آنے کے لیے خربوزہ کے چھلکوں کو خوب سکھائیں اور اس کو باریک پیس کر سفوف تیار کرلیں پھر اسی سفوف کو سبزیوں میں جلد گلانے کے لیے ڈالیں اور آٹے میں خمیر جلد آنے کے لیے تھوڑا سفوف آٹے میں ڈال دیا کریں۔

۸۔ روغنِ زیتون دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

۹۔ ہچکی آ رہی ہو تو لونگ کھا لینے سے بند ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ سر میں جوئیں پڑ جائیں تو ست پودینہ صابون کے پانی میں حل کر کے سر میں ڈالیں اور سر کو خوب دھوئیں دو تین مرتبہ ایسا کر لینے سے کل جوئیں مر جائیں گی۔

۱۱۔ لیموں کی پھانک چہرہ پر کچھ دنوں مَلنے اور پھر صابُن سے دھو لینے سے چہرہ کے کیل مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ پیدل چلنے کی وجہ سے اگر پاؤں میں تھکن زیادہ معلوم ہو تو نمک ملے ہوئے گرم پانی میں کچھ دیر پاؤں رکھ دینے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

۱۳۔ لیموں کو اگر بھوبھل میں گرم کر کے نچوڑیں تو عرق آسانی کے ساتھ دوگنا نکلے گا۔

۱۴۔ آگ سے جل جائیں تو جلے ہوئے مقام پر فوراً روشنائی لگائیں یا چونا کا پانی ڈالیں یا بروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں گھول کر لگائیں۔

۱۵۔ سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو کاٹنے سے ذرا اُوپر فوراً کسی مضبوط دھاگے سے کس کر باندھ دو پھر کاٹنے کی جگہ افیون لگا دو، تاکہ وہ جگہ سن ہو جائے پھر بلیڈ سے زخم لگا کر دبا دو، تاکہ چند قطرہ خون نکل جائے، پھر پیاز کو چولہے میں بھون کر اور نمک ملا کر اس جگہ پر باندھ دیں۔ اور مریض کو سونے نہ دیں۔ یہ فوری ترکیب کر کے پھر ڈاکٹر سے علاج کرائیں اور انجکشن لگوائیں۔

۱۶۔ اگر کوئی سنکھیا یا افیون یا دھتورہ کھائے تو فوراً سویہ کا بیج دو تولہ آدھ سیر

پانی میں پکا کر اس میں پاؤ بھر گھی ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں جب خوب قے ہو جائے تو دودھ پلائیں اور اگر دودھ سے بھی قے ہو جائے تو بہت اچھا ہے اور مریض کو سونے نہ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

کیڑوں مکوڑوں کو بھگانا

سانپ ایک پاؤ نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر گھر کے تمام بلوں سوراخوں اور کونوں میں چھڑک دیں اگر گھر میں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی یہ پانی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں کبھی سانپ نہیں آئے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ گھر کے بلوں میں اور دوسرے سب سوراخوں میں رائی ڈال دیں۔ سانپ فوراً ہی مر جائے گا اور اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں۔ تو سانپ قریب نہیں آسکتا۔

بچھو مولی کا عرق اگر بچھو کے اوپر ڈال دیا جائے تو بچھو ضرور مر جائے گا اور اگر بچھو کے سوراخ میں مولی کے چند ٹکڑے ڈال دیے جائیں تو بچھو سوراخ سے باہر نہیں نکل سکے گا بلکہ سوراخ کے اندر ہی ہلاک ہو جائے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ چرچٹہ گھاس کی جڑ اگر بچھونے پر رکھ دی جائے تو بچھو بستر پر نہیں چڑھ سکے گا۔

اگر بچھو ڈنگ مار دے تو بہروزہ کا تیل لگائیں۔ یا چرچٹہ کی جڑ گھس کر لگائیں زہر اتر جائے گا۔

کنکھجورا گوجر اگر کسی کے بدن میں چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو نشکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ہی اس کے پاؤں کھال میں سے باہر نکل جائیں گے اور اگر پیاز کا عرق کنکھجورہ کے اوپر ڈال دیں تو وہ جگہ بھی چھوڑ دے گا اور پھر فوراً ہی مر جائے گا۔ اور اگر اس کے پاؤں چبھنے سے زخم ہو گیا ہے۔ تو پیاز پھلپھلا کر اس زخم پر باندھنا اکسیر ہے۔

Marfat.com

پسّو اندرائن کے پھل یا جڑ پانی میں بھگو کر تمام گھر میں پانی چھڑک دیں، تو اس مکان سے پسّو بھاگ جائیں گے۔

چیونٹیاں ہینگ سے بھاگ جاتی ہیں۔

کپڑوں اور کتابوں کا کیڑا افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں تو کپڑے اور کتابیں کیڑوں کے کھانے سے محفوظ رہیں گی۔

زمانۂ حمل کی احتیاط و تدابیر

۱۔ حمل کے زمانے میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غذائیں نہ کھائے جس سے قبض پیدا ہو جائے۔ اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ کھائیں، بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں، یا دو تین تولہ منقّی یا ایک ہڑ کا مُربہ کھالیں۔

۲۔ حاملہ عورت کو چاہیئے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑے اور نہ دوڑ کر چلے اسی طرح اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اترے، اسی طرح سیڑھی پر دوڑ کر نہ چلے بلکہ آہستہ آہستہ چڑھے، غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ ہے اور نہ پیٹ کو جھٹکا لگنے دے نہ بھاری بوجھ اٹھائے نہ کوئی سخت محنت کا کام کرے، نہ غم اور غصہ کرے، نہ دست لانے والی دوائیں کھائے، نہ زیادہ خوشبو سونگھے۔

۳۔ حاملہ عورت کو چلنے پھرنے کی عادت رکھنی چاہیئے کیوں کہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور سُستی بڑھتی ہے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۔ حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں سونا چاہیئے خصوصاً چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۵۔ اگر حاملہ عورت کو قے آنے لگے تو پودینہ کی چٹنی یا کاغذی لیموں استعمال کریں۔

۶۔ اگر حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو قرص کہربا، کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

Marfat.com

۷- اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے تک پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھا یہ ہے کہ لنگوٹ باندھے رہے اور بالکل کوئی بوجھ نہ اٹھائے، اور نہ محنت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے، تو فوراً ہی حکیم یا ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے۔

۸- اگر خدانخواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کرے اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۹- اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غذائیں چھڑا دیں اور سادہ غذائیں کھائیں اور اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو "نمک سلیمانی"، یا "جوارش کمونی"، کھلائیں بہر حال تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔ ایسی حالت میں علاج سے بہتر پرہیز اور احتیاط ہے۔

۱۰- بعض حاملہ عورتوں کے پیروں پر ورم آجاتا ہے یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے ولادت کے بعد خود بخود یہ ورم جاتا رہتا ہے۔

زچّہ کی تدبیروں کا بیان

۱- حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کرانے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہے لہذا مندرجۂ ذیل تدبیروں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں۔ اور دو تولہ روزانہ کھائیں۔ گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں، مکھن وغیرہ بھی کھلائیں ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

۲- جب ولادت کا وقت آجائے اور دردِ زِہ شروع ہو جائے، تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے

Marfat.com

ولادت کی آسانی کے لیے مجرّب تعویذات بھی ہیں۔ جن کا ذکر آگے "عملیات" کے بیان میں ہم لکھیں گے۔

۳۔ پیدائش کے وقت کسی ہوشیار دائی یا لیڈی ڈاکٹر کو ضرور بلا لینا چاہیے اناڑی دائیوں کی غلط تدبیروں سے اکثر زچہ و بچّہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

۴۔ پیدائش کے بعد زچہ کے بدن میں تیل کی مالش بہت مفید ہے جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ ولادت کے بعد چند دنوں تک مالش کرائی جاتی ہے یہ بہت ہی مفید ہے۔

۵۔ جس عورت کے دودھ بہت کم ہوتا ہو اگر وہ دودھ آسانی کے ساتھ ہضم کر سکتی ہو تو اس کو روزانہ دودھ پینا چاہیے اور مرغ وغیرہ کا یخنی شوربہ اور گاجر کا حلوہ وغیرہ عمدہ غذائیں ہیں اور پانچ ماشہ کلونجی اور پانچ ماشہ تودری سرخ دودھ میں پیس کر پلائیں۔

بچوں کی احتیاط اور تدابیر

۱۔ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیں پھر اس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہیں، تو یہ بچوں کی تندرستی کے لیے بہت مفید ہے۔ اور نہلاتے رہیں تو یہ بچوں کی تندرستی کے لیے بہت مفید ہے اور نہلانے کے بعد بچوں کے بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کے لیے اکسیر ہے۔

۲۔ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو یہ بہت مفید ہے۔

۳۔ بچوں کو خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھیں سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیں۔

۴۔ پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں روشنی بہت تیز ہو کیوں کہ بہت تیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

۵۔ جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مسوڑھوں پر

Marfat.com

مرغ کی چربی ملا کریں اور روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد بھی ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرتے رہیں۔

۶۔ جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کچھ کھانے لگے تو خبردار! خبردار بچے کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیں بلکہ نہایت ہی لطیف اور نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں بچے کو کھلائیں اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں۔ اور پھل وغیرہ بھی بچے کو کھلاتے رہیں اور جس قدر ماں باپ کو مقدور ہو بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیں اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ تمام عمر کام آئے گی ہاں اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بار بار نہیں غذا دینی چاہیے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے، دوسری غذا ہرگز نہ دیں۔

۷۔ بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے۔ کہ یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لیے بہت مضر اور نقصان دینے والی ہیں سوکھے اور تازہ میووں کا بچوں کو کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

۸۔ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔ اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

۹

عملیات

یہ ایماں ہے خدا شاہد کہ ہیں آیاتِ قرآنی
علاجِ جملہ علتہائے جسمانی و روحانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں اور قرآن مجید کی مبارک آیتوں وظائف اور دعاؤں میں اس قدر فیوض و برکات اور عجیب عجیب تاثیرات ہیں کہ جن کو دیکھ کر بلاشبہ قدرتِ خداوندی کا جلوہ نظر آتا ہے۔ بہت سے مریض جن کو تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے لا علاج کہہ کر مایوس کر دیا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ اور قرآن مجید کی مقدس آیتوں سے صحیح طریقے پر چارہ جوئی کی گئی۔ تو دم زدن میں بڑے بڑے خوفناک اور بھیانک امراض اس طرح ختم ہو گئے کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ جادو اور آسیب وغیرہ کی بلائیں اتنی خطرناک ہیں کہ حکیموں کی طب اور ڈاکٹروں کی ڈاکٹری اس منزل میں بالکل لاچار ہے۔ لیکن دعاؤں وظیفوں اور قرآنی آیتوں کی تاثیرات قہرِ الٰہی کی وہ تلوار ہیں کہ جن کی تیز دھار سے جادو، ٹونا، آسیب سب کے سر قلم ہو جاتے ہیں۔ جادو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور آسیب بھی کبھی بھاگ جاتا ہے اور کبھی گرفتار ہو کر جل جاتا ہے اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند عملیات اور قرآنی آیات کے تعویذات تحریر کر دیں تاکہ اہلِ حاجت ان کے فیوض و برکات سے فائدہ

Marfat.com

اٹھائیں۔

اعمال اور دعاؤں کی شرائط

یاد رکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دعاؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ اسی ترکیب سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط، کچھ ترکیبیں، کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور فیوض و برکات حاصل نہ ہوں گے ان شرائط میں سے سات شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی امید رکھنا نادانی ہے اور وہ سب شرطیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اکل حلال — یعنی حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔

۲۔ صدق مقال — یعنی ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

۳۔ اخلاص — یعنی نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ ہی کے لیے کرنا۔

۴۔ تقویٰ — یعنی شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

۵۔ شعائر الٰہی کی تعظیم — یعنی اللہ کے دین کے نشانوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگان دین کا ہمیشہ ادب و احترام کرنا۔

۶۔ حضور قلب — یعنی جو وظیفہ بھی پڑھیں، دل کی حضور کے ساتھ پڑھنا۔

۷۔ مضبوط عقیدہ — یعنی جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا اور پختہ عقیدہ رکھنا، اگر تذبذب یا تردد رہا۔ تو وظیفہ یا عمل میں اثر

نہ رہے گا۔

وظائف کے ضروری آداب

اوپر ذکر کی ہوئی سات شرطوں کے علاوہ اعمال و وظائف کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں ہر عمل کرنے والے کو لازم ہے کہ ان آداب کا بھی لحاظ و خیال رکھے، ورنہ دعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آداب دعا اور وظائف کی تعداد یوں تو بہت زیادہ ہے مگر ہم ان میں سے چند نہایت ہی اہم اور ضروری آداب کا تذکرہ کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ بارگاہِ حق میں عجز و نیاز یعنی ہر عمل کرنے یا تعویذات لکھنے کے وقت نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خداوند قدوس کی بارگاہ میں عاجزی و نیازمندی کا اظہار کرے۔

۲۔ صدقہ و خیرات یعنی ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرے۔

۳۔ درود شریف یعنی ہر عمل، ہر دعا، ہر وظیفہ کے اوّل و آخر درود شریف کا ورد کرے۔

۴۔ بار بار دعا مانگے یعنی وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لیے دعا مانگے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کردے بلکہ بار بار گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگے۔

۵۔ تنہائی یعنی جہاں تک ہو سکے ہر دعا اور وظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔

۶۔ کسی کو نقصان نہ پہنچائے یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لیے ہرگز ہرگز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔

۷۔ خوراک میں کمی یعنی جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے تو اس دوران میں بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے بھر پیٹ نہ کھائے، کیوں کہ پیٹ

Marfat.com

بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔

۸۔ پاکی اور صفائی اعمال اور وظائف پڑھتے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال ولحاظ رکھے، بلکہ خوشبو بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی وصفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق وکردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔

۹۔ پاک روشنائی جو تعویذ لکھے وہ زعفران سے لکھے یا ایسی روشنائی سے لکھے جس میں سپرٹ نہ پڑی ہو بلکہ اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی روشنائی ہونی چاہیے جو زمزم شریف میں گھولی ہوئی ہو یا دریاؤں کے جاری پانی ہیں۔

۱۰۔ اچھی ساعت اچھی نیّت ہر عمل اچھی ساعت میں کرے اور ہر تعویذ اچھی ساعت میں قبلہ رو ہو کر لکھے، اور تعویذ لکھتے وقت ہرگز کوئی طمع اور لالچ دل میں نہ لائے۔ بلکہ اخلاص کے ساتھ تعویذ لکھ کر حاجت مندوں کو دے ہاں اگر لوگ اپنی طرف سے تعویذوں کا نذرانہ خوشی کے ساتھ پیش کریں تو اس کو رد نہ کرے۔

سفلی ورحمانی عملیات

عملیات کی دو قسمیں ہیں ایک سفلی، دوسرے رحمانی، سفلی عملیات ناجائز اور حرام ہیں بلکہ ان میں سے بعض صریح کفر اور شرک ہیں۔ لہٰذا تمام سفلی عملیات جادو، ٹونا وغیرہ کوئی مسلمان کبھی ہرگز ہرگز نہ کرے۔ ورنہ ایمان برباد ہو جائے گا۔ ہاں رحمانی عملیات جائز ہیں۔ جو قرآن شریف کی آیتوں اور مقدّس دعاؤں کے ذریعہ کیے جاتے ہیں مگر رحمانی عمل بھی اسی وقت جائز ہیں جب کہ شریعت اجازت دے مثلاً دشمنی ڈالنے کے لیے کوئی رحمانی عمل کیا جائے تو یہ اسی صورت میں جائز ہو گا کہ شریعت اس کو جائز قرار دے۔ چنانچہ کسی مرد وعورت میں ناجائز تعلق ہو گیا ہے تو ان دونوں میں عداوت ڈالنے کے لیے کوئی رحمانی عمل کرنا جائز ہے بلکہ ثواب کا کام ہے۔ کہ دونوں کو گناہ سے بچانا مقصود ہے لیکن میاں بیوی، یا بھائی بھائی کے درمیان دشمنی ڈالنے کے لیے کوئی رحمانی کرنا حرام اور گناہ ہے۔

Marfat.com

موکلاتی عملیات سے بچتے رہو

رحمانی عملیات کی دو قسمیں ہیں ایک مؤکلاتی جو مؤکلوں کے واسطہ سے ہوتا ہے دوسرے غیر مؤکلاتی جس میں مؤکلوں کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ مؤکلاتی عملیات بہت ہی مؤثر ہوا کرتے ہیں لیکن ان میں بڑے بڑے خطرات بھی ہیں بلکہ جان کا بھی ڈر رہتا ہے۔ اس لیے مؤکلاتی عملیات سے ہمیشہ دور ہی بھاگتے رہنا چاہیئے۔ جو لوگ بھی موکلاتی عملیات کے چکر میں پڑے وہ خطرات کے بھنور میں پھنس گئے۔ کوئی کوڑھی ہوا کوئی پاگل ہوگیا، کوئی جان سے مارا گیا شیخ کامل کی تعلیم و اجازت مؤکلاتی عملیات میں انتہائی ضروری ہے۔ اور اس زمانے میں "شیخ کامل" کا ملنا بہت دشوار ہے۔ اس لیے ہم یہاں چند غیر مؤکلاتی عملیات لکھتے ہیں ان عملیات میں مؤکلوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اور ہر سنی مسلمان مرد و عورت جو پابند شریعت ہوں ان سب کو ان اعمال و تعویذات کے کرنے کی اجازت ہے وہ اگر شرائط و آداب کی پابندی کریں گے تو فائدہ اٹھائیں گے ورنہ فائدہ سے محروم رہیں گے لیکن بہر حال ان کو نہ کوئی خطرہ ہوگا نہ کوئی نقصان۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خواص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"بسم اللہ شریف" کے خواص اور اس آیت مبارکہ کی خاصیتیں بہت ہیں ان میں سے چند فوائد یہاں لکھے جاتے ہیں جو بزرگوں کے مجرب اور آزمودہ ہیں۔

ہر طرح کی حاجت روائی اگر کوئی سخت مشکل یا حاجت پیش آجائے تو بدھ جمعرات اور جمعہ کو مسلسل تین دن روزہ رکھے اور جمعہ کا غسل کرکے نماز جمعہ کے لیے جائے، اور کچھ خیرات بھی کرے۔ پھر نماز جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھ کر اپنے مقصد کے لیے دل لگا کر اور گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط اَلَّذِیْ مَلَئَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ (فیوض قرآنی بحوالہ الترغیب والترہیب ومفتاح الحسن وغیرہ)

لفظ حاجتی کے بعد اپنی ضرورت کا نام ذکر کرو۔

جس صحابی سے یہ دعا منقول ہے ان کا ارشاد ہے کہ یہ دعا نادانوں کو ہرگز مت سکھاؤ، کیوں کہ وہ ناجائز کاموں کے لیے پڑھیں گے اور گناہوں میں مبتلا ہوں گے۔ بزرگوں کے فرمان کے مطابق میں بھی سخت تاکید کرتا ہوں کہ ناجائز کاموں کے لیے کبھی ہرگز اس دعا کو نہ پڑھنا ورنہ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔

دشمنی دور ہو جائے اور محبت پیدا ہو جائے

اگر پانی پہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر مخالف کو پلا دو تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا۔ اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلادو تو محبت بڑھ جائے گی۔

(فیوض قرآنی)

ہر درد و مرض دور ہو جائے

جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حضور دل سے پڑھ کر دم کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آرام ہو جائے گا۔

(فیوض قرآنی)

Marfat.com

چور اور اچانک موت سے حفاظت

اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لو تو انشاء اللہ تعالیٰ مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔ (فیوض قرآنی)

حاجتوں کے لیے بسم اللہ اور نماز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھو کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھو، اور اپنی مراد کے لیے دعا مانگو، پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھو، اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لیے دعا مانگو، غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور ہر ہزارہ پر دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لیے دعا مانگو انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی (مرقع کلیمی و مجربات دیربی)

اولاد زندہ رہے گی

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی (فیوض قرآنی)

زہر کا اثر نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط یہ دعا پڑھ کر ہمیشہ کھانا کھائیں اور پانی وغیرہ پئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا اور زہر کوئی نقصان نہیں دے گا، لیکن پختہ عقیدہ اور شرائط کا پایا جانا ضروری ہے (فیوض قرآنی)

بخار سے شفاء

جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے، بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ط اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں (فیوض قرآنی بحوالہ مستدرک)

Marfat.com

تپ لرزہ سے شفاء

جس کو جاڑا بخار آتا ہو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	الرحیم	الرحمٰن	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	اللہ	بسم	الرحیم

بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو

بازار جاؤ تو یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْاَسْوَاقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْصَفْقَۃً خَاسِرَۃً ٥ اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ بازار میں خوب نفع ہوگا اور کوئی گھاٹا نہیں ہوگا۔ اس دعا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے۔ (طبرانی، تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۹)

آسیب دور ہو جائے

آسیب زدہ مریض پر یہ پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الٓمٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ٥ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ط

انشاء اللہ تعالیٰ آسیب نکل جائے گا اور پھر نہ آئے گا، پڑھنے والے میں تقویٰ اعتقادِ کامل اور روحانی قوت ہونی چاہیے اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے (فیوضِ قرآنی)

خطرہ میں پڑ جانے کے وقت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرہ میں پڑ جائے۔ تو یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا (الدر المنثور ج اص ٦)

Marfat.com

ہر آفت سے امان

جو شخص روزانہ صبح شام اس دعاء کو پڑھے وہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ه وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ه وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ه وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ه وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ه اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ه فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

اس دعا کا بڑا حصہ شرح سفر السعادۃ ص ۴۷۸ میں مذکور ہے اور پوری دعا متعدد بزرگوں نے لکھی ہے "القول الجمیل" ص ۷۷ میں لکھا ہے کہ میں نے اس دعا کو نہایت مفید پایا ہے۔

دفع آسیب و رد سحر کی چھ دعائیں

ان چھ دعاؤں کو "شش قفل" (چھ تالا) بھی کہتے ہیں جو شخص رات کو ہمیشہ شش قفل پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر خوف و خطرہ سے اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اگر شش قفل کو آسیب زدہ یا سحر و جادو کے مریض کے کان میں پڑھ کر پھونک ماردی جائے تو آسیب بھاگ جائے گا اور جادو اتر جائے گا (فیوض قرآنی)

قفل اوّل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ه

قفل دوم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ه

قفل سوم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ الْبَصِيْرِ

Marfat.com

الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ الْعَلِیْمُ الْبَصِیْرُ ہ

قفلِ چہارم: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ الْغَنِیُّ الْقَدِیْرُ ہ

قفلِ پنجم: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ہ

قفلِ ششم: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ الْحَکِیْمُ ہ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہ

ظالم اور شیطان کی شر سے پناہ

اس کے لیے حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ کی دعا بے حد نافع اور بہت ہی فائدہ بخش ہے امام الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس کی پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس مکتوب کا نام "اقتباس الانوار القبس فی شرح دعاء انس" ہے یہ مکتوب "اخبار الاخیار" ص ۱۹۱ کے حاشیہ پر چھپا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں۔

"امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "جمع الجوامع" میں محدث ابوالشیخ کی کتاب الثواب اور تاریخ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی ظالم گورنر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مختلف اقسام کے چار سو گھوڑے دکھا کر کہا کہ اے انس! کیا تم نے اپنے صاحب (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس بھی اتنے گھوڑے اور یہ شان و شوکت دیکھی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لیے رکھا جائے پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا وہ گھوڑا جو اپنی سواری کے لیے رکھا جاتا ہے،،

Marfat.com

تیسرا وہ گھوڑا جو نام و نمود کے لیے رکھا جاتا ہے اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا ، اے حجاج ! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں "
حجاج اس حدیث کو سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور کہا کہ اے انس ! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ، اور امیر المومنین (عبد الملک بن مروان) نے تمہارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے تو تو میں تمہارے ساتھ بہت برا معاملہ کر ڈالتا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حجاج ! قسم بخدا تو میرے ساتھ کوئی بدعنوانی نہیں کر سکتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات سنے ہیں جن کی برکت سے میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی بدولت کسی ظالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں حجاج اس کلام کی ہیبت سے دم بخود رہ گیا ، اور سر جھکا لیا ، تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر بولا کہ اے ابو حمزہ (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے نہ بتاؤں گا ، اس لیے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آگیا تو ان کے خادم حضرت ابان رضی اللہ عنہ ان کے سرہانے آ کر رونے لگے حضرت انس نے فرمایا کیا چاہتا ہے ؟ حضرت ابان نے عرض کی وہ کلمات ہمیں تعلیم فرمائیے جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی اور آپ نے انکار فرما دیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو سیکھ لو۔ ان کو صبح و شام پڑھنا وہ کلمات یہ ہیں۔

دعاءِ انس رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ ۔ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ

مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ ۰ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۰ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۰ اِنَّ وَلِیِّ يَا اللّٰهُ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۔

اس دعا کو تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ شام کو پڑھنا بزرگوں کا معمول ہے۔

(فیوض قرآنی)

ہر مرض سے شفاء

یہ کلمات پڑھے جائیں اور ان کا تعویذ پہنا جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۰ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۰ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۰ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۰ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۰

یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مجرب عمل ہے امام موصوف کا قول ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے مجھے کبھی طبیب (ڈاکٹر) کی ضرورت ہی نہیں ہوئی (فیوض قرآنی)

حرز ابودجانہ

جو جن و شیطان وغیرہ کے شر اور شرارتوں سے بچانے والا بہترین وظیفہ اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "خصائص کبرای" جلد ۲ ص ۹۸ میں امام بیہقی کی روایت لکھتے ہیں کہ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ! میں رات کو بستر پر لیٹتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنا کرتا ہوں اور کبھی کبھی بجلی کی سی چمک بھی دیکھتا ہوں ایک رات میں نے کچھ خوف زدہ ہو کر سر اٹھایا تو صحن میں ایک کالا سایہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا ہے میں نے

Marfat.com

بڑھ کر اس کو چھوا تو اس کی کھال ساہی کی کھال کی طرح کاٹنے والی تھی۔ پھر اس نے میرے منہ پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے محسوس ہوا کہ میں جل جاؤں گا۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قلم دوات اور کاغذ لاؤ میں نے پیش کیا تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لکھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقٌ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا نَهٰذَا كِتَابٌ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ○ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ تُغْلَبُوْنَ ○ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

یہ حرز آسیب زدہ کی گردن میں تعویذ بنا کر پہنا دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ آسیب جاتا رہے گا اگر گھر میں آسیب کا اثر ہے تو دیوار پر چسپاں کر دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب بھاگ جائے گا چنانچہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اس حرز کو لے کر گھر آئے، اور رات کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سوئے، تو ان کی آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اے ابو دجانہ! لات وعزای کی قسم ہے کہ میں ان کلمات سے جل رہا ہوں۔ میں اس تحریر والے کے حق کا وسیلہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس حرز کو اٹھا لیا، تو ہم تمہارے گھر اور تمہارے ہمسایہ کے گھر نہ آئیں گے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فجر کو مسجد نبوی میں آئے اور نماز پڑھ کر رات کا ماجرا سنایا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اے ابو دجانہ! اس ذات کی قسم ہے مجھے، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے

Marfat.com

اب یہ آسیب قیامت تک عذاب میں رہے گا (فیوض قرآنی)

خفقان کا تعویذ دل دھڑکتا ہو یا دل گھبراتا ہو یا دل میں درد یا جلن ہو تو یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے اور ڈورا اتنا بڑا ہو کہ تعویذ دل کے پاس ٹکا رہے تعویذ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم دل ما را کن مستقیم بحق ایاک نعبد وایاک نستعین وبحق الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وبحق طٰہٰ ویٰسٓ وبحق نٓ وصٓ وبحق یا بدوح۔

خواص سورۃ فاتحہ

امام دارمی، امام بیہقی وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے اس سورہ کا ایک نام "شافیہ" اور ایک نام "سورۃ الشفاء" ہے اس لیے کہ یہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے (بیضاوی)

روزی کی فراوانی وغیرہ مسند دارمی میں ہے کہ سو مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مکان سے جن بھاگ جائے اگر کسی گھر میں جن رہتا ہو اور پریشان کرتا ہو تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۃ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے مکان کے اطراف وجوانب میں چھڑک دینے کے بعد جن مکان میں سے چلا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر نہ آئے گا (فیوض قرآنی)

شفاء امراض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان میں ۴۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تھوک آنکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے (فیوض قرآنی)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو سورۃ فاتحہ

Marfat.com

اس طرح چالیس مرتبہ پڑھو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام میں ملاؤ اور الرحمٰن الرحیم کو تین بار پڑھو اور ہر مرتبہ آخر میں تین بار "آمین" کہو، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا (فوائد الفوادص ۴۴)

بیماری اور آفتوں کو دفع کرنے کے لیے

سات دنوں تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ صرف اتنا پڑھو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اول و آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھو، بیماریوں اور بلاؤں کو دور کرنے کے لیے بہت ہی مجرب عمل ہے (فیوض قرآنی)

خواص سورۂ بقرہ

شیطان بھاگ جائے

حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (احمد و ترمذی و مسلم)

بڑی برکت

حدیث شریف میں ہے کہ سورۂ بقرہ سیکھو، کہ اس کا حاصل کرنا بڑی برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا اور حاصل نہ کرنا بڑی حسرت کی بات ہے باطل پرست (جادوگر) اس کی تاب نہیں لا سکیں گے (مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ)

خواص آیۃ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی آیتوں میں بہت ہی عظمت والی آیت ہے (دارمی درمنثور)

اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو حسب ذیل برکتیں نصیب ہوں گی۔

۱۔ وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔

۲۔ وہ شیطان اور جن کی تمام شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ اگر محتاج ہوگا تو چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غریبی دور ہو جائے گی۔

Marfat.com

۴- جو شخص صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خالدون تک پڑھا کرے گا وہ چوری، غرق آبی اور جلنے سے محفوظ رہے گا۔

۵- اگر مکان میں کسی اونچی جگہ پر لکھ کر اس کا کتبہ آویزاں کر دیا جائے تو انشاء اللہ تعالے اس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہو گا۔ بلکہ روزی میں برکت اور اضافہ ہو گا اور اس مکان میں کبھی چور نہ آ سکے گا۔ (فیوض قرآنی)

تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے

اگر تم کسی خطرناک جگہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جاؤ یا دشمن تمہیں گرفتار کرنا چاہیں تو اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ ایک دوسرے سے پیٹھ لگا کر بیٹھیں پھر تم ان کے گرد آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے ایک دائرہ کھینچو، پھر تم بھی دائرہ کے اندر لوگوں سے پیٹھ لگا کر بیٹھو اور سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھو پھر قرآن کی ان آیتوں کو بھی پڑھو،

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ الرَّجِيمِ ○ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ؕ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ○ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ○ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ○ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ اس کے بعد تین مرتبہ يَا حَفِيظُ کہو پھر تین بار یہ پڑھو، يَا حَفِيظُ احْفَظْنَا اللَّهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِكَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ پھر تین بار يَا اللهُ پڑھو اور تین بار يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اب دائرہ کے تمام لوگ اور تم خود بھی بالکل خاموش ہو جاؤ آپس میں بھی بات چیت نہ کی جائے، انشاء اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کوئی بھی نہ دیکھ سکے گا۔ اور کوئی بھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ مجرب عمل ہے۔

(فیوض قرآنی)

Marfat.com

خواص سورۂ آلِ عمران
جو شخص قرضدار ہو گیا اگر وہ روزانہ سات بار سورۂ آلِ عمران پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ قرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی روزی کا سامان اور انتظام فرمائے گا۔

خواص سورۂ نساء
اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے میاں بیوی کو پلا دو تو دونوں میں محبت و موافقت پیدا ہو جائے گی اور اگر اس سورہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر خفقان کے مریض کو پلا دیں تو مرض خفقان زائل ہو جائے گا۔

خواص سورۂ مائدہ
جو شخص اس سورۂ کو روزانہ پڑھے گا وہ قحط اور فاقہ سے محفوظ رہے گا اور غیب سے اس کی روزی کا انتظام ہو جایا کرے گا، اس سورۂ کو لکھ کر اور دھو کر استسقاء کے مریض کو پلا دیں تو آرام ہو جائے گا۔

خواص سورۂ انعام
اس کے پڑھنے سے ہر طرح کی مشکل آسان ہو جاتی ہے کہا گیا ہے کہ مشکل دور ہونے کے لیے ایک بیٹھک میں اس کو اکتالیس بار پڑھو۔

خواص سورۂ اعراف
تین بار پڑھ کر حاکم کے پاس جاؤ حاکم مہربان ہو جائے گا۔ اور روزانہ اِس کی تلاوت کرنے سے ہر آفت سے محفوظ رہو گے۔

خواص سورۂ انفال
جو بلا قصور قید ہو گیا ہو سات بار اس سورۃ کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ قید سے رہائی ہو جائے گی۔

خواص سورۂ توبہ
۱۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر حاکم کے سامنے جاؤ وہ نرمی سے پیش آئے گا۔
۲۔ اس کا نقش مال و اسباب میں رکھو برکت ہو گی۔

خواص سورۂ یونس
۱۔ اکیس بار پڑھنے سے دشمن پر فتح ہو گی۔
۲۔ تیرہ بار پڑھنے سے مصیبت دور ہوتی ہے۔

خواص سورۂ ہود
دشمن پر فتح پانے کے لیے اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر تعویذ بنا لو۔

خواص سورۂ یوسف
۱۔ حفظ قرآن کی سہولت کے لیے پہلے سورۂ یوسف یاد کرو۔ اس کی برکت سے پورا قرآنِ مجید حفظ کرنا آسان ہو جائے گا۔

۲۔ جو شخص عہدہ سے معزول ہو گیا ہو وہ اس سورۂ کو تیرہ بار پڑھے عہدہ بحال ہو جائے گا اور حاکم مہربان ہو گا۔

۳۔ مفلس آدمی اسے پڑھ کر دعا مانگے انشاء اللہ چند روز میں غنی ہو جائے گا۔

خواص سورۂ رعد
جس گھر کے کاروبار کا فروغ اور جس باغ اور کھیت کی پیداوار کی ترقی منظور ہو اس کے چاروں کونوں پر اس سورۃ کی ابتدائی آیتیں لقوم یتفکرون تک لکھ کر دفن کو دو لیکن دفن اس طرح کرو کہ تعویذ کو ہانڈی میں رکھ کر اور ہانڈی کے منہ کو بند کر کے دفن کرنا تاکہ بے ادبی نہ ہو اگر رونے والے بچوں پر اُنیس بار پڑھ کر اس سورۃ کو دم کر دیں تو بچے ہنسنے کھیلنے لگیں گے۔

خواص سورۂ ابراہیم
جو شخص جادو کے زور سے نامرد بنا دیا گیا ہو وہ روزانہ تین بار اس سورۂ کو پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ جادو رفع ہو جائے گا اور نامردی دور ہو جائے گی۔

خواص سورۂ حجر
اس سورہ کو لکھ کر تعویذ پہننے والا لوگوں کی نظروں میں محبوب ہو گا۔

۲۔ اس کے کاروبار میں ترقی اور روزی میں برکت ہو گی۔

خواص سورۂ نحل
اگر اس کو لکھ کر دشمن کے مکان میں دفن کر دیں تو گھر ویران ہو جائے گا، کھیت اور باغ میں دفن کر دیں تو ستیاناس ہو جائے گا لیکن یہ اسی دشمن کے لیے کرنا جائز ہے۔ جس کو تباہ کرنے کے لیے شریعت اجازت دے۔

Marfat.com

خواص سورۂ بنی اسرائیل

اگر کوئی لڑکا کند ذہن یا تو تلا ہو تو اس سورہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر گھولو اور پلاؤ، انشاء اللہ تعالیٰ ذہن کھل جائے گا اور لڑکا فصیح زبان والا ہو جائے گا۔

خواص سورۂ کہف

اس سورہ کو ہمیشہ پڑھنے والا برص و جذام اور بلا خصوصاً دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مریم

پریشان حال آدمی سات بار پڑھے تو غنی ہو جائے اس سورہ کو لکھ کر پینا تمام آفتوں سے بچنے کا تعویذ ہے باغ اور کھیت میں اس کا پانی ڈال دو تو پیداوار بڑھ جائے گی۔

خواص سورۂ طٰہٰ

جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو وہ اکیس بار پڑھے انشاء اللہ تعالےٰ کسی صالح مرد سے شادی ہو جائے گی اس کو بکثرت پڑھنے والے کی روزی کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس پر کوئی جادو نہیں چل سکتا۔

خواص سورۂ انبیا

جو شخص روزانہ اس کو تین مرتبہ پڑھے، اس کا دل نور ایمان سے روشن ہو جاتا ہے۔ اور اس کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔

خواص سورۂ حج

کشتی اور جہاز پر سوار ہو کر تین بار پڑھ لو، انشاء اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ کشتی ساحل پر پہنچے گی۔ اور اس کی تلاوت سے جان و مال محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مومنون

اس کی تلاوت کی برکت سے نماز کی کاہلی دور ہو جائے گی فسق و فجور سے نفرت اور شراب کی عادت چھوٹ جائے گی۔ اس کا تعویذ پہننا مفلسی کو دور کرتا ہے۔

خواص سورۂ نور

جسے احتلام ہو جایا کرتا ہے وہ تین بار اس سورۂ کو پڑھ کر سوئے۔ دشمنوں کی زبان بندی کے لیے پانچ بار پڑھیں زنا کار کو تین مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے پلا دو، انشاء اللہ اس کی یہ بری عادت چھوٹ جائے گی۔

Marfat.com

خواص سورۂ فرقان اس کی تلاوت سے ظالم کے ظلم سے پناہ رہے گی اس کے نقش کا تعویذ سانپ بچھو سے محفوظ رکھتا ہے۔

خواص سورۂ شعراء اگر اولاد آدم یا ملازم نافرمان ہوں اور شرارت کرتے ہوں تو ان کی اصلاح کی نیت سے سات مرتبہ اس سورۂ کو باوضو پڑھ کر دعا مانگو انشاء اللہ تعالیٰ اصلاح ہو جائے گی۔

خواص سورۂ نمل اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر صندوق میں رکھ دینے سے سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت رہے۔

خواص سورۂ قصص بیمار کو تین روز تک اس سورہ کو پانی پر دم کر کے پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔ بالخصوص جذام دور کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ عنکبوت غم دور کرنے کے لیے اس سورۂ کو سات بار پڑھو۔

خواص سورۂ روم دشمنوں پر فتح پانے کے لیے اس کو اکیس بار پڑھیں۔

خواص سورۂ لقمان اس کو پڑھنے والا کبھی پانی میں غرق نہیں ہو گا اور ہر بیماری سے شفاء پائے گا۔

خواص سورۂ سجدہ اس کو سات مرتبہ مریض بالخصوص جذامی اور دق والے پر پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

خواص سورۂ احزاب جس لڑکی کے نکاح کا پیغام نہ آتا ہو اس کو اس سورہ کا نقش پہنا دو بہت جلد اس کی شادی ہو جائے گی۔

خواص سورۂ سبا ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے اس کو سات بار پڑھو اور موذی جانوروں سے بچنے کے لیے اس کو لکھ کر تعویذ بناؤ اور پہن لو۔

Marfat.com

خواص سورۂ فاطر

اگر اسے روزانہ بلاناغہ بادضو پڑھا جائے تو روح میں بڑی طاقت، اور بلند پروازی آجائے گی۔ اور غیبی نعمتوں کے ملنے کا انتظام ہو جائے گا۔

خواص سورۂ یٰسٓ

کسی مُردہ پر اس کو پڑھا جائے تو اس کو راحت ملتی ہے جو شخص ہر جُمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی زیارت کے لیے ان کی قبر پہ جائے اور سورۂ یٰسٓ پڑھے تو ان کے اتنے گناہ بخش دیے جائیں جتنے اس سورہ میں حروف ہیں (الدر المنثور ج ۵ ص ۲۵۸)

علامہ خواجہ احمد دیربی نے "فتح الملک المجید" میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ پڑھو، اس میں بیس برکتیں ہیں (۱) بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے (۲) پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے (۳) ننگا پڑھے تو لباس ملے۔ (۴) مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے (۵) عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے (۶) بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ (۷) قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے (۸) مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ کی طرف سے مدد ہو (۹) غمگین پڑھے تو اس کا رنج و غم دور ہو جائے (۱۰) جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ پا جائے۔

باقی برکتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سورۂ یٰسٓ کی ایک آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ۝ کو ایک ہزار چار سو اکہتر بار پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہو گی خواجہ دیربی لکھتے ہیں کہ یہ مجرب ہے اور سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادثات اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صبح کو سورۂ یٰسٓ پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گذرے گا۔ اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گذرے گی حدیث شریف میں ہے کہ یٰسٓ قرآن کا دل ہے (نسائی وابوداؤد وابن ماجہ)

خواص سورۃ الصافات

جس مکان میں جن رہتے ہوں وہاں اس سُورہ کو لکھ کر صندوق میں مقفل کر دیں انشاء اللہ جن کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

خواص سورۂ صٓ نظر بد کو دفع کرنے کے لیے سات بار اس سورہ کو پڑھ کر دم کریں۔

خواص سورۂ زمر اس کو روزانہ سات بار پڑھنے سے عزت اور دولت غیب سے ملتی ہے۔

خواص سورۂ مومن جسے پھوڑے نکلتے ہوں وہ روزانہ اس سورہ کو ایک بار پڑھ یا کرے اور اگر اس سورۂ کو لکھ کر دوکان میں آویزاں کریں تو خریدار بکثرت آئیں۔

خواص سورۂ حٰمٓ السجدہ جس کی آنکھوں میں کوئی عارضہ ہو وہ اس سورہ پاک کو لکھ کر پاک و صاف پانی میں دھوئے، اور آنکھوں میں لگائے یا اسی پانی میں سرمہ گھس کر آنکھوں میں لگائے انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔

خواص سورۂ شوریٰ جو شخص اس سورہ کو روزانہ ایک بار پڑھتا رہے گا، وہ دشمنوں پر غالب رہے گا۔

خواص سورۂ زخرف اس کو سات بار روزانہ پڑھنے سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اس کا تعویذ تمام امراض کے لیے شفا ہے۔

خواص سورۂ دخان کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کو سات بار پڑھیں اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیں۔

خواص سورۂ جاثیہ جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کر دو، انشاء اللہ تعالیٰ سکرات کی سختی سے نجات پا جائے گا۔ اور خاتمہ بالخیر ہو گا۔

خواص سورۂ احقاف اس کا دم کیا ہوا پانی آسیب والے کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

خواص سورۂ محمّد اس کو آبِ زمزم میں مشک و زعفران حل کر کے لکھو اور پیو! عزت و عظمت ملے گی اور طرح طرح کی بیماریوں سے شفا

حاصل ہوگی۔

خواص سورۂ فتح دشمنوں پر فتح پانے کے لیے اس کو اکیس مرتبہ پڑھو، اگر رمضان کا چاند دیکھ کر اس کے سامنے پڑھا جائے تو انشاء اللہ تعالےٰ سال بھر امن رہے گا۔

خواص سورۂ حجرات محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان کی سلامتی اور گھر میں خیر و برکت کے لیے اس کو اکتیس بار پڑھ کر دعا مانگو، اور پانی پر دم کر کے پی لو۔

خواص سورۂ قٓ باغ میں پھلوں کی کثرت اور کھیتوں میں پیداوار بڑھانے کے لیے اس سورہ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے درختوں اور کھیتوں پر چھڑک دیں بے شمار خیر و برکت انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی۔

خواص سورۂ ذاریات اس کو ستر بار پڑھنے سے آدمی غنی ہو جاتا ہے اور قحط دفع ہو جاتا ہے۔

خواص سورۂ طور اگر جذامی اس کو پڑھے شفایاب ہو اگر مسافر پڑھے سفر میں بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے۔

خواص سورۂ نجم اسے اکیس بار پڑھنے سے حاجت بر آتی ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا دشمنوں پر فتح پاتا ہے۔

خواص سورۂ قمر شبِ جمعہ میں اس کو پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

خواص سورۂ الرحمٰن اسے گیارہ بار پڑھنے سے تمام مقاصد پورے ہوتے ہیں اس کو لکھ کر اور دھو کر طحال کے مریض کو پلانا بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ واقعہ مشکوٰۃ ج اص ۱۸۹ میں حدیث ہے کہ جو شخص روزانہ سورۂ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ حضرت خواجہ کلیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ادائے قرض اور فاقہ دور کرنے کے لیے اس کو بعد مغرب

Marfat.com

پڑھو (مرقع کلیمی ص ۱۱۳)۔

بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ مغرب کے بعد بلا کچھ بات کیے سورۃ واقعہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا سَرِیْعَ الْحِسَابِ یَسِّرْلَنَا الْحِسَابَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْہُ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ اِلَیَّ وَاِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْہُ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلًا فَکَثِّرْہُ وَاِنْ کَثِیْرًا فَخَلِّدْہُ وَطَیِّبْہُ وَاِنْ کَانَ طَیِّبًا فَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فاقہ نہ ہو گا۔

خواص سورۂ حدید بیمار آدمی یا دشمن سے پریشان آدمی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو انشاء اللہ تعالیٰ بیماری اور پریشانی دور ہو جائے گی اور بعض بزرگوں کا قول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تلوار وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مجادلہ دو شخصوں یا دو جماعتوں کی باہمی جنگ وجدال ختم کرانے کے لیے اس کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۂ حشر اگر حاجت براری کے لیے چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں سورۂ حشر ایک بار پڑھی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو گی چینی کی تختی پر اس کو لکھ کر پینا نسیان کا علاج ہے۔ اس سورہ کی آخری تین آیتیں بہت اہم ہیں حدیث میں ہے کہ ان آیتوں میں "اسم اعظم" ہے۔

خواص سورۂ ممتحنہ جس لڑکی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لیے سورہ ممتحنہ پانچ پڑھی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی نیک مرد سے ہو جائے گا۔

خواص سورۂ صف جو لڑکا ماں باپ کا نافرمان ہو اس پر تین بار سورۂ صف پڑھ کر دم کر دو، انشاء اللہ تعالیٰ فرمانبردار ہو جائے گا مسافر اس کو پڑھے تو امن وامان سے رہے روزی میں خیر وبرکت ہو۔

Marfat.com

خواص سورۃ جمعہ

میاں بیوی میں اگر مخالفت ہو جائے تو جمعہ کے دن اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے دونوں کو پلا دو، دونوں میں انشاء اللہ تعالیٰ موافقت ہو جائے گی۔

خواص سورۃ منافقون

چغلخوروں کے شر سے بچنے کے لیے اسے روزانہ پڑھو اور اگر آنکھ میں درد ہو تو اس کو پڑھ کر دم کرو۔

خواص سورۃ طلاق

رنج و غم دور کرنے کے لیے اور ہر بیماری سے شفاء کے لیے اس کی تلاوت بہت مفید ہے۔

خواص سُورۃِ تحریم

ادائے قرض اور حصول غنا کے لیے اکیس بار پڑھو۔

خواص سورۃ ملک

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر رات میں اسے پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا (صحیح نسائی)

خواص سُورۃ نون

نماز میں اس سُورہ کو پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور ستر بار پڑھنے سے چغلخوروں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ حاقہ

۱- پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلاؤ۔

۲- جو بچہ زیادہ روتا ہو اس کو بھی پلاؤ۔

۳- جب بچہ پیدا ہو تو نہلانے کے بعد اس کا پڑھا ہوا پانی بچے کے منہ پر مل دو تو بچہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت ذہین ہو گا۔

خواص سورۃ معارج

احتلام کو روکنے کے لیے سونے سے پہلے آٹھ بار پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۃ نوح

اس کی تلاوت دشمنوں پر غالب آنے کے لیے بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ جن

اس کی تلاوت سے آسیب اور جنوں کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

خواص سُورۃ مزمّل اس کو گیارہ بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ مدثر اس کو پڑھ کر حفظ قرآن مجید کی دعا مانگو انشاءاللہ تعالیٰ قرآن مجید کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا۔

خواص سورۃ قیامۃ اس کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے پینے سے قلب میں نرمی اور رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور روزانہ پڑھنے سے مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

خواص سورۃ دھر اس کو بکثرت پڑھنے سے علم و حکمت کی باتیں زبان پر جاری ہو جاتی ہیں اور پچھتر بار پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔

خواص سورۃ مرسلات اس کو پڑھ کر دم کرنے سے ہر مرض خاص کر پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ نباء اس کو پڑھنے سے ضعفِ بصر کی شکایت دور ہو جاتی ہے پانی پر دم کرکے آنکھوں میں لگانا بھی مفید ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کے بعد اس سُورہ کو پانچ مرتبہ پڑھے گا۔ وہ اسیرِ عشقِ الٰہی ہو جائے گا۔ (فوائد الفواد ص ۹۴)

خواص سورۃ والنازعات جو شخص روزانہ اس کو پڑھے، اس کو جانکنی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

خواص سُورۃ عبس اس کی تلاوت نظر کی کمزوری اور رتوندھے کے لیے مفید ہے۔

خواص سورۃ تکویر پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنے سے آشوب چشم اور جالا وغیرہ دور ہو جاتا ہے اور اگر اس سورہ کو زعفران سے لکھ کر سات روز تک نامرد کو پلایا جائے تو امید ہے کہ انقلاب حال شروع ہو جائے گا۔

خواص سورۃ انفطار اس کی تلاوت کی برکت سے قیدی جلد چھوٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

خواص سورۃ تطفیف جس چیز پر پڑھ دو گے انشاء اللہ تعالیٰ وہ دیمک سے محفوظ رہے گی اور اگر لکھ کر بانجھ عورت کے گلے میں تعویذ پہنا دو، تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

خواص سورۃ انشقاق جس بچے کا دودھ چھڑانا منظور ہو اسے اس سورہ کا تعویذ پہنا دو، دردِزہ کی تکلیف میں گڑ اور پانی پر دم کر کے پلانے سے بہت جلد پیدائش ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ بروج عصر کے بعد تلاوت کرنے سے پھوڑے پھنسی سے نجات مل جاتی ہے۔

خواص سورۃ طارق اگر کان میں گونج یا درد پیدا ہو جائے تو اس کو پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا اور بواسیر کا مریض پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد شفا پائے گا۔

خواص سورۃ اعلیٰ اگر مسافر پڑھتا رہے سفر کی تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۃ غاشیہ اس کو پڑھ کر دم کرنے سے مریض کو شفا ملتی ہے۔

خواص سورۃ فجر آدھی رات کو پڑھ کر اگر بیوی سے صحبت کریں تو نیک بخت اولاد پیدا ہو گی۔

خواص سورۃ بلد اس کو پڑھنے سے امن و عافیت اور لوگوں کی محبت ملے گی۔

خواص سورۃ والشمس اس کو پڑھ کر مرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہت مفید ہے اگر بکری کے دودھ پر دم کر کے بدزبان آدمی کو پلاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بدزبانی جاتی رہے گی۔

خواص سورۃ واللیل بچہ کی ولادت کے وقت اس کو تعویذ بنا کر بچے کو پہنا دو، بچہ ہر قسم

کے کپڑے مکوڑوں سے محفوظ رہے گا، جاڑا بخار والے کو اس کا تعویذ بڑا نفع بخش ہے۔

خواص سورۃ والضحیٰ اس کو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا۔

خواص سورۃ الم نشرح جس مال پر خریدنے کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھ دیا جائے اس میں انشاء اللہ تعالیٰ خوب برکت ہوگی۔

خواص سورۃ والتین اس کو روزانہ تین مرتبہ جو پڑھے گا اس کے اخلاق و کردار نہایت بہترین ہوجائیں گے اگر حاملہ عورت کو ابتداء حمل سے روزانہ یہ سورۃ پاک دھو دھو کر پلاتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا حسین وجمیل پیدا ہوجائے گا۔ سفید چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھ کر پلائیں۔

خواص سورۃ اقراء گٹھیا اور جوڑوں کے درد کا علاج، ترکیب یہ ہے کہ نماز فجر کے پہلے سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر تلاوت کا ایک سجدہ کریں اور سجدہ میں حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ہ سات مرتبہ پڑھیں۔

خواص سورۃ قدر جو شخص روزانہ اس کو صبح و شام تین تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دے گا۔

خواص سورۃ بیّنہ یہ برص اور یرقان کا علاج ہے ترکیب یہ ہے کہ اس سورہ کو بکثرت پڑھا کریں۔ اور اس کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوجائے گی۔

خواص سورۃ زلزال یہ سورۃ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اس کو ستر مرتبہ پڑھنے سے مشکل دور ہوجاتی ہے اور اس کے پڑھنے سے آسیب دور ہوجاتا ہے۔

خواص سورۃ والعادیات جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرو نظر دفع ہوجائے گی۔ درد جگر والے کو

Marfat.com

یہ لکھ کر دھو کر تین دن تک پلائیں۔

خواص سورۃ القارعہ

اس سورہ کو ایک سو ایک بار پڑھ دینے سے نظر دفع ہو جاتی ہے مکان میں لکھ کر لگانے سے بلاؤں سے امان اور حفاظت رہتی ہے۔

خواص سورۃ تکاثر

یہ ہزار آیتوں کے برابر ہے اس کو تین سو بار پڑھنے سے قرض بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا اگر کسی مردہ سے ملاقات کرنی ہو تو اس سورۃ کو شب جمعہ میں ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر سو جاؤ۔

خواص سورۃ والعصر

اس کو پڑھنے سے غم دور ہو جاتا ہے مصیبت زدہ پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر دم کر دو۔

خواص سورۃ الہمزہ

دشمن کے شر سے حفاظت کے لیے روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھو۔

خواص سورۃ فیل

دشمن کے شر سے حفاظت کے لیے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دعا مانگو۔

خواص سورۃ قریش

جان کی حفاظت اور فاقہ سے امن کے لیے روزانہ اس سورہ کو ستائیس مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

خواص سورۃ الماعون

بڑی مشکل پیش آجائے تو اس سورہ کو ہزار بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ الکوثر

لاولد صاحب اولاد ہو جائے اس کے لیے اس سورۃ کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے تین ماہ تک پڑھنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پا جائے گا۔ اور آدمی صاحب اولاد ہو جائے گا۔

خواص سورۃ کافرون

یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ جو ضرورت مند اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت دس بار اس سورۃ کو پڑھے اس کا کام بن جائے گا۔

خواص سورۃ اللهب

دشمنوں کی مغلوبیت کے لیے اس کو بکثرت پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۃ اخلاص

یہ سورۃ پاک تہائی قرآن کے برابر ہے جو بیمار اپنی بیماری کے زمانے میں اس کو پڑھتا رہے اگر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو حدیث کا بیان ہے کہ وہ قبر کے دبوچنے اور قبر کی تنگی کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اور اور قیامت کے دن فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر اور اپنے بازوؤں پر بٹھا کر پل صراط پار کرا دیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔

جو شخص اس سورۃ کو صبح و شام تین تین مرتبہ نیچے لکھی ہوئی دعا کی صورت میں پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا پوری ہوگی پڑھنے کی ترکیب یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ٥ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ اَحَدٌ ٥ لَا تُسَلِّطْ عَلَىَّ اَحَدًا ٥ وَلَا تُحْوِجْنِىْ اِلٰى اَحَدٍ ٥ وَاَغْنِنِىْ يَا رَبِّ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ ٥ بِفَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ اِلٰهِىْ يَا مَنْ هُوَ قَدِيْمٌ مَّا ئِمٌ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ اِقْضِ حَاجَتِىْ يَا فَرْدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

خواص سورۃ الفلق والناس

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ (امن و پناہ کے باب میں) سورۃ فلق اور سورۃ ناس جیسی کوئی سورہ نہ دیکھو گے ان دونوں سورتوں میں جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کی بے نظیر تاثیر ہے ان کو عمل میں لانے کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسحور پر سو مرتبہ ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا اور اگر پانی پر اتنی ہی بار پڑھ کر دم کر دیا جائے اور پلا یا جاتے جب بھی جادو ٹوٹ جائیگا۔

۲۔ اگر گیارہ مرتبہ بھی پڑھیں جب بھی فائدہ ہوگا مگر کئی روز تک ایسا کرنا ہوگا۔

Marfat.com

۷۔ جن بچوں کو ان دونوں سورتوں کا تعویذ پہنا دیا جائے وہ جن و شیطان اور تمام زہریلے جانوروں سے محفوظ رہیں گے (فیوض قرآنی)

دوسرے مختلف عملیات

دماغ کی کمزوری پانچوں نمازوں کے بعد سر پہ داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یَا قَوِیُّ پڑھو۔

نظر کا کمزور ہونا پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ یَا نُوْرُ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیریں۔

زبان میں لکنت فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس مرتبہ پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

اختلاج قلب یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا ہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

درد شکم یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ دیں لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝

تلی بڑھ جانا اس آیت کو لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۔

ناف ٹل جانا اس آیت کو لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝

Marfat.com

بُخار

اگر بغیر جاڑے کے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیں۔ اور اسی کو پڑھ کر دم کریں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور اگر بخار جاڑے کے ساتھ ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھوڑا پھنسی

پاک صاف ڈھیلا لیں کر اس پر یہ دعا تین مرتبہ پڑھ کر تھوک دے اور اس مٹی پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ پر دن میں دو چار بار مل لیا کرے چاہے پھوڑے پر یہ مٹی لگا کر پٹی باندھ دے۔

گھر میں سے سانپ بھگانا

لوہے کی چار کیلیں لے کر ایک ایک کیل پر پچیس پچیس مرتبہ یہ آیت دم کرکے مکان کے چاروں کونوں پہ زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہیں رہے گا۔ اور آسیب بھی چلا جائے گا آیت یہ ہے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

باؤلے کتے کا کاٹ لینا

اوپر ذکر کی ہوئی آیت کو روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پہ لکھ کر ایک ٹکڑا روزانہ اس شخص کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس شخص کو باولا پن اور ہڑک نہ ہوگی۔

بانجھ پن

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے، اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے، اور اس پر پانی نہ پیوے، اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ سوئے، آیت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اولاد ہوگی۔ پ۱۸ سورہ نور رکوع ۱۱ آیت ۴۰

حمل گر جانا

اس آیت، کا تعویذ بنا کر کمر میں باندھے اور تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ہ انشاءاللہ تعالیٰ حمل گرنے سے محفوظ رہے گا۔

پیدائش کا درد

یہ آیت ایک پرچے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں، یا سات مرتبہ گڑ پانی پر پڑھ کر کھلائیں بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا وہ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ لا وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ہ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ لا وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ لا

بچہ زندہ نہ رہنا

اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن سورج ڈھلنے کے بعد چالیس بار سورۃ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور ہر مرتبہ اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع حمل سے دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑی تھوڑی اجوائن اور کالی مرچ کھا لیا کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اولاد زندہ رہے گی۔

بچوں کو نظر لگنا، یا رونا یا سوتے میں ڈر کر چونکنا

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بسم اللہ سمیت تین تین بار پڑھ کر بچے پر دم کرے اور یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں پہنائے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

Marfat.com

ہیضہ اور وبائی امراض میں

ان دنوں میں ہر کھانے پینے کی چیز پر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھ کر دم کر لیا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی۔ اور جس کو مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پہ دم کر کے کھلائیں پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ شفاء حاصل ہو گی۔

چیچک کا گنڈہ

نیلا سات رنگ کا گنڈا لے کر اس پر سورۃ الرحمٰن پڑھیں، اور ہر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہ پر پھونک مار کر ایک گرہ لگا دیں پھر یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں چیچک سے حفاظت رہے گی۔ اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو انشاء اللہ تعالیٰ چیچک کی زیادہ تکلیف نہ رہے گی۔

دودھ کم ہونا

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ارڈو کی دال میں کھلائیں۔ اور بسم اللہ سمیت دونوں آیتوں کو پڑھیں پہلی آیت وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً ط نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ہ

جادو ٹونا کے لیے

یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں پہنائیں اور پانی پڑھ کر پانی پلائیں اور اسی پڑھے ہوئے پانی سے مریض کو کسی بڑی لگن یا ٹب میں بٹھا کر نہلائیں اور پانی کسی جگہ ڈال دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قل اعوذ برب الناس پوری پوری سورہ ایک ایک مرتبہ

ایام ماہواری کی کمی

اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور ڈور اتنا بڑا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ وَجَعَلْنَا فِیْھَا مِنْ نَّخِیْلٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْھَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْھِمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ہ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ

كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ٥

ایام ماہواری کی زیادتی

اگر کسی عورت کو ایام ماہواری زیادہ آنے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیتوں کو لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالیں اور ڈور اتنا بڑا ہو کر تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥

غائب کو واپس بلانا

اگر کسی کا لڑکا یا کوئی بھی کہیں چلا گیا اور لاپتہ ہو گیا تو اس کو واپس بلانے کے لیے نیچے کی آیتوں کو لکھ کر اس تعویذ کو گلے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے، پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں کے درمیان اس کو دبا دینا چاہیے۔ اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ٥ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ٥ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الضَّآلِّ وَيَا رَآدَّ الضَّآلَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ فُلَانْ۔

غریبی دور ہونے کے لیے

بعد نماز عشاء اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ مرتبہ تسبیح یَا مُعِزُّ کی پڑھ کر دعا

Marfat.com

مانگیں اور اگر چاہیں تو یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کریں کہ بعد نمازِ عشا آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانہ یَا وَھَّابُ پڑھ کر دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ روزی میں فراخی اور برکت ہوگی۔

بچوں کا زیادہ رونا

یہ تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں پہنائیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ه وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ه

د	ط	ب
ج	ه	ز
ح	ا	و

دردِ سر کے لیے

یہ دعا پڑھ کر بار بار سر پر دم کریں۔ اور اسی کو لکھ کر سر میں باندھیں

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ بِذِكْرِهِ الشِّفَآءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ه

دردِ سر آدھا سیسی

یہ تعویذ لکھ کر سات تار کورے سوت کے دھاگے میں باندھ کر سر میں باندھیں اور جس طرف درد ہو ادھر تعویذ رہے۔

۷۸۶

محمّد	احمد
مرتضیٰ	مصطفیٰ

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ راسہ الشریف وآلہ وصحبہ وبارک وسلّم۔

چند مفید باتیں

۱۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف رخ کرکے اور ادب کے ساتھ ہاتھ باندھ کر ایک سو مرتبہ پڑھیں تو دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔

۲۔ مسجد میں پہلے داہنا قدم رکھ کر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

۳۔ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر نکالو اور یہ دعا پڑھو، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

۴۔ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ ط رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ ہِلَالُ۔

۵۔ کشتی اور جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں امن وامان سے سفر تمام ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۰

۶۔ موٹر، ٹرین، رکشا، ہوائی جہاز وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو سلامتی سے رہو گے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۰

۷۔ جب سونے لگے تو یہ دعا پڑھ لے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔

۸۔ جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۰

۹۔ جب کوئی ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے اور آنکھ کھل جائے تو تین مرتبہ یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے پھر اگر سونا چاہے تو کروٹ بدل کر سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ برے خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۱۰۔ جب آسمان سے کوئی تارا ٹوٹتا ہوا نظر آئے تو نگاہ نیچی کرلے اور یہ دعا پڑھے، مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

۱۱۔ کوڑھی، اندھے، لنگڑے وغیرہ مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ اس مرض اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ نگر زکام و آشوب چشم اور خارش کے مریضوں کو دیکھ

Marfat.com

کر یہ دعا نہ پڑھے، کیوں کہ ان بیماریوں سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ

۱۲۔ زہریلے جانوروں سے حفاظت کے لیے یہ دعا صبح و شام کو پڑھ لیا کرو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

اس دعا کو جو صبح کو پڑھ لے وہ دن بھر زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے وہ رات بھر ان جانوروں سے امن و امان میں رہے گا۔

۱۳۔ قرض ادا ہونے کی دُعا۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اور صبح و شام سو سو بار روزانہ پڑھے، اور اوّل و آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھ لے۔

۱۴۔ بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات پڑھ لے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ۔

۱۵۔ جب نیا لباس پہنے تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ۝

۱۶۔ جب آئینہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

۱۷۔ جب کسی کو رُخصت کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ۔

۱۸۔ سفر کے لیے روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو امن و سلامتی کے ساتھ سفر تمام ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

Marfat.com

السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ہ

۱۹۔ جب سفر سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

۲۰۔ جب کسی منزل یا اسٹیشن پر اُترے تو یہ دعا پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ہ

۲۱۔ نیا لباس پہنے تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

۲۲۔ آنکھوں میں سرمہ لگاتے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

۲۳۔ کھانا کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَھَدَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۲۴۔ جب کوئی نعمت ملے تو یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

۲۵۔ ہر بلا ہر نقصان سے امان ملنے کے لیے صبح کو اور شام کو تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ ہر بلا اور ہر نقصان سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ

۲۶۔ جب آندھی چلے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

۲۷۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ۔

۲۸۔ اگر کسی قوم یا کسی گروہ سے جان و مال کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔

۲۹۔ مرغ کی آواز سن کر یہ پڑھے ۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ الْعَظِیْمِ ۔

۳۰۔ گدھا بولے تو یہ دعا پڑھیں ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

Marfat.com

میلاد و نعت

میلادِ شریف منظوم

(از حضرت مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمۃ)

صبا نے کس کی آمد کی سنائی — مرادِ بلبلِ بے تاب لائی
مچی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں — مبارکبادیاں ہیں بلبلوں میں
یہ نرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے — یہ سوسن کس کی مدحت کر رہی ہے
کھلے پڑتے ہیں سب غنچے یہ کیا ہے — انہیں کس پھول کا شوقِ لقا ہے
نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے — مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے
نئی معلوم ہے یہ ماجرا کیا — یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا
بنا دے تو چمن ہر اک چمن کو — نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دلہن کو
ہوا مالک کو یہ حکمِ خداوند — کہ دروازے جہنم کے ہوں سب بند
قریشی جانور کیوں بولتے ہیں — یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں
زمیں کی سمت کیوں مائل ہیں تارے — یہ کس کی دید کے سائل ہیں تارے
یہ بت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں — زمیں پہ کیوں خجالت سے گرے ہیں

Marfat.com

زمیں پر کیوں ملائک آ رہے ہیں — یہ کیوں تحفے پہ تحفے لا رہے ہیں
یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے — یہ آمد کون سے سلطان کی ہے

اسی حیرت میں تھے اہلِ تماشہ
کہ ناگہ ہاتفِ غیبی یہ بولا

وہ اٹھی دیکھ لو گردِ سواری — عیاں ہونے لگے انوارِ باری
نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں — کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں
مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے — چلے آتے ہیں کہتے آ گئے آ گئے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں — یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں
یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے — یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے
انہیں کی ذات ہے سب کا سہارا — انہیں کے در سے ہے سب کا گزارا
انہیں سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں — انہیں سے چاہتی ہیں داد چڑیاں
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت — کریں خود جَو کی روٹی پر قناعت
انہیں پر دونوں عالم مر رہے ہیں — انہیں پر جان صدقے کر رہے ہیں
فزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا — محمد مصطفیٰ ہے نام ان کا
کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے — کوئی ہر گام محوِ التجا ہے
ادھر بھی اک نظر ہو تاج والے — کوئی کب تک دلِ مضطر سنبھالے
بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا — فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا

اٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل
ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل

میلاد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن
مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

آواز ہو بلند درود و سلام کی
محفل ہے تذکرہ مولد خیر الانام کی

اللہ کا وظیفہ ہے اور قدسیوں کا بھی
کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط
مَرْحَبَا، مَرْحَبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

بھیج اے رب امیرے درود و سلام
اپنے پیارے نبی پر بھیج مدام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بزم ہستی کے تاجدار آئے
گلشن دہر کی بہار آئے

جس کے دامن میں چھپ سکے دنیا
وہ رسول کرم شعار آئے

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بلکہ تمام عالم اور سارے جہان کے پیدا کرنے سے بہت پہلے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس نور سے اپنی تمام کائنات کو شرفِ وجود سے سرفراز فرمایا۔ جیسا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ وَکُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِیْ اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے خلق فرمایا وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ اور میں اللہ کا نور ہوں۔

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
مَرْحَبَا مَرْحَبَا رَسُوْلِ اللّٰہ

بھیج اے رب میرے درود و سلام
اپنے پیارے نبی پر بھیج مدام

برسہا برس بلکہ ہزاروں برس تک یہ نور محمد خداوند قدوس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول و مصروف رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس مقدس نور کو ان کی پیشانی میں امانت رکھا۔ اور جب تک خداوند عالم کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام بہشت کے باغوں میں اپنی بیوی حضرت حوّا کے ساتھ سکونت فرماتے تھے۔

Marfat.com

یہاں تک کہ جب تک خداوندِ عالم کے حکم سے حضرت آدم وحوا علیہما السلام بہشتِ بریں سے روئے زمین پر تشریف لائے۔ اور بال بچوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا تو نورِ محمدی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ وہ آپ کے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل ہوا۔ اور سلسلہ بسلسلہ درجہ بدرجہ نورِ محمدی مقدس پشتوں سے مبارک شکموں کی طرف تفویض ہوتا رہا، اور جن جن مقدس پیشانیوں میں یہ نور چمکتا رہا ہر جگہ عجیب عجیب معجزات و خوارقِ عادات کا ظہور ہوتا رہا اور اس نورِ پاک کی برکتوں کے فیوض طرح طرح سے ظاہر ہوتے رہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام مسجودِ ملائکہ ہو گئے۔ اور تمام فرشتوں نے ان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہی نور جب حضرت نوح علیہ السلام کو ملا تو طوفان میں اسی نور کی بدولت ان کی کشتی سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اسی نورِ محمدی کا فیضان تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود کافر نے آگ کے شعلوں میں ڈال دیا، تو وہ آگ جس کے بلند شعلوں کے اوپر سے کوئی پرند بھی نہیں گذر سکتا تھا۔ ایک دم ٹھنڈی اور سلامتی وراحت کا باغ بن گئی۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی تشریف آوری کے مشتاق و منتظر رہے۔ اور ہر دور کے مقدس رسولوں کی جماعت آپ کی آمد آمد کے انتظار میں آپ کی مدح وثنا کا خطبہ پڑھنے میں مشغول رہی۔ چنانچہ ہر زمانے کے مقدس نبیوں اور رسولوں کا یہ حال رہا کہ ؎

خلیل اللہ نے جس کے لیے حق سے دعائیں کیں
ذبیح اللہ نے وقتِ ذبح جس کی التجائیں کیں
جو جن کے روشنی پھر دیدۂ یعقوب میں آیا
جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیرنگ میں پایا
دلِ یحییٰ میں ارمان رہ گئے جس کی زیارت کے
لبِ عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شانِ رحمت کے

الغرض نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک پیشانی سے دوسری پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا اور اپنے فیوض و برکات کے جلووں سے ہر دور کے لوگوں کو نورانیت بخشتا رہا یہاں

Marfat.com

تک کہ یہ نور پاک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کو ملا اسی نورِ اقدس کا طفیل تھا کہ ابرہہ بادشاہ حبش کا وہ لشکر جو کعبہ ڈھانے کے لیے چڑھائی کر کے آیا تھا حضرت عبدالمطلب کی بدولت چھوٹے چھوٹے پرندے ابابیلوں کی کنکریوں سے پورا لشکر مع ہاتھیوں کے ہلاک و برباد ہو گیا اور خدا کا مقدّس گھر خانہ کعبہ ایک کافر کے حملوں سے سلامت رہا۔

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن

مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا

عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ

حضرت عبدالمطلب سے یہ نور پاک منتقل ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملا اور حضرت عبداللہ سے آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو تفویض ہوا۔ ایامِ حمل میں طرح طرح کے فیوض و برکات کا ظہور ہوتا رہا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ہر رات خواب میں ایک فرشتہ آکر مجھے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت و خوشخبری سناتا رہا یہاں تک کہ وہ مقدس وقت قریب سے قریب تر ہوتا رہا۔ کہ خزانہ قدرت کی سب سے زیادہ انمول دولت روئے زمین کی طرف متوجہ ہو اور خداوندِ قدوس کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت کا ظہور ہو چنانچہ ؎

ربیع الاوّل امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارھویں شب اس مہینے کی

ربیع الاوّل کے مبارک مہینے کی بارھویں تاریخ آگئی اس رات میں عجیب عجیب مناظر قدرت کے جلوے نظر آئے جن کے بیان سے زبان قاصر و عاجز ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار مقدس فرشتوں کی فوج لے کر آسمان سے حرم کعبہ میں اتر پڑے ۔ سبحان اللہ!

یکایک ہو گئی ساری فضا تمثال آئینہ
نظر آیا معلق عرش تک اک نور کا زینہ
خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بہ صف اترے
پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اُترے

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں جاکر خداوند قدوس کے حضور سر بسجود ہو کر دعا مانگنے کہ یا اللہ! جلد اپنے محبوب کو دنیا میں بھیج دے۔ اور ایک مرتبہ کاشانۂ نبوت پر حاضر ہو کر بصد ذوق و شوق التجائیں کرنے کہ اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اِظْهَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ہ اِظْهَرْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ہ یعنی اے تمام رسولوں کے سردار ظاہر ہو جائیے اور اے تمام نبیوں کے خاتم تشریف لائیے۔ اور اے تمام گنہگارانِ امت کو اپنی شفاعت کی کملی میں چھپانے والے آقا جلد ظہور پُر نور فرمائیے یہی عالم تھا کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور سارے جہان کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوئی کہ ؎

ابھی جبرئیل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے
مبارک ہو کہ دورِ راحت و آرام آ پہنچا!
نجات دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا
مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے
بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

یعنی نبی آخر الزماں خاتم پیغمبراں حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور ہر طرف مبارکباد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور سرزمین حرم کا ذرّہ ذرّہ زبانِ حال سے یوں مترنم ریز تھا کہ ؎

Marfat.com

مبارک ہو کہ وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پہ آنے والا ہے

فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے

چکوروں سے کہو ماہِ دل آرا ہے چمکنے کو
خبر ذروں کو دو، مہر منور آنے والا ہے

حسن کہہ دے اٹھیں سب امتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنے والا ہے

٥

صلوٰۃ و سلام

یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

السلام اے تاج والے　　دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کی لاج والے　　اے مرے معراج والے
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

کاش حاصل ہو حضوری　　دور ہو جائے یہ دوری
دیکھ لوں وہ شکل نوری　　دل کی یہ حسرت ہو پوری
یا نبی سلام علیک　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک

دکھ بھرے نالوں کا صدقہ　　ناز کے پالوں کا صدقہ
کربلا والوں کا صدقہ　　بھیک دو لالوں کا صدقہ

Marfat.com

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک
تم شفیع المذنبین ہو — سرورِ دُنیا و دیں ہو
صادق الوعد و امیں ہو — رحمۃ للعالمین ہو
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلواتُ اللہ علیک
بانی محفل کی سن لو — سامعین کے دل کی سن لو
رحم کے قابل کی سن لو — عاشقِ بسمل کی سن لو
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

حمدِ باری تعالیٰ

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے خوبرو — تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خُو
یاد میں کس کی ہنستا مہکتا ہے تو — ہنس کے بولا کہ اے طالب رنگ و بُو
اللہ ... اللہ ... اللہ .... اللہ

عرض کی میں نے سنبل سے اے مشکبو — صبح کو کر کے شبنم سے تازہ وضو
جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو — سن کے کرنے لگا دمبدم ذکر ہُو
اللہ ..... اللہ .... اللہ ..... اللہ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو — کیوں چمن میں چہکتا ہے تو چار سُو
دیکھ کر گل کسے یاد کرتا ہے تُو — وجد میں بول اٹھا وحدہٗ، وحدہٗ
اللہ ..... اللہ ..... اللہ ..... اللہ

Marfat.com

جب پپیہے سے پوچھا اے نیم جاں
یاد میں کس کی کہتا ہے تو "پی کہاں"
کون ہے "پی ترا"، کیا ہے نام و نشاں
بول اٹھا بس وہی جس پہ شیدا ہے تو

اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔ اللہ

میں نے قمری سے کی جا کے یہ گفتگو
گاتی رہتی ہے "کوُکوُ"، تو کیوں کُو بکُو
ڈھونڈتی ہے کسے کس کی ہے آرزو؟
بولی سن میرا نغمہ ہے "حَقُّ سِرُّہٗ"

اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ

آ کے جگنو جو چمکا مرے روبرو
عرض کی میں نے اس سے شاہدِ شعلہ رُو
کس کی طلعت ہے تو کس کا جلوہ ہے تو؟
یہ کہا جس کا جلوہ ہے ہر چار سُو

اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ

میں نے پوچھا یہ پروانے سے دوبدو
کس لیے شمع کی لو پہ جلتا ہے تُو
شعلہ نار میں کس کی ہے جستجو؟
جلتے جلتے کہا اس نے "یَا نُوْرُہٗ"

اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ

اعظمی گرچہ بے حد گنہ گار ہے
مجرم و بے عمل ہے خطا کار ہے
حق تعالیٰ مگر ایسا غفار ہے
اس کی رحمت کا نعرہ ہے لَا تَقْنَطُوْا

اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔۔ اللہ ۔۔۔۔۔ اللہ

دیگر

اے میرے معبودِ حق اے کردگار
سارے عالم کا تو ہے پروردگار
فضل سے تیرے ہی اے ربِّ کریم
گلشن ہستی کی ہے ساری بہار
کر دیا مجھ کو غلامِ مصطفےٰ
ہو گیا میں دو جہاں کا تاجدار
بخش دے یارب خطائیں سب مری
تو ہے غفار اور میں عصیاں شعار
تیری رحمت پر بھروسا ہے مجھے
فضل کا تیرے میں ہوں امیدوار
کس طرح ہو شکر نعمت کا تری
شکر ہے محدود نعمت بے شمار

Marfat.com

ناز ہے اتنی سی نسبت پر مجھے
میں ہوں مجرم، اور تو آمرزگار
تیرے سجدوں نے وہ رفعت دی مجھے
رفعتِ افلاک ہے مجھ پر نثار
بندہ فرما کر بڑھایا کس قدر
قدسیوں میں میرا شاہانہ وقار
خاک بوسِ طیبہ ہے یہ اعظمی
حشر میں یارب نہ ہو یہ شرمسار

نعت شریف

سرورِ عالم، نبیؐ الانبیاء میرے رسول
اولیں و آخریں کے پیشوا میرے رسول
صدرِ بزم انبیاء، مولائے کل، فخرِ رُسل
محرمِ اسرارِ حق، شانِ خدا میرے رسول
مظہرِ شانِ الٰہی، تاجدارِ کائنات
نائبِ حق، حاکمِ ہر ماسوا میرے رسول
مہبطِ لولاک، سیّارِ فلک، عرش آستاں
صاحبِ معراج و مصداقِ "دنیٰ" میرے رسول
سورۂ والفجر عکسِ روئے روشن کا بیاں
مطلعِ والشمس و شرحِ والضحیٰ میرے رسول
مطلعِ انوار رشکِ آفتاب و ماہتاب
نیّرِ برجِ شرف نورِ خدا میرے رسول
ابنِ مریم کی بشارت، روحِ پیغامِ کلیم
بانیٔ کعبہ کی تاریخی دعا میرے رسول
منصبِ شانِ رسالت لقب ختم الرسل
منزلِ محبوبیت میں مصطفیٰ میرے رسول
جن کے قدموں سے ہے وابستہ دو عالم کی نجات
وہ امیرِ کارواں، وہ حق نما میرے رسول
اعظمی مومن ہوں، ربّ العلمین میرا خدا
رحمۃٌ للعالمین صلِّ علیٰ میرے رسول

*

نگارِ طیبہ! ازل سے ہے تیری آرزو
میرے وجود کا مقصد ہے جستجو تیری
ترا سکوت ہے لطف و کرم کی اک دنیا
نسیمِ خلد کی جنت ہے گفتگو تیری
نسیمِ خلد نے مانگی ہے بھیک خوشبو کی
کھلی مدینہ میں جب زلفِ مشکبو تیری
میری وفات کا دن میری عید کا دن ہو
بوقتِ مرگ جو صورت ہو روبرو تیری

گناہ کر کے بھی امیدوارِ جنت ہوں — سنا ہے جب سے کہ لطف و کرم ہے خُو تیری
کہاں نہیں رُخِ انور کی جلوہ سامانی — جہاں میں طلعتِ زیبا سے چار سو تیری
حریم کعبہ میں بھی یاد آئی طیبہ کی — کہ یادگار حرم میں ہے کُو بکُو تیری

نہ چھوٹے دامنِ عبدیت اعظمیؔ ان کا
اسی سے دونوں جہاں میں ہے آبرو تیری

یہ حالت ہے اب سانس لینا گراں ہے — مگر آپ کا نام وردِ زباں ہے
کوئی جانے کیا اس کا پرچم کہاں ہے — سرِ عرش جس کے قدم کا نشاں ہے
وہ فانوسِ فطرت ہیں دونوں جہاں میں — انہیں کی تجلی یہاں ہے وہاں ہے
یہ سارا جہاں ان کے زیرِ قدم ہے — کہ پامال ان کا مکان و امکاں ہے
کفِ دستِ رحمت میں ہے سارا عالم — زمین آپ کی آپ کا آسماں ہے
مسلّم ہے ان کو خدا کی نیابت — کلامِ خدا مصطفےٰ کی زباں ہے

نہ پوچھ اعظمیؔ منزلِ سربلندی
مرا سر ہے محبوب کا آستاں ہے

حاجیو! اب گنبدِ سرکار تھوڑی دور ہے — رحمتِ حق کا علمبردار تھوڑی دور ہے
ہے خریدارِ گنہ رحمت کا تاجر جس جگہ — عاصیو! وہ مصطفےٰ بازار تھوڑی دور ہے
عشق و مستی میں قدم آگے بڑھا کر دیکھ لو — گنبدِ خضرا کا وہ مینار تھوڑی دور ہے
نعمتِ کونین ملتی ہے گداؤں کو جہاں — وہ محمد کا سخی دربار تھوڑی دور ہے
لے کے آئے تھے جہاں جبریل بھی فوجِ ملک — وہ اُحد کا جنتی کہسار تھوڑی دور ہے
وہ شہیدانِ محبت کی مبارک خوابگاہ — وہ بقیعِ پاک خلد آثار تھوڑی دور ہے
اللہ اللہ! وہ گلستانِ مدینہ مرحبا — پھول سے بہتر ہیں جس کے خار تھوڑی دور ہے
چل پڑا ہوں گرتا پڑتا سوئے طیبہ المدد — اے مسیحا اب تیرا بیمار تھوڑی دور ہے

Marfat.com

دہنِ طیبہ ہے یہاں چل سر کے بل اے اعظمی
مُصطفیٰ کا جنتی دربار تھوڑی دُور ہے

حاجیوں کا استقبال

مبارک آ گئے مکہ مدینہ دیکھنے والے
خدا کا گھر، رسولِ حق کا روضہ دیکھنے والے

حریم کعبہ میں مستوں کا میلہ دیکھنے والے
مزارِ مُصطفیٰ پہ حق کا جلوہ دیکھنے والے

جلالِ کعبہ کا اونچا منارہ دیکھنے والے
جمالِ گنبد خضراد کا نارا دیکھنے والے

لپٹ کر رونے والے کعبہ جاں کے غلافوں سے
نبی کے در پہ رحمت کا برسنا دیکھنے والے

طوافِ کعبہ میں ہر ہر قدم پر جھومنے والے
بھرے پیالوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے

جمالِ اقدس روضہ بسا ہے ان کی آنکھوں میں
حقیقت میں ہیں یہ جنت کا نقشہ دیکھنے والے

کمال شوق سے ہم ان کو سو سو بار دیکھیں گے
بڑے پیارے ہیں یہ مکہ مدینہ دیکھنے والے

مبارک ہیں مبارک ہیں خدا شاہد مبارک ہیں
یہ مکہ دیکھنے والے، مدینہ دیکھنے والے

ملا ہے اعظمی مکہ مدینہ سے شرف ان کو
نگاہِ دل سے دیکھیں ان کا رتبہ دیکھنے والے

دیگر

مبارک مرحبا، مکہ مدینہ دیکھنے والے
زمیں پر عرش کی منزل کا زینہ دیکھنے والے

حطیم کعبہ میں سجدے وہ بوسے سنگِ اسود کے
درِ کعبہ پہ رونا گڑگڑانا دیکھنے والے

مقامِ ملتزم، میزاب اور رکنِ یمانی پہ
ہمیشہ ابرِ رحمت کا برسنا دیکھنے والے

وہ پیاسوں کا ہجوم عاشقانہ کیف کا عالم

Marfat.com

وہ پیمانوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے
طواف کعبہ کی مستی، صفا مروہ کے منظر میں
شراب معرفت کا جام و مینا دیکھنے والے
منیٰ میں عید قربانی کا منظر دیکھ کر آئے!
سر عرفات پروانوں کا میلہ دیکھنے والے
فرشتے پر بچھاتے ہیں جہاں تیرے قدم پہنچے
خدا کا گھر رسولِ حق کا روضہ دیکھنے والے
ستارہ تیری قسمت کا ثریا سے بھی اونچا ہے
جمالِ گنبدِ خضراء کا جلوہ دیکھنے والے
مبارک ہیں مبارک اعظمی بیشک مبارک ہیں
خدا کا گھر، نبی کے در کا جلوہ دیکھنے والے

حسنِ یوسف اور ہے طٰہٰ کا جلوہ اور ہے
ماہِ کنعاں اور ہے، مہرِ مدینہ اور ہے
آسمانوں پر گئے ادریس و عیسیٰ شک نہیں
دم میں سیرِ لامکاں معراج اسریٰ اور ہے
ہے خلیل اللہ، حبیب اللہ میں فرقِ عظیم
شانِ خلت اور ہے تاجِ فتدلیٰ اور ہے
انفلاق بحر برہان عظیم الشان تھا
انشقاق بدر کا لیکن نتیجہ اور ہے
مفت بھی لیتے نہیں عاشق حیات خضر کو
خالی جینا اور ہے، مر مر کے جینا اور ہے

Marfat.com

جنتی پھولوں کی خوشبو تو مسلم ہے مگر
نگہتِ گل اور ہے ان کا پسینہ اور ہے
اعظمی تھی نوح کی کشتی ہیں عالم کی نجات
اہلِ بیت پاک کا لیکن سفینہ اور ہے

از اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی علیہ الرّحمۃ

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
خلق سے انبیاء انبیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

زہے عزت و اعتلائے محمد — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمانِ سرائے محمد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گروں کا سہارا عصائے محمد
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد
اجابت کا سہرا، عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گذریے — کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد

سرتا بہ قدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

ابرِ نیساں مومنوں پر، تیغِ عریاں کفر پر
جمع ہیں شانِ جلالی و جمالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچمِ الٰہی جھوم کر
جب "لواء الحمد" لے امت کا والی ہاتھ میں

دستگیرِ ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں

Marfat.com

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پہ درود
وقفِ سنگِ در جبیں، روضہ کی جالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضاؔ
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِّ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گذر، دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارۂ ناں نہیں

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

[illegible] وَرَبِّ الْعَرْشِ جو جس کو [illegible]ن سے ملا
[illegible]ٹی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر میں کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یا رب! اک ساعت میں دھل جائیں گنہگاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

اے رضا جو د صاحبِ قرآں ہے مداحِ رسول
تجھ سے کب ممکن ہے؟ پھر مدحت رسول اللہ کی

از مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمۃ

اے مدینے کے تاجدار سلام — اے غریبوں کے غم گسار سلام
تری اک اک ادا پہ لے پیارے — سو درودیں فدا، ہزار سلام
"رَبِّ سَلِّمْ" کے کہنے والے پہ — جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر — بھیج اے میرے کردگار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو — اے میرے حق کے راز دار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پر اے خلد کی بہار سلام

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک ہو اے عندلیبو! تمہیں گل — ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

Marfat.com

میری خاک یارب اُسے بر باد ہو جائے　پس مرگ کر دے غُبارِ مدینہ
رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں　مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ
جدھر دیکھیے باغِ جنت کھلا ہے　نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
رہیں ان کے جلوے بسیں انکے جلوے　مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکان تاجدارِ مدینہ

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا

کسی کے پلے پہ ہوں گے یہ وقتِ وزنِ عمل
کوئی اُمید سے مُنہ ان کا تک رہا ہو گا

کوئی کہے گا دھائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا

کسی کو لے کے فرشتے چلیں گے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا

کوئی قریبِ ترازو، کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پہ ان کو پکارتا ہو گا

Marfat.com

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجومِ فکر و تردد میں گھر گیا ہو گا

از مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا! تیری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا، تم حق سے ملے
سب رازِ فَاَوْحیٰ دل پہ کھلے، یہ عزت و حشمت کیا کہنا

ہر ذرہ تیرا دیوانہ ہے، ہر دل میں تیرا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے، اے شمعِ ہدایت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گذاری شب ساری اے حامیِ امت کیا کہنا

عالم کی بھریں ہر دم جھولی، خود کھائیں فقط جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی، یہ زہد و قناعت کیا کہنا

وہ پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن میں مہکے، ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لا کے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ، دل میں بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے انکا باغِ جہاں میں انکی مہک ہے خلد و جناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا بلالِ عید ہو قربان

دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہانو! غم ہے تمہیں کیا؟ ابر کرم اب جھوم کے برسا

لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر ہیں، ارض و فلک ہیں، جن و بشر ہیں، حور و ملک ہیں

سایہ فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن ان کو ستائیں دیتے رہیں یہ سب کو دعائیں

سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیلؔ قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر

مجھ کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم

میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اس بیکس و حزیں پر جو کچھ گذر رہی ہے

ظاہر ہے سب وہ تم پر، تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے

رحم اے حبیب داور! تم پر سلام ہر دم

بے وارثوں کے وارث، بے والیوں کے والی

تسکینِ جان مضطر تم پر سلام ہر دم

للہ! اب ہماری فریاد کو پہنچیے!

بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

دریوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا

لطف و کرم ہو مجھ ہو تم پر سلام ہر دم

Marfat.com

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پہ سلام ہر دم

بہر خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

میرے مولیٰ میرے سرور رحمۃٌ للعالمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃٌ للعالمین

مظہرِ ذاتِ خدا، محبوبِ ربِّ دوسرا
بادشاہِ ہفت کشور رحمۃٌ للعالمین

عالمِ علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہیں تم پر رحمۃٌ للعالمین

تو نے فرمایا هُوَ الْمُعْطِیْ وَاِنِّیْ قَاسِمٌ
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃٌ للعالمین

ہیں پیامِ زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃٌ للعالمین

ہم سیہ کاروں کی بخشش کا کوئی سامان نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃٌ للعالمین

بس خدا ان کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے بہتر رحمۃٌ للعالمین

دستِ اقدس سینے پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃٌ للعالمین

سایۂ عرشِ الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃٌ للعالمین

Marfat.com

آئینہ منفعل تیرے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہہ و مہر ترے تلوے کے سامنے
جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
انگشت مصطفیٰ کے اشارے کے سامنے
کیوں در بدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے
جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان سے چلا ہے مدینے کے سامنے
اہلِ نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھُلا
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے
یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو! چلو تو دُعا لے کے سامنے
رب کریم! یہ ہے دعا میری روزِ محشر
شرمندہ میں نہ ہوں ترے پیارے سامنے

بیاں ہو کس سے کمالِ محمدؐ عربی — ہے بے مثال جمالِ محمدؐ عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف — خدا سے پوچھئے حالِ محمدؐ عربی
زمانہ پلتا ہے اس آستانِ عالی سے — عجب ہے جود و نوالِ محمدؐ عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر — ملا نہ کوئی مثالِ محمدؐ عربی
اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد میں کبھی — میں ہوں غلام بلالِ محمدؐ عربی
گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بدتر ہے — نہیں ہے جس کو خیالِ محمدؐ عربی
یہ جان کیا دو جہاں مجھ کو گر میسر ہوں — کروں فدا بجمالِ محمد عربی

Marfat.com

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت وآلِ محمدؐ عربی

از حضرت آسی علیہ الرحمۃ

کہاں گلشن! کہاں روئے محمد
کہاں سنبل! کہاں موئے محمد

ہے عالم آہن و آہن ربا کا
کھنچا جاتا ہے دل سوئے محمدؐ

نہ چھانی مشتِ خاک اپنی کسی نے
ہے دل ہی ہیں رہِ کوئے محمد

دل صد چاک ہیں مانندِ شانہ
رچی ہے بوئے گیسوئے محمدؐ

دم جاں بخش اعجازِ مسیحا
نسیم گلشن کوئے محمد

حیاتِ جاوداں پاتا ہے آسی
قتیلِ تیغِ ابروئے محمد

دیگر

نہ میرے دل نہ جگر پہ نہ دیدۂ تر پر
کرم کرے وہ نشانِ قدم تو پتھر پہ

تمہارے حسن کی تصویر کوئی کیا کھینچے
نظر ٹھہرتی نہیں عارضِ منوّر پر

کسی نے لی رہِ کعبہ گیا ہوئے دیر
پڑے رہے تیرے بندے مگر ترے در پر

گناہ گار ہوں میں واعظو! تمہیں کیا فکر
مرا معاملہ چھوڑو شفیع محشر پہ

Marfat.com

ہر اک شیدا ہے سلطانِ عرب کا عراقی ہو کہ رومی ہو کہ شامی
نگاہ سیرگاہ لِیْ مَعَ اللہ تعالیٰ اللہ تری عالی مقامی
اسی سروِ خراماں کا ہے صدقہ نسیم صبح! تیری خوش خرامی
شفیقؔ انداز حسرت کے علاوہ
مرے اشعار میں ہے رنگِ جامی

از مولانا نسیم بستوی مدظلہ،

محمدؐ کا دار السلام اللہ، اللہ وہ بارانِ فیضِ دوام اللہ اللہ
جہانِ رسالت کے خورشید تابان نبوت کے ماہِ تمام اللہ اللہ
نگاہوں میں طیبہ کی پھرتی ہے اکثر حسین صبح، پر نور شام اللہ اللہ
سر حشر تشنہ لبوں کو وہ اپنے پلائیں گے کوثر کا جام اللہ اللہ
جبیں اس کے قدموں پہ جھکتی ہے سب کی جو ہے مصطفیٰ کا غلام اللہ اللہ
دل مضطرب بہر طیبہ ہے نالاں کریں اب کوئی اہتمام اللہ اللہ
نسیم اور ان کی محبت کی منزل
زہے عاشقِ تیز گام اللہ اللہ

دیگر

یہ کیسا مبارک مقام آرہا ہے لبوں پہ درود و سلام آرہا ہے
ادب سے چلو اور سروں کو جھکا لو محمدؐ کا دار السلام آرہا ہے
بسائی گئی راہ میں نکہتِ گل رسولِ خدا کا غلام آرہا ہے
قدم چومنے آرہے ہیں فرشتے زمیں پر وہ ماہِ تمام آرہا ہے
مدینے کے آقا کا ہر ہر سوالی تبسم بہ لب، شاد کام آرہا ہے
وہ دیکھو اٹھیں رحمتوں کی گھٹائیں زباں پر محمدؐ کا نام آرہا ہے

Marfat.com

غریبوں کا مُونس، یتیموں کا ہمدم لیے زندگی کا پیام آرہا ہے
رسولِ گرامی کے روضہ کی جانب زمانہ بصد احترام آرہا ہے
نسیمؔ ثنا خوانِ سرور! مُبارک
خدا کی طرف سے سلام آرہا ہے

دیگر

طیبہ کے مسافر سے

سلطانِ دوجہاں سے میرا سلام کہنا
محبوبِ دوجہاں سے میرا سلام کہنا
امت کے پاسباں سے میرا سلام کہنا
وحدت کے رازداں سے میرا سلام کہنا
عظمت کے حکمراں سے میرا سلام کہنا
رفعت کے آسماں سے میرا سلام کہنا
روضے کے نوری جلوے آنکھوں رکھ کے لانا
پُرنور آستاں سے میرا سلام کہنا
عرشِ علا کی شوکت خُلدِ جناں کی زینت
پیغمبرِ اماں سے میرا سلام کہنا
ارض و سما کے سرور، صدرشک ماہ واختر
تنویرِ کہکشاں سے میرا سلام کہنا
تجھ پر نثار جاؤں بادِ صبا خدارا
تسکینِ قلب وجاں سے میرا سلام کہنا
روضے کی جالیوں سے بھی ہم کنار ہو کر
خلد نظر سماں سے میرا سلام کہنا

Marfat.com

شاہ و گدا کے خالی دامن کو بھرنے والے

عالم کے حکمراں سے میرا سلام کہنا

اے عازمِ مدینہ! عرضِ نسیم لے جا
غم خوارِ بیکساں سے میرا سلام کہنا

دیگر

زمیں پہ مالکِ خلدِ بریں تشریف لاتے ہیں
جہاں میں رحمۃٌ للعالمین تشریف لاتے ہیں

مبارک وہ شہِ دنیا و دیں تشریف لاتے ہیں
امام انبیاء و مرسلین تشریف لاتے ہیں

سکوں بخشِ دلِ اندوہگیں تشریف لاتے ہیں
بہارِ گلشنِ علم و یقیں تشریف لاتے ہیں

سلاطینِ جہاں جس کے قدم پہ سر جھکائیں گے
وہی محبوبِ ربُّ العالمین تشریف لاتے ہیں

نبوّت کے، رسالت کے، شریعت کے، طریقت کے
مقدس تاجدارِ اوّلیں تشریف لاتے ہیں

فقیر و بے نوا اب دل شکستہ رہ نہیں سکتے
دو عالم جس کے ہے زیرِ نگیں تشریف لاتے ہیں

زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی ہو گی
کہ شمعِ پرضیاء، نورِ مبیں تشریف لاتے ہیں

ہزاروں عید ہے قربان اس پر نور ساعت پہ
کہ جس میں رحمۃٌ للعالمین تشریف لاتے ہیں

جہانِ حسن کے مسند نشیں کی آمد آمد ہے
شہِ خوباں ورشکِ مہ جبیں تشریف لاتے ہیں
نسیمؔ آواز دو جن و بشر بہرِ سلام آئیں
سریر آرائے بزمِ مرسلیں تشریف لاتے ہیں

سلام

فخرِ عیسیٰ نازِ آدم الصلوٰۃ والسلام
روحِ ایماں، جانِ عالم، الصلوٰۃ والسلام
تاجدارِ عرشِ اعظم الصلاۃ والسلام
شمعِ حق نورِ مجسم الصلوٰۃ والسلام
سرورِ ارض و سما، سلطانِ بزمِ انبیاء
خلق میں سب سے مکرم الصلوٰۃ والسلام
رنج و غم کی شام ہو یا لطف و راحت کی سحر
باادب پڑھتے رہیں ہم الصلوٰۃ والسلام
جب شبِ معراج رکھا عرش پر تم نے قدم
مسکرائی روحِ آدم الصلاۃ والسلام
راحتِ قلبِ حزیں ہے آپ کا ذکرِ جمیل
اے سکونِ چشمِ پر نم الصلاۃ والسلام
ہم اسیرانِ غم و افکار پہ بہرِ خدا
ہو کرم سلطانِ اکرم الصلاۃ والسلام
ہر گھڑی آغوشِ رحمت میں وہ رہتا ہے نسیمؔ
جو پڑھا کرتا ہے ہردم الصلوٰۃ والسلام

دیگر

نبی کی نگاہِ کرم اللہ اللہ
بیاباں ہے رشکِ ارم اللہ اللہ
کہاں بارگاہِ رسالت کی رفعت
کہاں معصیت کار ہم اللہ اللہ
وہ شہرِ مدینہ کی صبحِ دل آراء
وہ پرکیف شام و سحر اللہ اللہ
جب آمد ہوئی سرورِ دو جہاں کی
گرے منہ کے بل سب صنم اللہ اللہ
سوالی کوئی ان کا محروم کیوں ہو
وہ ہیں شاہِ جود و کرم اللہ اللہ

وہ چاہیں تو ذرے بنیں ماہ و انجم　　اشاروں میں رب کی قسم اللہ اللہ

نسیمؔ ان کے جنت بکف آستاں پر
فرشتوں کے سر بھی ہیں خم اللہ اللہ

مالکِ کونین

مکیں آپ کے ہیں مکاں آپ کا ہے　　حقیقت میں سارا جہاں آپ کا ہے
ہیں شاہانِ عالم جہاں سر خمیدہ　　وہ جنت بکف آستاں آپ کا ہے
حقیقت کی آنکھوں سے دیکھے تو کوئی　　ہر اک شے میں جلوہ عیاں آپ کا ہے
سرِ عرش ہے ان کی عظمت کا پرچم　　دو عالم میں سکہ رواں آپ کا ہے
یہاں سے وہاں تک ہے رحمت ہی رحمت　　اگر نام وردِ زباں آپ کا ہے
مقدس، مطہر، مبارک، منور　　ازل ہی سے نام و نشاں آپکا ہے
حبیب خدا، تاجدار مدینہ　　زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے

نسیمؔ حزیں پر نگاہِ کرم ہو
کہ وہ بھی شہا! مدح خواں آپکا ہے

جانِ ایمان

جانِ ایمان یا رسول اللہ　　تیرے قربان یا رسول اللہ
عرش و فرش و فلک ہیں سب تیرے　　زیرِ فرمان یا رسول اللہ
اور کس کے حضور لے جاؤں　　خالی دامان یا رسول اللہ
تیری ہستی بنائی ہے رب نے　　کیسی ذیشان یا رسول اللہ
منزلیں قبر و حشر کی ہوں گی　　تم سے آسان یا رسول اللہ
ہو گا محشر میں سائباں سر پہ　　تیرا دامان یا رسول اللہ
تا ابد قلب میں رہے روشن　　شمعِ ایمان یا رسول اللہ

Marfat.com

تیرے انسانیت پہ ہیں بے شک　　لاکھوں احسان یارسول اللہ
کعبۂ دل نہ کیوں ہوں عرشِ مقام　　تم ہو مہمان یارسول اللہ
کردو پورے نسیم کے دل کے
سارے ارمان یا رسول اللہ

از حضرت مفتی اعظم صاحب قبلہ بریلوی مدظلہ،

تو شمعِ نبوت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ رسالت ہے اے جلوۂ جانانہ
جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اُٹھے
ہر دل بنے مے خانہ، ہر آنکھ ہو پیمانہ
دل اپنے چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ
ہیں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے
ہے ٹوٹا ہوا دل ہی سرکار کا کاشانہ
کیوں زلفِ معنبر سے کوچے نہ مہک اُٹھتے
ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ
ہر پھول میں بو تیری، ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل، پروانہ ہے پروانہ
اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہرِ معاصی کا طیبہ ہی دوا خانہ
آباد اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

از حضرت محدّث اعظم قبلہ کچھوچھوی علیہ الرحمۃ

شبِ معراج عجب نور ہے سُبحان اللہ
پتہ پتہ شجر طور ہے سُبحان اللہ

اک قدم فرش پر ہے ایک قدم عرش پر ہے
ان کو نزدیک ہے جو دُور ہے سبحان اللہ

غیب کیا چیز ہے، دیکھ آئے ہیں وہ غیب الغیب
یعنی وہ ذات جو مشہور ہے سُبحان اللہ

دیکھ آئے ہیں وہ آیاتِ خدائے برتر
یہی قرآن میں مسطور ہے سُبحان اللہ

مرحبا کہتا ہے کوئی تو کوئی صَلِّ عَلیٰ
نغمہ سنجی میں لب حور ہے سُبحان اللہ

رَبِّ ھَبْ لِیْ یہ کہا ربّ نے کہ اے میرے حبیب
تم کو منظور، تو منظور ہے سبحان اللہ

اے شفاعت کے دھنی تیری شفاعت سن کر
شادماں ہر دل رنجور ہے سُبحان اللہ

پالیا ان کو تو کونین کو پایا سیّد
یعنی جھولی مری بھرپور ہے سُبحان اللہ

از مولانا قدرتُ اللہ صاحب عارفؔ بسنوی

نہ ہوتی جو منظور بعثت کسی کی — تو دنیا میں ہوتی نہ خلقت کسی کی
خدا کی قسم! انبیاء بھی نہ آتے — نہ مقبول ہوتی عبادت کسی کی
یہ چاند اور سورج کی نوری شعاعیں — نمایاں ہے ان میں صباحت کسی کی

شفاعت کی کنجی عطا کر کے مولی　　دکھائے گا محشر میں عزت کسی کی
سبھی انبیاء تا بموسٰی و عیسٰی　　سنانے کو آئے بشارت کسی کی
کسی کی محبت سے جنت ملے گی　　دلائے گی دوزخ عداوت کسی کی

لبوں پر گنہ گار عارف کے یارب
دمِ نزع جاری ہو مدحت کسی کی

دیگر

مدح چار یار

جہاں میں جو آئینہ دار نبی ہیں　　حقیقت میں وہ چار یارِ نبی ہیں
رفیقِ نبی غم گسارِ نبی ہیں　　فدائے نبی جاں نثارِ نبی ہیں

بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ چاروں خلافت کے مسند نشیں ہیں　　یہ چاروں ارکینِ دینِ نبی ہیں
یہی باغبانِ ریاضِ یقیں ہیں　　یہی راز دارِ رسولِ امیں ہیں

یہ محبوبِ سرور، یہ مقبولِ داور
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ پروانے ہیں شمعِ باغِ حرا کے　　فدائے نبی اور مقرب خدا کے
نمونے ہیں یہ سیرتِ انبیاء کے　　یہ پتلے وفا کے، یہ پیکر حیا کے

یہ عدل مجسّم، یہ صدق مصوّر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ معراجِ ایماں کے ہیں چار زینے　　یہ چاروں ہیں تاجِ شرف کے نگینے
مجلّٰی ہیں انوار سے ان کے سینے　　سنوارا ہے ان کو جمالِ نبی نے

Marfat.com

مُزکّیٰ ، مُصفّا ، مقدس ، مُطہّر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

الٰہی زہے قسمت ہے جب تک رگِ جاں
دلا ان کی ہے جانِ دیں روحِ ایماں

محبت رہے ان کے سینے ہیں رقصاں
خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں

رہے تا دمِ مرگ میری زباں پر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

از جناب خُمارؔ بارہ بنکوی

واہ رے داغِ عشقِ رسول
شام کو تارا، صبح کو پھُول

کیسے چھُپیں انوارِ رسُول
چاند یہ کس نے ڈالی دُھول

پیشِ نظر ہے شکلِ رسُول
دیدے خدایا حشر کو طُول

نام محمد لے کے تو دیکھ
رحمتیں ہیں بے تاب نزول

بات مدینے جیسی کہاں
کون کرے فردوس قبول

ان سے یہ کہنا جا کے صبا
دل ہے بہت دوری ہے ملول

اب تو بلا لو پاس مجھے
اب تو گذارش کر لو قبول

پیشِ نظر روضہ ہو خُمارؔ
اور پڑھوں میں نعتِ رسول

از حضرت بیدمؔ وارثی علیہ الرحمۃ

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوے رسُول
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسول

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوے رسول
خوشا! وہ آنکھ کہ ہو محوِ حسنِ روئے رسول

Marfat.com

تلاشِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ کی قسم!
چھٹنے ہیں آنکھوں سے ذرّاتِ خاکِ کوئے رسول

پھر ان کے نشۂ ایمان کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسول

بلائیں لوں نہ کیوں اسے جذبِ شوقِ صلِّ علیٰ
کہ آج دامن کھینچ رہا ہے سوئے رسول

شگفتہ گلشنِ زہرا کا ہر گلِ تر ہے
کسی میں رنگِ علی ہے کسی میں بوئے رسول

عجب تماشہ ہو میدانِ حشر میں بیدم
کہ سب ہوں پیشِ خدا اور میں روبروئے رسول

از جناب حیات وارثی صاحب

حبِ احمد ازل ہی سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں مرا دل مدینے میں ہے

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

اس لیے ہے اسی سمت کعبہ جھکا
گھر خدا کا محمد کے سینے میں ہے

پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے
لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے

کیا مقدر ہے ابوبکر و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

بے سہارا نہ سمجھے زمانہ مجھے
میرے آقا کا مسکن مدینے میں ہے

موت لائی حیات اب نئی زندگی
یہ مزہ میرے مر مر کے جینے میں ہے

Marfat.com

ترانۂ نماز

دیدار حق دکھائے گی اے بیبو! نماز
جنت تمہیں دلائے گی اے بیبو نماز

دربارِ مصطفیٰ میں تمہیں بیکے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بیبو نماز

عزّت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات
سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبو نماز

جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر
آرام سے سلائے گی اے بیبو نماز

خدمت تمہاری حوریں کریں گی ادب کے ساتھ
رتبہ بہت بڑھائے گی اے بیبو نماز

کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی
میوے تمہیں کھلائے گی لے بیبو نماز

سب عطر و پھول، ہوں گے نچھاور پسینے پر
خوشبو میں جب بسائے گی اے بیبو نماز

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بیبو نماز

باغِ بہشت، روضۂ رضواں، بہارِ خُلد
سب کچھ تمہیں دکھائے گی اے بیبو نماز

حوریں ترانے گائیں گی، اور جھوم جھوم کر
نغمے تمہیں سنائے گی اے بیبو نماز

پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں
سب کچھ تمہیں دلائے گی اے بیبو نماز

فاقہ سے، مفلسی سے، جہنم کی آگ سے
سب سے تمہیں بچائے گی اے بیبو نماز

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت
محشر میں کام آئے گی اے بیبو نماز

بات اعظمیؔ کی مانو، نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے ملائے گی اے بیبو نماز

شجرۂ نقشبندیہ مجدّدیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
حضرتِ بوبکرؓ با صدق وصفا کے واسطے

بہر سلمانؓ، قاسمؒ و جعفرؒ، بحق بایزیدؒ
الوالحسنؒ اور بوعلیؒ باخدا کے واسطے

خواجہ یوسفؒ، عبدخالقؒ، عارفؒ و محمودؒ حق
شہ عزیزانؒ علی صدر العلاء کے واسطے

بابا سماسیؒ محمد، سید میرؒ کلال
شہِ بہاؤ الدینؒ امام الاولیاء کے واسطے

شیخ علاء الدین[17] و یعقوب[18] و عبید اللہ[19] ولی
خواجہ زاہد[20] شاہ، درویش خدا[21] کے واسطے

شاہ اَمکنگی محمد[22]، خواجہ[23] باقی بحق
حضرتِ احمد[24]، مجدد حق نما کے واسطے

خواجہ معصوم[25]، و سیف الدین[26] و محسن[27] دہلوی
سید نور محمد[28] پارسا کے واسطے

مظہر حق جانِ[29] جاناں و شاہ عبد اللہ[30] ولی
مولوی عبد الرحمٰن[31] متقدی کے واسطے

مولوی عبد الغفور[32] و سید احمد[33] میاں
حافظ ابرار[34] حسن پیر ہُدیٰ کے واسطے

حضرتِ محبوب[35] احمد کے توسل کر عطا
نعمتِ دارین عبد المصطفیٰ کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

شجرۂ قادریہ رضویہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے !
یا رسول اللہ[1] کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا[2] کے واسطے
کر بلائیں رد شہید[3] کربلا کے واسطے

سید سجاد[4] کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر[5] علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق[6] کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم[7] اور رضا کے واسطے

بہر معروف[9] و سری[10] معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنید[11] باصفا کے واسطے

بہر شبلی[12] شیرِ حق دنیا کے کُتّوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد[13] بے ریا کے واسطے

بوالفرح[14] کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
ابوالحسن[15] اور بوسعید[16] سعد زا کے واسطے

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر[17] قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللهُ لَہٗ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
عبد رزاق[18] ابنِ غوث الاولیاء کے واسطے

نصر ابی[19] صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محی[20] جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی[21]، موسیٰ[22]، حسن[23]، احمد[24]، بہا[25] کے واسطے

بہر ابراہیم[26] مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری[27] بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا[28] مولیٰ جمال الاولیاء[29] کے واسطے

دے محمد[30] کے لیے، روزی کر احمد[31] کے لیے
خوانِ فضل اللہ[32] سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات[33] سے
عشقِ حق دے عشقی[34] عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد[35] کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ[36] پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پرنور کر
اچھے پیارے شمس[37] دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرت آلِ رسول[38] مقتدیٰ کے واسطے

نورِ جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے

Marfat.com

ابوالحسین[۴۹] احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولی حضرتِ احمد رضا[۵۰] کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
میرے مرشد حضرت حامد رضا[۵۱] کے واسطے

یا الٰہی ان مشائخ کے وسیلے کر عطا
نعمتِ کونین عبدالمصطفیٰ[۵۲] کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز، علم وعمل
عفو، عرفان، عافیت اس بینوا کے واسطے

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

فاتحہ سلسلہ

شجرہ مبارکہ ہر روز بعد نماز فجر ایک بار پڑھ لیا کریں اس کے بعد درودِ غوثیہ سات بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، قل ھو اللہ شریف سات بار پھر درود غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب ان تمام مشائخ کرام کی ارواحِ طیبہ کو نذر کریں جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لیے دعائے عافیت وسلامت کریں ورنہ اس کا نام بھی شاملِ فاتحہ کر لیا کریں۔

درودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ!

پنج گنج قادری

بعد نمازِ فجر یا عَزِیْزُ یا اَللّٰہُ۔ بعد نمازِ ظہر یا کَرِیْمُ یا اَللّٰہُ
بعد نمازِ عصر یا جَبَّارُ یا اَللّٰہُ۔ بعد نمازِ مغرب یا سَتَّارُ یا اَللّٰہُ
بعد نمازِ عشاء یا غَفَّارُ یا اَللّٰہُ

سب سو سو بار اوّل و آخر تین تین بار درود شریف ان کو روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔

برائے قضائے حاجات

۱۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ آٹھ سو چوہتر بار اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار اس قدر معین تعداد میں باوضو قبلہ رُو دو زانو بیٹھ کر تا حصول مراد پڑھیں اور اسی کلمہ کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں بے گنتی بے شمار پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ مراد پوری ہو گی۔

۲۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ڈ ساڑھے چار سو مرتبہ روزانہ تا حصولِ مراد پڑھیں، اوّل و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار، جس وقت گھبراہٹ ہو اسی کلمہ کو بکثرت پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ کام بن جائے گا۔

۳۔ " طفیلِ حضرتِ دستگیر دشمن ہوئے زیر" بعد نمازِ عشاء ایک سو گیارہ بار اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں، یہ تینوں تینوں عمل نہایت مجرب اور آسان ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

مُناجات

یا الٰہی! جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقیِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم سے
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے!
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب رضؔا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com